

## دیس اچھ

محبوس دام الفت لڑکون کو مفید عیلت بدھون کو ممنون بنک سیرت رکھتی ہیں ۳  
انہوں نے ازراہ قدردانی اس کم بضاعت بد قسمت بندہ کترین کریم الدین  
کو ارشاد کیا کہ ایک کتاب کتب تواریخ اور چند مذکرہ شعراء عرب سی اسطرح  
پر کہ کسی شاعر مشہور کا حال مزہ جانی مد بیان اوس کے تصنیفات — اور  
تاریخ وفات — اور حال حیات کے اگر تو قلمبند کری تو وہ کتاب اہل ہر کو  
خصوصاً اون لوگوں کو جو شائق تاریخ ہیں بہت مفید ہوگی بندہ فی حسب الارشاد  
ایک تذکرہ زبان عربی میں مسمی فراید الہریرہ صدیوں پر اسطور پر کہ ہر ایک  
صدی کے شاعر اوس صدی میں مندرج کر کے طیار کیا جب اوس سے  
براغت ہو چکے صاحب بیاد نے ارشاد کیا کہ اوسکا ترجمہ زبان اردو  
بن طیار کر تاکہ شعراء اردو اور باشندگان ہندوستان کو حالات شعراء عرب  
ور اوسکے عادات اور بود و باش اور فطانت عقل اور تصانیف کتب  
ی آگاہی ہو جاوے اسلی بندہ نے یہ ترجمہ اوس اصل کتاب مولفہ اپنے  
فی اردو میں درمیان ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۱۸۴۷ء کے طیار کیا اور نام  
دسکا تاریخ شعراء عرب رکھا گیا

## تنبیہ

واضح ہو کہ یہ تاریخ تیرہ حصوں اور ایک خاتمہ پر مرتب ہی ہر ایک  
حصہ میں ایک صدی کے شاعر مندرج کئے گئے ہیں اسطور پر کہ اول حصہ وہ  
شاعر ہیں جو کہ اول صدی ۱ میں یا انکے کچھ قبل زمانہ رسول مقبول کی زندہ  
ہی گروہ اسی صدی میں فوت ہوئے ہیں دوسری حصہ میں اون لوگوں کا  
بیان ہے جو دوسری صدی میں فوت ہوئے گئے اور انہوں نے صدی سے

## حصہ پہلا صدی اول

اول بن ہی عیش اور زندگی کی ہوا سطرخ پر تیز وین صدی تک لکھا ہوا چلا گیا ہوں خاتمہ میں کہہ نواید اسن تاریخ کے اور حال مولف کا اور ایک فہرست اور شعراء کے جنکی اس کتاب میں نام میں ہندیان صنفہ اور سطر کے اوس خاتمہ میں ملتی ہے۔ محجب نرہی کہ شعراء عرب اپنی اشعار میں عورت کو مشوق اور مرد کو عاشق باندھتی ہیں اور چاہتی ہیں اپنی ہی اپنی رای ہے۔ بخلاف اہل فارس کے کہ وہ لونڈی کو مشوق تصور کرتے ہیں عورت سے سرد کار نہیں رکھتی۔ اور اہل ہند دو قسم کشاعر ہیں ایک وہ جو ہندی دہری کہتی ہیں اور زمانہ اونکا سب سے اول تھا وہ لوگ مرد کو مشوق اور عورت کو عاشق اپنی اشعار میں باندھتی ہیں بخلاف قسم ثانی کے جو ہاری زمانہ میں اردو گو موجود ہیں کیونکہ ادھین اکثر اہل فارس کا اتباع کرتے ہیں اور بعض عرب کا جیسا کہ مومن خان سلمہ الرحمان

## حصہ پہلا

اسین اول صدی کے شاعر ہیں ہر ایک کا نام منہ اونکی حال اور شہر کے بطور نمونہ لکھا ہوں

## امراء اقیس

امراء اقیس بن حجر الکندی یہ شاعر مشہور عرب کی شاہ وین سے ہی زمانہ ادسکا چالیس برس پیشتر پیغمبر خدا کے زمانہ سے تھا یہ حال ابن قیس نے کتاب طبقات اشعار میں جو اوس کے تصنیف سے ہی لکھا ہے وہ کہتا ہے کہ امراء اقیس کو ملک الفلیل (یعنی بادشاہ گزراہ) بھی کہتی ہیں یہ شاعر اپنی چچا کے بیٹی سمعہ ستہ جیل پر جبکا عوف مخیرہ ہی عاشق تھا اوسنی خود

## پہلی صدی کی شاعر

خود اوس قصیدہ میں جو اوس کے تصنیف سی ہی اپنا اور اوس غینہ کا حال درج ہے  
 کیا ہے وہ قصیدہ معلقہ اولیٰ سنی سی ہی اول اوس کا یہ ہے  
 قفانہک من ذکرى حبیب ومنزل لیسقط اللوی بین اللہ خول فحول  
 ترجمہ۔ شہر و تاکہ روئین ہم محبوب اور اوس کے گھر کو یاد کر کے۔ شہری ریگستان  
 دخول اور حوصل کے میں دخول اور حوصل یہ دونوں نام میں دو موضع کی اس قصیدہ  
 کی اکاشی شعر میں بحر طویل شمس الاجرت سے وہ شعر کہ جہان سی غینہ یعنی اوسکی مشرق

کا حال اور تعریف سی یہ ہی  
 ویوم دخلت الجنز حذہ عنیزہ فقالک الویل انک من حیل  
 ترجمہ۔ اپنے مشق و وصل کی آیام یاد کر کے کہتا ہی کہ کوئی روز اوس دن سی  
 بہتر نہ تھا جس روز کہ غینہ کی کجاوہ میں گسا اور اوسنی بکھر کہا کہ ماری جالی میری  
 اونٹ کی ترسے پہ چیل دی کیا تیرا ارادہ بدل جانے کا ہی۔ ایک شعر میں  
 اپنی کاریگری جماع کی فخر اپنی مشق کو مخاطب کر کے بیان کرتا ہی وہ یہ ہے  
 فثلاث جلی قد طرقت وموضع فالحیتہا عن ذی تمایم ححول  
 اذا ما بکی من خلفها انصرفت له لبق وتحتی شقھا لم تحویل

ترجمہ و ونو شعرو نکا یہ ہی

کہتا ہی کہ اسی غینہ جیسی تو میری مشق ہی ایسی ہی بہت عورتیں حاملہ اور دودھ  
 پلانے والیاں میری مشق ہو چکی ہیں اون کے پاس اتون کو میں جاتا تھا اور  
 باوجودیکہ حاملہ عورت اور دودھ پلانے کو خواہش جماع کی کم ہوتے ہی جب میں  
 اوسنی جماع کرنا شروع کیا تو اون کے یہ حالت ہو جاتے تھی کہ برس ورس کے  
 بچہ تو بیرون والی کے ہی بچت ماری ہر ایک بھول جاتے تھیں جب وہ رو پڑتا

## پہلی صدی کی شاعر

تو اوپر کا دہریشی چایان کچھ کی طرف پیر وین اور نچی کا دہریشی فرو مزہ کی ہرگز نہ ہلا تین جب ایسی عورتوں کے یہ حالت ہو تو باوجودیکہ کنواری خواہش مند جماع کی سبب بھی کوئی نگرانی کے اور کینک نفرت کر لے ان شہر و چین فتن کثرت ہی ہی مشتی نمونہ خروار تین اب جاگشہرون پروا سلی دریافت فطانت اور تیزی اور بلاغت و فصاحت اس شاعر محض کر گیا جاتا ہی — یہ سچ ہی کہ یہ شاعر مستند اور بڑا استاد اور فصیح و بلیغ پر ساری کا گذرا ہی مگر او سس لکھنوی میں ہی کوئی شک نہیں

## طرفة بن العبد البکری

یہ شاعر بکر ابن ذایل کے اولاد ہی ہیں اور طرفة او سکا لقب ہی نام او سکا عمرو بن العبد یہ ہی سلمان نہ تھا عقبہ جاہلیہ سی شمار کیا گیا ہی بعد از ان القیس کی او سکا چراغ روشن ہوا وہ ایک اپنی قصیدہ میں جو معلقہ ثانیہ کہلاتا ہے ایک عورت سماء خولہ مشرقہ کی مکان کو یاد کر کے بیان کرتا ہے

مخولة اطلال بديرة تهمد  
تلوح كباق الوشع في ظاهو البدي

کہتا ہے کہ سماء خولہ مشرقہ کے شگستان رنگستان شہد میں گہر کی کہنہ راہیسی مکتی ہیں جیسی کہ عورت کی ناتہ پر گودی جوشی نشان جو سوئیں سی گو دو کرنیل ہر دیتی ہیں چمکا کرتی ہیں

وقفا بها ضجعي على مطيئهم  
يقولون لا تملك اسأ ونجلد

یہ شعر ایہ امر القیس کا ہی کہ اسکا آخر میں لفظ تجلد ہی او سکا آخر میں لفظ تجل ہے

انصارق بن عبد اس قصیدہ کی ایک سو چار شعر میں بحر طویل سے

نہ سیر ابن ابی سلمیٰ البکری



## پہلی صدی کی شاعر

ام اوسکا رسیہ ابن رباع ہی یہ شاعر ہی کچھ ہی قبیلہ ثعلبہ کی تھادہ اوس قصیدہ ۷  
 میں جسکو معلقہ ثنائہ کہتی ہیں حارث ابن عوف بن ابی حارثہ مری۔ اور ہرم ابن  
 بن ابی حارثہ مری کے جو کہ بنی ذبیان سی میں مرج کرتا ہی اہات پر کہ انہو نے قبیلہ عبس  
 اور قبیلہ ذبیان میں جو کہ آہوئی تھی موقوف کرو کہ صلح کروادی تھی اور دیت کی ذمہ  
 داری اپنی کر کے اطمینان جانین کے کر دی تھی۔ تشریح اسکی یہی ہے۔ کہ عبس بن  
 بغیض بن ریش بن غطفان۔ اور ذبیان بن بغیض ریش یہہ دونو آپس میں لڑی تھی اوس  
 لڑائی میں دروین حابس ابسی ہرم بن مضمم کو قبل صلح ہونیکے مار ڈالا تھا بعد  
 اس واقعہ کے صلح ہو گئی۔ مگر اوس صلح میں حصین ابن مضمم نہ داخل تھا کیونکہ  
 اوسنی قسم کہا ہی تھی کہ جبک دروین حابس کو قتل نہ کروں اپنا سر نہ دوں اور  
 اگر بالفرض وہ ماتہ نہ آیا تو کوئی شخص قبیلہ بنی عبس یا بنی غالب سے میری ہاتھ لگائی  
 جب اوسکو قتل کروں تب چین سی پھون اور سر نہ ہوں۔ اس بات کی خبر کیونکہ  
 نہ تھی اتفاقاً ایک شخص بنی عبس کے قبیلہ میں کا حصین بن مضمم کے گھر میں بہان آکر  
 اوترا حصین نے پوچھا کہ تو کون ہے اوس اجل رسیدہ کی مونہہ سی نکلا کہ عبسی ہوں  
 اوسے کہا کون سی عبس کے اولاد سی ہے اوس شامت زدہ نے سبنا حسب و  
 نسب شمار کر کے غالب تک پہنچا دیا جب اوسکو قضا ثابت ہو گیا کہ یہ قبیلہ عبس سے  
 ہی غور اتوار کہنچ کر دو گھرے اوس کی کر دی یہ خبر حارث بن عوف۔ اور ہرم  
 بن سنان کو پہنچی اون دونوں نے یہ بات بہت بری معلوم ہوئے۔ لیکن رفتہ  
 رفتہ جبکہ بنی عبس کو یہ خبر پہنچی وہ سارا قبیلہ مجتمع ہو کر حارث پر چڑھ آیا۔ حار  
 ثی بعد دریافت چہرائی قبیلہ بنی عبس کے ایکسراونٹ ہراہ اٹھئے کے اوسکی شکست  
 روانہ کئی اور قاصد کے زبانی یہ کہلا بھیجا کہ یہ سواونٹ اوس شخص مقتول

پہلی ضدنی کی شاعر

کے دیت کی بابت اپنی خدمت میں آئی میں چاہتی یہ دیت قبول کبھی۔ اور چاہے یہ لڑکا جو میرا بیٹا آتا ہی اوس کے عوض ابھو مار کر دل نہ بند اکیٹھی۔ چنانچہ ریسہ ابن زیاد نے اونی کہا کہ تمہاری بہائیں نے قاضی کی زبان پر یہ کہلا رہا ہی بنی جس نے بالاتفاق یہ کہا کہ ہکو صلح کرنے منظور ہی سو اونٹ لی لی لڑکی کو صحیح و سلامت اونکی پاس روانہ کیا اس صلح کروائی اور سو اونٹ کی دینی پر اس شاعر نے عارث ابن عوف اور ہرم ابن شان کی مدح میں یہ قصیدہ کہا ہی کہ اوسنے سو اونٹ دیکر لڑائی موقوف کروا کے صلح کروادی تھی اس قصیدہ کے چونتہ<sup>۴۳</sup> شعر میں اور بحر طویل سے ہی

امام او فی دینہ لہ تکلم  
و دار لہا بالرفیقین کا اٹھا

لبید ابن ربیعۃ العامری

یہ شاعر مسلمان ہو گیا تھا اور سن اکتالیس ہجری میں فوت ہوا ایک شہرستانوں  
 ہر سکی اس کے عمر پوری بڑی عمر پائی بہت خوش کلام شیرین زبان اپنی وقت  
 کا بڑا نامی شاعر ہے اس کے بہت سند لیا جاتی ہے جو اس شعر کا ایک قصیدہ  
 بڑی دھوم دھام کا بحر کامل میں سدس الاجزاء ہر وزن متفاعل متفاعل  
 کے اتنی نکھائی اور سب کے اول کی یہ دو شعر ہیں

جفت الدیار محلہا بقمہا  
بہی تا بدعولہا فرجامہا

ترجمہ۔ کہتا ہے کہ سنا رہا ہو کر جاتی رہی گہر دوستوں کے جوڑ میں تھی نہ وہاں  
 کے سر زمین پانی ہے نہ وہاں گئی باشندہ وہاں گہروں کا پتا لگتا ہے اور خالی پری  
 رگزار ویاہر خوب اور دیار رجا یہ۔۔۔ تھی سے برادر ایک اور مکان تھی ہے

## پہلی صدی کی شاعر

9

نہی ہے جو زمین بخدین ہی سوای مناکہ کے

فَدَاغِ الرِّيَّانِ عُمَرَى رَسْمُهَا خَلْفَاكَ اَصْحَنَ الْوُجْهِ سِلَاحُهَا  
کہتا ہے کہ وہ رواج پائی کے نالی جو حیل ریان ہی یہ کہانی میں اونہولی اون گانوں  
کو ڈاکو مارا جو دس لاکھ سال گزرنے کی پہر ہی کہنڈر اور امارت اونکی ایسی ہو جو  
میں جیسی کہ کتبہ کہلا پتر میں ہوتا ہے یعنی وہ نیست و نابود نہیں ہوئی

عمر و بن کلثوم التغلبی

اس شاعر نے ایک قصیدہ تصنیف کیا ہے ایک سو ایک شعر کا وہ بحر وافر سی سندس  
ہی بروزن مفا علقن مفا علقن مفا علقن کے حسین کلام نبی تہلب کا ذکر کر کے فخر کرتا ہے  
وہ بھی طبقہ جاہلیہ سے شمار کیا جاتا ہے مسلمان نہ ہوا تھا اور قصیدہ کی یہ شعر اول  
کی بن سوار اس قصیدہ کے بنی اور اوس کے سرزمین پائی

اَلَا هَيَّ بِصَحْنِكَ فَاصْبِحْنَا وَلَا تَبْقَى خَمْرُ الْاَلْبَانِ سَلَمُ  
کہتا ہے کہ اے مشوق اٹھ ہوشیار ہو میرا بیدار رہنا بسبب تیری قدح کی عطا کر لی  
ہے ہلکے شراب ایسی بلا کہ قریہ اندر کی جو کہ ملک شام میں ایک گانو ہی اور دمان کی  
شراب شہور ہے کچھ نہ چھوڑے گی ب پلاوسی

مَشْعَعَةٌ كَانَتْ الْحَصْنُ فِيهَا اِذَا مَا الْمَاءُ خَالَطَهَا سَجِينَا  
کہتا ہے وہ شراب بلا حسین پائی ہلکے اوس کے زعفران کیسی رنگت ہو گئی ہے جب  
پانی کرست ہو لگا سخاوت کرو لگا تمام اپنا مال دی ڈالو لگا

تَجُودُ بِذِي اللَّبَانَةِ عَنْ هَوَاهُ اِذَا مَا اَذَقَهَا حَقِّي تَلْكِيْنَا  
بہلا دیتی ہے وہ شراب حاجت مند کو اوس کے عوض جب چکی اوس کا ترانہ ہو جاوی  
الحارث بن عطرۃ الشکری

## پہلی صدی کی شاعر

۱۰ یہ شاعری طبقہ جاہلیت میں تاسلم گزر رہی تھی اور اس کے بہترین  
اذتنبایہا اسماء ربنا ویمکن ثمنہ التواء  
اسات نام ایک عورت کا یہی کہتا ہے جلا ریا کو اسماء الیافراں یہ کہہ کر کہ اگر مشق  
اقتار سے ملا تلاحی ہوا ہے

بعد عہد لہا بدرة سماء فاذنی دیارہا الخلاء

پہلی جب ریگستان تیار میں لی تھی وہاں جلا یا تھا ہر خلاصہ میں جو ہماری نزدیک ہے  
وہ شہر اور اس شہروں سی بان لی جب یہی ہی کہا کہ اب ہمارا تھا ہر افرات  
ہوا چاہتا ہی

## عترہ بن معاویہ بن شداد البسی

یہ شاعری طبقہ جاہلیت سے گزر رہی تھی اس میں جو اس کا یہ قصیدہ جس  
اول کی شعر میں لکھا ہوں پختہ شعر کا بحر کامل سے ہی یہ شاعر بیان کرتا ہے کہ اگر  
نے پہلوں کی فنی کوئی مضمون نہیں چھوڑا اب میں کیا بات نہ ہوں — یہ شاعر  
چماک میں مسماہ جلد پر جو کہ اس کے زوجہ ہی عاشق تھا وہ عورت بہت خوبصورت تھی

هل غادر الشجر اعن من متروکم اهل عرف الدار بعد نوحهم  
کہتا ہے کہ کیا شجر نے پہلوں کے واسطے کوئی بونہ لگائی کے جانی چھوڑی ہے  
پہر اپنی نفس کو مخاطب کر کے دوسرے مصرعہ میں کہتا ہے کہ کیا تو نے یہاں اگر مشرق  
کا بعد تو ہم اور شک کے

## یاد اربعۃ بالحواء تکلی وعی صبا حاد اربعۃ واسلی

کہتا ہے کہ ای گز عجلہ کے موضوع ہوا زمین میں جس کلام کہ بتلا تیری اہل کیا کر لی ہیں  
یہ کہتا ہے کہ خوش ہو کہ جو عیش تیرا صبح کو اسی غایہ عجلہ اور سلامت رہو جو عیب سے

پہلی صدی کی شاعر

الحارث ابن ہمام

11

یہ شاعر مشہور تھا جنگ بدر میں پیغمبر خدا کے مخالفین کے ہمراہ ہو کر لڑی آیا تھا لیکن جب اس کو شکست ہوئی اور ہوا گیا اس وقت حسان بن ثابت انصاری ملی جو کہ ایک شاعر مسلمان اور پیغمبر خدا کے اصحاب میں سے تھا اور بہت علم اور حال و احوال محمد مصطفیٰ ص کے اپنی قصیدوں میں بیان کرتا تھا یہ دو شعر اس کی ہوا گئی کے بابت کہی

ان كنت كاذبة التي حدثتني فنجوت مني الحارث بن همام  
ترك الاجبة ان يقاتل دونهم ونجا براس طمرة ولباس  
اوس قصيده من حكيه دو شعر من حسان ابن ثابت ايكن نازك اندام  
طرف خطاب كركه كتهاي - ان كنت كاذبة التي حدثتني - حارث مذكور في  
شعر من كراي به باگني كعذر من به شعر كهي

الله يعلم ما تركت قتالهم حتى اوسوا فوسي باسفر مزب  
وعلمت اني ان اقاتل واحدا اقل ولا تضرب عدوي مشهد  
وشمت ليح الموت من تلقايم في مارق والحيل لم تبدد  
وصدقت عنهم والاجبة دونه طعنا لهم بعقاب يوم اشكده

کہتی ہیں کہ کسی بادشاہ عجم نے جو وقت یہ عذر سننا بہت ہنسنا اور کہا کہ اسی عرب کے لوگو تم اپنے چرب زبانی اور حجت طریف میں اوس رتبہ کو پہنچی ہو کہ کسی کو وہ رتبہ میسر نہیں آیا ہوا گئی کا عذر جو تم نے بیان کیا کیا خوب عذر ہی نہیں ایک حجت پہلوں کے واسطے نہیں بنا کر چوڑی جو کوئی ہوا گئی کا یہی عذر بیان کر لگا پھر مسلمان ہو گیا اور مقام اخلا و دین میں درمیان کشیدہ پھر جی کے شہید ہوا

## پہلی صدی کی شاعر

### مروان ابن ابی حفصہ

یہ مروان بنیاسلمان کا ہے اور ابو حفصہ مروان ابن الحکم کا غلام تھا اوس کو یوم الدار کے روز اوسنی ازاد کر دیا تھا عبداللہ بن مسعود کہتا ہے کہ اس کے ازادگی کے ذیل قول مروان کا ہے وہ خود اپنا عشق اپنے ازاد ہونایان کرتا ہے وہ سر یہ ہے

بشومروان قوم اعقونی وكل الناس بعد الله عبدا

عبداللہ بن المسعود نے روایت ہی کہ یحییٰ ابن ابی حفصہ کے ابراہیم ابن عفان بن بشیر الفاری کے بیٹی سی نکاح کر لیا تھا اوس لشکے کامہر میں ہزار درہم مہری اوسنی تمام مہر چاہا اوس کے باپ کے صرف بیوا دیا تا ہوز صحت نہولی پاس تہی لوگوں نے ابراہیم کو اس امر شیخ سے عات کر کے شروع کی ہر ایک یہ کہنی لگا کہ تولی اپنی آبا اور اجداد اور اپنے عزت کو بٹا گیا کیونکہ مہنی کا نکاح غلام سے کیا مہر ہر دہی اور لڑکی غلام ندی ابراہیم کی بہ تو جی اور عات احسا کی شکر یہ شعر کہی

فانك عشرين الفالقاتل مقالاولم اخفل مقالاللائم

فان كنت قد وجت مولیٰ فاصمت به سنة قبلی وجب اللہ اھم کہتی ہیں کہ ابو حفصہ سابق میں یہودی تھا حضرت عثمان جامع قرآن رضی وقت میں ابوسے ہاتھ سے سلمان ہوا۔ رفقہ رفقہ مالدار اور غنی ایسا ہو گیا کہ نبی آمینہ کی خاندان کے جس خزانہ اوسی متعلق ہو گئی۔ اور آدھے ایک عورت مسماۃ خولسے جو کہ بیٹی معاض بن طلحہ ابن قیس بن عاصم سردا اہل و بڑے نہی نکاح کیا ایک شاعر نے اس بیٹی معاض بن طلحہ کے چوکی ہی

## پہلی صدی کی شاعر

۱۳ کی ہے۔ اور مروان شاعر مذکور نے اپنی اشار میں اپنا فخر بھی بیان کیا ہے۔ فخر  
 اوسین ہرگز کچھ نہ تھا خبر اس کے کہ وہ شاعر تھا اور ناصبی۔ اوسنی اپنی قصیدہ کا  
 عجیبہ بینا حسن ابن زایدہ کے سامنی اپنا فخر بیان کیا ہے اوسن قصیدہ کی صلا میں  
 بہت مال اوس کے ہاتھ آیا تھا نام اوس قصیدہ کا الفراء ہے اوس کے انعام میں  
 ایک لاکھ درہم اوس کو ملے تھی۔ روایت کی گئی ہے کہ مروان مذکور جعفر ابن  
 یحییٰ برکے کی مجلس میں ایک دفعہ حاضر ہوا اور اوس کے مدح میں قصیدہ رانیہ  
 پڑھا جب بڑھ چکا جعفر نے کہا کہ اسی مروان تو ہے جو حسن کی حقین مرثیہ ایک  
 لکھا ہے جنین کا ایک یہ شعر ہے وکائن الناس کلہم لعین الی ان زار حضرت  
 حلال بڑھ چاہے اوسنی فوراً یہ مرثیہ پڑھا

مَضَى لِحَسْبِیْهِ مَعْنً وَ اَبْقَى      مَكَادِمُ لَنْ یُقْبِدُوْا لَنْ تَسْلَا  
 كَاَنَّ السَّمْسَ فَوْقَ صَبِیْبٍ مَّعْنً      مِنْ اَلْاَخْلَامِ مَلْبَسَةٌ جَلَا

یہ مرثیہ بہت بڑا ہی بطور نمونہ دو شعر لکھے گئے۔ راوی کہتا ہے کہ وہ یہ مرثیہ  
 پڑھ رہا تھا اور جعفر اپنی اشکو کے رتو بہا رہا تھا جب وہ تمام پڑھ چکا جعفر نے  
 پوچھا کہ کسی اوس کے ترکی نے کچھ بھی دیا اوس نے کہا کچھ نہیں۔ پر یہ کہہ کہ  
 اگر معن زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ملتا تو کیا دیتا اوسنی کہا کہ چار سو  
 دینار۔ جعفر نے کہا کہ میں اٹھ سو دینار تجکو مرحمت کئے اور اٹھ سو اپنی طرف  
 سے جافرا بھی سے ایک ہزار چھ سو دینار لی اس عطا پر بطور شکر یہ مروان  
 لی یہ شعر پڑھے

فَعَجَّتْ مُكَافِئًا عَنْ قَتْرِ مَعْنٍ      لَنَا عَمَّا لِحُودِهِ سَجَا لَا  
 فَحَلَّتْ الْعَطِيَّةُ يَا ابْنَ لَيْلَى      يَنْأَرُهُ وَلَمْ يَرِدِ الْمَطَالَا

## پہلی صدی کی شاعر

۱۴ فکا فاعن صدی مغب جواد  
بأجود راجه بذلت نوا  
بنی لك خالد ابوك الجلی  
بنانی المکارم لن یثالا  
كان الکریم بکمال مال  
لجودیه یثالا یفید مالا  
یہ مردان مذکور شعر اور جید سے شمار کیا گیا ہی اور شعر اوس کے کیفیت نشہ بادہ  
کوہی کر کر کے کرتی ہیں۔ جو شخص ایک خم شراب کا مزہ چاہی اوس کے ایک شعر  
سی وہ لذت اٹھائی

## جمیل

کیت اوس کے ابو عمرو نام اوس کا جمیل ثیا عبد الد کا پوتا مگر کا پڑوتا صباغ کا یہ  
شاعر مشہور و معروف ہے عرب کی شاعر و نہیں سماء یثیہ کا عاشق تھا وہ  
کے عاشق و نہیں ایک یہ بھی عاشق شمار کیا جاتا ہی اس عورت مذکورہ پر چھوٹی ہے  
عمر میں کہ وہ نابالغ لڑکا تھا عاشق ہوا جب بالغ ہوا اور سن بڑھ کر پہنچا ہر خد اوس  
ہمراہ نکاح کا ارادہ کیا اور بہت سسر چکا ہرگز اوس کا ارادہ پذیرا نہوا اوس کے  
محبوبہ کے وارثوں نے نہ مانا لاچار ہو کر پوشیدہ اوس کے پاس آنا اور شعلہ عشق  
کو اوس کے اب دیدار سی بچانا اوس کی عشق میں شعر بہت کہا کرتا تھا اون دونوں  
کے مکان ذاتی قریب میں تھی۔ اس شاعر کی نظیر کا دیوان بہت مشہور ہی  
اوس میں سی کچھ ذکر کر کے کی حاجت نہیں۔ یہ عاشق اور وہ اوس کے مشرقہ  
دو ذوقیہ نبی عذرہ سے ہیں۔ اوس کے مشرقہ شینہ کے کیت ام عبد اللک  
ہے۔ جس قبیلہ کے یہ عورت ہے اوس کا حسن اور جمال بہت مشہور ہی۔  
اور اس قبیلہ کے مرد و نہیں عشق ہی بہت ہی چنانچہ ایک اعرابی کے حکایت  
ہی کہ وہ ہی اسی قبیلہ کا تھا کسی نے اوس سے بطور استفسار یہ پوچھا کہ تم



## پہلی صدی کی شاعر

لوگوں کے دلونکا عجب حال دیکھنی میں آیا چنان کوئی مشوقہ طرحدار تمہارے ۱۵  
 نظر پڑی اور تم مثل نمک کے پنگھل جاتی ہو جیسا پانی میں نمک گھل جاتا ہے  
 یہ حال تمہاری دنوں کا ہے۔ اوس اعرابی نے جواب دیا کہ میان صبا  
 ہم لوگ اپنے جان اور دل کے پانی کا کچھ خیال نہیں کیا کرتے جیسا کہ خانہ چشم  
 ہوتے ہیں او بکوا اپنی آراستے اور زیبائش نہیں دکھلائے دیا کرتی بلکہ آپ  
 صورت بابر صورت جو ساسی آئی اوسکو وہ دیکھتا ہے اور اپنی گہر کی طرف  
 کچھ نظر انکڑتو نہیں ہوتے ہی یہی حال ہم لوگوں کا ہی۔ اور ایک شخص کے  
 یون حکایت کی گئی ہے کہ کسی نے اوستی پوچھا کہ آپ کس قبیلہ کے ہیں اوس شخص  
 نے کہا کہ میں اوس قوم کا ہوں جب وہ لوگ عشق اور محبت کرتے ہیں ہر جانی  
 ہیں ایک لونڈی ہی وہاں حاضر تھی اوسنی اپنی آقاسی عرض کے کہ قسم خدا کی  
 میں پہچان گئے یہ شخص نبی عذرہ میں کا ہی اس سے معلوم ہوا کہ اس قبیلہ کے  
 لوگوں میں عشق بہت تھا اس شاعر جلیل القدر کے یہ شعر ہیں

اِذَا قُلْتُ مَا بِي يَا بَلِيَّةَ قَارِي  
 مِنْ الْوَجْدِ قَالَتْ ثَابِتٌ فَيَزِيدُ  
 وَانْ خَلْتُ رَدِّي بَعْضُ عَقْلِي عَيْنُ  
 بَلِيَّةٌ قَالَتْ ذَاكَ مِنْكَ بَعْضُ

قاضی بلون بن عبد البر بیان کرتے ہیں کہ جلیل بن معمر۔ در میان مصر کے

عبد العزیز بن مروان کی طرح میں قصائد لکھ کر لایا اوسے سنی اور اچھا صلہ دیا  
 بعد فراغت عطا عبد العزیز نے جلیل سے کہا کہ کہو اب شینہ کو چاہتی ہو یا تنہا  
 اوس کے سامنے یہ لفظ ذکر کرتے ہی اگ عشق کے بڑھکے گئی تمام جاں اپنا معہ  
 مصائب اور رنج و الم عشق کے حوت بحر بیان کیا عبد العزیز نے اوس کے  
 نسل کے اور ایک مکان اوس کے رہنے کے واسطی مقرر کر کے یہ کہا کہ تو

## پہلی صدی کی شاعر

۱۶. خاطر میں رکھو پٹیری مشبوہ بجو دو ادنیٰ مگر افسوس کہ چند ایام دوسنی اس امید  
 میں بسر کئے اور سبب اس نوید باعث شادی مرگ کی در میان سٹھ بیاسی ہجری  
 کی وفات پائے امید بھی نہ برائی — زیر بن بکار بیان کرتے ہیں کہ عباس  
 بن سہل ساعدی سے یہ روایت ہی وہ کہتی ہیں کہ ہم ملک شام میں تھے ایک روز  
 ایک صحابی سے ہماری ملاقات ہوئی اوسنے مجھی یہ کہا کہ مجھ کو کچھ خبر جیل کی ہے  
 ہے وہ بیان پڑا ہے ہم اوس کے خبریاری کے لینی کو گئی جب ہم اوس کے پاس  
 گئی وہ حالت اخیر میں تھا اوسنی میری طرف دیکھا اور کہا کہ اسی ابن سہل  
 جس شخص نے تمام عمر شراب نہ پی ہو اور اپنی ملت العمر میں کہی نہ کرنا اور قتل  
 اور چوری نہ کی ہو اور وہ گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود سوا اللہ کی نہیں اس  
 حقیقہ کو کیا کہتا ہے مینی کہا کہ اوس شخص نے نجات پائی اور بیشک وہ ناجی ہی  
 میں جاتا ہوں کہ خدا اوس کو جنت بیشک دیگا یہ کہہ کر — پر مینی اوس نے پوچھا  
 کہ ایسا شخص کون ہے اوسنی کہا کہ میں ہوں مینی کہا کہ مجھ کو گمان نہیں پڑتا کہ آپ  
 ایسی ہوں کیونکہ میں برس سے آپ شینہ کے عاشق ہیں عقل میں نہیں آتا کہ آپ  
 نے اوس کی کہی مباشرت نہ کی ہو — اوسنی میری سامنی قسم کھائی اور کہا  
 کہ مجھ کو محمد مصطفیٰ ص کے شفاعت نصیب نہ ہو جو میں چوٹ بولتا ہوں — مجھ کو  
 ہنوز روز اول پہنچے کہی ہو لی سے یہی شبہ کے بدن پر ماتہ نہیں رکھا اور  
 چہ جائی کہ صحبت ہو راوی کہتا ہے کہ یہ کہتی ہے کچھ دیر نہ ہونے پائی تھی  
 کہ راہی ملک بقاء ہوا انا اللہ وانا الیہ راجعون ایسی عاشق صادق کم ہوتی ہیں  
 کہ باوجود ایسی اشتیاق اور ملاقات خفیہ ہونے کے اور مجبور ہونے کے دیکھی کے  
 پر صحبت نہ کرنا یا ہونے ہی نہ تہ نہ لگانا اور نگاہ بد سے پار نہایت مشکل

## پہلی صدی کی شاعر

۱۶

ہی۔ وہ عورت تھی اوس کے اوپر بیانِ دلِ حریفہ تھی

### علاء الحضری

علاء الحضری ایک قاصد تھا جو رسول اللہ ص کی خدمت میں حاضر ہوا تھا پیغمبر خدا ص  
کی اوس کے طرف مخاطب ہو کر ارشاد کیا کہ تو نے قرآن میں سی کچھ پڑا ہے اوسنی  
عرض کی کہ یا رسول اللہ پڑا ہے آپ کے فرمایا پڑا اوسنے یہ پڑا غلث و ثقلی  
اور اپنی طرح یہ پڑا یا۔ اخراج من الحلی نعمة لثقی بن  
بشر صیف و حشا۔ حضرت نے یہ سننے سے باوازی بلند فرمایا چ رہ گیا سورۃ  
کافی نہ تھی جو تو نے یہ اور اوسین ملا دیا وہ چکا ہو گیا۔ پیغمبر خدا ص فرمایا  
کہ تو کچھ شعر سن کر آتا ہے اوسنی کہا کہتا ہوں حضرت نے ارشاد کیا کہ پڑا اوسنے  
یہ شعر پیغمبر خدا ص کی خدمت میں پڑھی شعر

حی ذوی الاضغان لبس قلوبهم نحيمة ذی الحسنة فقد يرفع النعل  
وان دحسوا بالكرة فاحف كرهية وان جسوا عنك الحديث فلا تسن  
فان الذي يوديك منه سماعه ولن الذي قالوا وراءك لم يقل

پیغمبر خدا ص نے یہ شعر سن کر ارشاد کیا کہ۔ ان من الشعر حکما وان من الیابان  
سما۔ یعنی بعض شعر حکم ہوتے ہیں اور بعض بیانِ مثلِ جادو کے اثر رکھتی  
ہیں یہ شعر پیغمبر خدا ص کے زمانہ میں موجود تھا اوس کے وفات کی تاریخ سنہ ہجری

عبد المسیح

عبد المسیح بیاض کا پوتا خان غسانی کا ہے زمانہ اوس کا قریب زمانہ یوں لگتا ہے  
عراق کی تھا۔ ابو القدر اسمعیل اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ جب پیغمبر خدا ص  
بطن شریف والدہ ماجدہ اپنی جی طہور فرمایا اور حضرت عیسا علیہ السلام کو بادشاہ

## پہلی صدی کی شاعر

۱۸ کسری کا محل رز گیا اور قاضی فارس سسی موبدان نے خواب میں دیکھا کہ ایک سخت قوی پیکل ادب عربی گورون کو کہتی ہوئے لٹی جاتا ہے اور ہند جلد تو کہ تمام بلاد فارس میں پھیل گئے ہیں۔ جب صبح ہوئے کسری کو یہ خوب سنایا اور سکو بہت اضطراب اور فزع لاحق ہوا بادشاہ نے قاضی سی پوچھا کہ ہرنگو کیا تیر اس کے معلوم ہوتے ہیں۔ موبدان نے عرض کی کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ ملک عرب میں کوئی شخص پیدا ہوا ہی اس مایت اور حقیقت خال کے درایت کرنے کی واسطی کسری۔ نعمان ابن منذر کہ یہ خط لکھا۔ کہ کوئی شخص عالم اسطر کا ہوجوین اوستی سوال کروں وہ بگلو اسکا جواب ایسا دی کہ تسلی اور تسلی پر خوب کر دی مری پاس جلد روانہ کر نعمان حاکم عرب نے اس عبد المسیح بن مروان خان غسانی کو کسری کی پاس بھیجا کہ کسری وہ بگلو رن کا ہنا اور خواب بیان کیا عبد المسیح نے کہا کہ اس علم کا عالم میرا مومن ہے وہ ملک یشام کے مشرق کی طرف رہتا ہے اسکا نام سطحی ہے۔ کسری نے کہا کہ اچھا لو اسکا پاس جا اور جلد اسکا جواب بگلو کر دی۔ چنانچہ عبد المسیح روانہ ہوا اور سطحی کے پاس جا پہنچا جسوقت یہ وہاں گیا وہ حالت تزع میں تھا اور سب جا کر سلام کیا وہ سلام کا جواب ندی سکا اور سوقت عبد المسیح نے یہ شعر کہا

اصغر لم یجمع غطریہ الیمن      ام فاد فاز لم یبہ شاول العین  
یا فاضل الخطة اعیت من فن      وکاشف الکربة عن مجد الغض

انا ذشیخ الخی من آل سنن      وامم من آل ذیب ابن حجن  
ایض فضفاض الرداء والین      رسول قبل العجم لیری بالوسن

لا یوہب الرعد ولا یرب الزمین      تجوب بی الارض علی ذات شجن

## پہلی صدی کی شاعر

14

تَرْغَنی وَجَنّا وَتَهْوٰی بٰی جَنن

اس شاعر کا زمانہ ہی زمانہ آخر الزمان کا تھا مگر یہ معلوم نہیں کہ اوسنی اور یہی اشعار  
کبھی بین یا نہیں یہ شعر اور اتنا ہی حال جاری ماہرہ آیا کہا گیا

### امیہ بن ابی الصلت

نام ابی الصلت کا عبداللہ بن ربیع ہے کفار کا پہلا سردار تھا کتب انبانی غیل  
مقدس اور کتاب عہد البقی بنے تو ریث اور نیون کے کتابین ب وہ ٹہرتا تھا  
پیغمبر خدا کے مبعوث ہونے پر آگاہ تھا بروقت ظہور بنی آخر الزمان کے بسبب حد  
کی انکار کیا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ میں ہی مبعوث ہوتا تو خوب تھا یہ اُمتہ مک  
شام کو چلا گیا تھا بعد جنگ بدر کے جب وہ حجاز میں درمیان سب سے ہجری کی آیا  
تو کیا دیکھتا ہی کہ ایک کنوارا دون کے لاشوں سے پہرا اور اٹھا ہوا پڑا ہے  
اوسنی لوگوں نے کہا کہ یہ مقتولین جنگ بدر کی ہیں جو کہ پیغمبر خدا نے قتل کیا ہے  
اون مقتولین میں عجبہ - اور - شیبہ - دو نویٹے - ربیعہ - کے جو ماموزا  
امیہ مذکور کی ہے اوسنے لاشیں ہی پڑی تھیں امیہ نے جو او کو مردہ پایا بسبب  
فرط غم اور قتل کے اپنی اوسنی کے دو نوکان کاٹ کر اوس کو ٹی پڑھ گیا اور  
ایک قصیدہ بہت بڑا اوسنے ماتم میں تصنیف کیا اوسین کے یہ چند شعر ہیں جو لکھتا ہو  
اَلَا تَکِیْتُ عَلٰی الْکِرَامِ مِی الْکِرَامِ اَوَّلِ الْمَاحِجِ کِبَاءُ الْحَامِ عَلٰی فِرْعَوْنَ اَلَا یَکُفُّ فِی النَّصْرِ الْجَوَاحِ  
تَکِیْنُ حَرْنٰی مَسْکِیْنًا یَرْحَمُ مَعَ الرَّوْاحِ اَمْتَالُھِ الْبَاکِیَاتِ لِلْعَوْلَاتِ مِّنَ النَّوَاحِ  
مَا ذَا بَدْرًا فَالْعَقْدُ مِّنْ مَّرَازِیْہِ حَاجِحٌ شَمَطٌ وَشَبَابٌ بِمَالِیْلِ مَعَاوِرٍ وَرَوَاحِ  
اِنَّ قَدْفِیْرَ بَطْنِ مَکَہُ فَھِیْ مَوْحِشَةٌ اَلَا بَاطِحٌ

یہ حال تاریخ الزمان اسی میں پایا یعنی کہہ دیا سوار اس کے اور کچھ معلوم نہیں

## پہلی صدی کی شاعری

قتیلہ

۲۰

یہ ایک عورت ہی عرب کے شعراء میں سی می ثقیفہ۔ بن حارث۔ بن کلدہ۔  
 بن علیہ۔ بن اشم۔ بن عبد مناف کی جب پیغمبر خداؐ نے اوس کے باب  
 سہی لفر کو جو جنگ بدر کے قید پونین سی تھا قتل کیا اوس وقت اس لڑکی نے  
 یہ شعر کہی تھی جب پیغمبر خداؐ ملی یہ شعر سنی اپنی ارشاد کیا کہ اگر یہ شعر اول  
 میں سنا ہرگز اوس کے باب کو قتل نہ کرتا۔ بروقت مراجعت کی جب پیغمبر خداؐ  
 بدست مطفوہ منصور ہو کر مدینہ کو تشریف لیگی اس گرفتار کو مقام الصفا  
 میں جو در میان مدینہ اور بدر کے واقع ہی۔ حضرت علی ابن ابیطالبؑ نے یہ  
 مقدار ابن الاسود نے حضرت کی سامنی حاضر کر کے قتل کیا تھا وہ شعر جو اسکا

پیش قتلہ لے گئی تھیں یہ ہیں

يَا اَكْبَا انْ اَلْاَشْيَلْ مَطْنَةٌ ۝ مِنْ صُحْبَةِ حَامِيَةٍ وَاَنْتَ مَوْفِقٌ  
 بَلَّغْ بِهِ مَيْتًا فَاَنْتَ حَيَّةٌ ۝ مَا اِنْ قَرَأَ هَا اِلَّا رَكْبٌ يَخْفِقُ  
 مَتَى اِلَيْهِ وَعَبْرَةٌ مَسْفُوحَةٌ ۝ جَادَتْ لِمَا يَحْيَاهَا وَاُخْرَى تَخْفِقُ  
 فَلَيْسَ مَعْنَى النَّضْرِ اِنْ نَادَيْتَهُ ۝ اِنْ كَانَ لِيَمِيعَ مَيْتٍ اَوْ يَنْطَوِي  
 ظَلْتُ سَيُوفَ بَنِي اَبِيهِ تَوَسَّهْ ۝ لَلّٰهُ اَرْحَامُ هُنَاكَ لَتُسْقُوْا  
 اَلْحَمْدَ وَاَمْلَاتُ مِنْ نَجِيْبَةٍ ۝ مَنْ قَوْمُهَا وَالْعَجَلُ فَعَلٌ مَعْرُوفٌ  
 مَا كَانَ ظَهْرَكَ لَوْ مَنَنْتَ وَزَيْتُهَا ۝ مَنْ الْعَقَى وَهُوَ الْغَيْظُ الْخَفِيُّ  
 وَالنَّضْرُ اَقْرَبُ مِنْ اَصْبَتَ وَسَيْلُهَا ۝ وَاجْفَقَ هَمَّانُ كَانَ عَيْنُ الْعَقْرِ

یہ اشعار ایسی عورت کے کتاب عباس بن علیؑ کے تالیف ہیں ہی باب

میں مذکور ہیں

# پہلی صدی کی شاعر

## ابو الخطاب عمر

۲۱

شیخ عبد اللہ کا پوتا ابی ریسہ کا پڑوتا میرہ کا قوم سی قریش قبیلہ مخزوم کا شاعر  
مشہور ہے کوئی بڑا شاعر قریش میں اور اس کے برابر نہ تھا غزلیات اور نوا اور  
اور واقعات اور لطائف و ظرائف اور مضامین عاشقانہ کے شعر بہت لطیف  
کرتا اسباب میں ہاوس کے حکایتیں مشہور ہیں چونکہ سماء ثریا شی علی بن عبد اللہ  
بن الحارث پر عاشق تھا اسلئے اکثر غزلیں اس پر لکے ہیں جو شاعر سماء قتیلہ  
جو اور پر گزری اس کے دادی تھی یہ شعر اس کے ہیں

جی طیفان الایحۃ زادا + بعد ماصع الکی السجادا

طاد قافی المنام تحت حبی اللیل ضینا بان یزور نفادا

قلت ما بالنا خفینا وکتنا قبل ذلک الاسماع والابصارا

قال ایاکما عہدت لکن شغلی الحلی اهلہ ان یسار

جس شب کو حضرت عمر ابن الخطاب کو شہادت ہوئے اس شب کو یہ شاعر

پیدا ہوا وہ شب چار شنبہ اور چوتھی تاریخ ماہ ذوالحجہ ۳۲ ہجری کے تھی اس نے شتر

برس کے عمر پائی۔ بشیم ابن عدی بیان کرتا ہے کہ ۹۲ ہجری میں اس شاعر

نے وفات پائی اور اسی برس کے پائی والد اعلم بالصواب اس کے قول سی

لازم آتا ہے کہ ۹۲ ہجری میں اس نے پیدائش نہ پائی ہو

امیہ

یہ عورت پرشی ہی عبد المطلب کے جو دادا پیغمبر خدا م کے تھی واقدی کہتا ہے

کہ جب عبد المطلب نرسنے لگے اس وقت تمام اپنے بیٹوں کو بلوا کر یہ کہا کہ

تم میری رو برو میرا فوج کرو کیونکہ میں حالت نزع میں ہوں پیغمبر خدا ہی اور

## پہلی صدی کی شاعر

۴۰ انکی پاس نہیں تھی اور حضرت کی عراۃ برس کے تھے ام ایمن بیان کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا  
کو چونکہ عبدالمطلب پیار کرتے تھے بروقت اونکی وفات کے حضرت پہی رہو رہی  
تھی عبدالمطلب کی ایک سو تیس برس کے عمر تھی۔ جب بموجب فرمانی عبدالمطلب  
کے سببیان اونکے حاضر ہوئیں ہر ایک نے فوج کیا اور اشعار اپنے اپنی پڑنی  
اور روئین جب امید مذکورہ نے یہ شعر پڑھی تو اسوقت عبدالمطلب کے چہرے  
میں جان تھی مرنہ ہی بول نہ سکتا تھا مگر یہ شعر سناتا تھا اور سر ہلا کر داد دیتا جاتا تھا  
وہ شعر یہ ہیں

اعننی جوداً بدمع درن علی طیب الخیم والمعتصر  
علی ماجد الجوداری الزناد جمیل الحمیاء عظیم المخطر  
علی سببہ الخذل علی اکرمات وذی العز والمجد والمفخر  
وذی الحلم والفضل فی النایا کثیر الکرام جم الفخر  
لہ فضل عجل علی قومہ ۴۱ مبین یلوح کضوء القمر  
اتہ المنا یا فلم تشوہ بصرہ الالبالی وری العنل

یہ سنکر شرفات پائی اور خون میں مدھون ہوا

## ربیعہ بن ثابت

کتاب الاغانی میں لکھا ہے کہ ربیعہ بن ثابت اس کے رقی کا قادی شاعر  
ایک لڑکی سماء عمامہ پر جو کہ ایک شخص رقیسی کے کینزک تھی رہتا تھا جس پہلے  
ماترس کے وہ لڑکی تھی اسکا نام ابن ترار ہے ایام دولت نبی ہاشم میں  
وہ والی مصر کا تھا اور بہت دو تمند ذی غرت تھا اس کو جب یہ خبر پہنچی  
کہ اپنی کینزک سماء عمامہ پر حضرت ربیعہ بدل مقنون اور عاشق مجنون ہیں۔



## پہلی صدی کی شاعر

اوسنی ریمہ کو بلو کر یہ کہا کہ اگر آپ کا دل میری لونڈی پر اگیا ہے تو کیا مضائقہ ہے  
 ہے ہنسی آپ کو یہ کہ آپ اوس کے قمار میں شعلہ اشتیاق کو اوس کے آبِصال  
 سی بجائی۔ اور دن وید شب شب برأت منائی۔ ریمہ شاعر مذکور نے  
 کہا کہ ہرگز یہ خیال ہی لائی گا بلکہ وہ عطانہ کیے گا کیونکہ جس صورت میں آپ نے  
 وہ لونڈی بلکہ عطا کی تو وہ میری ملک میں آئے فوراً میرا عشق جاتا رہا اور  
 بلکہ یہ منظور نہیں ہے کہ عشق کو کہو بیہوش اس لذتِ ہجرت کہ وہ بیہوش بلکہ  
 اتنا حکم دے کہ چوری چہی اوس سے ملتا رہوں دلی حشر اور شعلہ عشق کو  
 بہر اتار ہوں یہ شعر اوسنی اوسی لونڈی کی صفتیں کہی ہیں

اعتاد قلبی من حبیبک عینہ ، شوق عراذ فان غنہ تن و دہ  
 والشوق قد غلب الفؤاد فقاده ، والشوق يغلب الهوى فيقوده  
 فی دار مرآد غزال کینسہ ، عطل علیہ حذوہ و بدوہ  
 ریمہ اغتر کانہ من حشنه ، صنم شج و بیعة معبودہ  
 عیناہ عینا جودیر صریمہ ، ولہ من الطبی الربیب جیدہ  
 ماضر عثمہ ان تلہم لہا شق ، دنیف الفؤاد متیر فتعودہ  
 وتلدہ من ریمہا و لربما ، نفع القیم من السقام لدودہ  
 یہ قصیدہ بہت بڑی اس میں مزید ابن مہلب کے کسی شی کے ہی مرجع آئے  
 کی یہ شاعر شعراء جاہلیت میں ہے

مرحب

واضح ہو کہ یہ شخص نے مرحب قلعہ خیر کا حاکم تاجب درمیان سن سات ہجری  
 کے پیغمبر خدا اس قلعہ کے فتح کرنی کو تشریف لے گئے حضرت علی دس وزنگ

پہلی صدی کی شاعرو

۱۔ اوس قلعہ کا محاصرہ کیا فتح ہوا ہر چند کہ اوراغصاب کو علم دیکر ڈھٹا تے تھے مگر  
سب ناکام ہو آئے تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بیماری چشم کے تھی حضرت نے  
بلا کر علم سپرد کیا اور اپنا معابد دین اونکی انک پر لگا کر حکم دیا کہ اسی علی خیر  
فتح کر حضرت علی رضی اللہ عنہ قہ اوس کے آٹھ کروڑ وازہ خیر کا توڑا اوسکو  
پہر حرب اونکی مقابلہ کو میدان رزم میں آیا اوس کے سپر ایک ٹوپی کے  
خود تھی وہ پہر شکر کہتا ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سامنی آیا

قد علمت خیرانی مہرب شاکل السلاح بطل محارب

حضرت علی رضی اللہ عنہ شراوس کے مقابلہ فرمایا

انا الذی ہمتنی اھی حیدرہ اکیلکم بالیفیل السندہ

اور ایک ہاتھ تلوار ذوالفقار کا ایسا اوس کے سپر پر ترا کہ سہ خود اوس  
مہرب کے دو ہانکین مثل خرپوزہ کے ہو گئیں فوراً زمین پر گر گئی مگر کیا یہ  
واقعہ مہرب کا درمیان شمشیر میری کے ہوا ابواسحاق نے اس کے خلاف  
ذکر کیا ہے مگر نہیں جو بیان کیا یہ بہت صحیح ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اوس قلعہ کو فتح کیا

عباس بن مرداس المسلمی

عباس نام ابو البشیم کنیت بنیامرداس کا یہ شاعر اصحاب رسول اللہ ہیں  
ہی لیکن وہ اون لوگوں میں شمار کیا جاتا ہی جنکو مال طبع بہت تھی اور رسول  
اونکو بعد آئی مال غنیمت کے سبب اونکی دیکھی خوش کرنی اور تالیف طوب کے  
لئی دیا کرتی تھی۔ کچھ ہی قبل فتح مکہ کے وہ مسلمان ہوا مگر اچھا مسلمان تھا  
— وہ لوگ جو طبقہ جاہلیت میں شمار کئی گئی ہیں اور وہ بہت ناواقف دین  
اسلام کے شراب نوشی کیا کرتی تھی یہی اون میں سے تھا چنانچہ اوس پر ہی

## پہلی صدی کی شاعر

غز کے مافقت کی گئی تھی بروقت حرام ہوئی شراب نوشی کے اوس سی اوس کی بی بی سی ۲۵

کنانہ نے بہت حد تک روایت کی ہیں۔ اوس کے شاعر مشہور اور چالاک ہوئے

میں کوئی شک نہیں جنگ خنین بن ہمارہ غلاموں کے گہوڑوں پر سوار ہو کر اوسنی ہی

راہی کے بڑے وقت تقسیم مال غنیمت کے زینوں الہ صلی۔ اوسنیان اور اوسکی

دو بیویوں۔ اور یزید۔ اور معاویہ کو۔ اور سہیل بن عمر اور عکرمہ بن ابی

جہل۔ اور حارث بن ہشام یعنی ابو جہل کے بھائی کو اور صفوان بن امیہ کو

(یہ لوگ قریش تھے) تنویر اوث فی اوسنی دئی۔ اور افرع بن حابس

جمنی۔ اور۔ عیینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر الانبیائے۔ اور ملک بن

عوف سردار قبیلہ ہوازن وغیرہ کو چالیس چالیس حصت کئے۔ اور عباس

بن مرد اس سلی شاعر مشہور کو چند اوث دئی وہ خوش ہوا اسلی اوسنی

یہ شعر تصنیف کئی اور سامنی رسول اللہ کے پہر تھی

فأصبح نهي وهب العبد بين غينة ولا فزع

وما كان حصن ولا حابس يفوقان مخرج أساني الجمع

وما كنت دون امرأتهما ومن يصنع اليوم لا يرفع

کہتی ہیں کہ پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ اسکو اور دو تاکہ اس کے ربان بند

ہو یہ حال شہ مجرمی گذر احوال وفات شاعر کو رکھا معلوم نہیں ہوا

حاتم طامی

پوشیدہ نرہی کہ یہ وہ حاتم طامی ہے جس کے سخاوت اور شجاعت اور کرم

اور عدل کے شہرت دنیا میں مشہور ہے بلکہ فقیر لوگ ہی اپنی صداقین پر کہا

کرتی ہیں۔ کہ پہلا ہو حاتم طامی ہیجوں کیونکہ حاتم بہت سخی و کریم تھا۔ اولی

## پہلی صدی کی شاعری

۱۰ اکثرت ابو سنانہ بنی سہامہ سفارۃ اوسس کے بیٹی تھی جو کہ پیغمبر خدا جو کے پاس حاضر ہو کر اپنا مال بیان کر گئی تھی حاتم بنی عتیر الہ کا پوتا سید کا پوتا شہرج کا اولاد علی بن اذو سہی وہ بڑی شرار نجدین کا لیکن سی درمیان طبقہ جاہلیت کے گزرنا اور میان شہہ پجری کے فوت ہوا اوسس کے پوتے میں  
وما انا بالساجی بفضل زہامہا لثوب ماء الجوض قبل الزکیر  
وما انا بالطافی حقیبۃ زحلۃ لا یلقی اخیاراً و انک صاچی  
اذا کنت زہلاً للقلوض فلا تدعہ سرفقک یشتی خلفہا غیرہا کب  
ایحفا فازدقہ فان حملتکما فذاک و اکیان العقاب ضاق  
یہ اشعار حاتم طائی مذکور کے ابو تمام نے اپنی کتاب حاتمہ میں مندرج کی ہیں  
ہمیں ہیں وہ ہیں سے کہی میں

عقبہ

عقبہ بنی ابو ہب کا ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنی بی بی محمد کے روح کو قبض کیا اور حضرت ابو بکر رض خلیفہ اول کی ہوئی اور حضرت عمر رض نے بیت پہلی پہلی اولی کے بعد و اس بیت کی چکی عشرہ ربیع الاول ۱۱ھ ہجری میں سب صحابہ علی بیت اولی کرے مگر بنی ہاشم میں کسی نہ کی اور حضرت زبیر اور اس عقبہ بن ابی لہب اور خالد بن سعید بن العاص اور سعید ابن عمر اور ابن فارسی اور ابی ذر اور عمار بن یاسر اور براء بن عازب اور ابی بن کعب ان لوگوں نے اولی بیت نہ کی بلکہ یہ سب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف مایل ہو گئی ابو اسلی عقبہ مذکور کے اس وقت یہ شعر کہے  
ما کنت احسب ان الامم منصرف عن ہاشم ثم منہ عن ابی حسن

## پہلی صدی کی شاعری

عن اول الناس ايماناً و ساقته ، و اعلم الناس بالقرآن و السنن  
و آخر الناس عهداً بالشئ و من : جبريل عوف لفي الغسل و الكفن  
مسئله الكذاب

اس شخص نے ایام نبی آخر الزمان میں دعویٰ نبوت کا کیا اور بنی کلب کے لوگ اسکی  
بہت تابع ہو گئے تھے ابتداً حال اوس کے یہی کہ پیغمبر خدا کی پاس بنی حنیفہ کی  
طرف سے وہ ایلیٰ ہو کر آیا تھا یہاں اگر اوسنے یہ دعویٰ کیا کہ محمد اور میں دونو  
نبی ہیں ہماری اور اوس کے درمیان نبوت میں شرکت ہے اور ظاہر میں سلمان  
ہو کر حضرت کے پاس آ گیا جب اوسنی دیکھا کہ میری کس طرح سی دال نہیں گئی اور  
مترقب ہو گیا اور یہ دعویٰ کیا کہ میں ہی ایک نبی مستقل ہوں چونکہ وہ شخص فصیح اور  
شاعر تھا اسلیٰ اوسنے ایک ترانہ بھی اپنا علیحدہ جمع کیا اور اپنی متبعین سے کہا  
کہ یہ ہم پر معرفت فرشتہ کی نازل ہوا کرتا ہے۔ بعد ازاں درمیان ابو بکر  
کے ایک عورت مسماۃ سجاح بنت حارث لی بھی یہ دعویٰ نبوت کا کیا یہ عورت  
قبیلہ بنی تمیم کے تھی اوسکے بھی بہت لوگ تابع ہو گئے چنانچہ قبیلہ بنی تمیم کے گروہ  
اور قبیلہ ثعلب کے آدمی اور قبیلہ بنی ربیعہ کے خلق اوسکی مرید ہو گئی اور عورت  
لی جو مسئلہ الکذاب کے دہوم دہام سے بعد اشتیاق اوس کی پاس نہ اپنے  
بہتر بہار۔ یعنی بحیثیت مردان اُمت اپنی کے حاضر ہوئے مسئلہ الکذاب  
اوس عورت کا کہا کہ اپنی متبعین کو میری سانس نہ لاؤ اگر ملاقات مجھ سے منظر  
تو حق تھا بذات خود میری خیمہ میں نصیب لاؤ چنانچہ اوس عورت نے سب اپنی  
تابعین کو حکم دیا کہ اس خیمہ میں ایک بنے۔ اور بیتہ کے ملاقات ہوتی ہی تم  
سب دور دور رہو خدا جاسے کیا کلمات الہامیہ صادر ہوں مسئلہ الکذاب

## پہلی صدی کی شاعری

۴۸ نے اپنا خیمہ تمام تر زمین و آسمان کے آگے کیا اور اگر کی ہی اور خوشبو میں ادھیں  
 جلائے تھی من وہ حضرت نبیہ ثلاثہ لائیں پھین اور کہیں لگین کہ آب کے اوپر کیا  
 نازل ہوئی ہے سیرۃ الکذاب فی یہ آیت اپنی بنائی ہوئی پڑی القرآن الیہ  
 کیف فعل بالجہلی اخرج مہا النعمۃ لنعی من بین صفاء وغشی  
 یہ سنکر بولیں کہ اور یہی گو

آیت سناؤ اور سیرۃ الکذاب کے یہ آیت اپنی بنائی ہوئی پڑی  
 القرآن اللہ خلق النساء افرأجا وجعل الرجال لمن ازواجاً فوج  
 فیہن ایلا حبا ثم فخرج ما مشئنا احد احبا فینصن  
 لنا انتاحبا ۵ یہ سنکر وہ عورت بولی کہ من  
 گواہی دیتی ہوں کہ تو بیشک نے ہی جب سیرۃ الکذاب بد ذات کی دیکھا کہ یہ عورت  
 تیزی تالیق اور مستفاد ہوئے فوراً اوس اپنے مطلب کے باہین یہ کہا کہ اگر میں کا  
 جامع کروں تو آپ کے ہی صلاح ہے یا نہیں اور عورت کی جواب من کہا کہ بگو  
 یہی اس بات کی وحی آئی ہی اب بیشک کیجی اور سیرۃ الکذاب کے  
 یہ شعر پڑی

الاقویٰ الی البیت ۱ فقد ہی لک المصیح  
 فان مشیت ففی البیت ۲ وان مشیت ففی الخدع  
 وان مشیت فلقناک ۳ وان مشیت اربع  
 وان مشیت بثلثیہ ۴ وان مشیت بجمع

وہ عورت بولی کہ (۱۔ البیت) یعنی ایسی طرح چار جمع کیجی کہ کوئی بیچ نہ رہ جائی  
 ص ۱۲ ہوں سیرۃ الکذاب نے کہا کہ ایسی حکم کی بگو اپنی وحی نازل ہو

## پہلی صدی کی شاع

۴۹ ہی کہ اس عورت نے یہی اسطور پر چاہ کر کہ کوئی بی بی کسی رکھوٹ کے لذت  
 رہے نہ جانی تین روزہ ایسی صبح روزوں کے چین اور شہابی بعد از ان اپنی قوم کے  
 طہر تہ عورت گئی اور وہی وجہ تھوڑا اوس سال تک کہ جس سال میں حضرت ماریہ  
 کے بیوت ہوئی علانیہ کرتی رہی کیونکہ اس سال میں وہ مسلمان ہو گئے اور پس دوی  
 یہی باز آئی اور بہت چٹائی اور پیرہن جا کر بری و دین فوت ہوئے۔ اور  
 ایام خلافت حضرت ابو بکر رضی بنی خلیفہ اول کے وقین میلہ الکذاب مارا  
 گیا اوس کے نمائی کا بہت حال ہے کہ حضرت ابو بکر رضی نے ایک لشکر اوس کی مقابلہ  
 کے واسطی آ رہے کہ یہاں تھا خار و وہ مشرکین کو ہراہ لیکر مقابلہ پر آیا اور  
 ہمارے لڑائی ہوئی مسلمانوں کے لشکر کا سپہ سالار خالد بن ولید تھا آخر کار  
 مسلمانوں کو فتح ہوئے مشرکین ہلاک گئے اور میلہ الکذاب مارا گیا کسی وحشی  
 کی میلہ نہ کر کو اوس حربے مارا تھا جس سے حضرت عمرؓ پیغمبر خدا ص کی چاشید  
 ہوئی تھی یہ مدعی بوٹ زمین یا مین رہتا تھا اس لڑائے میں مسلمان ہی بہت  
 ماری گئے چنانچہ ان لوگوں سے جو حافظ قرآن ہا جہرین اور انصار مین سی ہی  
 بہت کام آئی اور موت حضرت ابو بکر رضی نے کچھ روزوں کے پتوں اور لوگوں کے  
 موبہ سے سسکا اور چڑوں کے مگردن ہوئی نقل کر کے قرآن شریف کو جمع کیا  
 تاکہ جاتا رہے اور اوس کے ایک نقل کروا کے حضرت حفصہ بنت عمرؓ زوجہ نبیؐ  
 کے گہر مین رکھوا دیا تاکہ قرآن شریف مین زیادتی اور کمی نہ ہو سکے پادوی  
 ابو بکر السعدی

یہ شاعر درمیان زمانہ خلافت حضرت ابو بکر رضی کے موجود تھا۔ خلیفہ اول  
 کے وقین نبیؐ کے لوگوں نے زکات دینی چوڑ دی تھی اس فیصلہ کا

## پہلی صدی لی سابع

سہ دار مالک بن زبیر رہتا تھا۔ مالک مذکور کو گھوڑی کے سوار سی خوب آتی تھی اور شاعری بھی تھا ایام حیات پھر خدا کے من مشیر اسلام ہوا حضرت لی او سکوفرمایا کہ تم اپنی قوم سے زکات کا روپیہ تحصیل کر کے بیت امان میں داخل کر دیا کرو جب حضرت ابو بکر رضی علیہ السلام نے حضرت لی کو اس مسئلہ پر کلمات دے دیے چوتھو دینی اسلی حضرت ابو بکر صدیق نے خالد بن الولید کو مالک مذکور کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ تم زکوات کیون نہیں دیتے۔ مالک نے مذکور سے جواب دیا کہ حضرت سلامت ہم نماز تو پڑھنا کریں گے مگر زکوات نہ دی جائیگی۔ خالد نے کہا کہ نماز اور زکوات دونوں سنا کر ہوسنے میں یہ نہیں ہوسکتا کہ نماز پڑھو اور زکوات نہ دو مالک نے بطور طنز علیہ کے طرف اشارہ کر کے کہا کہ تمہاری صاحب سے ہکو نبی حکم دیا ہے۔ خالد کو غصہ آیا اور کہا کہ وہ میرا صاحب ہے کیا تمہارا صاحب نہیں قسم خدا کی نہ اور ادا ہو گا۔ غصہ کیا وہ دونوں کے باب زکوات میں گفتگو نہ کرے گا اور اثنار میں مالک کے جو رجحانیت خوبصورت اور شکیلہ پری ہو گئی تھی خالد کے نظریہ گئی اسلی وہ اور بھی اوجھل کے قتل کی ورنہ ہوا پر خدا مالک یہ کہتا رہا کہ تو میری اہل کے پاس بھل جو وہ کہیں گے اور سپر عمل کروں گا اور سنی پر گزنا فوراً اسراہ کاٹ ڈالا اور سوت مالک نے اپنی جورو کے طرف دیکھ کر یہ کہا کہ اسے جال اور خوبصورت لی ہو قتل کروایا حقیقت میں اسی ہی ہو قتل کیا ہی جاو گیا کہ ہمارے خدا نے نبی اسلام سے ہر جالی کے قتل کروایا مالک نے کہا کہ میں سہ ہوں زبیر نہیں ہوا چون خالد نے فوراً اسکا سر تن سے جدا کر کے جوہی میں کیونکہ اس کے سیر بال بہت تھے اور اس کے جورو کا وسوت بڑا بڑا بنا دیا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ اور ابی قتادہؓ کو ہٹلا کر اوستی اسکا نکال



## پہلی صدی کی شاعر

پاتا پاتا اور نہولے نانا ابن عمر نے کہا کہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لکھ کر اس حال کی اطلاع ۳۱  
کرتا ہوں اوسے مرگ رہا اور میں عورت سے نکاح کر لیا یہ حال دیکھ کر اس شاعر البتہ  
سعدی نے یہ شعر کہی ہیں

الاول لحی اوطموا بالسنایک ۵ تناول هذا اللیل من بعد مالک  
قصی خالدا بغیا علیہ بغیرہ ۵ وكان له فيها هوى قبل ذلك  
فامضى هواه خالداً غير عاطف ۵ غنان الهوى عنها ولا ممالک  
فأصبح ذا اهل واصبح مالک ۵ الى غير اهل ما کما فی الهوالک

جب اس باجری کی خبر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچے حضرت عمر  
نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خالد نے زنا کیا اور سکو تم سنگسار و ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا  
کہ میں اوس کو سنگسار نہیں کر نیکا کیونکہ اسے تاویل اور اجہاد کیا اور میں اوسکو خطا  
ہوئی اور مجھ خطا کیا کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اوسنی ایک مسلمان کو  
قتل کیا اوس کی قصاص میں آپ اوسکو قتل کیجئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ  
مکو قتل ہی کرنا منظور نہیں کیونکہ مجھ غلطی ہی ہوئی۔ پھر کہا کہ اچھا معزول ہی کرو  
۔ اسکا جواب اور نہولی یہ دیا کہ معزول اس واسطے نہیں کرتا کہ جس تلوار کو خدا نے  
کہنا ہو میں اوسکو میان میں بند نہیں کر سکتا یہ قصہ صرف واسطی بنی شمر کے  
بیان کیا گیا والا نہ کتب تواریخ میں مذکور ہی کچھ حاجت نہ ہی

مستم بن لویہ

یہ شاعر اوس مالک مذکور رحل کا جس کا ذکر اوپر گذرا یہاں ہی تھا اوسکو جب  
یہ خبر پہنچی کہ میری بیہائی مالک کو خالد نے قتل کر ڈالا ہے اوسکے فوریہ میں اوسنی  
بہت شمر کے آرا بخیر چند شعر اوسکے قصیدہ غنیہ میں سے جو نام شمر البتہ مشہور ہے

## پہلی صدی کی شاعر

و کنا کدر مانی جزیمہ حقہ من اللہ حق قبل لی مقصد ما  
وعشنا بختی فی الحیوة وقبلنا اصاب المنا اذ حط کثیری وبعنا  
فلما تفرقنا کانی و مالکنا بطول اجتماع کد ثبوت لیکد معنا  
یہ روز اقدس ملک پر درمیان شہ عجمی کے گزرا۔ ابو القدا اسٹینسل نے اپنی  
تاریخ میں یہ حال صد ان اشعار مذکورہ بالا کی مندرج کیا ہے جس میں یہی لکھا  
جستہ بن الایہتم

یہ شاعر درمیان شہ عجمی کے ایام خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے میں او کی پاس ملا تھا  
کو آیا مسلمانوں نے اوس کے بہت ترافع و کرم کی اور جب شان شوکت میں وہ آتا تھا  
مورخ کہی ہیں کہ بہت اچھا لباس پہنی ہوئے تھا اور آگے آگے اوس کے کوئل گھوڑی  
چل جاتی تھے ہر ایسی اوس کے جامہ دیا پہنی ہوئے اوس کے ساتھ ہی غرضیکہ وہ حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر پیرا اوسی سالین خلیفہ دوم جب بازارہ ادا دینا سکون  
تشریف لیکسی وہ بھی او کی ساتھ گیا۔ اتفاق سے ایک شخص جو قبیلہ قزارہ کا تھا  
اوس کا ہاتھ اوس کے کٹری پر آٹا طواف میں جا پڑا۔ جبکہ کوہری ایک نکا اسکی  
ایسا مارا کہ اوس کے ناک پیہ گئے۔ وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں  
ہو کر حاضر ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جبکہ غور کو غور آجلا کر اپنی سامنی حاضر کروایا  
اور حکم دیا کہ اپنی جان کی چاکو و سلی خریدی ہیں ایسی حکم کرتا ہوں وہ تیری ہے  
ناک پر ایسا ہی نکا بازی کا۔ جبکہ لے کہا کہ یہ کہو تو کہہ چکے ہیں میں بادشاہ  
ہوں وہ ہزار سی آدمی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسلام لی بادشاہ اور  
ہزار سی میں ہزار سی آدمی ہے حد دونوں پر واجب ہوئے ہی کہ ہزار سی آدمی

## پہلی صدی کی شاعر

آدمی اور بادشاہ میں فرق اور رتبہ احکام خدا کے تعمیل میں نہیں ہے۔ جلد مذکور ۳۳  
 کہا کہ میں یہ جانتا ہوں کہ اگر مسلمان ہو جاؤں گا تو بڑی عزت اور قدر میری ہو جاوے گی  
 حالت جاہلیت سے سواب دیکھا کہ کچھ نہیں۔ حضرت عمر رضی فرمایا کہ یہ بخیر ہے  
 حکومت کے دو مانع سی دور کچھ۔ جلد نے کہا کہ اب میں نصاریٰ ہو جاؤں  
 مسلمان بن کر کچھ عزت نہ پائی۔ حضرت عمر رضی فرمایا کہ اگر نصاریٰ ہو جاؤں گا  
 تو میرا سر اڑا دوں گا پھر جانی ہی ماتہ دہوٹھی گا۔ اس وقت جلد نے یہ کہا  
 کہ آج رات آپ بہت دین رات کو جو ہو گا سو دو کھلاؤں گا چنانچہ جب رات  
 ہوئی جلد اپنی نوکر چاکر لیکر یک شام کی طرف بھاگ گیا۔ بعد ازاں قسطنطین  
 اپنی ہمراہ بائیس آدمی لیکر جادو خانہ اور مندر اپنے ہراہیوں کے نصاریٰ ہو گیا  
 ۔ ہر تین بادشاہ قسطنطین اور اس کے بڑی عزت و توقیر کے مگر نصاریٰ ہو کر  
 وہ بہت چمایا اور یہ شہر مذمت ادا تھا کہ تصنیف کئی

تصنیف الاشرف من غار لطیفہ ، وما کان فیہا لوصدق لہا صندرس  
 تکفنی فیہا الحجاج ونحوہ ، وقت لہا العین الصبیحة بالحوار  
 فیالیت اخی لہ تلذذی ولیمتی ، رجعت الی القول الذی قالہ عمر  
 قاصد خلیفہ دوم کاج ہر قل کے پاس گیا تو اوسنی دیکھا کہ جلد کی بڑی عزت  
 اور توقیر ہو رہے ہی اور اوس کے پاس نعمت اور دولت ہو گئی ہے چنانچہ جلد  
 نے پانسو دینار اوس قاصد کے معرفت حسان بن ثابت انصاری شاعر عرب  
 کی واسطے جکا ذکر آگے اذیکار روانہ کئے اور حسان نے اوس کے شکر میں  
 ہی شعر کہی میں اونکا لکھنا کچھ ضرور نہیں تاہم ابوالفدا میں لکھا ہے کہ یہ جلد  
 پہلا بادشاہ لوک حسان میں کا ہے

## پہلی صدی کی شاعر

کی کہ اگر حضور حکم دین تو حضور کی بہن سے صحبت کر کے گلپڑی اور اون بادشاہ  
 پہنوش نے کہا کہ بہت بہتر وہ تو اوسط طرف سے بیچارہ کہوئے مشتاق مٹی ہی اور یہ  
 ادب پر شیدا و مقنون ملت سی تھا صحبت ہوتے ہی اوس عورت کو حل رہ گیا جب  
 صبح ہوئے اور وہ راز ملت انہیام افتادہ ہو گیا بادشاہ بہت خطا ہوا۔ عہد  
 اپنی جان بچا کر اوس شہر سے بہاگ گیا۔ مگر بعض یہ بھی بیان کرتی ہیں کہ جذیمہ  
 لی اوسکو گرفتار کروانے کے بعد اذالہ الفیہ عند اللہ انعرض بادشاہ نے بہن پر  
 بہن سے مخاطب ہو کر یہ دو شعر کہی

خوبی دقاش لا نکذہ بینی    اجبر زینت ام بھجین

ترجمہ۔ تیرا ہی رفاش جو ت مجھ سے نہ کہنا کسی شریف سی زنا کروایا یا پاجے سے

ام بعدیہ فانت اهل لصد    ام بدون فانت اهل لبون

ترجمہ۔ اگر کسی غلام سی کرو ہے تو لائق غلام کی ہی اور اگر کسی بزرگ سی کرو ہے تو لائق اوسکے ہے

رفاش نے جواب میں ان شعروں کے کہا کہ میں ایسی شخص سے زنا کرواؤ جو عرب کی

اشرافون میں سے ہی جذیمہ چپ ہو رہا۔ بعد القضاۃ ایام جس کے رفاش مذکور

سی ایک لڑکا ولدا لڑنا پیدا ہوا۔ جذیمہ مذکور نے اوس لڑکے کو میری چاد اور

تازہ نعم کے ساتھ پرورش کیا کیونکہ اوس کے کوئی بیٹا نہ تھا۔ اور اوسکو ولدا

بتی اپنا مقرر کیا۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ وہ لڑکا تازہ پروردہ کہیں گم ہو گیا عجب کے

لوگوں نے یہ تصور کیا کہ کوئی جن اوسکو اٹھا لیگیا ہے۔ ناگاہ۔ مالک۔ باد

عقل یہ دو شخص اوسکو کہیں سے ڈھونڈ ملائی جذیمہ کو اوسکی پانی سے اسطر حکا

سرد ہو کر قریب ہا شادی رنگ ہو جاوے خوش ہو کر اوس لڑکی کے لائی والو

کہ کہا کہ جو تم انعام مانگو فوراً دیا جائیگا کہو اس کے انعام میں کیا دن اور دن

## پہلی صدی کی شاعری

۴۔ عربوں کی کہہ کہ نہیں مانگے ہماری یہ تمنا ہے کہ حضور کی مصاحبت میں جب تک رہیں  
 ہیں رہیں عزیز رہیں۔ یہ منظور کیا اس وقت سے وہ ضرب السل کے عرب میں رہنے  
 کندھانی چندیمہ مشہور ہو گئی تھی اس جذیر کے ایام حکومت میں ایک شخص قوم  
 عالئمہ میں کا جسکو عمرو بن العقیب بن حسان اہل قبیلہ کہتے ہیں تمام قرأت کی بلاد عالیہ اور  
 مشارق شام پر اور جزیرہ پر تسلط ہو گیا تھا اور اس سے جذیر لڑا اور قہار ہوا  
 اس لڑائی میں وہ عمرو بنی جذیر کا دشمن مقتول ہوا۔ اور اس عمرو مذکور کے ایک  
 بیٹی جسکو دبا کہتی تھی نام اس کا تالہ ہے لیکن نام اول وہ مشہور تھی چونکہ اورس کے  
 کوئی بیٹا وارث سلطنت نہ تھا اسلئے یہ لڑکی سلطنت کرنے لگی۔ اور اسی لڑکی نے  
 دوسرے امی سامی قرأت کے یعنی گویا ایک جواب دہ لڑکیا سامی تھی اور جذیر  
 کو یہی قریب ہی قتل کر کے اپنی باپ کی خون کا غرض لیکر دل تہذیب کیا وہ قریب بہ  
 تھا کہ اورس ہی کہلا بھیجا کہ اگر آپ کا ارادہ مجھے نکاح کرنی کا ہو تو آپ میری ماں  
 آئی چاہئے وہ اس قریب میں آکر اورس کے پاس چلا گیا جب اورس کے گھر میں داخل ہوا  
 پر زنی پر زنی کر دیا اور بادشاہ بنی م کے زمانہ ہی بہت پہلی طبقہ جاہلیت میں تھا  
 اس کا حال چونکہ قابل یادداشت کے اور گویا توضیح ایک ضرب السل کے تھا پہلی  
 مختصر لکھا گیا

دبا

یہ بادشاہ زادی تھی اورس عمرو مقتول جذیر کے۔ اور قاتل جذیر مذکورہ کے  
 ہی اب ہم اسکا حال سے لکھتی ہیں واضح ہو کہ بعد وفات پانی جذیر کے عمرو بن عدی  
 بن لغز بن یسوع یعنی وہی لڑکا ولد الزنا جسکا ذکر اوپر آیا ملک حیرت کے تخت  
 پر وزارت سلطنت ہو کر پانی جذیر کے لیب پہنچے اور اس کے بیٹے کے سوا اور

## پہلی صدی کی شاعر

اس ولد ہستی کے بیٹا اوس کے ولین اول روز سی بہ تھا کہ کوئی تعبیر یا منصوبہ ایسا بن  
 پڑی جو دبا کو جسنی پیری ماموہذیرہ کو مارا ہے قتل کروں اسی خیال سے یہ رہنما  
 کی کہ ایک غلام سسی قصیری لکڑناک اوس کے گواہ کو زری لگو اگر شہر بدر کر دیا۔  
 وہ قصیر بحالت حقیر دربار ملک دبا میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری دل نعمت لی یہ  
 سلوک میری ساتھ باوجود میری ہونے پر ایک جرم کے بسبب ناقد روئے اور بد  
 خلقی کے میرا کہی جلا وطن کر دیا ہے۔ ملک دبا کو اوس کی حال پر اظہارِ مہر و رحم  
 آیا فرمایا کہ تو ہماری ملک میں عین سے رہا کر اور اس سرکار دو شہزادے کا رخا  
 تجارت میں سوداگری کیا کر اوس کے تو یہ مراد ہی تھی جان و دل قبول کیا۔ سوداگر  
 کرنا اور پیری مال ہر کر بیچنا اور ہر سے اپنی افاسی روپیہ لا کر لانا اس سرکار میں  
 لی آنا شروع کیا بعد چند ایام کے جب دبا کو گھسیٹ کر کاغذ اور شک و شبہ اوس  
 طرف سے نہرا اوسوت اوس سکار نے یہ ملک خراسانی کی کہ ایک ہزار اونٹ  
 ساہ آقا قدیم کے صندوق میں ہلا کر چکی فصل اندر کے جانب لگے ہوئی تھی لاڈ  
 جب اس دربار دبا میں لیکر حاضر ہوا دبا کو بھی ہوسے دیکھ کر رہی تھی ابھی وہ اوش  
 نہ پہلائے پانا تھا کہ دبا لی بہ شمرقی البذیر پیری

ما للجمال مشہار ویدا      اجندہ لاجل ام حیدر

ام صر فایا بارد اسجد      ام الرجال جہا عودا

جب وہ صندوق داخل قلعہ شاہی ہوسے فوراً بطور بیچارہ زمین سے اڑی  
 لنگر بردر شمشیر عایا کو قتل کر کے سلطنت کے مالک ہو گئی اسطر حسن قصیر جرائز  
 لی اپنی حذیر کے خون کا عوض لیا یہ حال تاریخ ابوالفدا اسمعیل میں جاری ہوئی  
 ہوا کچھا گیا یہ شاعر پیر خدا کے زمانہ سنی بہت اول ہے

## پہلی صدی کی شاعر

### زہیر ابن جباب

واقع ہو کہ بادشاہان عرب سے ایک بادشاہ زہیر بن جباب بن ہیل بن عبد اللہ  
 بن کنانہ ابن نکر ابن عون بن عدوہ الکلبی ہی ہے اس پر مذکور کو کب سمجھتا رہا  
 اور غفلت عقل کے کام ہے کہا کرتی تھی اوس کے عجز ہی بہت بڑی ہوتے تھے اور  
 ژانیان ہی اوس ہی بہت کی میں اس کے ایام حکومت میں ایسی واردات ہوئے کہ وہ قاتل  
 بیان ہے وہ یہی کہ ایک شخص سسی سیر بن قیب اوس کے گھر کا تھا اوستے قضا کے  
 گردہ کی سب آدمی متقی ہو گئے تھے اونہیں اور غفلان میں خوب ژانی ہوئی سب اسکا  
 یہ تھا کہ سب نقیض بن ریش ابن غفلان نے ایک دیوار مثل حرم کو کی بنا کر اوس کے  
 خادمہ رتہ ابن عون کی اولاد میں سی چند آدمی مقرر کئے جب خبر زہیر کو پہنچی تو  
 کہا کہ قسم ہی خدا کی ایک آدمی کو ہی غفلان میں سی زندہ نہ چھوڑو لگا کر کہہ بہت  
 جو اونہیں کی سیادہ ہمیشہ کو اگر جاری ہو گئے تو بہت بڑی قیامت عاید ہو گے چنانچہ  
 اونہیں اور زہیر میں خوب ژانی ہوئی کہ فوج کا تقارہ زہیر کی نام بجا پسر زہیر نے  
 وہ دیوار دبا کر سب ال او لگا لوٹ لیا اور کسی عورت کو اونہیں سے ہاتھ نہ  
 لگایا اسباب میں زہیر کو کرنے اپنی فخریہ میں شمر کی میں ارا بخدا ایک یہی شعر ہی  
 ولو لا الفضل مینا مار جمعہ ۱۱ الی عذراء شیمتا الحسیماء  
 بعد ازان زہیر کو کرنے ابترہ الا شتم جشی صاحب فیل سی ملاقات کی اوسنی  
 اوسکا بہت اعزاز و اکرام کیا اور سب خوب پرا و سکو نصیحت دیکر قید کر اور  
 قلاب کا اوسکو اس پر مقرر کیا چنانچہ زہیر اون پر حکومت کرنے لگا لیکن ایک دفعہ  
 وہی لوگ ایسی فتنی ہو گئے تھے کہ ہر مار کوٹ کر اوستے درست کر لئی۔ اور ایک  
 دفعہ یہ شخص ہی اتھین سے لڑا تھا اون لوگوں سے اسی ژانیان اوسنی کی

## پہلی صدی کی شاعر

میں کہ شرح اوسنے بہت طویل ہے حاصل یہ ہی کہ زہیر کو ان سب ترائیوں میں فتح ہوئے ۴۔  
لیکن افسوس یہ ہی کہ بھڑائی میں یہ بادشاہ شارب الخمر ہو گیا تھا برقی دم تک شراب  
پیارا۔ ابن الاثیر کہتا ہے کہ شراب خوار ایسا کہ تمام عمر تادقت مرگ شراب پیارے  
ایسی دو شخص گذری ہیں ایک عمر بن کلثوم القلی۔ دوسرا ابو حاتم طایب الاستی  
ان کے۔ ابرہہ الاشرم بادشاہ حبشہ نے درمیان نصف ماہ محرم ۳۵۰ نو شہر دہانے  
کی کہنے کی ڈانے کا قصد کیا تھا اور اسی سالین ولادت رسول اللہ کے یعنی بارون  
تاریخ زین الاول ۱۸۵۰ سنہ سکندری میں ہوئے۔ اور ابتدا رخت نصر کو لہجہ ابروی  
اوس سالین یہ شاعر مشہور بھی موجود تھا

مشکلس

نام اس شاعر جبریتا عبد المسیح بن عبد اللہ زید بن ذوفن بن حسر بن وہب بن  
حلی ابن اخنس بن فضیلة الاحم بن زرار بن سعد ابن عدنان ہے مشکلس اس کا لقب  
سبب اس شعر کے کہنی کے ہو گیا ہے یہ شعر اوس کے قصیدہ میں کا ایک ہی  
فہذا اوان العرض حتی ذبابہ ذقابیرہ والاخر ذق المتلس  
عمر ابن ہند فنی بادشاہ حبشہ کی اوسنی اور طرف بن عبد البکری شاعر نے جو کہ تہی  
یہ شاعر ہا بنجا متلس مذکور کا تھا۔ جب اوس جو کرنے کی خبر عرو مذکور کو پہنچی وہ  
چپ ہو کر کچھ ذکر کیا۔ بعد تھوڑی عرصہ کے پہاؤن دونوں نے اوس کی طرح  
کہ اوسنی ہر ایک کے واسطے ایک پروانہ اپنی ایک عامل کے نام پر لکھ کر دونوں  
کو دیدیا اور کہا کہ تم فلاں حاکم کے پاس جاؤ وہ نکو عطاء خیرین اور اچھا صلہ مرح  
دیگا اور بادشاہ نے پروانہ میں یہ لکھا تھا کہ جب یہ دونوں تیری پاس پہنچے  
غور آنکاسر کاٹ ڈالنا جب وہ دونوں پروانے لیکر حبشہ میں پہنچے متلس نے طرفہ





## پہلی صدی کی شاعری

### عبدالرحمن کندی

درمیان مسند بصرے کی جب سید حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خدمت میں آئی اور انہیں سب حال اہل کوفہ کا بیان کیا اور یہ کہا کہ اہل کوفہ چاہتی ہیں کہ ابو موسیٰ اشعری کو ہمارا حاکم مقرر کرو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ کو کوفہ پر روانہ کیا۔ اور بول دیا جاکر خطبہ پڑھا اور سب لوگوں کو کہا کہ عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے اہانت اور بیت بدل و جان کر و سبے منظور کیا اگرچہ صحابہؓ ایک دوسرے کے واسطے قتل عثمان رضی اللہ عنہ کے برائے کر کے یہ لکھا ہماری پاس طے آجہا دیہاں ہے اسکا باعث ایک یہ ہے تہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم بن اعاص کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا اور وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دو قہین ہی نکالا ہوا تھا انہوں نے اپنی ایام خلافت میں ہلا کر اس کے بیٹی مروان بن الحکم کو پانچواں حصہ افریقیہ کے خلیفہ کا جس کے پانچ ہزار دینار بول میں دیا اسباب میں اس عبدالرحمن کندی کے یہ شعر بھی ہیں

سَأَخْلَفُ بِاللَّهِ خَمْدَ الْيَمِينِ ۝ مَا شَرَكْتُ اللَّهَ أَمْرًا مَدَى  
وَلَكِنْ خَلَقْتُ لَنَا فِتْنَةً ۝ لَكِي نَبْتَلِي بِكَ أَوْ تَبْتَلِي  
فَالْأَمِينَيْنِ قَدْ نَبَيْتَا ۝ مَنَارَ الطَّرِيقِ عَلَيْهِ الْهُدَى  
فَمَا اخْذَا مِنْهُمَا عَيْلَةً ۝ وَمَا جَعَلَا مِنْهُمَا فِي الْهَوَى  
دَعْوَتِ اللَّعِينِ فَأَذِنَتْهُ ۝ خِلَافَ السُّنَّةِ مِنْ قَدَمِي  
وَأَعْطَيْتُ مِنْ دَانِ حَسَنَ الْعِبَادِ ظِلْمًا لِمَنْ وَهَمَتْ الْحَمَى  
عَمْرَيْنِ جَرْمُورِ الْبِهَا سَمَى

یہ ایک بودی عجب کا شعر ہے جسے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا شعر کا تھا حال یہ کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل ہی جب نزاع کر کے مدینہ کو چلنے کا ارادہ کیا تب ایک شعر

## پہل صدی کی شاعر

نہی ہم پرینے وہاں اخف بن قیس تھا جو اہل کبر کو وہ زرائی کا ارادہ نہ رکھتا تھا  
اسلئے ایک جانب ہو گیا تھا کسی اڈسکو کہا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آئے ہیں اوسے  
کہا کہ وہ لشکر وں کو زرائی کے لئے آئے ہیں کہ انہی جان کا کہ مل لگائیں اوسے مقام پر  
عمر بن جریر نے اسے تمام ذکر بھی کیا جو اہل کبر کو وہ زرائی کا ارادہ نہ رکھتا تھا  
زبیر کے بھی بھی ہو گیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اسے پر تھمیرے جاتی تھی وہ جا کر د اوی  
سباغین سورج اوسے حضرت زبیر کا سر حالت بند میں کاٹ ڈالا وہ سید لیکر حضرت  
علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں حاضر ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ سید دیکھ کر بہا ارشاد کیا کہ میں  
رسول اللہ سے پہنچا ہے آپ زرائی تھے کہ قاتل زبیر رضی اللہ عنہ میں ہو گا عربین جو کہ  
یہ جو چاہے سکر ہوا ہر کہ نفعت کا اپنی مراد میں لگا کر یہ شعر تائی  
أَنْتَ عَلِيٌّ وَأَمِ الْوَيْلُ لِمَنْ أَحْبَبَكَ زَيْدٌ  
لَيْسَ بِالْمَارِقِ قَبْلَ الْحَيَاةِ فَبَشِّرْهُ بِالنَّارِ وَالْحَفَّةِ  
وَمَسِيَانِ عِنْدَ قَلْبِ الزَّيْنَرِ وَضَرْطَةٍ غَيْرَ بِدَى الْحَفَّةِ  
یہ پڑھا جو انعام سی باورس کیا کہ وہ بارادہ انعام پائی حضرت زبیر کا سر کاٹ  
کر لایا تھا اور حال اس شاعر کا ہو کہ نہیں معلوم ہوا

## ابن الاطناہ

اس کا نام ہر شے اوس کے حال کی تین معلوم ہوا نیز اس کیت کی مگر استاد دریافت ہوا  
کہ وہ کی قیسی وہ تھا شعراء جاہلیت سی یہ کہ اسے یہ اشعار اوس کے ہیں  
أَبَتْ لِي هِمَّتِي وَحَيَاءُ قَسْبِي وَأَقْدَامِي عَلَى الْبَطْلِ الْعَسْبِي  
وَأَخَذَنِي الْحَدَّ الثَّنِي الرَّبِيعِ وَقَوْلِي طَلَأَتْ وَجَاسَتْ  
مَنْ يَدُكَ تَحْتِي أَوْ تَرِيحُ

## پہلی صدی کی شاعر

### عائشہ

۷۳

یہ ایک عورت شاعرہ ہی نام اوسکا عائشہ بنتی عبداللہ بن العوان کے منہ ہجری کا ذکر  
ہی کہ جب در بیان حضرت طلحہ رضی اور معاویہ کے عداوت قلبی بہت ہو گئی راویان  
میں حضرت علی رضی عوان میں تھا اور معاویہ رضی شام میں تھا اوسکا شجرہ یہ ظاہر ہوا کہ  
حضرت طلحہ رضی نازثرہ کر معاویہ - اور عمرو بن العاصی - اور ضحاک - اور  
ولید بن عقبہ - اور زحرور سلی کے حق میں بدو عاکرتے - اور معاویہ نازثرہ کر -  
حضرت علی - اور امام حسن اور امام حسین - اور عبداللہ بن جعفر بدو عاکرتا  
تھا آخر میں یہ ہوا کہ معاویہ نے بستر بن ارطاة کو شکر دیکر حجاز میں بھیجا چنانچہ بستر مذکور  
مذکور عدیہ میں آیا وہاں اویس انصاری حضرت علی رضی کے طرف سے حاضر ہے  
وہ دیکر اپنی جان بچا کر حضرت علی کے پاس چلا گئی - اور بستر مذکور نے مدینہ گھس کر  
طوار کشی کر کے لوگوں کو قتل کرنا شروع کیا اور یہ حکم دیا کہ جو کوئی بیعت معاویہ  
کی کرے چھوڑ دو نہیں تو فوراً سر اوسکا اڑا دو - بعد ازاں بستر مذکور میں  
میں گیا وہاں جا کر ہزار نام آدمی قتل کر کے معاویہ کے بیعت کروائے میں حضرت طلحہ  
رضی کے طرف سے عامل عبداللہ بن عباس ہے وہ ہی جان بچا کر حضرت طلحہ رضی کے  
پاس پہاگ آئے بستر مذکور نے حضرت عبداللہ مذکور کے دو بچے صغیر و دان بکرتی  
ہی اون معصوموں کو خیمہ سے ذبح کیا اون ترکون کے والدہ یعنی اس عورت  
عائشہ مذکورہ کو اونکی ذبح ہونے سے بہت قتل لاقی ہوا اوسنی اون ترکون کے  
نوحہ میں یہ شعر کی بین جلی پڑھ لی سی دلو قلی و اضمطراب لاقی ہوتا ہے انکو  
ستی کے تاب نہیں

ہامن احسن یعنی الذین ہما کالدُّنَّین لیسطی عنہما الصُّنن

## پہلی صدی کی شاعر

۴۴ ہامن احسن بیعی الذین ہما ۱۰ قلبی ومعنی قلبی الیوم یخطف  
من دل والہذا حیرى مدلفۃ ۱۱ علی ضییین دلا اذعدا السلف  
خبرت بفسرا وما صدقت ما رعو ۱۲ من افکة ومن القول الذی اقرقوا  
یہ مال مد اشعار تاریخ مسعودی سے لکھا گیا

## عمران

عمران بن قطان مدۃ الہ علیہ در میان خلافت حضرت علی رضی کے موجود تھا جب یہاں  
شہر ہجری کی جد الرحمن بن طہم نے حضرت علی رضی کو شہید کیا اور وہ مقتید ہوا بعد  
از ان جب حضرت علی رضی کے روح اسماں کو پرواز کر گئی اور وقت عبد اللہ بن جعفر  
نے۔ بن طہم مذکور کو نکال کر پہلے اوس کے اہل کالی۔ پہلے ایک سلاخی کوچی کے گرم کر کے  
اوس کے انگوٹھ لٹین پھری۔ پہلے زبان کالی بعد از ان تمام جثہ اوسکا جلا دیا اوس کا  
مذہب اس عمر بن ابن قطان فارسی نے برہنہ دہوم دہوم سے لکھا ہے یہ چند شعرا و  
اوس برہنہ میں کے ہیں

لله دثر المرادی الذی فکت ۱۰ کفاه محبة مشر الخلق انسانا  
یا ضربة من دل ما اراد بها ۱۱ لا یبلغ من ذی العرش ضوا  
انی لا ذکرہ یوما فاحبه ۱۲ اوفی الخلیقة عند الله میزانا  
عبد الرحمن بن الحکم

یہ عبد الرحمن بن الحکم ہجری مدۃ کا جب معاویہ نے زیاد کو اپنی نسب میں در میان  
شہر ہجری کے لایا عبد الرحمن مذکور پر یہ بات بہت گراں گذری۔ حقیقت  
حال مختصر یہ ہے کہ معاویہ نے زیاد مذکور کو بلا کر اوس کی گواہ اسبات کی طلب  
کئی کردہ ابوسفیان کی نطق سے ہی یا نہیں اوس کو اہی میں۔ ایک شخص سے

## پہلی صدی کی شاعر

ابو مزینم شراب فروش ہے گواہی دینی آیا تھا اوسنی یہ اظہار دیا کہ ابوسفیان  
 میرے پاس مقام طایف میں آیا اور بعد شراب نوشی کے جب اوسکو بہت نشہ  
 غالب ہوا اوسنی کہا کہ کسی رندھی کو بلاؤ میں ایک نوڈھی سماء سیدہ کو لا حاضر  
 کیا صبح کو سنی ابوسفیان کے منی اوس کے چوتھوں پر سے ٹکی ہوئی دیکھی تھی۔  
 زیاد نے کہا کہ آپ گواہی دینی آئی ہیں یا مجھ کو گایان دینی الغرض بعد اس گواہی  
 کے ثابت ہوا کہ یہ ولد الزنا یعنی زیاد ابوسفیان کے تخم سے ہی اور سیدہ کے  
 منی معاویہ نے اوسکو اپنے نسب میں فوراً ملا لیا چونکہ یہ فیصلہ خلاف قول رسول  
 اللہ صریح ہوا کہ آپ کے فرمایا ہی کہ یہ ولد الزنا عورت زانیہ کا ہوتا ہے  
 اور زانی کو نہیں بنتا مگر حضرت معاویہ اسکی خلاف عمل کیا یہ سب پرگران  
 گذرا اور تمام بنی امیہ کے لوگ اوس کے دشمن ہو گئی چنانچہ اوس کے چچا عبدالرحمن  
 بن الحکم نے یہ شعر ایسی واسطے کہی

أَبْلَغُ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَخْرٍ      لَقَدْ ضَاقتْ بِمَلَانِي الْيَدَانِ  
 الْغَضَبُ أَنْ يَقَالَ أَبُو ذَعْفَرٍ      وَتَوْضِي أَنْ يَقَالَ أَبُو ذَرَانِي  
 وَأَسْتَهْدُ أَنْ رَحِمَكَ مِنْ زِيَادٍ      كَرَحْمَةِ الْفِيلِ مِنْ وَلَدِ الْإِنَانِي  
 بعد ازان زیاد مذکور کو بصرہ پر عامل مقرر کیا اور خراسان اور سجستان  
 اور ہند اور بحرین اور عمان یہ سب اوس کے زیر حکم حضرت معاویہ نے کر دئی  
 اور حال اس شاعر مذکور سوا اوس کے ان شعروں کے ہماری تین نہیں معلوم ہوا  
 معاویہ

یہ معاویہ میا ہے ابوسفیان کا اور باب یزید علیہ الفتن کا درمیان ماہ حب  
 سنہ ہجری کے معاویہ بن ابی سفیان نے وفات پائی اوسنی انیس برس

## پہلی صدی کی قضا عرائش

۸۴ نین ہستی سٹائنز نو نو لافیت کے یہ مذمت تھی اوس روز جسے حساب کی رہے جس کے  
کہ خلافت مستقل اوس کے ہو گئی اذہر حضرت ایام حسن علیہ السلام پہلی اور جس کے بیت  
کرنے تھے یہ عمر معاویہؓ کے پھر پھر جس کی ہوئی بعضی شہر جس بیان کر لی تھی  
اور کہہ گئے ہیں جب معاویہؓ نے اؤن لوگوں کے جو اوس کے یار ہر جس کی ابھی آئی تھی  
کہ رہی لگو انہی پر سر پر ہوا۔

وَقَدْ لَدَى الْمَلَائِكَةِ أَرْسِلُوا رُوحًا إِلَىٰ رَيْبَ الْأَعْمَىٰ لَا تَضَعُ  
وَأَذِ الْمُنِيَّةَ الْأَنْشُبَاطُهَا ۚ أَلَيْسَتْ كُلُّ نَفْسٍ لَّ مَتْعٍ  
طاهرین یہ شعر معاویہ کے نہیں معلوم ہوئے کیونکہ نہیں ایک اور شاعر کی طرف جس کا  
نام بول گیا ہوں یہ شعر منسوب بائی ہیں اور شاید معاویہؓ کے ہوں ایسے کہ  
نہ اور کتاب مختار فی الاخبار والاثار میں یہ شعر معاویہؓ کی طرف منسوب کسی میں  
اخو الحرب ان عصت به الحرب بعضها وان شمرت يوما به الحرب شمر  
كلية هزوز كان محجى ذماره ۚ رمله المنايا قصدها فقطرا  
میسون

یہ عورت بہت خوبصورت ہونگے معاویہؓ رضی اللہ عنہ کی زوجہ اور یزید کے والدہ  
تھیں باویہ بنی کلب میں راکھ تھی وہ پیشی بخدائی ہے وہ انہی پہلی میں اسو سے  
راکھ تھی کہ معاویہ ابن ابی سفیان بنی اوس کے خاوند لیکر نذر دیکھا وہ یہ شعر  
پڑھ رہی تھی یہ شعر اوس عورت کے ہیں

للبس عبا وقرع عینی ۚ احب الی من لبس السقوف

وبیت یخفق الارواح فیہ ۚ احب الی من یصر منیع

وبکر یقع الاطمان صعب ۚ احب الی من یعل رفوف

## پہلی صدی کی شاعر

وکل یسبح الاضیاف و فی احب الی من هز الدفوف

و حرق من بنی عقی فقیر احب الی من علی علیف

یہ شعر سنکر سناویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسی بیت بجدل تکویر کے پاس رہنا گوارا گذرنا ہے  
تو جا اپنی پہلی عین پرہ چانچہ وہ یزید کو یہی ایسی ہیراہ لیگی اوسنی دوہین پرورش پا  
یزید ابن معاویہ

یزید لعین مذکور جو آئین میں جو مصافات حص سے ہے جو دوہین تاریخ تاریخ اول  
۶۴۲ ہجری عتی اٹیس برس کا ہو کر ہرا اوسنی تین برس چہ ہیتی بادشاہت کی  
یزید کا رنگ گندم گون تھا اور بال کہو نکریالی انہیں بڑی بڑی موہہ پر چمک کے  
دماغ ڈا رہی اچی گرہ کے اور ایسی ہے عبداللہ ابن خطلہ کہتا ہے کہ یزید شہزاد  
میتا اور زنا بھی کرتا۔ اور جس کے مان کو راٹا تا اوس کے بیٹی سنی اوس کا لگا  
کر وادیا کرتا تھا۔ بلکہ باپ کا بیٹے سی ہی لگا کر دیتا یہ ایسی باتیں کرتا تھا  
کہ لوگ یہ کہتی تھی کہ اب انسان کر لگا اور یزید مر گیا کیونکہ یہ باتیں زبردستی  
کرواتا تھا جب وہ مرا اوسنے چند لڑکے اور لڑکیاں جو تین اوس کے مان کا نا  
میسون بت بجدل کلیہ ہے جس کا حال اوپر گذرا یزید نے اس عورت کے  
پاس اوس کے پہلے عین پرورش یا ئی اور فصاحت اور شعر بنانا دوہین سکھا



## پہلی صدی کی شاعر

### سَدِ ثَن

اس شاعر کا ہر حال معلوم نہیں ہوا اگر اتنا جانتی ہیں کہ یہ شاعر خلفہ اول سے قبا سے  
کی دقت میں تھا کہ چونکہ بیت سلمان بن شام گزری گئے شاعر مذکور نے او کو امن  
دیہی نہیں اس شاعر نے ماضی پر کہ یہ شعر ہے

لَا يَغْنِثُكَ مَا تَرَى مِنْ رِجَالٍ كَأَنَّكَ تَحْتَ الصَّلَوحِ ذَا مَدُونٍ  
لَفَضَحَ السَّيْفُ بَارِضَ السُّوْطِ حَتَّى لَا تَرَى عَلَى ظَهْرِهِا مَوِيًّا  
یہ شعر سنگ شاعر نے سلمان کو منع اور لوگوں کے جوئی سے یہی قبل کیا

### حَسَن

اس حسن ابن ثابت کی کنیت ابو الولید ہے وہ بھی ایک انصاری انصاری  
قید خزرج کا شاعر ہے یہ شاعر بنام شاعر رسول اللہ شہر ہے کہ کوفہ رسول اللہ  
کی مدینہ میں کیا کرتا تھا۔ اور عیدہ کہتا ہے کہ عرب کا اس بات پر اجماع  
ہی کہ اہل مدینہ بڑا شاعر حسن بن ثابت گذرا ہی اور وہ بہت قدر نہیں تھا  
اوسے مرویہ اور۔ اور ہریرہ۔ اور حاشیہ ہرے کے روایت کی ہی قبل  
کی درمیان خلافت حضرت علی رضی کے ایک سو بیس برس کا ہو کر فوت ہوا شاید  
برس جاہلیت میں گذرے اور شاید برس اسلامی میں لے کر اس شاعر کا  
ایک دیوان بھی مرتب کیا گیا ہے اوسین اکثر مدح پیغمبر خدا کی ہیں کسی  
جائی اپنی واردات اور ذائقات یا کسی اور کے حال کو بھی شاعر ناورد کر گیا ہے  
یہ شعر اوس کے دیوان سے جو بالفصل میری اوستاد مولوی ملک الاعلی  
صاحب کتب خانہ میں موجود ہے دیکھ کر کہیں میں۔ رسول اللہ کے مدح کرتا ہے  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ يَا مُحَمَّدُ فَتَذَوَّاعِشْ مُحَمَّدٌ وَهَذَا الْحَمْدُ

## پہلی صدی کی شاعر

نَبِيٌّ اَنَا بَعْدَ يَاسٍ وَفَتَى ۝ مِنَ الرُّسُلِ وَالْاَوَّلَانِ فِي الْاَوَّلِ  
فَامْسِي مِرْاجًا مَسْتَبِيرًا وَهَادِيًا ۝ يُلَوِّحُ كَمَا لَوَّحَ الصَّبَقُ الْمُهَيَّيْدُ  
چونکہ وہ دیوان بیت ملتا ہی اکثر ملکہ نہیں شیک موجود ہوگا اسلی اور شعر کہنے کہہ  
ضرور نہیں

## الزینیر ابن العوام

کنیت اوسکے ابو عبد اللہ قوم سے قریش و اللہ اوکی صفہ بنت عبد المطلب حمی  
پیغمبر خدا کی تنویر برس کے عمر میں مسلمان ہوئے ہر خدا کہ اوکی چالی دہویں کا عدا  
اونکو اسلے دیا کہ اسلام کو چور کر مرتد ہو جائے ہر گز نہ مانا انہو نے تمام زاریاں  
رسول اللہ ص کے ہمراہ دیکھیں یہ شخص اول راہ خدا پر تلوار کہنی والوں میں  
شمار کئی گئی ہیں جنگ اُحد میں ہی ہمراہ پیغمبر خدا م کے وہ مضبوط تھی یہ حساب  
ایک صحابی عشرہ مبشرہ بالجنتہ سی میں نبی جن لوگوں کے واسطی قلعی جتنی ہوئے  
کا حکم رسول اللہ نے دیا تھا یہ سبے اونہیں ایک ہیں — علیہ اولکا یہ ہے کہ  
رنگ اولکا سفید قد کے بلی تلی گوشت بدنہیں کم اور بال اوسکے بدن پر بہت  
تھی اور دونوں رخساری سوہنے ہوئے اونکو عمرو بن جرموز مجاشعی نے درمیا  
مقام سفوان کے جوزین بصرہ میں ہے درمیان شہ کے شہید کیا جیسا کہ عمرو  
مذکور کے حال میں بیان ہوا اوسکے چونسٹ برس کے عمر ہی وادی سباع  
میں مدفون ہوئے بعد ازاں بصرہ میں اولکا لاشہ اگر گزاقبر اوکی اوسکے  
مشہور ہے جنگ جمل میں جب جانیین کا لشکر آراستہ ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ  
کی خمر پر ہوا رہو کے لشکر سی باہر آئی اور آپ نے ہاوار بلند پکار کر فرمایا  
کہ یازیر آخرتہ الی (یعنی اسی زبیر میری پاس آؤ) جب حضرت زبیر رضی

## پہلی صدی کی شاعر

۵۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے آپ نے فرمایا کہ تم مجھے لڑائی کیوں آتے ہو حضرت زبیر نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عوض چاہتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تو قتل نہیں کیا جو تو مجھے لڑنے آیا اور سکو کہ تم نے لڑائی کیوں کیا خدا نے اسے ہی عمر بخشی تھی مجھ کو تو خود اوکے قاتلین کے بالائیں ہی ہے۔ پھر فرمایا کہ یا زبیر تلو وہ یہی یاد ہے کہ میں رسول اللہ سے درمیان قوم بنی ہاشم کی ملاؤ اپنی گدھے پر سوار تھی مجھ کو دیکھ کر رسول اللہ ہنسی اور میں بھی اونکو دیکھ کر ہنسا تھا تو نے اس وقت کہا تھا کہ یا رسول اللہ میں کوئی بات عیب کے ہے جس پر آپ ہنسی حضرت نے ارشاد کیا کہ اسی زبیر امین کو میں عیب نہیں ہی تو اسے محبت کرنا اس وقت میں کہا کہ یا حضرت میں تو علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہوں پیغمبر خدا نے فرمایا کہ نہیں اسی زبیر تو اسی لڑنے جا بیگا اس وقت میں استغفر اللہ پڑھے۔ یہ سنکر حضرت زبیر نے جواب دیا کہ میں یہ بات بھول گیا تھا اگر مجھ کو یاد ہوتے تو بیشک میں آپ پر چڑھ کر نہ آتا اب کیونکر جاؤں دو طرف سے لشکر و لشکر مقابل ہو گیا اگر اب جلا جاؤں تو بڑی مذمت کی بات ہے کیونکہ یہ عار کہی نہ دہوئے جائیگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی زبیر اب تک تو عار ہی ہے مگر بعد عہد کے عار اور نادر دو نوع ہو جائیگے اتنی بہتر ہی ہے کہ عار اختیار کرنا سے بچ (نار اگل کو کہتی ہیں) مراد اس وقت آتش جہنم ہے۔ یہ سنکر حضرت زبیر علی کے اور یہ شہر اور ہوسے بنا کر پڑھے

اَخْتَرْتُ عَارًا عَلٰی نَارٍ مُّوَحَّجَةٍ ۝ اَنْ يَّقُومَ لَهَا خَلْقٌ مِنَ الطِّينِ  
 نَادِي عَلٰی بَا مِرْلَسَتْ اَجْمَلَهُ ۝ عَارٌ لِّعَمْرٍا فِي الدُّنْيَا وَفِي الدِّينِ  
 فَقُلْتُ حَسْبُكَ مِنْ عَذْلِ ابَا حَسَنِ ۝ فَبَعْضُ هَذَا الَّذِي قَدْ قُلْتُ يَكْضِي

## پہلی صدی کی شاعر

یہ شعر کہتی ہوئے چلی آئی راہ میں قتل ہوئے کا حال عربین جرہور کے حالین کہہ چکا ہو  
حالتکہ

یہی زید بن عمرو بن نفیل کے بہن سید بن زید کے جور و حضرت زبیر رض کے جب حضرت  
زبیر رض شہید ہوئے اوسوقت اس عورت نے جو اونکی بیوی تھی یہ اشعار اورو  
مرثیہ میں بنا کر پڑھے

غدہ لب جرموز بفارس بھدہ "یوم اللقاء وکان غیر مصرح  
یا عمرو لو نہتہ لو جدتہ "لا طایثا رعتش الجنان ولا ید  
یہ کئی شعر میں دہوی اسجائی کافی ہیں

## علی ابن ابیطالبؑ

امیر المومنین علی ابن ابیطالب کیت اونکے ابو الحسن — اور — ابو تراب  
قوم سے قریش — سب سے اول مسلمان ہوئی مگر جب مسلمان ہوئے تھی اوس  
سن میں اختلاف ہے کہ جب اونکی کیا عمر تھی بعضی پندرہ برس ہے — بعضی  
دس برس کے عمر بیان کرتے ہیں — تمام چار وجوہ ملے گی سب میں حاضر رہا  
مگر غزوہ تبوک میں سببیاری اہلخانہ کے نہ حاضر ہوئی تھے — علیہ حضرت  
علی رض کا یہ ہے — نہایت گندم گون رنگ انکھیں بڑی بڑے قد میانہ پیش  
بڑا — بال سر پریت ڈار ہی چوڑی — سر کے شعرو ع یعنی مقدم و مانع پر  
بال نہ تھے — سفید سراور ڈار ہی — جس روز کہ حضرت عثمان رض شہید  
ہوئے وہ جمعہ کا دن اٹھارویں تاریخ ذالحجہ ۳۵ ہجری کے تھی اوسے روز  
خلیفہ ہوئے — حضرت علی رض کو عبدالرحمن بن ملجم مرادے نے درمیان  
کو دے کے جمعہ کے صبح کو شہر وین تاریخ ماہ رمضان ۳۵ ہجری میں شہید کیا تھی

## پہل صدی کی شاعر

۴۵ ہول سے تین روز بعد وفات پائی اور حضرت امام حسن اور حسین - اور عبداللہ بن جعفر نے غسل دیا اور حضرت امام حسن ۴ نے نماز جنازہ کے پڑھنے صبح کو کوٹہ پر سے - مراد کی ترسہ یا پشت - یا شتر - یا تھاون برس کے علی خلیفہ تھی سب اس کے کہ اکثر کتب اہل اسلام اور کئی فضائل و اقتداء و تفسیسی پر و لبریزین صرف مال ضرور جو اور کتابوں میں کم تھا ہے یہی کہہ دیا ہے - اور کئی اشعار کا ایک دیوان ہے یہی ہے دیکھا ہی میری اور ستاد مولوی ملک العلی بدر اول مدرسہ دہلی کے پاس موجود ہی حضرت طے رض کے اشعار بہت اچھی فصیح اور فصیح ہیں - جب حضرت فاطمہ زہرا رض لینی اور کئے زود جلی انتقال پایا حضرت علی نے یہ اشعار اور کئی رثیہ میں فرمائے

لَکُلِّ اجْتِمَاعٍ مِنْ خَلِیلِیْنَ وَرَقَّةٌ ۝ وَکُلِّ اَلَذِیْ دُونَ الْفِرَاقِ قَلِیلٌ ۝  
وَانْ اَمْتَقَادِیْ فَاَطَاعَ اَحَدٌ ۝ ذَلِیلٌ عَلٰی اَنْ لَا یَدْرِمَ خَلِیلٌ ۝

اور یہ اشعار حضرت غدیر زود جہ نبی ۱۲ اور حضرت ابو طالب کے رثیہ میں فرمائی ہیں  
اَعْلٰی جُودًا بَارَکَ اللّٰهُ فِیْکُمْ ۝ عَلٰی مَا لَکِنْ مَاتَرٰی لَهَا مَسَدٌ ۝  
عَلٰی سَیِّدِ الْبَطْخَاءِ وَابْنِ رِیْشِہَا ۝ وَسَیِّدَةِ الْقِسْوَانِ اَوَّلِ مَرَجَلِ ۝  
مُصَابِہَا اَدْجٰی اِلَی الْجُودِ الْهَوٰی ۝ فَبِئْسَ اَقَابِیْیَیْنِہَا الْهَقْمُ وَالْکُفٰی ۝  
مُہَذَّبَةٌ نَدِیْبٌ اللّٰهُ خَیْمُہَا ۝ مَبَارَکَةٌ وَاللّٰهُ سَاقِیْہَا الْفَضٰلُ ۝  
لَقَدْ نَضَلْنَا فِی اللّٰهِ دِیْنَ مُحَمَّدٍ ۝ عَلٰی مَنْ بَعَثَ فِی الدِّیْنِ قَدَرِیًّا اِلَّا

ام سلم

ایک عورت ہی اس کا نام مجھ کو معلوم نہیں ہوا اور اس کی طرف دو شعر شہر سو بہت  
ہائے حال اور شہر و نکاح ہے کہ در میان جنگ جل کے وہ حاضر تھے جب

## پہلی صدی کی شاعر

جانبین کا لشکر اہستہ بڑھ کر مقابلہ ہوا اور سوقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو جو اس وقت اصحاب میں تھا اور سکا نام مسلم ہی قرآن شریف اور سکو دیکر یہ فرما کر روانہ کیا کہ قرآن شریف مردمان جانب مخالف کو دکھلاؤ اور تم اپنی ذمہ داری سے یہ کہہ کر بری ہو آؤ کہ ہماری تمہاری درمیان یہ قرآن ہے اس کے اطاعت تم کرو ہمارا کہنا نہ سنو جو قرآن میں ہے اس کے بموجب عمل کرو چنانچہ وہ مسلم گیا اور منادی قرآن شریف کی کر لے لگا اور جس ایک شیر کسی نے ایسا مارا کہ دوسرا ہونگیا اور سکو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوٹھا کر لائے اور سوقت مسلم کی والدہ یعنی شاعرہ مذکورہ نے یہ دو شعر کہی

يَا رَجُلَ اَنْ تَمْلِكَنَا اَنَا هُمْ  
فَخَصُّوا مِنْ دَمِهِ لِحَا هُمْ  
يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ لَا يَخْشَاهُمْ  
وَأُمُّهُ قَائِمَةٌ تَرَاهُمْ

## عمار بن یاسر

عمار بن یاسر مولیٰ نبی مکرّم کے اور حلیف اوس کے تھے حقیقت حال یہ ہے کہ یہاں تک کہ کوثر یعنی والد عمار اپنی دو بہائیوں کے ہمراہ ایک کانام حارث — دوسرا کیا مالک تھا۔ جو یہی بہائی کو جو کہو یا گیا تھا کہ میں تمہوں نے آئی تھی — حارث اور مالک تو میں کو پیٹ گئے۔ یاسر کہہ ہی میں رہ گئی اوس نے ابوذر غفیر سے راہ بحث یہ حلف کے کہ تمہاری پاس رہا کرونگا اسلی اور سکتی غزیر یعنی جو اوس کے نوٹھی کی پیٹ سی تھی نکاح اور نکاح کر دیا۔ اس کی پیٹ سے عمار پیدا ہوئی یہ عمار ہی اون لوگوں میں سے ہی جو درمیان مکہ کی غلاب دئی جا تھی اس واسطے کہ اسلام ہی پر جانیں رسول اللہ حضرت عمار کے اور بہا تہ میرے اور یہ فرمائی کہ اسی آگ ہو جا تو تہندی اور سلامتی عمار پر جیسی کہ تھی حضرت ابراہیم پر — وہ اول بہا جبرین میں سے ہی جنگ بدر میں حاضر ہوا سب وقایع

## پہلی صدی کی شیعہ

یہ جنگ و کیم اور بہت مصیبت اوستے اور تہائی۔ رسول اللہ کے اوسکا نام عقب  
مطلب رکھا تھا صفین میں ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جو کہ خوب تر حاجت بہت برحق اور  
کمال ہو گیا اوسوقت گر پڑا کیونکہ ترافون برس کے اوس کے گزرتی گئی تھی  
انکا ایک شخص نے کوزہ دودھ کا پھرا ہوا اوسکو دیا دودھ پیا اور یہ کہا کہ اب میں  
بیشک رونگا کیونکہ رسول اللہ ص نے یہ فرمایا تھا کہ اسی عار آخر وقت رزق تیرا  
جب تردینا سی اور تہا جاو دیا دودھ ہی ہو گا دودھ پلاوین کے درمیان شکر ہجرت  
شہید ہوا وہ شام کے وقت مقول ہوا تھا قبر اوس کے درمیان صفین کے ہی اوس کے  
جنازہ کے نماز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑوائی اور غسل نہیں دیا اور نہیں کرون میں  
جو ہنسی ہوئی تہا بال فضل دفن کیا یہ اشار اوس کے طرف مشروب میں سورج یا  
کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا غائب خون حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ہو کر  
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقابلہ کو گئے تہیں اوسوقت عمار بن یاسر نے یہ شعر حضرت  
عائشہ کو خطاب کر کے بنا کر سنائی اور پڑھی وہ یہ ہیں

لَمَنِكَ الْبُكَاءُ وَمَنِكَ الْعَوِيلُ ، وَمَنِكَ الْوَيْحُ وَمَنِكَ الْمَطَرُ

وَأَنْتِ أَمْرٌ بِقَتْلِ الْأَمَامِ ، وَقَالَتْ عِنْدَ نَأْمَنِ امْرَأَتِ

یہ شعر بے سنے عمار بن یاسر نے تیرے برائی شروع کئے اسلئے اور نہ ہولی اپنا کھڑا  
وان سے دور اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چلوے آپ ہی پر بیان تاریخ مسود  
میں ہے مگر بگو یہ خوب یاد ہی کہ ابن قتیبہ نے یہ شعر عید کے طرف مشرب کئی ہیں  
اور وہ شعر ہی اوستی اسطور پر لکھی ہیں

مَنِكَ الْبِدَاعَةُ وَمَنِكَ الْغَيْرُ ، وَمَنِكَ الْوَيْحُ وَمَنِكَ الْمَطَرُ

وَأَنْتِ أَمْرٌ بِقَتْلِ الْأَمَامِ ، وَقَالَتْ لَنَا إِنَّهُ قَدْ خَجَسَ

## پہلی صدی کی شاعر

فہمنا اطعمناک فی قتله ، وقالہ عندنا من امر

امراة من عبد القیس

مسودہ کی کتاب ہے کہ ایک عورت عبد القیس کے قید کی جس کا نام سلوم نہیں درمیان  
جنگ جیل کے اردون کو دیکھتی ہوئے پر رہی تھی ناگاہ اوس کے دوستی اور خاوند  
جب بری ہوئی اوس کو کہلائی وہی پر ہنر اوسنی نیائی اور ب کر و کر سنائی

شہدت الحروب فشیبتی ، ولما ریتوما کیوم الجمل

اضر علی مو من فتنہ ، واقئلہ لشجاع بطول

فلیت الطعینہ فی یلقا ، ولینک عسکر لہ یرتجل

حالبس

یہ حالبس بنیاسد غاسی کا علم بردار معاویہ کا ہی جو جنگ صفین میں حضرت علی رضی  
سے لڑنے آیا تھا معاویہ اور علی کے درمیان جب صلح ہوئی حالبس مذکور کی پر ہنر کہا

امادون النایا غیر سبع ، بقین من المحرم او ثمان

اشعث

یہ اشعث بنی قیس کا بڑا مسودہ کرب کا کنیت اوس کے ابو محمد کندہ ہی ہیں کندہ کی  
طرف سے پیغمبر خدا ص کے پاس اچھی ہو کر آیا تھا واقع میں اونکا سردار تھا دینا

سنہ ہجری کے وہ طبقہ جاہلیت میں کندہ لوں کا سردار تھا سب لوگ اوس کے اطاعت  
اور فرمانبرداری کرتے تھے وہ بھی صورت کا وجہ سرداروں کی سے شکل رکھتا

تھا اول مسلمان ہوا۔۔۔ پیغمبر تد ہو گیا جب پیغمبر خدا نے وفات پائی اور حضرت  
ابوبکر صدیق رضی خلیفہ ہوئے پہر مسلمان ہو گیا اور کوفہ میں جا کر رہا سنہ ہجری

میں فوت ہوا وہ شمر ہی کہتا تھا اوس کی جنازہ کے نماز امام حسن علیہ السلام نے



## پہلی صدی کی شاعری

۵۶ پہری۔ جب معاویہ نے دربارِ خوات پر اپنی آدمیوں کے پہری لگا دی کہ حضرت علیؓ کو دربارِ خوات کا اپنے نہینی دوا اور کوئی اون کے ساتھ نہ پیش پاوی اشعث مذکور حضرت علیؓ کے سامنے آیا آپ نے فرمایا کہ اسی اشعث چار ہزار سوار اپنی ساتھ لیکر دربارِ خوات پر جاؤ اور پانی لوگوں کے واسطی لاؤ اگر پانی نہ لے دین وہ میں رہنا اور مارنا چاہتا ہوں رخصت ہوا چار ہزار سوار لیکر چلا اور یہ شعر اپنا پڑھا جاتا تھا

تلا و ردت خلی الخوات را به شعث النواصی فیقال ماتا

### تابعہ قریبانی

یہ ایک شاعرِ عربیت سے ہی بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عربین جدید بادشاہِ جرت کی دقیق سوچ و تدبیر کا حال اور ذکر کیا یعنی وہ ترکِ جاور تاش سی ولد الزنا پیدا ہوا اور تحت پر بعدِ تدبیر کے تھا اس شعر سے ہی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جو اس کی

لو اللہ لیبت بذات عقاب علی العبر و نفعہ بعد نفعہ

### عبداللہ

یہ عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے قریش انہی باب کی ہر اہ کو بن مسلمان ہوا اون ایام میں وہ صغیر سن تھا۔ جنگ بدر کی لڑائی اور بنی نہین دیکھی پہلی لڑائی جو اس کے مشاہدہ میں آئی وہ خندق کے لڑائی تھی۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ جنگ بدر کی وقت یہ چونکہ صغیر سن تھی اس واسطی بنی نہین حاضر ہوئی اور جنگ اخذ میں غیر خدا نے آپؐ کو عاجز و بد دیدی تھی اسلئے نہیں گئی۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ کئی تہی مگر چونکہ عداوت کے چودہ برس گئے تھے اس واسطی اور کور رسول اللہؐ نے نوامد مانا تھا بعد جنگ خندق کے سب مشاہدہ اور ہونی کیا وہ نیک نجت پارسا اور عالم اور امانت بہت اختیار اور سب کے ترانہ میں رہا کرتے تھے۔ اس قول کے بعد قول مابین

## پہلی صدی کی شاعری

عبداللہ کا بی وہ کہتا ہے کہ کوئی ایسا شخص نہیں جس کے طرف دنیا مائل ہوئے اور وہ  
 اوس کی طرف نہ رجوع ہوا ہو سو اسی حضرت عمرؓ اور اویسیؓ کی بیٹی عبداللہ کے۔ اور  
 میمونہ بن ہران پہ کہتا ہے کہ کوئی پارسا اور ہر ہیز گار زیادہ ابن عمرؓ میں ہی نہیں  
 نہیں دیکھا۔ اور ہر عالم ابن عباسؓ سے زیادہ کوئی دیکھنی میں نہیں آیا۔  
 اور رافعؓ پہ بیان کرتا ہے کہ جب ابن عمرؓ کے وفات پائی ایک ہزار اوسی سی زیادہ آئے  
 آنرا دیکھی ہی۔ قبل وحی کے نازل ہونے کی ایک برس اول اون کے پیدا ایش ہوئے  
 اور شہد ہجری میں بعد قتل ہونے ابن الزبیر کے تین مہینے بعد یا خوب قول بعض  
 کی چھ مہینے بعد وفات پائی بروقت وفات کے یہ وصیت کی تھی کہ در میان میں  
 کی بجگہ دفن کرنا مگر حبیبؓ زور شور بجان کے وہاں کہ کیا مقدور گاڑنی کا ہوا ہے  
 دوسری طوسیؓ یعنی در میان مقبرہ مہاجرین کی دفن کئی گئی جو اس کے چور اسی برس کے  
 یا چاشنی کے حب اختلاف ہوئے اوسی بہت لوگوں نے روایت کی ہے جنگ  
 صفین میں معاویہؓ کی طرف تھی چار ہزار سوار لیکر جب وہ حضرت علیؓ کی مقابلہ  
 پر آئی یہ شعر کہہ کر سنائی

فلا یبطلن مخطون من جانی  
 فاعلم ان الله سہافی عما  
 فی نے اللہ و الشیخ الاعی  
 فالابطات فی رض عثمان مخطون  
 والبعیض لا اسقط اللط

حضرت علیؓ رض لے بکار کر کہا کہ اسی ابن عمرؓ تو مجھ سے لڑے کیون آیا اوسنی جو  
 میں کہا کہ حضرت عثمانؓ رض کی جو نکا قصاص جانتا ہوں علیؓ رض نے کہا کہ  
 اگر تیرا باپ زندہ ہوتا تو قسم ہی خدا کی وہ ہرگز مجھ سے مقابلہ نہ کرتا۔ خیر اگر  
 حکم خون عثمانؓ کے خواہش ہے تو میں ہی ہر زمان کا قصاص تجھ سے جانتا ہوں

## پہلی صدی کی شاعری

۵۸۔ اہل زمانہ کو دوسنی بار ڈالواتھا اور اسی شب خدیوہ سلاویہ ہی جاگلاتھا (نہ پرکھ)  
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اوس کے مقابلہ کو بھیجا اور وقت مقابلہ کرنا مناسب  
نہ پا کر عبد اللہ بن کعبہ نے انکار کیا اور نہ لڑا۔

### ابو غرقہ

یہ شخص بیت کاڑھتا پیر خدا کو اور میان جنگ احد کے قتل کیا نام  
اس کا عرب بن عبد اللہ ہے حال یہ بھی کہ یہ شاعر ایسی شعر کہا کرتا تھا کہ کافر  
مسلمانوں کی لڑائی کو مختار ہو جاتی ہے چاہے وہ اپنی شہزادین کو گون کو جنگ  
کی طرف اور ترغیب دلوایا کرتا تھا پیر خدا کو اور روز جنگ بدر اور سکوا امن  
دنیزی تھی مگر خدیوہ باز نہ آیا چاہے مکہ میں جا کر کہنی لگا کر بھی مجھ کی مستحضر اور تابع  
انکار لاج جنگ احد میں وہ اپنے شعر پر گون کو مسلمانوں کی لڑائی کے  
لی بڑا انگٹھ کرتے آیا حضرت علی اور سکوا کر کر وادال

## پہلی صدی کی شاعر

قالیوم یعلم اهل الشام انهم اصحاب تلك وفيها العاصم والنكا

ہر چند کہ اس کے حاکم ہمیں بہت نالا شے کے گزشتہ ذکر کا حال کہیں نہ پایا بجز اس کے  
ان شعروں کے

## ہز قال

اوسکو اعور لا تکن ہی کہی میں یہ شاعر ہی جنگ صفین میں مارا گیا وہ یہ شعر اس  
میدان میں پڑھا جاتا تھا اور بہت چالاکی سے لڑتا تھا اوسکو ما شتم بن عبثی قتل  
کیا وہ ہی تھا وہ بن علی رضی سی تھا اوسکی یہ شعر میں جو وہ اوس وقت پڑھا تھا  
قد افر القول ولما افلا اعور یخ اھلہ محلا

قد عاج الحیوة حق ملا لا بد ان یقل او یفلا  
استلھم بدی الکعب سلا

جب ہز قال دریاں شہر ہجری کے صفر کی مہنی دار فانی سی سفر کر گیا حضرت  
رضی لی اوسکا لاشہ دیکھ کر بہت اڑم کیا اوس کے واسطے دعا کی اور ایک شعر  
ہی کہا ہے وہ یہ ہی

## اشتر نخعی

جنگ صفین میں جب حضرت علی رضی کے پانچویں اسی اپنی ماہر سے قتل کئی اور  
راہی موقوف ہو گئی اور عیار جنگ کا برہم ہو گیا اور ذیلہ الہریر کے جنگ ہو چکا  
اوس وقت مسلمانوں کے ایسی حالت اضطراب تھی کہ نماز کا وقت بھی کسی کو یاد  
نہ تھا کہ یہ کونسا وقت ہے اوس وقت اشتر نخعی مذکور نے یہ شعر پڑھ کر گائی  
لحن قلنا حوش بالاعا قلا علا ونا الکلاع قلا و صلا الذ قلا

پہل صدی کی شاعری

عن أبي الصديقين وقيل لا في كلامهما

بنٹ الکرچ  
بن حدی کندی مصری پیدایش اور کس مصر کے مجرورہ عودت کو نہ عین جارہی تھی  
بعد ازاں حدی کندی کو رینی اور شکاپاٹ جب حیرہ میں جا یا وہ یہی وہاں جا  
اور تینا تھی مری اور کس ہی ہی روایت کی ہی چنانچہ قیس ابن ابی حاتم اور حیرہ اور  
روایت دیگر کہ عین اس شاعر کا باب بنی حدی کو رہا تھی محبت حضرت علی  
سی کرتا تھا پتا نہ تھی سبب و وجہ کے دشمنی کا درمیان میا ویا اور اور اور  
کی تھا جب نہ یا اولیٰ امراء و اولاد میں سے جو اور کس پار تھی اور کس کو کس کو کس کو  
پاس میں یا تو ابی کو نہ تھی چند میل گیا تھا کہ اس کو کس کے یہ شعر بنا کر  
نفع ایہا النبی

یثیٰ الی مغاریہ ابن حویہ : یقتلہ کے ان عمر کے لکھنوی  
وہا کے من محمد بنہ السنہ : وہا کے من محمد بنہ السنہ

ثم يبيت الجبابرة بعد حجهم وطاب له الخندق والمسكين

الايام حجر جبري عادي: تلك تلك الدلالة والسرور

اغاب علی کے ماری کی غلاب و شجافہ مشق از زبیر

الخلايا التي تحملها مات موتاً

فَأَبَىٰ هَٰذَا كُلُّ عَمَلٍ فِي قَوْمٍ إِلَىٰ هَٰذَا مِنَ الدُّنْيَا يَصِيبُهُ

جب دمشق کے پناہ میں پہنچا سما وہ نے ایک شخص کا پیہ کرانہ کی پاس میں سما حجر

کہا کہ شگون مستطیعہ ثابت ہوتا ہے کہ نصیب بہانہ میسایہ ہے کہ ماری میسایہ

## پہلی صدی کی شاعر

اور نصیب برہین کو نکالنا اودی ساسنی سے آیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اوس یک چشم  
 لی اودی اگر کہا کہ اسی گمراہ اور کا فو تو علی رض سی محبت رکھتا ہی تم سب علی رض  
 پر لعنت کہو اور اوسی پر جاؤ نہیں تو فوراً مار ڈالو گناہی شخص پر گئی اوہونی  
 فوراً حضرت علی رض پر لعنت کر کے توبہ کی اور معاویہ کی ہمراہ ہو گئی اور عدی  
 مذکور معہ پانچ آدمیوں کے مستقل رہا کہتی ہیں کہ جب عدی کے ساتھ چار شخص قتل  
 ہو چکے اور نوبت عدی کی قتل کی آئی اوسنی کہا کہ مجھ اگر مہلت دو تو میں دور  
 ناز کی ہڈیوں چنانچہ منظور ہوا اوسنی بہت طول کے ساتھ اور بڑی دیر میں وہ  
 دور رکت پڑیں اوسی پوچھا گیا کہ تو مر لی سے ڈر گیا اسلی تو لی اپنی زندگی  
 کا دم دم واپس سمجھ کر یہ خیال کر کے کہ جتنی دیر دنیا میں زندگی می گئے کاٹے  
 اسلی تو بے ناز میں دیر کی اور بہت بڑی دیر میں دور رکت پڑیں اوسنی  
 کہا کہ نہیں جب کہی میں نے وضو کی ہی تجھے الوضو کے دور رکت پڑی ہیں اور کوئی  
 ناز جلد آج کے روز سی میں نہیں پڑے کیونکہ محبت علی رض میں آج سر اوڑھنا  
 اس خوشی میں بیٹے بہت جلد پڑی ہیں اسبائی خیال کرنا چاہئے اوس کے  
 عبادت اور پار ساسنی اور محبت اہل بیت کا آخر کار اوس کو اوندھا ڈالے  
 مثل بکری کے گلا ذبح کیا تاکہ رنج و الم سی جان نکلے اپنی محبت کا ثمرہ پاوی  
 یہ عدی سنہ ہجری میں مقتول ہوا۔ اوس کے بیٹی شاعرہ مذکورہ نہایت  
 الم داندہ کیا وہ پہلی ہی جانتی تھی کہ وہ مارا جاوی گا اوس کے مر لی کا ریشہ  
 ہی اوسنی کہا ہی بیت المجر مذکورہ بہت نیک محبت عورت تھی

عبداللہ

بن الزبیر الاسدی الشری کیت اوس کے ابو بکر۔ بعضی ابو حنیفہ ہی کہتی ہیں

## پہلی صدی کی شاعری

۴۲۔ والدہ اوسہ کی اس عادت الیٰ ہر صدیق رضی۔ اور اب او کی زیر پرورش  
 — اور دادی اؤنگے بوسی عقبہ شی عبدالمطلب کی جو کہ رسول اللہ کے چچی تھے  
 یہ عورت مسلمان تھی اوسے نبی ہجرت کی تھی اور چچی او کی جدی بہت خلیلہ ام کلثوم  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی — اور خالد اؤنگے عاتقہ ام المومنین یہ اول بیوی تھیں جو  
 مہاجرین میں بعد ہجرت کی پیدا ہوا اوس کے پیدا ہونے سے مسلمان بہت خوش  
 ہوئے تھے کیونکہ یہودیوں نے یہ اؤزار کہا تھا کہ مہاجرین پر ہمیں سحر کر دیا ہے  
 اب انکی بس نہ پڑی پاوے گے اؤنگو اللہ تعالیٰ نے جو نام رکھ کر کے واسطی عبد اللہ  
 بن الزبیر کو پیدا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے پہل اوس نام رکھ کر کو گو دین لیکر کچھ  
 چپا کر اپنی بیوی اوس بیوی کی سر نہ میں دی اول ہی اول اوس کے پیش میں وہ  
 کچھ چچی ہوتے چوتے پیغمبر خدا کی گئی — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام اوس کا عبد اللہ  
 اور کنیت ابوہریرہ کے نام رکھ کر اپنی بیوی بیان عبد اللہ کی کیا ہے بعد ہجرت کی شیش مہینے  
 بعد یا بموجب قول بعض کی سن اول میں پیدا ہوئے یہ شخص بہت نورۃ دار  
 اور جڑا ہناری اور پرہیزگار تھا — ان باب میں چنانچہ سی نہایت محبت رکھتا  
 تھا اور ہر اچھی شجرا آدمی تھا کہی میں کہ اوس کے عبادت میں تقسیم تھی ایک ہفت  
 نماز پڑھتے ساری رات کچھ ہی رہتی صبح تک — دوسری رات کو کچھ میں  
 صبح تک گزارتے — تیسری رات سجدہ میں صبح تک پڑھتی اسطرح  
 اور ہونے اپنی نماز کے تقسیم کر کے تھی — اور اؤتھون ہی کے ہزار  
 عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کے ارضیہ کے ہم پر ہیں ہزار آدمی کی ہزار  
 جا کر ایک لاکھ تھارے جہاد کر کے ارضیہ کے بادشاہ کو قتل کر کے فتح  
 — اور جب خدیجہ ابن مہادیہ در میان نصف ماہ ربیع الاول سنہ ہجری

## پہلی صدی کی شاعر

کی فوت ہوا اسی عبداللہ ابن الزبیر کے بیعت خلافت کی گئی چنانچہ اہل جازہ اور یمن اور عراق — اور خراسان کے باشندوں نے اوس کے اطاعت منظور کی یہاں کہ حاج ابن یوسف نے درمیان مکہ کے اول شب ذی الحجۃ میں ادھکا محاصرہ کیا آخر کار جنگل کے روز ساقون بن جاد الاول کو شہید پوری میں او کو قتل کیا عبداللہ ابن الزبیر مذکور کے اشعار بہت نقل کئی گئے ہیں انہو میں بہتین شعر ادھو نے اوس وقت کہی تھی جب عمرو بن العاصی بن ذوالجناہ بن سہم شہید پوری میں درمیان مصر کی لڑائی میں کھو کر ہوا

الوئی ان اللہ ہما اخت صوفیہ  
علاء السهمی فیلہ مصد  
فلہ نفس حیدہ حیدہ واحتیالہ  
ولا جعہ لما اخلہ الہ الہ  
فما منی مقیما بالعدا و ضللت  
مکایہ عنہ والموا الہ الہ شد

## نبیث عقیل

یہ عورت نبی عقیل کے بی حال ادھکا پردہ اختفا میں رہا جب حضرت امام حسین درمیان کربلا کے شہید ابن زیاد نے ادھکا سر نیزہ کی پائس پیچید یا دھو کر اور بھی گرفتار الیبت کی جو حیرانہ پریشان قتل سادات سی ومان کہہ می تھی جب وہ سر آیا اون عورت تو نہیں ہی اس عورت نے لکھ کر یہ شعر بنا کر پڑھی

ماذا اقول لک ان قال اللہ لک  
ماذا افعالت و اما احد الامم  
بعتی بی و بلایہ بعتی مقفلا  
نصف اسار عا و نصف ضم جواہر  
ماکان هذا جزائی ان نصف لک  
ان نصف فی ہتہ ذوی رحو

## سنان ابن انس النخعی

یہ شخص قاتل امام حسین علیہ السلام کا ہے جب اوسنی امام حسین علیہ السلام



## پہلی صدی کی شاع

۶۳ کا سرکات کر ابن زیاد کی پاس لایا آخر کیا طالب انعام ہو کر اوسے یہ شعر پڑھنے  
 املأنا بکافی فضة وذهباً قد قتلنا الملک المحبنا  
 ومن صلا القتلین فی الصبا قتلنا خیری الناس امأ وایا  
 وخیر هم اذینہ کف ذبا فی اوجہ بحد وحرما ویتوبا  
 جب ابن زیاد نے یہ شعر سنی اوسکو کہا کہ مرا مزادہ اگر تو امام حسین علیہ السلام  
 کو شریف اور بادشاہ بڑی نسب والا جانتا تھا جیسا کہ تو اپنی اشعار میں بیان کرتا  
 تو تو نے کس واسطے انکو شہید کیا اگر تو یہ اشعار نہ کہتا تو تجکو بیشک انعام ملتا  
 کچھ نہ بیگا بلکہ جان بھی پائی تجکو مثل ہوگی یہ کہہ کر ایک خادم کو حکم کیا کہ اسکا  
 پیچ کات ڈال فوراً وہ پی مارا گیا بعضی یہ بیان کرتے ہیں کہ اوس کے ہمراہ  
 تیس ہزار آدمی کے رشتہ دار تھے اوکو بھی زیاد نے اوس کے ہمراہ مروا ڈالا

## حسین ابن علی

حسین ابن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ ابو حیدر البہ نو اسی جناب رسول  
 کی سہ دار جو انان اہل جنت کی پانچویں تاریخ شعبان شہہ ہجری میں حضرت  
 فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئی کہتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب امام حسن رضی اللہ عنہ کو جن  
 چلکین اوس سی پاس دن بعد حضرت امام حسین بیٹ من پڑی۔ اور جب  
 کی روز بروز عاشور اس شہہ ہجری میں درمیان کر بلا کے جو کہ ایک زمین میں  
 میں درمیان کو نہ اور جگہ کے ہی مقتول ہوئے اوکو گوسنان ابن انس نجفی  
 نے قتل کیا۔ بعضی یہ بیان کرتے ہیں کہ شہر بن ذی الجوشن نے اوکو شہید  
 کیا تھا بہر کیف جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا دشمنوں سے مقابلہ ہوا آپ کے  
 ہاتھ میں تلوار تھی اور یہ رجز موندتے فرماتے تھے

အိန္ဒိယနိုင်ငံ

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

ਅੰਤਰਿਕਸ਼ੀਆਂ ਅਤੇ ਬਾਹਰਿਕਸ਼ੀਆਂ

ገጽ ፩ ለገጽ ፪

۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲

٢٠٠٠

## پہلی صدی کی ساع

۴۴

اسی مروان نے حضرت طلحہ رض کو یوم جل میں شہید کیا تھا

### عبد اللہ ابن احمر

یہ ایک شیعہ ہے شیعیان علی رض سے جب اوسنی حضرت امام حسین رض کے شہید ہونے کی خبر سنی تب کو فون کو جان دینی پر برا ٹیکہ کیا اوس کے اشعار اس باب میں بہت ہیں ایک قصیدہ بڑا اوسے کہا ہی یہ دوشہر ہی اوس کے ہیں

صوت وقلا یصلی الصبا والفرانیا

وقلت لا صلی احب الی اللادیا

وقلا لہ اذقا وہ علال الہدی

وقل اللہ عالمیک لیبک لا عینا

ان لوگوں کو حضرت امام حسین اپنی ہمراہ بلاتی تھی اوس وقت ساتھ نہ گئے بعد شہید ہونے کے قاتل امام حسین کی تلاش میں گئی ٹری مری گروہ بات حاصل ہوئے جو ہمراہ ہوئے

### عبد الملک بن مروان

یہ خلیفہ بعد وفات مروان کے تخت ارار سلطنت ہوا تیرہ برس تین مہینے تیس روز خلافت کر کے ماہ شوال ۱۳۰ھ میں دار آخرت کو کوچ کر گیا۔ بعد قتل ہونے عبد اللہ ابن الزبیر کے اوس کے بیت کی تجدید ہوئی تھی۔ کہتی ہیں کہ عبد الملک کے مرنے میں سے بہت بد بو آیا کرتے تھے اس واسطے اس کو ابو الذکوان بھی کہتی ہیں اور چونکہ وہ بخل بھی پرلی سری کا تھا اس واسطے اس کو رش الخ بھی کہتی ہیں مگر ہوشیار و چست و چالاک عاقل اور قصیدہ نگار تھا جب خلافت اوس کو ملے دین داری ہوئی کہ دنیا داری میں مبتلا ہو گیا اور وہ شاعر بھی

## پہلی ضدی کی شاعر

۶۸ فصیح تھا۔ جاج ابن یوسف ثقفی کو اوستے کہ ہر مالی اٹھتے کر کے بیجا تہا جس ہزاروں کا بیجا نکال دیا۔ جب جاج مذکور نے بہت لوگوں کو مارا ڈالا اور

مال بی صرف خرچ کر دیا عبد اللک مذکور کو خبر ہوئے اوستے یہ نامہ سمران اشعار کے جو اوستے کے بی گے ہوئے ہیں نام جاج بن یوسف کی کہا۔ انا بعد

امیر المومنین کو مخبروں سے یہ خبر دی تو خونریزی بہت کرتا ہی اور بالی بی شرف لٹاتا ہی مجھو اغدونون امرون من سے کسی ایک کی بے برداشت نہیں تھی

تجو میر اس کے کہ خون کو قصاص میں قتل کرے در میان خون حد کے اودال لوگوں کے جنگی ہوں اذکودی اور خرچ موقع سہ اپنی راہی سی کری کب

زیادے کر نیکا کم دیا ہے کیونکہ بادشاہ واقع میں خدا کی طرف سے خلق الہ کے لئے نہیں ہوتا ہے اوستے کے نزدیک جیسا کہ مستحق کو اوستا حق نہ دینا برا ہے

ایسا ہی موقع ہی خرچ کرنا روا نہیں۔ جب تو کسی قوم پر فتح پاوی قیدی اور اپنی مطیع ہونے والی کو قتل کر۔ اس شر کے بعد یہ شعر انہی تصنیف کی ہوگا

اذا انت لوتہ کی امی لک ہتھا وطلب رضائی بالانہی انت طالبہ  
وختی الذی نختاہ نکتا ہاذا الہ منہ صمیم الہ حالبہ

وان تمی طعنا مہ امویہ فہذا و ہذا کل ظاننا صاحبہ  
فلا تلتنی والحق جہۃ فانک مجتہد عانت کاستنبہ

فلا تعد ما یاقین طعان قعد یقہر بھادی ما حلین فلا دنہ  
فان فی غفلۃ قد شیمہ فیان بھاد غصب الماد مشاربہ

سعودی بیان کرتا ہے کہ یہ شعر انہی اچھی شعروں عبد اللک کی سے انتخاب کئی ہیں جب جاج مذکور نے وہ نامہ سمران اشعار کے پڑا اوستا جواب آئے

## پہلی صدی کی شاعر

۶۹

لکھا وہ جواب حجاج کے بیان میں ذکر کرتا ہوں انشا اللہ تعالیٰ

### حجاج ابن یوسف

حجاج بن یوسف ثقفی کا حاکم عراق عرب اور عراق عجم اور خراسان کا درمیان  
 ۱۰۰ ہجری کے پٹ میں کثیری پڑ کر شہر واسط میں مرا او اس کے عروج پر برس کے  
 ہونے میں برس تک عراق کے حکومت کی جلد او سکا پہ ہے انہیں او اس کے  
 چوٹی چوٹی تین اور نرم آواز باریک ذہن تھا شرفصاحت سے کہتا تھا قاتل  
 خون ریز و عالم دلی رحم مثل تصائی کے تھا خلق اللہ کے در بیان او سکا بہتر ہی  
 سی تشبیہ اور خلق کو بکریوں سے تشبیہ دینی چاہئے۔ ایک لاکھ بیس ہزار رو  
 نک دہار سا وغیرہ او سنے اپنی ماہیت سی قتل کے خون ریز جو کہ بہت تھا اس لئے  
 خون ریزوں سے خوش ہوتا تھا جو حامل او اس کے طرف سی کم خون کرتا موقوف  
 ہوتا۔ ابن قتیبہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ حجاج مذکور آدمیوں کو بدون پوٹ  
 جرم کے بھی قتل کر ڈالا کرتا تھا۔ اس لئے قہار نے او سپر کفر کا فتویٰ دیا ہے  
 — اس شخص کو عبد الملک ابن مروان نے عراق میں اور حجاز پر اپنے طرف  
 سی متولی کر کے حضرت عبداللہ ابن زبیر سے لڑنے کی واسطے شکر سہراہ کر کے  
 روانہ کیا تھا جب حجاج مذکور درمیان ماہ جاد الاول ۱۰۰ ہجری کے کی کہ  
 پر چڑھ کر آیا خلیفہ میں او تھا۔ اور ابن الزبیر سے لڑائی ہوئی او پہلے  
 شکست کھا کر مکہ میں اپنے تین محصور کیا حجاج نے کعبہ پر توپیں لگا کر گولی مارنے  
 شروع کئے بہر کیف یہ سال تمام ہو چکا اور وہ مجاہدہ کئی رافق ہوئے جب  
 ۱۰۰ ہجری شروع ہوا ابن الزبیر نے محصور رہنا مناسب نہ جانکر اپنی والدہ  
 آستانہ ابی بکر سے صلاح لی او اس کے والدہ نے کہا کہ کیا جو انہیں دیکھ کر بنا

## پہلی صدی کی شاعری

منہ اور زنا بہ صورت بہتر ہے چنانچہ انہوں نے لڑائی کے اس ٹرائی میں درمیان میں  
 میرے کی ابن ازیر مقرر ہوئے تھے۔ حجاج بن یزید یمن میں ہجرت کے کتبہ الہ  
 کو ڈاکر جبرالاسود اوس کے بیانی میں سے نکال کر نئی سیدھی اوسی پتہ پر کہ جبر  
 رسول اللہ کے سامنی تہا طیار کیا۔ اسی حجاج نے مشہور دستخط کیا ہے  
 — اور سعید بن حیرت کو جو کہ بڑی راہ اور حایہ اور عالم بن بدل جنگی مقیم  
 امام مالک یمنی یہ فرمایا ہے کہ تمام رومی زمین پر دنیا میں کوئی عالم مثل سعید  
 ابن حیرت نہیں ہے نہ تھا اسی حجاج عالم نے قتل کیا۔ کتبہ یمن کہ سعید بن حیرت  
 جب پکڑی گئے اور حجاج کے سامنی آئے اوسنے پوچھا کہ میرا نام کیا ہے۔  
 سعید نے کہنے فرمایا کہ مجھ کو سعید کہتی ہیں حجاج نے کہا کہ نہیں تو بد بخت ہے  
 سعید نہیں ہے (سعید کے معنی نیک بخت کی ہیں) اور ہونے یہ سن کر جواب دیا  
 کہ میرا نام میرا باپ تجسی زیادہ جانتا ہے جو میری نام سے کیا علم ہے حجاج نے  
 کہا کہ تو ہی اور میرا باپ ہی دو نو بد بخت ہیں۔ اور ہونے کہا کہ غیب کا علم  
 خدا کو ہے۔ اوسنی کہا کہ اب دیکھ مجھ کو دنیا ہی جلتی آگ میں بیچ دتا ہوں  
 — سعید نے کہا کہ اگر یہ بات میں چاہتا کہ اب کے اختیار میں ہی تو خدا کو  
 خدا کا میں کو مانتا آپ ہی کہ خدا جانتا۔ پر حجاج نے کہا جلا گس ہو ہی  
 مجھ کو ماروں۔ سعید نے کہا کہ جسطرح تیرا ہی چاہئے اوس طرح قتل کر  
 کیونکہ آج کے روز جسطرح تو مجھ کو قتل کر لگا اوس طرح آخرت میں میں ہے  
 مجھ کو قتل کرو لگا عوض سا و میں گلا نہ دے۔ یہ کہتے ہی پوچھ گیا حکم دیا  
 کہ باہر لے کر آؤ کہ قتل کرو۔ جب سعید مذکور و نامی پہلے تو اور نکو  
 ہتھی آئی فوراً پس پرٹے حجاج نے کہا ابن کو یہاں لاؤ پوچھا کہ

## پہلی صدی کی شاعر

تو کیوں ہنس اونیہوئے کہا کہ بجو اس بات پر ہنسی آئی کہ اب تو خدا پر ہی جرات کر رہے  
ہیں۔ حکم دیا کہ اوسکا گلا بکری کے طرح ذبح کر دو۔ جب حضرت سعید کو  
اونڈیا ڈال کر گلا کاٹنے لگے اونیہوئی کلمہ شہادت اسطور پر پڑا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ  
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَکَ لَا شَرِیکَ لَہِ وَ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ <sup>الْحَمْدُ لِلّٰہِ</sup> پڑھ کر رہا ہے۔  
دیتا ہوں میں کہ کوئی مسعود لائق پرستش کے نہیں سوا ایک خطا کی جسکا کوئی  
شریک نہیں اور مجھ اوسکا بندہ اور رسول اوس کا ہے اور حجاج کا فر  
ہی۔ پھر حضرت سعید نے یہ دعا لکھا کر کہے کہ اسی بار خدا میری قتل کے  
بعد حجاج کو کسی مومن مسلمان کے گلی کاٹنی کا مقدر نہ دینا۔ یہ کہہ کر ہی  
کہ ستر تن سی جدا کیا گیا۔ کہنی میں کہ سعید کے مرنے کی بعد حجاج مذکور کے  
پیٹ میں کیری سرگے پندرہ دن کی بعد اس بیماری سے وہ بھی ہلاک ہو گیا  
۔ بعض یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ حجاج یہ کہا کرتا تھا کہ جس روز میں سعید کو  
میں نے قتل کیا ہے رات کو ایک شخص اوسی رات سے میرا گلا گھونٹتا رہا  
اوس کے پسینہ صورت سعید کے ہی پر تقدیر پندرہ دن کے بعد راوہ دعا ایسی  
مستجاب ہوئے کہ ہر کسی مسلمان کو بھی ان پندرہ دنوں میں قتل نہ کرنی پایا۔  
اب ہم اوس خط کا بیان کرتے ہیں جو حجاج کے پاس عبد الملک نے لکھ کر  
بجایا تھا اوس کا جواب جو حجاج نے لکھا وہ یہ ہے۔ انا بعد فرمان شہ  
امیر المومنین کا مشتمل اس مضمون پر کہ میں خونریزی کرتا ہوں اور مال بے  
صرف خرچ کرتا ہوں پہچا عرض یہ ہے کہ بجو اپنے جان کے قسم تاہو زابل  
معصیت جس سزا کے لائق ہیں اتنا کہ وہ انکو مطلق نہیں ہوئے اور اہل  
اطاعت کا جتنا حق ہے وہ ادا نہیں ہوا۔ اگر اہل معصیت اور غیر متقا

## پہل صدی کی شاعر

۲۲ رگون کے قبل کر کے کو نو نریزی اور مطیع و فرمانبردار و نیک دینی کو خیر الی کل  
اور امیران کہتی ہیں تو امیر المؤمنین مجکوعات فرمادی کیونکہ گذشتہ را اصولت  
آئندہ کو میری لئی کوئی حد یا قانون نہیں ہو جادی اوس کی موافق عمل کیا کروں  
اور یہ شعر اوس کے نبی حجاج نے اپنی تصنیف سے لکھے

اذا انالتم رضاً و اذ الفی ، اذا الذ فیو علی لا تزول کو اکبہ  
وما لامر ابعد الخلیقة جنة ، تقیہ من الامر الذی ہو کاسہ  
اسالم من سالت من ثبی مولدة ، ومن لم تالمہ فانی محاربہ  
اذا قارب الحجاج منک خطیئة ، فقامت علیہ فی الصباح نواربہ  
اذا انالتم اذن الشقیق لضمہ ، وانضی الذی شری الی عقاربہ  
فمن ذا الذی یرجو ذالی بیتی ، مصاولتی والدمر جمر نوابہ  
فغف بی علی حد الرضی لا یوزہ ، من الدھر حتی رجع الدھر حالہ  
والا ذ غنی والاموال فانتی ، شفیق رفیق احکمتی تجاربہ  
سودی کہتا ہی کہ یہ شعر حجاج ابن یوسف کے اور شعرون سے بہتر نہیں سمجھتے  
کہتے ہیں

## ولید بن عبد الملک

ولید ابن عبد الملک چہا خلیفہ خلفای نبی امیہ میں کا ہی بعد وفات عبد الملک  
کی درمیان دمشق کے اوس کے بیت خلافت ہوئی کہتی ہیں کہ وہ ہیشا جاد  
شہر ہجری کا تھا اوسنی نو برس اٹھ مہینی دو روز بادشاہت کی شیانیس  
برس کا ہو کر فوت ہوا کینٹ اوس کے ابو العباس تھی — ولید مذکور بیت  
سرکش و جابر و ظالم و مہاپا پی تھا اوس کے چودہ بیٹی تھی اور نہیں سی —



## پہلی صدی کی شاعر

یزید — اور عمر — اور بشر عالم — اور عباس تھا جنازہ اوس کا باب الاصرہ سورہ  
کی سامنی جو کہ ایک دروازہ چھوٹا دمشق کا ہے مدون ہوا اوس کے چاراد  
عمر بن عبد العزیز نے ناز اوس کے جنازہ کے پڑی تھی — مورخ لکھتی ہیں  
کہ تمام عمر ولید کے ناک بہتی رہی رطوبت ہر وقت ناک سے ٹپکا کرتی تھی — اسی  
سے جانح مسجد دمشق کے بنائی ہے — اوس کے برابر پہلو میں مسیٰ کثیرہ مارینائی  
گر جا کہ نصاریٰ کا تہادہ گر جا نصاریٰ کی پاس اسوا سٹ تھا کہ دمشق اوس کے  
وقت میں نصف اوس کے علی بن اور نصف نصاریٰ کے علی بن تھی — اسوا  
مسجد میں اذان ہوتے گر جا میں سنگ بجایا جاتا — اس قصہ سے کیا کار پڑی  
مورخوں نے بالاسٹیاب لکھا ہی ہم جس امر کے در پی ہیں وہ لکین پوشیدہ  
نہی کہ ولید فصیح نہ تھا بلکہ افراطی غلط بولا کرتا تھا چنانچہ نقل ہے کہ ایک روز  
ایک اعوا بے فریادھی اوس کے پاس آنا اوس نے اپنی داماد کے ناش کے  
تھی — ولید نے اوس کو دیکھتی ہی کہا کہ ماشا اللہ اس کے منیٰ میں کہ کیا صیت  
آئی تجھ مراد ولید کے یہ تھی کہ کیا حال ہے تیرا مگر چونکہ نوں پر زبر کہا اوس  
منیٰ وہ ہو گئے اگر ماشا اللہ بضم نوں کہتا صبح ہوتا اوس وقت سلمان ابن  
عبد اللہ بھائی ولید کا یہی حاضر تھا — اعوا بی نے جواب دیا کہ میرے  
دشمنوں کے اوپر مصیبت آئی سلمان مذکور نے کہا کہ امیر المؤمنین یہ  
فرما سے میں کہ ماشا اللہ بضم نوں — اعوا بی نے کہا کہ ظلم علیٰ حُشَنی  
یعنی میری داماد نے مجھ پر ظلم کیا ہی ولید نے کہا مَن حُشَنک یعنی تیرا  
ختمہ کسنی کیا ہی — اعوا بی بولا جام نے — سلمان نے کہا کہ امیر المؤمنین  
یہ فرمائی ہیں مَن حُشَنک یعنی تیرا داماد کون ہے اس نقل سے صاف

## پہلی صدی کی تساع

۶۴۔ ثابت ہوا کہ ولید غلط ہی بہت بولا کرتا تھا پر فصاحت و بلاغت کا کیا بھگایا۔

تاریخ میں بکھاپی کو دیکھنا باب عبد الملک بہت فصیح شاعر تھا لیکن وہ یہی سبب

گنت اس اپنی بی بی کی غیر فصیح مشہور ہو گیا تھا۔ ہر جگہ کہ اوسنی اسباب میں

بہت سی سکے کہ اس لڑکی کو بیچ لوں اوسی سلم اتا میں ادیب سب بھلائی کر اوسکو

کچھ فائدہ نہ ہوا سلم کے تعلیم سے اور یہی زیادہ خراب ہو گیا۔ یہ کیفیت بہت شرم

اوس کے میں حال ان آیات کا یہ ہے کہ جب اوسکو یہ خبر پہنچی کہ میرا بیٹا بیٹا

میری مرے کی تمنا کر رہا ہے تاکہ خلافت اوس کے اتہ اوسی اسٹی اوسنی ایک

عقاب نامہ اور یہ اشعار اپنی تصنیف کئی ہوتی لگی

تمنی رجال ان اموت وان اموت ۱ فثاک سبیل لست منها با وجہ

لعل اللذی یروج فنانی ویدعی ۲ بہ قبل موتی ان یکون ہوا لرح

نا موت من قد مات قبل ان یبارک ۳ ولا عیش من قد عاش بعدی بخلا

فل للذی یروج خرافی الذی مضی ۴ تزد لاخری غیرہا کما فی قدی

منبتہ بخری لوقت وحققہ ۵ سیلحقہ یوما علی غیر موعہ

## یزید ابن عبد الملک

یزید شیا عبد الملک کا پوتا مروان کا پوتا نکم کا۔ جس روز عرب میں عبد الملک

کی وفات پائی اوسی روز وہ خلیفہ ہوا وہ پانچویں تاریخ رجب کے دن جمعہ کا

سنتہ پوری کا تھا اوس کے گنت ابو خالد ہی مان اوس کے اسماء حاکم شیشی

بن ابی سفیان کی ہے۔ یزید مذکور ازید میں جو بھارت کے زمین مضافات

دشمن کے پہنچے روز جمعہ پانچویں شبان جسٹہ ہجری میں یسین تیس برس کا ہو کر

مرا اوسنی چارہ برس کی ایک مہینہ دور و زیادہ تھا بہت کی یہ شخص ایک کوئی نہ

## پہلی صدی کی شاعر

سلاۃ القس کو بہت چاہتا تھا اولین ہر نوڈی سیپیل بن عبد الرحمن بن حوف ۷۵  
 نہ ہری کی تھی اوسے نزدیک تین ہزار دنیا کو یہ نوڈی خرید کی اور محبت میں  
 اوس کے ایسا غلطان و چان ہوا کہ سب کچھ ہوں گیا۔ اور ایک عورت مسمی  
 جابہ کو بھی بہت پیار کرتا تھا بلکہ جابہ کے مرنے سے اوس کو بہت رنج لاحق ہوا  
 اوسے غم میں ستر وین روز نیرید مذکور نے بسبب غوطہ عشق کے وفات پائی  
 یہ دوشہر اوس کے ہیں شام کو لکھتا ہے

والی علی اشیاء منک و یسبی ۱ قدیما لد و صفح علی ذالک فحجل  
 مستقطع فی الدینا اذا ما قطعنی ۲ یمینک فانظر ای کف تبدل

تیسرے  
 واضح ہو کہ اس مقام تک ہم حال آون خلفا بنی امیہ کا جو شاعر تھی لکھ چکے ہیں  
 دین خیال آیا کہ ششم بن عدی سی ایک روایت مورخوں نے بہت دلچسپ قابل  
 یاد داشت لکھی ہے یہی اوسکو اسماعیلی درجہ مذکورہ کرتی ہیں۔ پوشیدہ نہ رہی  
 کہ کتاب الخزانہ فی الاخبار والاثر میں جو کہ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب بہادر پریس  
 مدرسہ دہلی نے کتاب سعودی اور اخالی سے منتخب کر کے عربی زبان میں چھپوا  
 اوس کتاب میں یہ لکھا ہے۔ کہ ششم بن عدی طامی نے عربوں ثانی کے  
 جذباتی یہ بیان کیا کہ اوسنی جیسی یہ کہا جب ابو العباس سلف اول خلیفہ  
 عباسیہ کا زمانہ ہوا اور حکم ہوا کہ بنی امیہ کے سب قبرین اکھاڑ کر پتھک دو  
 چنانچہ اس امر کے تعمیل کے لئے عبداللہ ابن علی رضی اللہ عنہ مور تھی میں ہی اوس  
 ہمراہ تھا پہلی ہم شام کے قبر پر گئی اوس کے قریب کہودی وہ صیغہ دسا لکلا  
 اوس کی بد نہیں سی کچھ نہ گرا تھا بجز تاک کے عبداللہ ابن علی مذکور نے اوسکو

## پہلی صدی کی شاعر

۴۶ قبرین سی لگا لگا اوس کے جسم ہر قسمی کوڑی لگا کر حکم دیا کہ اب اوسکو جلاؤ و خاک  
 دلاشتہ جلاؤ یا گیا۔ پہر ہنسی دہن کی زمین میں جا کر سلمان کی قبر کو دسے  
 اوس قبرین بجزیرہ کے ہڈی اور کھوپڑی اور سسکوں کے کچھ نہ پایا اور نہ  
 ہڈیوں کو ہنسی جلا یا۔ یہی حال تمام بنی امیہ کا جس کے قبائلی کیا اور نہ لوگوں  
 کے قبرین قبرین میں بیت تھیں۔ پر ہم و شق میں گئے و مان جا کر و لہجہ  
 عبد الملک کے قبر کو ہڈی اور سین کچھ نہ ملا۔ پر عبد الملک کی قبر او کہا کہ  
 اوس میں او پر کے سسک کھوپڑی تھی اور کچھ نہ تھا۔ پہر ہنسی بجزیرہ معاویہ  
 کے قبر کو ہڈی اوس میں سوای ایک ہڈی کے اور کچھ ماتہ نہ آیا مگر ایک  
 سیاہ لکچہ جیسا کہ را کہہ کے قبر میری کوئی لگا دینا ہی اس طرح کا نشان را کہہ  
 کا اوس کے بعد میں چڑھا ہوا تھا پہر ہنسی جس کے قبر پائی اس طرح سے اوس کو  
 کھودتی جلاتے ہوئی پہر لکھی۔ یہ ہنسی واسطے اتمام حالات بنی امیہ کے  
 بیان کر دیا تاکہ بعد نرسے کی اور ہر جو بیان گذر اودہ ہی بیان ہو جاوے  
 کیونکہ خدا کی دربار کا حال کسی کو ہی معلوم نہیں کروں کیا گذر اگر غا پر ہے حال  
 حیات اور مات کا لکھتی سے تذکرہ او لکھا پورا ہو گیا

## عمر و بن ابی زبیر

یہ ایک مشہور شاعر ہی کہتے اوس کے ابو حفص نام عمر بن عبد اللہ کا بیٹا تھا  
 ربیعہ کا قریش کے امیر انون میں سے خوبصورت جوان تھا اوسکو  
 ہر اہ عمر و بن انصاری کے قریش کی طرف بخاشی کے بھیجا تھا۔ اور  
 رسول اللہ ایک مشہور سی جند کا اوسکو حاکم کر دیا تھا یہ مشہور میں واقع  
 ہی عمر و بن خطاب رضی کے قتل ہوئے ملک او سپر حکومت کرتا رہا۔

## دوسری صدی کی شاعر

پہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوسکو متوسل کیا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکو منظر ہوئے اور لوگوں نے اون پر ہنگامہ کیا وہ مدد دینی کے واسطی آیا تھا مگر قریب کر کے جب پہنچا اونٹ کے کباوہ پڑا مگر گر گیا اس عمر کو رکاب یہ ایک شمر ہی وہ کہا کرتا تھا

یہ شریا ایک عورت بیٹی عبداللہ ابن حارث کے قرشیہ امویہ تھی۔ اور سہیل نام بیٹی عبدالرحمن بن عوف زہری کا ہی یہ امام نووی کے کتاب سی کہا گیا

حصہ دوسرا  
اس حصہ میں دوسری صدی کی شمر کا حال  
مہ اوہلی اشعار کی مندرج کیا گیا

ابونواس

کنیت اوسک ابو علی الحسن ابن مانی بن عبدالاول مشہور و معروف بنام ابونواس الحلی یہ شخص بڑا شاعر مشہور گذرا ہی ابن خلکان کہتا ہے کہ داد اس شاعر کا جراح ابن عبداللہ حلی والی خراسان کا غلام تھا اسکو اسلی اوسک کے طرف وہ منسوب ہو کر حلی کہا گیا۔ اور محمد بن دلوذ ابن جراح اپنی کتاب مسمی ورقہ میں یہ لکھتا ہے کہ ابونواس در میان بصرہ کے پیدا ہوا وہیں بڑا ہوا پہر کو فہ میں آیا۔ اور ایک شخص یہ بیان کرتا ہے کہ وہ اہواز میں پیدا ہوا تھا اوسکو زمان سے لی گئی تھی جب دوبرس کے عمر ہی مان اوسکے اہواز کی رہنی واسے مسماہ جلیان ہی باپ اوسکا مروان ابن محمد آخر بادشاہ ملوک بنی امیہ کا سنی سخا کی طرف سی عبداللہ ابن علی لڑا تھا اوسکے لشکر میں نوکر تھا وہ باشندگان دمشق سی ہے اہواز میں گہورے خربے آیتا تھا مسماہ جلیان سی نکاح کر کے

## دوسری صدی کی شاعر

۸۷ء دین رہی لگا اوس عورت سی کئی بچی جوانی ازاں جو اوس بنو اس بنو گور اور ابو اس بنو  
 — رہیں میں ابو نو اس کو اوس کے والدہ نے کسی عطار کی دکان پر اوس کو  
 پہلا دیا تھا ابو اس راہد ابن الیاب نے اسکو دیکھ کر کہا کہ اسی طرح تمہیں اوصاف  
 اور علامات اچھی پائی جاتی ہیں تو شعر کہا کر ان اوصاف کو ضائع نہ کر ابو نو اس نے  
 نے پوچھا کہ تم کون ہو اوس نے کہا ابو اس بنو گور کہی میں اوس نے کہا کہ ان میں ہے  
 قسم خدا کے کو ذقن اچکے ملاقات کی واسطی جاتا تھا تاکہ اسی شعر کہنا سیکھ  
 اور آپ کے شعر سنکر استفادہ کامل پاؤں یہ کہہ کر ابو نو اس اوس کے ہمراہ ہوا لیکن  
 میں آیا اول ہے اول ابو نو اس جالت بحرین میں یہ شعر کہی تھی

حَامِلُ الْهَوَىٰ تَعِبُ ۖ لَيْسَ مَأْبَهُ لَعِبُ  
 اِنْ بَكِي يَحْوِيْ ۖ لَهٗ ۖ لَيْسَ مَأْبَهُ لَعِبُ  
 تَضْحَكُنْ لَا هَيْهٖ ۖ وَالْمَحِبُّ يَنْتَحِبُ  
 تَعْبِيْنِ مِنْ شَقِيٍّ ۖ صَحَّتِي هُوَ الْحَبِيبُ

یہ شعر ابو نو اس کے بہت مشہور ہیں بعد ازاں علم ادب اور شعر میں وہ رہتا  
 کہ نہایت درجہ اور خایب رتبہ کو پہنچ گیا — لوگوں نے ابو نو اس سے یہ شعر  
 کہ ہے کہ وہ یہ کہتا تھا کہ جس شخص نے ساتھ دیوں لوگوں کے پڑھی پڑھی ہوں  
 اوس کے حقین تم لوگ کیا ظن کرتے ہو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابو نو اس نے  
 بہت کچھ در باب اشعار کے دیکھا تھا — عبد اللہ ابن مقبر اپنی کتاب طبقات  
 میں لکھتا ہے کہ ابو نو اس ابو ازہر میں قریب ایک پہاڑ کے جو بمزوف بنام  
 براہنہاں ہے درمیان سن ایک سو اثنائیس ۳۱۵ھ ہجری کے پیدا ہوا اور  
 بعد ازاں درمیان ۳۹۵ھ ہجری کی پچیس برس کا ہو کر فوت ہوا قبرستان

## دوسری صدی کی شاعر

بخوزیری میں سچ ہو دیوں کے تیلہ کے مدون ہوا — کہتی ہیں کہ جب ابو نواس نے جانا کہ اب شیک رہا ہوں پہ شعر بنا کر پڑھی

دب فی السقام سفلاً وعلواً، وارانى اموت عضواً  
لیس من ساعة مضت بی الا، نفصتني بمزھالی جزوا  
لحف نفسي علی لیاال نفصت، وسناین مضین لعیا وطوا  
قد امنانا كل الاساءة جھراً، ومن الله نطلب الان عفواً

ان شعروں کو کہہ کر ایک ساعت کی بعد فوت ہوا ابو مرووق — ابو مخان سی روتہ  
کہتا ہے کہ ابو نواس بڑا ادیب اور اچھا جانتی والا شعر فصیح کا اور خربیک اور شیراز  
اور شکیلین مشہور رہے جانتا تھا اسمیل ابن نوبخت کہتا ہے کہ میں نے مثل ابو نواس  
کے بڑا عالم اور حافظہ والا کو کسی نہیں دیکھا بعد اوس کے مرلے کے ہنسی اوس کے  
گہر کی تالاشی کے ایک صندوق پر ہوا جزون کا پایا اون جزون میں اشعار  
نادر اور چستان نفیس اور اچھی اچھی آیات تھیں وہ شخص یاد بہت رکھتا تھا  
میکہ بہت کہتا تھا اسی واسطی اوس کی شعر متفاوت ہیں بعضوں میں وہ جودت  
اور حسن و قوہ ہی کہ شریا میں ہی وہ نہیں پائی جاتے باوجود کثرت علم اور  
ادب کے ہتھو لیا ظریف ہنسور چالاک جوان تھا اپنی اشعار میں حلاوت  
ظرافت کے جمیع کی ہے سبب شیریں گفتار اور ظرافت اور کثرت نو اور  
کی لوگوں کو تا بعد از دستہ کرتا تھا اور سنتے ہی ایسا تھا کہ جو آتا کہلا پلا  
دلا دیتا تھا مال جوڑنا اوسکو نہیں آتا تھا عدنان پر قحطان کو شرف دیتا تھا  
اوس کے اشعار اوس کے معنی اور اونکی دشمنوں کے جو میں بھی ہیں — یوسف  
داہستہ نقل کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں اور ابو نواس دونویا رہی رمضان

## دوسری صدی کی شاعر

۸۰ شریفین اکثر بار ایدہ سہول ہوتا کہ روزہ کہو لکھ ہر رات کو ہر اگر تھی البتہ  
 ہستی روزہ کہو لکھ جو گشت لگایا سہولے کی مسجد میں بیٹھی اوسکا شیخ نمازیوں کو تہذیب  
 پڑھا رہا تھا وہ لڑکا خوبصورت اور خوش خلق اور خوش آواز تھا وہاں ابو نواس  
 بیٹھ گیا جسے کہیں لگا کہ جب تک یہ لڑکا تراویح پڑھائی اور قرآن نہ سنائی ہم  
 نہیں بیٹھی رہیں گے وہ رات نیم قرآن کے تھی جب اوس لڑکے کی آراء ایت اللہ  
 یکتب یا اللہین پڑنے شروع کی ابو نواس نے یہ شعر کہے  
 وقریٰ معلنا تصدع قلبی ، والھویٰ یصدع الفؤاد الکلیما  
 اراکت الذی یکتب بالذین ، فذاک الذی یدع الیستیا  
 یہ شعر نے ابیدہ کہی سے بہت لوگوں نے تعجب کیا — دابہ کہتا ہی کہ ایک روز  
 ابو نواس — اور مسلم ابن الولید — اور علیہ اور ایک جماعت شعراء کے  
 جمع ہوئے اوس مجلس مشاعرہ میں اون شعراء نے کہا کہ ہر ایک شخص اپنی  
 جودت طبع آج اس طرح پردہ کھلا دے کہ ایک ایک شعر ایسا بناوی جس میں  
 ایک آیتہ قرآن شریف کے ہر سب لکھ لیا ابو نواس نے سب سے اول یہ شعر کہے  
 وفیئۃ فی مجلس وجوہہم ، ریحا غمرۃ آمنوا التفتیل  
 دانیۃ علیہم ظلالہا ، وذلک قطفوا تذللیل  
 سب شکر چپ ہو رہے ہر کسی نے شعر نہ کہا — ابو نواس کے خصلت میں کہا  
 کہ وہ عالم اور فقیہ عارف احکام الہی کا تھا فتوے ہی دیتا علم حدیث خوب  
 جانتا تھا مانع و منوع حکم متشابہ خوب پہچانتا تھا بصرہ میں علم و ادب سیکھا  
 اذن ایام میں یہ شہر منیع علم اور فقہ کا تھا علم ادب وغیرہ جو اس شہر میں تھا  
 اور کسی شہر میں ایسا چرچا نہ تھا — ابو نواس کا یازدہ کتاب ہے کہ مخفی ابو نواس



## دوسری صدی کی شاعر

یہ کہتا تھا کہ سات سو درجہ غریبہ انسان یعنی جو لوگوں کے نزدیک بہت عزیز ہیں ۸۱  
 سو بار مشہور کے لحاظ میں سو بار اوس کے نوا اور۔ اور طراقت امیر لطیفی اور شہزاد  
 اوس کو بہت یاد تھیں شہر کہتی ہیں اوسنی دہر تہ پام کہ سب اپنی اقوان کو وولسی ہلایا  
 اور اپنی زمانہ کے باشندوں سے بڑھ گیا دربار اور شہر فار کی مجلسوں میں تہا غرض  
 اوسنی سیکھا یہاں تک کہ خود ضرب الشل آدمیوں میں ہو گیا اور عام و خاص  
 سب اسٹی محبت کرنے لگی اور وہ بادشاہوں کی صحبت سے بہا گئی لگا چاچو اسبا  
 کی اوس کو ملاقات ہی ہوتی تھی یہ شہر ابو نو اس کے بہت اچھی ہیں

و عیش الخلاعة عیش رفیق	رمان الریاض زمان اینق
فمن ذابغ من لیستفیق	وقد جمیع الوقت حالہما
وینہی بالخریب الزخیق	امانہ کد الفضل من یومنا
علی ترجس وشفیق شفیق	لہا وند ندب کاس الطلا
فہا تیک تبروہا قحقیق	مدادہ نج من ظل الندی
و یلقی مسکک مسک قتیق	قابل و جہک وجہا
فکیف الخلاص واین الطریق	دقابل الزہر و زہر الوجہ

### الہود لامہ

ام اوس کا زہد بن الجون ساتھ لون کے یازید ساتھ یا زحمانی کے بعضی کہتی  
 ین مگر زید غلط ہے لفظ زہد لون سے نام اوس کا ہی کیونکہ عبداللہ ابن مہتر اور  
 ام علامہ زہد بانہون۔ روایت کی ہے۔ الہود لامہ شاعر مغلط و ظریف و  
 برالہوا در اور پسندیدہ آدمی تھا اور بدیدہ گوشت تھا شاعرہ یمن حاضر ہو کر  
 ایک فن میں اپنی چالاسکے دکھلا تا مگر شراب اور مجلس کے طرح میں یہ شاعر

## دوسری صدی کی شاعر

۸۲ یکتا تھا کہنے اوسی نکات کہاتا تھا۔ خلفاء کی طرح بیت کیا کرتا تھا۔ ابو مالک  
عبد الرحمن جو اپنی بات سے رو بہ کرتا ہی کہ ابو العباس سفاح بنی خلیفہ اول  
بنی عباس کا جب فوت ہوا لوگ پیش ہوئے اور سکا ماتم کر رہی تھی کہ ابو دلاہر سے  
وہ ان آیا پیشہ سے ہی یہ شعر کہ کر اور زیادہ لوگوں کو رو دلا ہوا وہ شعر یہ ہیں  
امیت یا لا تنباریا ابن محمد لا تستطیع الی البلاء دحویلا  
دیلی علیک و دیلی اہل کلہم دیلی یکن الی الممات طویلا  
مات النبی اذ مت یا ابن محمد فجعلتہ للفق الثواب عدیلا  
انی سالت الناس بعدک کلمہم فوجدت استعج من دایت جلیلا  
الشقوی اخرجت بعدک للذی یدع الغریز من الرجال ذلیلا  
یہ شعر منصور بنی خلیفہ دوم بنی عباس سے کا جو بعد سفاح مذکور کے ہوا سنو کہت  
خامو اور کہا کہ اگر ہر جگو یہ شعر بنی پڑتے ہوئی پایا تو تیری زبان کٹواؤ اور نکا  
ابو دلاہر بولا کہ حضرت سلامت ابو العباس میری بیت عزت اور اگر ام میرا  
کہتا تھا کس طرح میں اوس کے حقین یہ شعر نہ کہوں منصور کے کہا کہ اب صاف  
کہا پہنہ کہیو۔ محمد بن خالد بصری کہتا ہی کہ موسیٰ ابن داؤد کا ارادہ ہوا کہ  
وہ کبھی ابو دلاہر کو بلا کر کہا کہ تو میں اپنا سامان حج عیار کر کے میری ہمراہ چل  
اور اوسکو دس ہزار درہم دینی اور کہا کہ اگر تیری سہ پر کچھ قرض ہو تو وہ  
اداکر دی اور اپنی خیال کے واسطے بقدر کفایت دیکر میرے ہمراہ حج کو چل  
— اوس کے قرض پہنچے کہ یہ شخص مغربین ملک سے ہے اگر ہمراہ میری  
ہر گاہ تو اوس کے نوادر اور اشیاء غریبہ سے راہ خوب کیفیت سے کہی گئے  
اوسنی مال مذکور دیکر وہ اسے اور اترار کر گیا کہ بیشک چلون گاہ۔

## دوسری صدی کی شاعر

جب موسیٰ مذکور کے جانی کا وقت آیا اور سکو طلب کیا کہ میں تپانہ لگا موسیٰ نے ۸۳  
 آدمی اور اس کے تالاش کے واسطی مقرر کئے اور حکم دیا کہ جہاں پاؤ لیکر آؤ لوگوں  
 کی خبر دی کہ حضرت سلامت وہ کوہ میں شراب فروشوں کے دکانوں میں پہنچا  
 موسیٰ کو چونکہ یہ خوف تھا کہ حج مانہ سے نہ جا رہی کہا کہ اوس ملعون کو جانی دے  
 حج کے تیاری کرو چنانچہ موسیٰ روانہ ہوا جب قادسیہ میں پہنچا دیکھتا کیا ہی کہ ابو  
 سامی بھی چلا آتا ہے وہ ایک گانوسی نکل کر حیرہ میں جا پاتا تھا موسیٰ  
 نے دیکھتی ہی کہا کہ اس فاسق اور خدا کی دشمن کو میری پاس پر کر لاؤ فوراً  
 پکڑا آیا اور سکو مقید کر کے کسی کجاوہ میں ڈاکر کو چکھا ابو دلامر نے یہ حال دیکھ  
 کر بہ شرم ہے

یا ایہا الناس تولوا اجمعین معا صلی اللہ علیٰ موسیٰ بن داود  
 اما اولک فعین البعد تعرفہ وانت اشبه خلق الله بالحدود  
 واللہ مائی من خیر قلیلین فی المملین وما دینی محمود  
 انی اعوذ بذاؤد ورتبہ میں ان اتج بکفرہ یا بن داؤد

موسیٰ نے یہ شعر سنکر حکم دیا کہ اس گمراہ کو کجاوہ پر سے نیچے ڈال دو جہاں  
 اوسکا جی چاہی چلا جائی چنانچہ اوسکو چوڑ دیا وہ سواد کوہ میں شراب  
 پیتا اور فسق فحش کرتا رہا جب تک وہ روید موسیٰ کا دیا ہوا اور جس کے پاس  
 رہا سب خرچ کر کے وہاں سے آیا — راوی کہتا ہے کہ ابو العباس سبط  
 ابو دلامر کو بہت چاہتا تھا وہ بسبب اوس کے حسن ادب اور تجربہ علم اور غزالت  
 کی دم بہر اوسکو جدا کرنا رات دن اپنی پاس رکھتا تھا — ابو دلامر  
 کا یہ حال تھا کہ اوسی سحر اور بہا گناہ تھا اوسکو شراب فروش اور بد معا

## دوسری صدی کی شاعری

۸۴ لوگوں اور سردوں کے صحبت اچھی معلوم ہوتے تھے چنانچہ ایک روز ابو العباس نے  
 ابو دلاہ سے کہا کہ تو بادشاہوں ہی اور امراء اور وزراء اور نیک بخت اور بون  
 کی صحبت میں کم بیٹھا ہی۔ زندگی بے پہاگرتی۔ سب سے۔ شرابی جگہ بہت بہا  
 ہیں۔ اوسنے جواب میں کہا کہ اسی امیر المومنین سعادت اور بہتر اسی اور  
 نیک بختی اور عزت اور شرف اور فضل بیشک تم لوگوں کے صحبت سے اور  
 تمہاری دربار میں حاضر رہنے سے آدمی کو حاصل ہوتی ہیں مگر ساتھ ہی اس کے  
 یہ بھی ہے کہ جانا۔ اور شرمنا اور تکلف اور سمٹ کر بالوب بیٹھا ہی تمہارے  
 خدمت میں ضرور ہے کیونکہ بے تکلفی اور انبساط پہان ایسا نہیں ہو تا جب کہ بارو  
 کی صحبت میں بی باکی ہوتی ہے یہ امر موجب طالت خاطر کا ہی جگہ گور انہیں۔  
 ابو العباس نے کہا کہ میں جگہ آج تک کہی طول نہیں کیا اور جو تو نے بیان کیا  
 یہ غلط ہے کیونکہ مجھے تو بے تکلف رہتا ہی یہ سب نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے  
 کہ جگہ اردون اور خوبصورت لوگوں اور شہر ایون اور زینوں کی صحبت  
 بہت بہا ہے یہ کہہ کر حکم دیا کہ ابو دلاہ جانی نہ پاوے اوس پر ہر استین ہوا  
 اور حکم دیا کہ ہماری ساتھ پانچون وقت کے ناز پہرا کرے یہ ابو دلاہ ہر  
 گران گذرا کیونکہ وہ فاسق آدمی تھا ناز کا اوسکو حکم دینا بہت ہی برا معلوم  
 ہوا اوسنی یہ شہر بنائے

والتعلی ان التلیف لونه	بمخداۃ والقسم مالی والقصر
اصلی بہ الادبی مع العصر دایما	فولی بین کلا دلی وریلی من العصر
وہیسنے من مجلس استلذہ	اعلل فیہ بالمتاع وبالحن
دوائے مانی نیتہ فی ضلالتہ	ولا البر والاحسان والکیم من امری

## دوسری صدی کی شاعری

وما خسرنا والله يصليح امره لوان ذنوب العالمين على ظهري ۵۵  
جب ابو العباس صراح نے یہ شعر سنے فرمایا کہ یہ شخص کہی صراح نہ ہوگا بد بخت کو چھوڑ  
دو تا کہ اپنی یاروین جانی — ابو دلاہ نے کلمۃ الشکارہ نام ایک قصیدہ  
مہموم و نام کا ابوسلم کے باب میں جس میں خلفای نبی عباسیہ کے سلطنت کی بنیاد  
ڈالی تھی لکھا ہے اوسین باب ایک خبر کی جو اوسکو معلوم ہو گئی تھی اوس کے  
مقتول ہونے کے طرف ہی اشارہ کیا تھا جب وہ مارا گیا اور حضور ظریف  
دویم کے سامنی ابوسلم کا سر کاٹ کر پشت میں رکھ کر لایا گیا ابو دلاہ نے  
یہ شعر اس وقت بنا کر پڑھے

ابا مسلم ساعدی را لله نعمة على عبد الله حتى يغتفر ما العبد  
ابا محمد خوفتي القتل فامتحا عليك بما خوفتي لا اسد الورد  
ان في دولة المنصور حاولت عذرا الا ان اهل الوزد اباءك الذر  
ابن خلکان اپنی تاریخ دیجات الاعیان میں لکھتا ہے کہ ابو دلاہ مذکور دریا  
۹۱۱ ہجری کی فوت ہوا بعض کہتے ہیں کہ رشید کے زمانہ تک یعنی ۹۱۱ ہجری  
تک زندہ رہا والدہ اعلم بالصواب

## سلیمان ابن نجاح

شیخ عبد الله ابو الربيع كاتيب شعر اذيب اور الجيب تها شهر عوض من دربان  
۹۱۱ ہجری کی پیدا ہوا دمشق میں درمیان ۹۱۱ ہجری کی فوت ہوا اوسکا  
ذہن اچھا تھا یہ شعر اوس کے ہیں

اراك منقبضا عني بلا سيب وكنت بالامس يامولاي منبسطا  
وما تعذت ذنبا استحق به هذي الصدود لعل الذنب كان خطا

## دوسری صدی کی شاعر

۸۶ فان یکن غلطة متی علی غیرہا قل لی علی ان استدرک اللہ  
ابو مسعود

ابو مسعود بشار بن برد بن یزید بن جوح الثقفی انجمن سی اندام شاعر مشہور۔  
اصنافی نے کتاب الاغانی میں چھپس شخص اور سس کے نسب کا نام دیا ہے  
میں سے بسبب خوف طوالت یہاں مذکور کی اور کو چھوڑ دیا اور اوہیں خالین ہے  
فصلین بیان کی ہیں میں مختصر حال اور سکا جو ضروری ہے وہ لکھتا ہوں وہ دوسرے  
کا رہنما ابابصری ہے بغداد میں آ رہا تھا اور سکا لقب برحق ہے اصل اوہ  
فارسستان کے ہی مہلب ابن ابی صفورہ بن یزید کو پڑا یا تھا اور میں کا  
یہ ہے ایک ہی بعضی یہ کہتی ہیں کہ حالت غلامی میں بشار مذکور پیدا ہوا کہ  
حورث غیلہ نے اس کو ازاد کر دیا تھا جس کا غلام تھا اس نے اس کو حورث  
طرف منسوب ہو کر عقلی ہو گیا مگر وہ مادر زاد اندام تھا ذہیل اور سکا  
انگو کے بڑی بڑی تھی اوپر دہلیون کے سرخ گوشت ٹرا ہوا تھا جس کا  
کی آنکھوں پر ہوتا ہے بدن کا موٹا ذیل ڈوال کا بیماری نمونہ لہذا چور تھا  
یہ شاعر اول رجب کے شعراء حید میں شمار کیا گیا ہے اور اس کے یہ شعر درج  
شورہ کے ہیں یہ شعر اس کے ہیں

بخدم نفع اوضاحت حازم  
قہاش الخوانی تابع للقاء دم  
وما حیر صیف لو یثقل بقاء  
وما حیر کف اسک الغل احتما

یہ شعر اس کا بہت مشہور ہے

هل تعلمین دعاء الحب منزلة  
تد فی الیک فان الحب اقتضانی

## دوسری صدی کی شاعر

۸۶

شاخین نے بیٹہ اوس کا بہت پسند کیا ہے

انا لله اشتی سحر عینیک واخشی بمصارع الفشاق

یہی اوس کی دو شعر مشہور ہیں

یا قوم اذنی لبعض لکھی عاتقہ ولاذن تعشق قبل العین احیاناً  
قالوا بئین لا تری تھدی فقلت لھم لا اذن کا العین تو فی القلب کا نا

بشار کی شہرت مشہور ہیں ہم خوف غزوات اتی ہی شہر وں پر اقصاء کرتی

ہن امیر المؤمنین مہدی ابن منصور علیہ السلام کی عباسیہ کی مرج کیا کرتا تھا ایک

دفعہ اوس پر کفر کے بہت لگائی گئے تھے اوس کے کوڑی لگائی گئی جب شتر گ

چلی مر گیا یہ واقعہ بشار مذکور کا درمیان بطور کے قریب بصرہ کے ہوا تھا کسی

رشتہ دار نے اوس کو بصرہ میں لا کر دفن کیا یہ وفات در بیان ۲۶ شہدہ ہجری کے کیا

حسب اختلاف پائی عمر اوس کی نوٹی برس سی زیادہ ہوئی کہتی ہیں کردہ آگ

کو مٹی پر فضیلت دیتا تھا اور شیطان کی جو آدم کو سجدہ نہ کیا یہ امر بہتر جانتا تھا

چنانچہ فضیلت دہنی آگ کی مٹی پر اوس کی اس شعر سے ثابت ہوئی ہے

لا ارضی نخلہ والنار مشرقہ واللان مصیودہ منذ كانت النار

اسی واسطے اوس پر قوی کفر کا دیا گیا اور وہ مارا گیا یہ حال ابن خلکان نے

لکھا ہی

## حسریہ

ابو حزرۃ جبرین عطیہ بن حطی نام اوس کا خلیفہ اور خطی لقب ہی اوس کا

سودہ میا بدر بن سلمہ بن جوف ابن کلیب بن یزید بن یزید بن حطیہ بن مالک بن زید

بن تیم بن تریس ہے یہ شاعر مشہور اہل اسلام کے شاعر و فن میں ہے

## دوسری صدی کی شاخ

۸۸ ہرذوق شاعر اور اس جبریر مذکور کے درمیان پہل اور چیر چھاڑ رہا کرتی تھی یہ شاعر نزدیک اکثر اہل علم کے ذرذوق سی اچھا شاعر ہے۔ اس بات پر علماء کا اجماع ہے کہ شعراء اسلام میں شل تین شخصوں کے کوئی شاعر نہیں گذرا۔ ایک جبریر۔ دوسرا۔ ذرذوق۔ تیسرا اخطل اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ شعر کے چار قسم ہوتے ہیں۔ قسم اول مخزنیہ یعنی جن اشعار میں اپنا یا دوسرا لکھا مخزبان کریں۔ قسم دوم مدح یعنی جن اشعار میں کسی کے تعریف اور مدح بیان کی جائے۔ قسم سوم ہجو۔ یعنی جن اشعار میں کسی کی مذمت بیان ہو۔ قسم چارم نسب یعنی غزل کہنی اور عورتوں کا حال مثل عشوہ داغ از دوا دادا حرکات مشرقا کی بیان کرنا۔ ان چاروں قسموں میں جبریر کو سب شعراء پر فوقیت حاصل تھی اب ہم ہر ایک شعر ہر ایک قسم چار قسموں مفصلہ ذیل سی بطور نمونہ شاعر کا لکھتے ہیں اول قسم یعنی مخزنیہ یہ شعر جبریر کا ہے

اذا غضبت عليك بنو قحیل حبب الناس كلهم غصنا یا  
قسم دوم مدح میں یہ ایک شعر اس کا کافی ہے  
السنخیر من ذکب المطایا داندای العالمین بطون راج

مخزومین یہ قول  
نفض الطرف انک من غیبی فلا کتبنا بلغت ولا کلابا  
نسبت یعنی قسم چارم میں یہ شعر  
ان البین التي فی طرفها مرض قتلتنا فریحین قتلانا  
یصر عن ذالک حتی لا حراك به وهن اصتبق خلق الله ارکانا  
ابو عبیدہ بیان کرتا ہے کہ جبریر مذکور کے ہاں نہی جب وہ اور اس کے پیٹ میں تھا



## دوسری صدی کی شاعر

ایک خوب دیکھا وہ خوب یہ تھا کہ ایک بچہ کالا باون کا جادو پیٹ سی نکلتی ہی کودے ۸۹  
 لگا اور ایک کے ایک شخص کا شیوا اوسنی دبا کر مار ڈالا اس طرح سے اوسنی بہت  
 لوگوں کو مارا وہ عورت یہ خواب دیکھ کر ڈر کر ادھر بیٹی صبح کو بیان کیا اوس کے  
 تیسرے سرون نے یہودی کہ تو ایک بچہ جنی گے وہ شاعر ہو گا گو شہریر سخت مزاح  
 ناک چڑا مصیبت زدہ جب وہ عورت اوسکو جنی اوسنی بنام اوسنی حل کے جو خواب  
 میں دیکھا تھا اوسکا نام جریر رکھا (جریر بنت مین حل کو کہتی مین) ابو الفرج  
 اصمہائے کتاب اغالی میں جریر کے بیان میں یہ لکھتا ہے کہ ایک شخص نے جریر سے  
 پوچھا کہ کون شخص اچھا شاعر ہے اوسنی کہا کہ کہڑا ہو میں تجکو جواب بتلاؤں اوسکا  
 ہاتھ بڑھ کر اپنی باپ سسی عطیہ کے پاس لے ہوئے چلا گیا۔ اوسکا باپ ایک اپنے  
 بکری کے تین مونہ میں لے ہوئی چوس رہا تھا جا کر آواز دی کہ آیا باہر آؤ ایک  
 شخص بوڑھا بد بیٹہ پرانگندہ صورت جس کی ڈار ہی ہر بکری کا دودھ پینا ہوا تھا  
 باہر نکل آیا اوس شخص نے دیکھا کہ ایک بوڑھا ہی اوس کے ڈار ہی بکری کی دودھ  
 میں تھڑتھڑ پور رہی ہے جریر نے کہا کہ تو نے دیکھا اوس نے کہا دیکھا کہا اوسکو بھیجا  
 یہ کون ہے اوسنی کہا کہ مینی تو نہیں پہچانا جریر نے کہا کہ یہ میرا باپ ہی تو جانتا  
 ہے یہ کیوں بکری کی تھون میں سے دودھ چوس کر لی رہا تھا اوسنی کہا حضرت  
 سلامت یہ یہی آپ ہے بیان کبھی جریر کہا کہ اسکا نسب یہ تھا اگر وہ دودھ  
 برتن میں دوں گا اوس کے دوہنی کے آواز کوئی سن لیتا تو شک مانگتا اسلی  
 اوسنی دودھنا چھوڑ دیا یہی تاکہ کوئی دودھ نہ مانگے کہہ میں جا کر چھوڑ چکا کہ  
 دودھ لی لیتا ہی اب میرے سوال کا جواب ہو گیا اوسنی کہا کہ حضرت سلامت  
 اس مٹا کو حل کئے بندہ تو اپنے سوال کا جواب چاہتا ہے وہ ابھی حاصل نہیں ہوا

## دوسری صدی کی شاعر

۹۰ چہرے کہا کہ اس جیسی باپ کو جو ناپی اور نادر وجود ایسی جہتہ اور بیوقوف اور  
 بنیل ہونے کے اپنی باپ کے سب سے فخر کے اتنی شاعر دن پرلی دی کرے  
 اور اتنی شاعر و لکنا موہند کر رہا ہو وہ ہی بڑا شاعر ہی (یعنی میں بڑا شاعر ہوں)  
 کہتی ہیں کہ جب فرزدق شاعر مر گیا اور جریر کو اوس کے مرلی کی خبر پہنچے بہت  
 رونا اور لوگوں سے کہا کہ قسم خدا کے اب میں ہی تھوڑے دنوں میں مروں  
 گا کیونکہ دو شخص جب آپس میں ایک دوسرے کی دشمن ہوتی ہیں یا دوست جب ایک  
 مر جاتا ہے دوسرا بھی اوتسی جاتا ہے اور ایسا ہے ہوا کہ شاعر ابجریری میں  
 اوسنی ہی وفات پائی اسی سال میں فرزدق نے وفات پائی تھی چنانچہ ہم  
 ذکر کریں گے فرزدق کی حالتیں مر اوس کے اتنی برس کے ہوئی

### سلم الخاسر

یہ سلم شاعر و کا ہے عبداللہ ابن مسز کہتا ہے کہ مجھے یزید نے ابو عبد اللہ سی  
 روایت کی ابو عبد اللہ اس شاعر کو رکھا تھا وہ کہتا ہے کہ میں اوتسی پوچھا کہ  
 قربان شرم آئی سلم خاسر کیون نام رکھا یا (خاسر بمعنی زیان کا رہی) وہ نے  
 ہنسا اور کہا کہ میں گناہ میں پڑا کرتا تھا مدت تک پڑا اور پھر اچانا کہ قرآن کے  
 پہلے سے میرا حال اچھا ہو جاوی اور زیادہ تنگ ہو گیا مجھ کو بہت رنج ہوا  
 میں قرآن پڑھنا چھوڑ کر فستی و فخر کرنا شروع کیا وہ قرآن جو میری باپ کے مرثیہ  
 میں سے میری ماتہ آیا تھا اوسکو بیچ کر میں طہور خرید کیا بعضی کہتے ہیں کہ قرآن  
 بیچ کر دفتر شہر خرید کیا یہ خبر لوگوں میں مشہور ہو گئی لوگوں نے مجھے کہا کہ گفت  
 تو نے قرآن شہر بیچ کر طہور خرید کیا میں جواب میں کہا کہ حضرت سلا  
 الدین کو سوا اس کے اور کچھ نہیں بہانا کیونکہ جب میں قرآن پڑھتا تھا تنگ

## دوسری صدی کی شاعری

اب بطور واجب سے خرید کیا شیطان خوش ہوا میں عیشیں ہوں صحبت اوس لعین ۹۱  
کی اس طرح سے حاصل کی انکھیں تھنڈی ہوئیں سب لی میرا نام خاص رہیئے  
زبان کار رکھ دیا جب سی مینی یہ نقب پایا کہتی ہیں کہ جب کسی خلیفہ بر مکی  
سی اوس کے ہاتھ دولت کی لوگوں سی اوسنی کہا کہ میں رائج ہوں اب خاک  
نہیں ہوں (رائج بمعنی سود مند) ہی سلم مذکور اچھی جید شعراء میں سی گذرا ہے  
وہ بشارتیں داندھی کے شاکر دوئیں تھا ایک قصیدہ ہمدی خلیفہ سوم بنی  
عباسیہ کی طرح میں اوسنے کہا ہے وہ بہت اچھا ہی اولی اوسکا یہ ہی

حی للنزال بالسلام	علا وداع اولیام
لہیب کمنک و مفر	غی الخلود ادا المقام
والقداس کرت من الھوی	سکر العوے من المدام
فالقلب مضطرب الحشا	والعین نافق المناہ

یہ قصیدہ بہت بڑا ہی مثنوی نمونہ خروار — سلم مذکور اشعار جاہلیہ اور تاریخی  
عرب ہیں جانتا تھا وہ طریف اور مداح بادشاہوں اور اشعار فون کا تھا اوسکو  
الغلامات ہی بہت دیتی تھی وہ اپنے ہائیوں شعراء کو بانٹ کہا تا تھا اور ہر  
میں اور آتا تھا شعراء مجید میں میں تھا درمیان شہر ہجری کے موجود تھا

البطین

عبدالہ ابن معر تیان کرتا ہی کہ بطین شاعر بارہ بالشت کا قدر برمی بالشرین  
سی رکھتا تھا ہمنی اوس کے زمانہ میں کوئی لبنا اوسنی زیادہ نہیں دیکھا اوسکا  
یہ حالت ہے کہ جس عورت کو دیکھ لیتا اوسکا دم بہر تا باوجود اس خوب  
کی بد صورت اور پہونڈا ہے اس درجہ کا تھا کہ اگر وہ یکایک ادا نہ آوی

## دوسری صدی کی شاعر

۹۲ کی ساسی آنکلا وہ شخص بیک جانا کہ شیطان ہے یا شیطان اسی شکل کا ہوا  
 باہن ہر زندگی باز احسن تمام جہان کے آدمیوں ہی زیادہ تھا۔ ابن مقرب  
 بھگت میں لکھتا ہے کہ بطن شاعر ایک لوندی کو جو باشندی رنگ کے تھی چاہتا  
 تھا اوس کے کہنی کی لوگوں میں گیا اور اوس کی ساتھ شادی کے در خواست  
 کی انہوں نے کہا کہ آپ مسلمان ہیں ہم یہودی تمہارا ہمارا کیا ساتھ ہم نہ دیتا  
 جب اوسنی دیکھا کہ کسی صورت سے راضی نہیں ہوئے یہودی ہو گیا اور ہونے  
 اوس لوندی کی ساتھ نکاح کر دیا جب نکاح ہو چکا تو ویرس یہودی رہ کر چین  
 اور اگر ہر مسلمان ہو گیا تو نو پانچ من ذلک الخذلان۔ (بطن کی سنی چل میں)  
 یہ شاعر جو کہ تو بدل ہی تھا اس واسطے بطن نام اور نکاح کیا یہ اشتہار اوس  
 میں کسی اپنی قریب کا رشتہ کہتا ہے شاید کوئی کنواری ہو

لے بنا خمسہ ورمی انعمنا      وكان القتل للفتيان زينا  
 فلما لم يدع بدنا ورحنا      فوكنا لكنا كل فان قينا  
 فانك لو رایت نبی امینا      وسلا تهم وكرتھو طینا  
 لعمالب اکیات طلیو      لقله عزت وناہنته علینا  
 فلا یبعه بغیر فكل حی      سلیق من جھوف الہی خینا  
 بطن مذکور شاعر جید تھا غزل اچھی کہتا تھا مگر اوس کے شعر گواروں کی شہر  
 میں بہت مشاہیر ہوتے تھے

## ابو القاسم حماد

ابن نکلان کہتا ہے کہ ابو القاسم حماد بن ابی یعلیٰ شاپور ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ  
 شہزادہ بن المبارک بن عبد اللہ بنی کوفی غلام نبی بکر ابن ذوالین کا معروف

## دوسری صدی کی شاعر

بنام روایہ کے تھا۔ اور ابن قتیبہ کتاب معارف اور کتاب طبقات الشعراء ۹۳  
 میں بیان کرتا ہے کہ وہ غلام کنف بن زید الخلیل الطائی صحابی رفس کا تھا ایام  
 عرب اور اخبار عرب اور اشعار و انساب اور لغات خوب یاد رکھتا تھا علم تاریخ  
 میں سب سے اچھا تھا اسی شخص نے سب طوالت جن کی ہے اور سلاطین بنی امیہ  
 اوس کے بہت سستی اور اوسکو ماتی تھی وہ ہی اوسنی بہت رویہ اور انعامات  
 پاتا تھا۔ ایام عربیہ اور تواریخ ملک اوسنی بنی امیہ پوچھا کرتے وہ اسی واسطے  
 قدر پاتا تھا۔ ولید بن یزید انوسی نے ایک روز اوسنی کہا کہ جگر رو یہ کیوں کہتی ہیں  
 ایسا کیا کام تجسی ہوا جو تو اس نام کا مستحق ہو گیا اوسنی کہا کہ اسی امیر المؤمنین جس  
 شاعر کو آپ جانتی ہوں میں اوس کے شعر رو بہ کر سکتا ہوں یا کوئی آپ کے کسی کا  
 نام سنا ہو تجسی اوسکا حال اور شرسن یعنی پڑا ہے روایت کروں گا کہ تم مقرر  
 ہوگ کہ میں یہ نام کہی سکتی ہی نہ تھی اور اگر کوئے میری سامنی شعر پڑھے  
 پڑانا ہو یا میں تمی شعر کو پرانی سے تمیز کر سکتا ہوں پھر ولید نے پوچھا کہ کتنے  
 شعر جگوا دیو گے اوسنی کہا کہ بہت یاد ہیں اگر آپ فرمائیں تو ہر ایک حرف کی  
 حروف چاسی ترتیب وار سو سو قصیدہ ہری سو سے مضامین شعراء جاہلیہ اور  
 اہل اسلام کے ہر لون۔ ولید نے کہا کہ اچھا آج میں تمرا امتحان لوں گا  
 حکم دیا کہ پڑا اوسنی قصیدہ پڑنے شروع کئے اتنی پڑی کہ یزید گہرا گیا اور  
 تنگ ہو کر اڑھ بکڑا ہوا اگر ایک اور شخص کو پہلا دیا کہ وہ سنی جائی تاکہ صدق  
 اور کذب اوسکو دریافت ہو وادی کہنا ہی کہ وہ ہزار تو سنی قصیدہ فقط  
 شعراء جاہلیت کا پڑنے پایا تھا کہ ولید کو جبروی گئے اوسنی کہا حضرت سلا  
 ابھی اہل اسلام کے بہت باقی ہیں ولید نے کہا کہ ایک ہزار درہم اوسکو دو

## دوسری صدی کی شاعر

۱ وہ واقعہ بھی پیش کیا ہے کہ اس کی کئی ہزار قصیدہ نوک زبان پر ہے۔ ابو محمد  
حریر نے صاحب کتاب مقامات حریری اس شاعر کے حال میں درمیان کتاب  
درہ انوار میں کے یہ بیان کرتا ہے کہ اس کے ناخذ کوئی اس راز میں نہ تھا  
نہ اب معلوم ہوتا ہے کہ جو۔ حاد روایہ مذکور کرتا ہے کہ میں نیرید بن عبد اللہ  
بن مروان کی خدمت میں بہت رہتا تھا اسی سبب سے اس کا بہائی ہشام محبی  
خفا کر لکھتا تھا جب نیرید مر گیا اور ہشام والی برپا ہوا اسی چپ کر میں اسی  
گہر میں نہ رہا ایک برس تک میں گہر سے ایسے نکلا مگر جو لوگ میری بہائی بندہ  
معتقد تھے اور بنے پاس چپ کر مئی جایا کرتا جب میں دیکھا کہ اب میرا ذکر کوئے  
نہیں کرتا اور نہ کوئی جانتا ہے کہ وہ یہاں ہے یا نہیں۔ جو حرف نماز میرے  
پر ہل کر جامع مسجد میں جو درمیان کو چر کے تھے گیا نماز پڑھ کر جب فرشتے  
دیکھا کیا ہوں کہ دو سہا ہے ملک الموت کے صورت میری اوپر متعین ہوئے  
کہڑی میں ابو ہریرے مجھے کہا کہ اسی حاد امیر یوسف بن عمر ثقفی نے جو عراق کا  
والی ہے تجھ کو یاد کیا ہے اور سیرت میری جان سی نکلی گئے ولین مئی کہا کہ  
اسی واسطے میں گہر سی نہ لکھتا تھا وہی بات پیش آئے جس سے میں ڈرتا تھا۔  
میں اوں سپاہیوں سی کہا کہ اگر اجازت دو میں اپنی گہر میں جا کر اپنی اہل و  
عیال سی ملکر اوکو رخصت آخری کر اوں پر تمہاری ساتھ چلا چلون کیونکہ  
اب پھر زندہ آیا محال معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پھر گز نہ ہو سکی گا لہذا  
سنگ آمد و سخت آمد اؤنگے ہر اوڑھ چکے تھو لیا جب بارحام میں پہنچا میر  
لال محل میں تھا بھی ہے وہاں نیگے مئی چپ کر باب سلام کیا اوس کے  
پرے طرف ایک پردہ ہشام کا لکھا ہوا بینک دیا اوس میں پر لکھا ہوا تھا

## دوسری صلیبی شاعر

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامجد الہ شہام امیر المومنین کی طرف سے یوسف بن عمر <sup>ثقفی</sup> ۹۵  
 کی نام پر ابجد پڑتی ہے اس نام حاد اور اویہ کی پاس کسی کو بیچ کر بلا اور اس کو  
 بخون و خطر ہاری پاس و اند کر دی پانسر دینار اور ایک اونٹنے ساڈنی کو دے  
 ہوئی جو بارہ روزین دمشق تک اوسکو پہنچادی دینا — مینی دینار مینی اور اویہ  
 پر سوار ہو کر بارہ روزین درمیان دمشق کے آکر شہام کی دروازہ پر پہنچا ابا  
 اندر آئی کے چاہی حکم ہوا آواز دے جاکی کیا دیکھا ہوں کہ شہام شیش محل میں ہے  
 اوس مکان میں سنگ مرمر کے فرش اسطور پر کے ہوئی تھی کہ دو بہرون کی دریا  
 ایک سونے کی دھاری لگی ہوئی تھی اور شہام سرخ گتہ پر پوشاک سرخ چڑیا  
 کی پہنی ہوئے بیٹھا شک اور خیر کے لپٹ چار طرف سے آتی تھی مینی جا کر سلام  
 کیا اوسنی و علیک السلام کہا اور فرمایا کہ میری نزدیک آکی بیٹھ مین پاس گیا  
 اور پیر اوس کے چوٹی اتنی مین دونوں دیاں جو بصورت پری پیکر کہ اون جیسی مینی  
 کہی نہ دیکے تھیں آئین اون کے کا نوہن دو بائے موتون بیش قیمت کے پرٹے  
 ہوئی تھی — شہام نے پوچھا کہ اسی حاد تو کیسا مینی اور کیا حال تیرا ہی مینی کہا  
 اچا ہی یا امیر المومنین یہ کہا کہ تو جانتا ہے مینی جگو کیون بلایا مینی کہا کہ کچھ معلوم  
 نہیں کہا کہ مینی جگو اسو اسلی بلایا ہے کہ ایک شہر کسی شاعر کا جگلو یاد آگیا تھا مین  
 نہیں جانتا کہ وہ کسا شہر ہے تو جگلو تھادی مینی کہا کہ فرمائی اوسے یہ شہر تھا  
 ودعوا بالصبح یملأ فوات <sup>قنہ فی عینہا ای یوت</sup>  
 مینی کہا کہ یہ شہر عدی بن زید عبادی کے قصیدہ مین کا ہے اوسنی کہا کہ اوس  
 قصیدہ کو پڑھ مینی یہ قصیدہ پڑا

یقولن لما تأسف فبق

کہ العاذل فی وضع الصبح

## دوسری صدی کی شاعر

۹۶ دیلمون قلمک یا ابتداء  
والفلیح عند کم ہو حق  
لست الذی انا کثر والذی لیس  
أحکون یلومنی اذ صلیت  
اس قصیدہ کو پڑھتے پڑتی اس شریک پیچا جو ہشام کی پڑا تھا  
و دعوا بالصبح یوما جارت  
قینہ فی عینہا ابدا  
قد متہ علقار کین الذی  
حقوق لافها الواو و  
مراجت لا طعمها من یذوق  
مطافیقھا فاقیع کالیا  
ثم کان المزاج ماضیا  
لا حواء آجن ولا مطر و

یہ شریک ہشام مذکور سنگریت خوش ہوا اور کہا کہ اسی لوندی شریک پڑا تھا  
پیارا ملا لیکن یہ خبر صحیح نہیں ہے کیونکہ ہشام شریک نہ پتا تھا اسلئے اب اس  
قصہ کا ذکر کرنا کچھ ضرور نہیں — مادے کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے اوسنی کہا کہ  
ان دو لوندیوں میں سے ایک لوندی رحمت کیجئے کہا کہ دونوں مجھ کو دین میں آؤ گے  
زیور اور کائے بانوں کی — اور مادہ مذکور کو اپنی گھر میں آنا راہ پر ایک کانین  
جو اوس کے واسطی پہا کر کہا تھا روانہ کیا مادے وہاں جا کر دونوں لوندیاں  
او کی زیور اور جو کچھ ضروریے اسباب چاہی تھا موجود پایا مدت تک وہاں رہا  
ایک لاکھ دہم آؤ سے بطور انعام پائی حریر سے لی یہ حکایت اسی طور پر ہے  
ہی — یہ حال یوسف بن عمر الشافعی کا نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ عروق کا دوسرا  
تاریخ مذکور کے یہ تھا کہ انوسے اوسکا خالد بن عبداللہ الشافعی تھا جیسا کہ  
ہے اوس کو تاریخ ولایت کی اور منزل ہونا اوسکا یہ حال اور لوگوں  
چونکہ یوسف بن عمر کے ساتھ چپان گیا ہے اسلئے ہم نے یہاں لکھ دیا مادے



## دوسری صدی کی شاعر

انبار اور اچھی شہریت میں درمیان شہر اچھری کے اوسنی وفات پائی بیدایش ۹۷  
 اوس کے درمیان شہر اچھری کی ہوئی بعض کہتی ہیں کہ ایام خلافت مہد کے میں فوت ہوا  
 بروز ہفتہ چھی تاریخ ماہ ذالحجہ ۱۵۸ ہجری میں وفات پائے یہ واقعہ حادثہ کا ایک  
 گانوسی الزدین جو مصنفات ناسخہ ان سے ہی واقع ہوا

## عجرو

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنت اوس کے ابو عمر بعض ابو یحیی بیان کرتے ہیں نام اوس کا  
 حاد شیا عمر بن یونس بن کلب کارنیو الا کو فہ کا یا بموجب قول بعضی کے باشندہ  
 واسطہ کا یہ شخص غلام ہے نبی سو آۃ ابن عامر بن صصہ کا مشہور بنام عجد  
 یہ شاعر شہر اچھری امیہ اور عباسیہ کا ہی مگر شہرت اوس کے ایام عباسیہ  
 میں ہوئی تھی درمیان زمانہ خلافت مہد کے کی وہ بغداد میں اگر رہا علی بن  
 جد کہتا ہے کہ ایام مہد کے میں یہ شاعر ہماری پاس اگر رہی ہے — حاد —  
 عجد — مطیع بن ایاس کنانی — یحیی ابن زیاد — یہ سب شاعر کا مل تھی  
 لیکن چونکہ ہمارے قریب ادھری ہوئی تھی اسلی کچھ سری بات یا خباثت او  
 ہنسی شہر نہ کر سکتی تھے اور حاد عجد اچھی حید شہوار میں سے تھا وہ بشار  
 ابن برد کے چوک تارہا تھا اور بشار بھی اوسکا نائب تھا حاد کے اشعار  
 بشار کے چو میں بہت نادر ہیں اگر اونہیں بخش تہا تو میں بیشک لکھا مگر بعض  
 اشعار جنہیں ثقاہت پائی جاتی ہے لکھا ہوں یہ دو شعر بشار کے حاد کے  
 صہین کے تھی

اذ اجنت فی الجحیم ابدا  
 فلم تلق الا ذات کتب  
 فقل لا یحیی من تلغ الخ  
 و فی کل صراف علیک یمین

## دوسری صلیبی کی شاعر

۹۸ اور پہلی شاعر نے کہی ہے

نعم الفتى لو كان يصيبه  
وهو وقت صلاته حماد

وأيضا في شوب المائدة وجهه  
مينا ضربه بعد الحساب سواد

کہتی ہیں کہ وہ تیر چپلا کرتا تھا بھیس یہ کہتی ہیں کہ اوسکا باپ ہے تیر گرتا وہ نہ بنا  
تھا وہ شاعر غریب ہنوز تھا اوسپر بہت زبردتی یعنی کافر ہونے کی بھی لگائی گئی  
ہی کہتی ہیں کہ درمیان اوس کے اور ایک امام بکیر کے جو ائمہ کبار میں سے گذرا  
جس کے نام کے تصریح کرنے مناسب نہیں ہے بیت دوستی ہی جب آپس میں کہ

رمید گئے اگلی اور اوسکو خبر نہیے کہ وہ بھگوترا پہلا کہتے ہیں اوسوقت حواس  
یہ شعر کہہ کر تہہ میں اوسکے پاس بکیر کر رہے

ان كان نسكك لا تشتر  
بغير ثمن وانما ص

فانصدقني كيف شئت  
مع الاداني والاشا

فلطالما ذكيتني  
وانا المصدق على المعاص

ايامنا خذها ونعطى  
في اباديق الرصاص

یہ شعر بھی اوس کی عین

فانصمت لوالدك في قبضة الله  
لاقصوت عن لحي واطنبت في حذرك

ولكن بلائي منك انك بنا راح  
مايك لا تدرى باباك لا تدرى

اخبار اور اشعار اوس کے شہر میں درمیان ۱۱۷۱ ہجری کے فوت ہوا

الحلیل

ابن فلکان کہتا ہے کہ نام اوسکا عبد الرحمن خلیل ہے شیاعمر وین نیم فرایدے

کا کہ فرمودے راہ دہی بکیر ہے یہی کہتی ہیں وہ علم تو میں امام تھا

## دوسری صدی کی شاعری

علم عروض ایجاد کیا اور پانچ وائزوں میں اس علم کو مختصر طور پر بحر نکالیں اور اس کے بعد انھوں نے ایک اور بحر پڑائی اور کلام متدارک رکھا کہتی ہیں کہ خلیل مذکور نے بحر شریعت میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ہے کہ مجھ کو ایک ایسا علم سکھاتا جو کسی نے محسوس ہی نہیں کیا اور کوئی بحر میری نہ جانتا ہو اور جس سے وہ جاری ہو جب جگہ کے پیرا اللہ تعالیٰ نے علم عروض اس کے نقیض کر دیا خلیل مذکور کو علم ایقاع — اور علم موسیقیت اور نظم میں بہت بہارت تھی بسبب اس کے اور علم کی یہ علم عروض اوسنے نکالا کیونکہ یہ دونوں علم اسپین قریب اور ایک دوسرے کی نزدیک ہیں حمزہ بن حسن اصبہانی خلیل کے تحقیق درمیان کتاب تیسرے کے یہ لکھتا ہے کہ خلیل نے یہ علم اپنی ایجاد سے نہیں نکالا بلکہ اوسنی تصنیف کی ہے یعنی علم موسیقی اور نظم سے یہ اصول علیحدہ کر کے افق پر ایک فن بنا کر کہہ کر دیا ہے مگر یہ ہے اوسنی کتاب میں اور سنی لکھا ہے کہ جب سی اہل اسلام کا شیوع ہوا کسی نے اس علم کوئی نہیں نکالا ہے جس کے اصل علماء عرب نے نہ نکالی ہو وہی سوار خلیل مذکور کے کیونکہ اس علم کے کوئی اصل نہ کسی حکیم کے مقرر کی تھی اور نہ کوئے اس کے مثالی مقابل اس کے سابق میں ہو چکے تھے اس علم کو خلیل مذکور نے دہوں کی موگری کی آواز سے جب وہ کنڈی کرتا تھا نکالا ہے خلیل مذکور صنایع اور عاقل اور عالم اور بر و بار آدمی تھا — نضر بن شعیب بیان کرتا ہے کہ خلیل مذکور ایک کوجہ میں در بصرہ کے رہتا تھا وہ اس طرح کا مشیت سے تنگ تھا کہ وہ دوسری ہی زمین سے گئے تھے بڑی دشواری سے قوت لایموت حاصل کرتا تھا مگر اوس کے شاگرد اور کتب میں بسبب اوس کے علم مخترع کے اور آتی تھے وہ یہ ہے کہ خلیل مذکور کہنا کرتا تھا کہ میں اپنا دروازہ گہرا بند کر کے بیٹھا کرتا ہوں تاکہ میرا غم اور رنج مشیت میں

## دوبنہری صدی کی سماع

۱۰۰

تجاویز کر کے چھایوں میں نہ پھلا جاوی اور یہ ہیں خلیل بیان کیا کرتا تھا کہ جب چاہیں  
برسکا آدمی ہوتا ہے۔ اور اس کے عقل اور ذہن ترقی پاتا ہے مگر بعد اوس سال  
پہر روز بروز گھٹتا ہوا چلا جاتا ہے۔ ترکیب ہنس ٹٹک اور صاف ذہن آدمی کا وقت  
میں ہوتا ہے۔ خلیل مذکور کا کچھ رتبہ خورش کا سیلان بن جیب ابن المہلب  
بن ابی صفرة الاندلی کے سزا کا سنی مقرر تھا یہ شخص دلی فارس اور اجاز  
کا تھا اس نے ایک مذہب خلیل کو فرمان لکھ کر طلب کیا تھا خلیل نے گیا اور اس کے پروان  
کی جواب میں یہ شعر لکھ کر بھیجے

ابن خلیل سلمانی قال: وفي غلة خيالي لست ذا مال

شعب بنفسي لا اراى اسما يموت هذا ولا يبقى علال

الذوق عرق لا ولا الضعيف ولا يذوق فيه حلا حلال

والفقر في النفس لا ذل لا نعمة ومثل ذلك الغنى في النفس والمال

یہ شعر سلیمان نے لکھا کہ خلیل مذکور کا رتبہ بند کر دیا اور سوت خلیل نے یہ شعر لکھا

ان الذی فتح في هذا فن للذوق حتى تحف بال

حومتي ما لا فليلا فانا ناذله في مالك حوماني

جب یہ شعر سلیمان نے سنی پر رتبہ مقرر کر دیا اور اس بات کی جرح پڑی

ان ایک پروانہ خلیل کے نام پہنچا خلیل نے یہ شعر اوس کی جواب میں لکھا

وذا لای یبکی فی الشیطان ان ذلک منھا التیج بجاءت من لیعان

لا تجب الخیر من حبی قال الکاتب الحسن لیس فی الانضاحیلا

کہی میں کہ ایک دفعہ عبدالرحمن مفتح۔ اور خلیل مذکور کے ملاقات تمام شب

کی ہوئے ساری رات دونوں باتیں کرتے رہے جب صبح ہوئے اور انکے

## دوسری صدی کی شاعر

اگ ہوی اوسوقت خلیل سے لوگوں نے پوچھا کہ عید اللہ مذکور کیا آپ کو معلوم ہوا خلیل ۱۰۱  
 لی کہا کہ اس شخص کو علم تو بہت ہے مگر عقل کم ہے۔ جب ابن مقفع سے پوچھا کہ  
 آپ ہی خلیل کو کیا پایا اوسنی کہا کہ خلیل کو علم کم ہے مگر عقل زیادہ ہے  
 — اوس کے تصانیف سے کتاب العین علم منت میں منسوب ہے۔ اور کتاب العین  
 علم عروض میں — اور کتاب التواہد — اور کتاب النقط والشکل اور کتاب  
 النظم موسیقی میں — اور کتاب فی العوایل عوین اور اکثر علماء جو کتب لغت سی  
 واقفیت نامہ رکھتے ہیں یہ بیان کرتے ہیں کہ کتاب العین پوری خلیل کے تصنیف  
 نہیں ہے اس کتاب کو شروع اللہ اوسنی کی ہے بلکہ اول اوس کتاب کو ہی  
 مرتب کیا اور نام ہی اوسکا کتاب العین رکھا مگر پوری کر کے نہ پایا تھا اوس کے  
 شاگردوں نے مثل نظریں شمس و غیرہ فی جو اوس طبقہ میں موجود تھی مانند  
 سورج سدوسی — اور نظرائں علی الجہنمی وغیرہ نے پوری کی مگر جسا  
 اوسنی دنیاچہ میں دوسرے کیا تھا ویسی جب طیارہ ہوئی اوسوقت انہوں نے اول  
 سی وہ دیا چ نکال کر اویگا یا یہ خلیل سے بعد معلوم ہوتا ہے کہ جسا انداز  
 ڈال اور وہ اوسے ادا نہ ہو سکے اس بات میں ابن درستی نے ایک کتاب  
 تصنیف کی ہے اوس میں یہ حال سترہ جگہ لکھا ہے وہ کتاب یہ ہے کہ میں  
 ہیں کہ خلیل مذکور کے ایک بیٹا تھا ایک روز جوہ گہر میں گیا اسے باپ کو ایک سر  
 کی قطع کر کے ہوئی پایا دوڑا ہوا آیا لوگوں سے کہنی لگا کر یہ باپ  
 کو جن جہت گیا ہے لوگ گہر میں آئے خلیل سے یہ حال اوس کے رشتے  
 کا بیان کیا خلیل نے یہ شعر اوس کے رشتے سے مخاطب ہو کر کہے

لاکت بعد ما قول عدل نبی      اوکت بعد ما قول عدل لک

## دوسری صدی کی شاعر

۱۰۴ لکن جعلت مقالا فضائلہ جعلت انک باہل فاعل و تات

خیل نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص میرے پاس علم و وقف سیکھنے آیا کرتا تھا جو کہ وہ  
گندہ و زین تھا مدت تک اوسنی سیکھا مگر کسی قطع کر لی اوسکو نہ آئے میں ہی اسی  
اوس سے تنگ ہو رہا تھا ایک روز میں اوسنی کہا کہ اس شر کے قطع کر  
اذلو کس طمع شیانفہ عاۃ و جافنہ الی ما لیس تطیح

آئی خواص کے موافق غلط و صحیح کسی نے قطع کر کے چل دیا پھر کسی میری باتیں  
وہ نہ اگر تنگ ہو کر اوس کی عقل اور فطانت پر غیب آیا کہ باوجود ایسی گندہ  
وین ہونے کے میرا مطلب اس شر سے کیونکر سچ گیا خلیل کے خبر میں بہت ہیں  
مختصر کر کے ضروری لکھ گنن۔ سیوریہ نی اوسی ہی علم ادب سیکھا کہتی ہیں  
کہ خلیل کے باپ کا نام احمد اول ہے اول بعد نام رسول اللہ کی کہ اول کا نام احمد  
ہی رکھا گیا پشتر اوستی کسی کا یہ نام نہیں تھا پیدایش خلیل کی درمیان تنہا  
پس کی جوئے شہد میں باشرع میں حب اختلاف و فوات باسی یعنی یہ ہے  
کئی میں کہ چوتھ برس کے اوس کے عمر جوئے ہی

## ابو الفضل العباس

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو الفضل العباس بن الاجف بن الاسود بن طلحہ بن  
مردان بن کلدہ بن خزیم ابن شہاب ابن سالم بن قتیبہ بن کلیب بن عبدالم  
بن عدی بن حنیفہ بن بلیم حقی الذہب یا مہر کا مہر ابوالمشاعر مشہور تھا اوسکا  
ایک دیوان بھی ہے تمام دیوان مذکورین غزلیں پوری ہوئے ہیں مگر کسی کے  
روح میں قصیدہ اوسکا کہا ہوا دیوان میں نہیں ہے وہ شاعر بہت لطیف  
میرزا بن علقمہ تھا اوس کے باریک شعر یہ ہیں ایک قصیدہ میں ہے

## دوسری صدی کی شاعر

یا ایہا الرجل المعبود نفسه  
اقسی فان شفاعة الاضداد ۱۰۳  
فی البکاء لم یجمع عندک فاستمع  
عند الغنی لک دمعها عدداً  
من ذایعی لک عندی تمکلی بها  
ارایت عینا للبکاء نغمار

وله ایضاً

نعت یظن مع العباد الذی للوہ  
خیر له من راحة فی الیاس  
لا یحیتکم لما عانتکم  
لکن عندی کبعض الناس  
وله ایضاً

وحدائی یأسعه عھا خدی  
حدونا فدی من حدینک یأسعه

عھا ما هو فی القلب عی  
فلیس له قبل ولیس له بعید

شیر اوس کے تمام جید میں وہ شہید یا شہداء ہجری میں فوت ہوا اوسنی روزگیا

نوی۔ اور عباس بن الحنف اور بشیر خازرہ یہ لوگ بے فوت ہوئے

تہی جب رشید کو اتنی خازرون کے خبر دی گئے اوسنی مامون کو حکم دیا کہ

سب کے نماز پڑھو پہلی اوس کے سامنی ایک جنازہ رکھا گیا مامون نے پوچھا

کیہ کہن ہے لوگوں نے کہا کہ ابراہیم موصی کا جنازہ ہے مامون نے کہا

کہ اسکو سب کے بھی رکھو۔ پہلی نماز عباس بن الحنف کے جنازہ کے

پہری جب نماز سب خازرون کے پھر کمر ذاعت پاکر مامون چلا اوسوقت

یاسیم بن عبد اللہ مالک خراسانی نے پوچھا کہ آپ عباس بن الحنف کے

کیون اول نماز پڑھے وجہ ترجیح کے کیا ہے باوجودیکہ مروی سب برابر

تہی مامون نے یہ دو شعر پڑھے

وسعی لھ الناس فقالوا لھما  
لھما اللھ شفع لھما کتاب

## دوسری صدی کی شاعر

یہاں غنی شعریہ کی خدمت غنیم  
 ابی یحییٰ الحبش الحاحہ  
 یہ کہا کہ تو جانتا ہے یہ شعر کے میں نے کہا جاتا ہوں مامون کے کہ جس نے یہ شعر  
 کہا کیا وہ تہمید نہیں ہے کہا ہے ابی یحییٰ سند دار  
 ابن میادہ

نام اس شاعر کا زبان ہے وہ شاعر کا اور ماں اور اس کے بیادہ ہے وہ جو  
 ابی یحییٰ اور اس کے ہے اس شاعر کو اور اس کے والدہ بیادہ مامون کے کہ جس نے  
 اور یہ کہا کرتے تھے کہ قافیہ اور شعر کے واسطے کہ جس نے کہا کہ میرا نام رکھوں  
 ہوا اس پر مسئلہ وہ ابن میادہ مشہور ہوا۔ کہ یہ شعر شاعر کو کہ وہ ولد ابن زید  
 ابن عبد اللہ کے خدمت میں گیا اور اسے شعر پڑھی ولید کے حکم دیا کہ ہمارے  
 شعر کار میں لگا کر جب اس کو کہہ رہی رہے وہ کہہ کر گئے انشا دھن ماور کے  
 ایک قصیدہ ولید کے عرض میں کہا میں یہ شعر ہے کہ

الابیت شعریہ الی ابن ابیہ  
 غنی لیلیٰ بیت دشتی لہ  
 وہاں دیکھو الہ ہا صوات شہادہ  
 بطاعن من ہل حقی الی حیل  
 فان كنت عن ثمان اللواتی  
 فاصبح علی الودی واجمع اذا قمتی  
 بی ہما نبطت علی قبا  
 وقطن حید حین اود کئی عقلا  
 ولید نے کہا کہ جاؤ میں ایک سوانح سرخ اور ایک سوسناہ لکھو گے  
 نام ہمارا مصدق ملک کے پاس لکھاؤ وہ لکھو دگا۔ ابن میادہ نام لکھو  
 مصدق لکھو کہ پامیں گیا اور اس کا ابداعہ اوو طرح کے اونٹ دینے  
 کا ہوا تمہیں حکم ولید میں اسے کوئی کہنے جاہی ابن صافہ نے ولید کو  
 غرضی کی اور یہ دیو شعر اور ہستی غرضی میں لکھے



## دوسری صدی کی شاعر

الہی علیہ السلام ان ادوا فی عطیتک ارتدا ۱۰۵

ان دونوں بھائیوں میں شستا  
مقتدا عطیتھا دھا جھا دا  
وید نے بہت خط سے مصدق کو لکھا جب اوسنی موافق اوس کے لکھنے کے  
مہر ریسرٹ اور ٹیکلون اور کھونٹوں کے ابن میا وہ کو سب اوت دی وہ اپنے  
قوم میں یہ انعام لیکر چلا گیا

### نمیری

نمیری شاعر کا نام منصور ابن سلیم ابن زرقان ہے وہ راس عین کا رہنما  
کیت اوس کے ابو الفضل — عبداللہ بن متیر کہتا ہے کہ جیسے ابو زباجھا ک  
بن رجا کو فی نے بیان کیا وہ کہتا ہے ابن عبد ربہ نے یون نقل کیا کہ منصور نمیر  
یعنی شاعر مذکور ایک روز اپنے دوست قتالے کی پاس گیا نمیری مذکور قتالے  
کی بہت تعظیم اور کریم سبب اوس کے قناعت اور دیانت اور علم اور ادب کے  
کیا کرتا تھا اوس کے اوس کی کہی نہیں لائے ہو کر تے ہی قتالی نے نمیری  
کی چہرہ اتر ا ہوا دیکھا اور رنجیدہ پایا اوسی پر چا کہ آج آپ آزر دہ سی کون  
ہو رہے ہیں نمیری نے کہا کہ میرے زو جہ عین روز سے جتنی کو ہے در دزہ او کو  
ہو رہا ہے اب تک کچھ پیدا نہیں ہوا تین روز اور سکو تر پتی ہوئی گذر گئے ہیں  
قتالی نے کہا کہ افسوس کے بات ہی باوجود اس کے کہ اوس کے دوا بہت  
آسان اور تیرے پاس ہی چہر تو دو اگر نہیں تعافل کرتا ہے اوسنی کہا کہ وہ  
کیا ہے — قتالے نے کہا کہ ہارون رشید سے اوسکا ستاج کروادی کیونکہ  
اکثر حورتوں کو بوقت ولادت سبب تنگ فوج کے دشواری ہو گئی ہے  
رشید کا غایہ چونکہ بڑا ہے وہ راہ کو لے گیا فوراً پھر جن دیے نمیری یہ لکھ

## دوسری صدی کی شاعر

۱۰۶ سنتی ہے خالی سے بہت خوابو کر کہنی لگا کر افسوس ہے کہ میں تجسی کہی ہے یہود  
اور اس طرح کی زخرفات نہیں کہتا تھا تو اس طرح سے میری پیش آیا ہے  
وہ بادشاہ کی نام کی توسلے امانت کی۔ قتالی نے کہا کہ ظاہر ہے کی گہرا  
نہیں آپ ہے لیکن گویا ان دینی سکھائی میں (زیری شیعہ تھا) یہ سنکر اور  
بہن زیادہ غصہ ہوا اور اس وقت رشید کے پاس جا کر سارا حال بیان کیا رشید  
پر بہت کڑ سنکر ایسا غصہ میں جو شرمین ہوا جس طرح ہتیا چوہی پر جوش مارا  
گرتے ہی اور قسم کھائی کہ قتالی کو قتل کرونگا۔ جعفر ابن یحییٰ قتالی مستوب  
کا دوست اور قریب اس کا تھا اس نے رشید سے عرض سروس کر کے اس کے  
جان بخشی کر دے بعد خذروز کے قتالی مذکور رشید کے خدمت میں بوقت شب حاضر  
ہوا رشید یبیب اس کے علم اور ادب کے بہت خاطر اس کے کرتا تھا  
قتالی نے ادھر ادھر کا ذکر کر کے رائیون کا ذکر لگا لیا پر یہ قصیدہ سیر  
کا پڑھ کر سنایا

سأد من الناس طبع هائل؛	یعلو النفس بالباطل
یفلذ ذریۃ النبی و یب؛	جذب خلد الجنان القتال
و یلک یا قاتل الحسین لقلہ	لذات عجل یذی بالخال
ای حباء حبوت اخلہ؛	احزابہ من حواء التاکل
بای وجہ نلقا النبی وقد	دخلت فی قتله مع الہ اخل
لمر و اطلب خلد اشفاحہ	اولا فی روحہ مع التاہل
ما لک ضد فیما لقاتلہ	لکنتی تداشیک فی الخادل

یہ قصیدہ بہت بڑا ہی غرضیکہ جن وقت وہ پڑھا ہوا اس شہر پر پانچا جس میں

## دوسری صدی کی شاعر

بلخ فذک اور غلامیہ کے عداوت کا ذکر آیا اور ابوبکر صدیق رض اور غرق ۱۰۴  
رض کا عالم ہوتا ثابت کیا رشید نے سنتی ہے اون اشعار کی کتاب سے کہا کہ یہ  
شعر کس کے ہیں کتابی نے کہا کہ اسی امیر المومنین پہ شعر تیری دشمن نمبری کے  
میں رشید نے حکم دیا کہ اوس حرامزادہ کو لاؤ رشید کو نمبری کے شیعہ ہونے  
خبر تھی وہ چاہا ہوا حالت یقینہ میں رہتا تھا ان اشعار سے اعتقاد قلعے جب ظاہر  
ہو گیا ابو عاصمہ شاعر کو جو کہ زید یون میں سے ایک شیعہ شیعیان نبی عباس میں کا  
تہا بلو اگر حکم دیا کہ اسی وقت کو چہ میں جا کر منصور خیرے کو پکڑ لاؤ اور اوس کے گدی  
میں کو زبان نکال کر کاٹ ڈال پھر پیر کاٹ پھر گردن مار اور سر کاٹ کر سر  
پاس لا اور بعد حملے کے اوس کی جثہ کو سولی دی چنانچہ ابو عاصمہ گیا جب بالآخر  
یہی کو چہ کے دوازہ پر پہنچا آگے سے جائزہ نمبری کا آتا ہوا مابا بدون ماری ہے  
وہ مر گیا اسلئے اوسے راجت کر کی رشید کو اطلاع کے کہ جہان پناہ وہ مر گیا  
جب میں دروازہ میں گیا آگے سے جائزہ آتا ہوا یا رشید نے کہا کہ تو نے  
اوس کا لاشہ جلا کیوں نہ دیا یہ بھی خطا ہوئی یہ حال ارج شمیم میں لکھا ہے

### مقتع الخراسانی

کر چہ یہ شخص شاعر ہیں ہے مگر چونکہ اوسنی دعویٰ خدا سے کا کیا تھا اور چند  
شعبہ اوسے ظاہر ہوئی ہے اسلئے اس کا ذکر بھی میں لکھا ہوں واضح ہو  
کہ ابن خلکان نے اپنی کتاب وفیات الاعیان میں یہ لکھا ہے کہ مقتع خراسانی  
کا نام عطاء ہے اوس کے مان کا نام حکم معلوم نہیں کیا تھا ابتداً حال میں وہ  
ایک دیوبے تھا مرو میں رہا کرتا تھا جادو بہت جانتا تھا اوسنی لوگوں سے  
یہ بیان کیا کہ خدا تعالیٰ بطور آواگون کے دنیا میں ہمیشہ سے پیدا ہوتا رہا

## دوسرے صدی کی شاعری

۱۰۸ اسطور پر کہ اولین اللہ تعالیٰ نے صورت آدم کے قبول کر کے دنیا میں بود و باش  
ایک اس کے دلیل یہ ہے کہ لایکہ کو سجدہ کرنے کا حکم ایسا سطر ہوا تھا چنانچہ اہل بیت  
نہ کوئے سجدہ کی طعن در اندہ اللہ ہوا بعد از ان حضرت نوح علیہ السلام کی صورت میں  
پیدا ہو کر اپنا نام نوح رکھا اوس کے دلیل یہ ہے کہ تمام جہان نیز اوس کی  
کشتی کی غرق ہو گیا اگر خدا ہوتا تو کس طرح پرچھا کیونکہ آدمی سب خوب گئی  
پھر کس طرح پر ہر ایک وقت میں ایک نبی بنکر ظاہر ہوا یہاں تک کہ اوسم خلا  
کی شکل میں خدائی پیدا ہوا اب میں دو ہی خدا ہوں جو اوسم کی شکل میں  
سی شکل کرتے ہیں کہ ہوا باتیں کر رہا ہوں جبار اور عوام ابنا سنے اوس کے  
کی تصدیق کر کے سب سے مان لیا اور یقین کر لیا کہ تو شک خدا ہے چنانچہ اوس  
پوچھا جاری ہو گئے تھے مگر جو لوگ عقلمند تھے انہوں نے اوس کے کہنے کو ہرگز مانا  
نہ کیا طرفہ تر یہ کہ وہ بہت بد صورت اور ایک آنکھ سے گانا بھی تھا مخالفین آدھے  
ڑتی رہی تھے اوسنی لوگوں کو بل ایمان کرنے کے واسطے ایک چاند بنا یا او  
ستارہ اوس کے کہ وہ تھی وہ چاند وہ نہیں کی فاصلہ کی راہ پر سے دکھائی  
دیا کرتا تھا ہر غائب ہے ہو جایا کرتا تھا اسلئے اور زیادہ لوگوں کو اوس کا  
اعتماد ہو گیا تھا شمر اوسے اس چاند کو اپنے اشار میں باندھا ہے چنانچہ  
ابو العلاء مسمی کہتا ہے

افق ایھا الیل والمقنع داسۃ ضلال و غی مثل بدار المقنع  
یہ حال مقنع کا جب کہ بہت مشہور ہو گیا چار طرف سے مسلمان نے اوس کے  
قتل کا ارادہ کیا اور جس قلعہ میں وہ رہتا تھا وہاں جا چرے اوس نے جب  
جانا کہ اب میں بالضرور مر جاؤں گا تمام اپنی جوروں کو جمع کر کے زہر پلا یا

## دوسرے صدی کی شاعر

سب مروجین نجی سے ایک گہوت آپ ہی نہ ہر ہا ہل کے پکر مرگیا سلمانوں کی آوا ۱۰۹  
 قلمہ میں گیس کر اوس کے تمام مقبین اور تابعداروں کو جو اوس کے امت میں داخل  
 تھی قتل کر کے ڈھیر لگا یا کسی کو زندہ نہ چھوڑا یہ واقعہ درمیان ۶۲ھ ہجری کے  
 گذر اتہا لعت اللہ علیہ و لغوز بالہ من اللہ لان

### ولید ابن یزید

یہ ولید بن یزید کا پوتا جہد اللک کا پڑوتا مروان ابن الحکم کا ہے جس روز  
 ہشام فوت ہوا اسی روز اس ولید کے بیت خلافت ہوئے وہ بدہ کار روز  
 تھا چھٹی تاریخ ماہ ربیع الآخر ۶۲ھ ہجری میں یا جمرات کی دن دوسرے تاریخ جماد  
 ۶۳ھ میں جب اختلاف تحت نشین ہوا اوس نے ایک برس دو مہینی بائیس روز  
 سلطنت کے چالیس برس کا ہو کر مقتول ہوا جس موضع میں کہ وہ مارا گیا تھا وہ  
 مدفون ہوا وہ ایک گانہ دشت کا معروف بنام مجرات تھا۔ یہ شخص شریخ ار  
 اور ہنوز اور چین کا بندہ تھا راگ بہت سناتا تھا اسی کے وقت میں اطراف  
 و گردنواح کے قوم سب اوس کے خدمت میں اگر جمع ہوئے تھے چنانچہ اوس کے  
 زمانہ کے یہ قوم مشہور معروف تھی۔ ابن جعد۔ عوفی۔ ابن عائشہ  
 ۔ ابن مجرز۔ طریس۔ سب اوس کے تمام خاص و عام یعنی باشندگان  
 بلاد میں راگ کا چرچا ہو گیا اور ہر ایک آدمی گاتا جاتا عیش کرتا تھا اور وہ تھا  
 شمع طبع اور ظریف اور لی باک آدمی تھا سونے طبع اوس کے ان اشعار  
 سی پر ظاہر ہے کہ جب اوس کی یہائی ہشام نے وفات پائی اور اوس کے  
 نوبت تحت نشین کے آئی اور سوت اوسنی ہشام کے بیٹوں کے نوہ کی اور  
 سب پر شمر کے

## دوسری صدی کی شاعر

۱۱۰ انی سمعت خلیل  
 اقبلت اطلب ذیل  
 غوال صیقات ذریعہ  
 اقول ما حالہ منہ  
 اذ انبات شہام  
 یندب والدہ من  
 ید عن ولادہ عن لا  
 والدہ حلہ منہ  
 ان لو امی کنتہ

اس شخص کے فسق اور فجور اور مصیبت کے باب میں مورخین نے بہت کچھ لکھا ہے  
 مگر سروسے یہ کہتا ہے کہ ایک روز وید مذکور نے یہ آیت قرآن شریف میں سے  
 پڑھی۔ **وَاسْتَفْحَىٰ اَوْخَابَ كَلْبِیْنِ عِیْنِیْ** میں **وَاسْتَفْحَىٰ** بھڑک کر  
 یہ بڑھتی ہی کہ دیا کہ قرآن شریف کو اسے سامنی کہا کرو چنانچہ بطور نشانہ  
 کہا کہ قرآن کی تیر لگائی لگا اور یہ شعر پڑھتا جاتا تھا

تھلا دکل جبار عیدہ : : : : : **هَٰ اَنَا ذَا لَکَ جِبَارٌ عِیْدٌ**  
 اذا ماجنت ذلک یو حشی  
 اور محمد بن مروہ یہ کہتا ہے کہ وید نے دو شعروں میں جبین بنی صر کا ذکر کیا ہے

کفر بکا ہے وہ یہ ہیں  
 تلعب بالخلافة ماشمی  
 قتلہ بمنعنی طعا  
 قتلہ بمنعنی شوا  
 کفر بکا ہے وہ یہ ہیں  
 تلعب بالخلافة ماشمی  
 قتلہ بمنعنی طعا  
 قتلہ بمنعنی شوا  
 مسجودے کہتا ہے کہ وید مذکور اپنی باب کے جو رتوں اور پانچویں اور چھٹی  
 بیٹوں اور چچا زادوں سے نزاکت کرتا تھا  
 زید شہید

یہ زید شہید علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا ہی خلیفہ شہام ابن

## دوسری صدی کی شاعر

عبداللہ کے زمانہ میں درمیان سنیہ ایک سو اکیس ہجری یا سنیہ ہجری کی حساب تھا ۱۱۱  
 شہید ہوئے زید رض مذکور نے اپنی بہائی ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین رض سے  
 اس امر میں مشورت کی کہ میں اپنے حق خلافت کا مطالبہ کروں یا نہ کروں ابو جعفر محمد  
 نے کہا کہ بہائے اہل کوہ کے سازس پر تم مت بہو کیونکہ یہ لوگ بڑی فریبے  
 اور دغا باز ہیں دیکھو تمہارا دادلے اور محاسن اور باپ حسین انہیں لوگوں  
 کی قریب میں آکر مقتول ہوئے اور کوہ ہے کی مضافات میں تمام اہلیت گرفتار  
 ہوئے بکری گئے کیا کیا رسوائیاں ہو چکیں تم اس ارادہ سے باز آؤ ہرگز نہ جاؤ  
 یہ لوگ تمہارا ساتھ نہ دیں گے تم ماری جاؤ گے ساتھ والی بہاگ جائیں گے  
 اوہوئے پتیرا سمجھایا ہرگز نہ مانا کہا کہ بہائی میں تو مطالبہ اپنی حق کا کروں گا آخر کا  
 ابو جعفر محمد نے انکو وداع کیا اور کہا بہائی یہ آخری ملاقات ہے کلکی روز  
 تک سولی ملی گے اور اب قیامت کو ہم تم میں گے — زید مذکور ہشام کی پاس  
 گئی جب اوس کے مجلس میں جا کر کھڑے ہوئی کوئی جانی نشست کی اپنی موافق  
 نہ پائی آخر کنارہ پر جا بیٹھی اور کہا کہ ای امیر المومنین کوئی بزرگ سے تکبر نہیں  
 کیا کرتا ہشام نے کہا کہ چپ رہ باندی بچے تو خلافت کا مدعی ہی اور حالانکہ  
 تو باندی یہ ہے اوہوئے کہا کہ ای امیر المومنین اگر میں جواب دوں گا تو آپ  
 کو سوار اٹھاؤ اور صدقاً کہنی کے کچھ نہ سوچے گا اوسنے کہا کہ کہہ زید شہید نے  
 فرمایا کہ حضرت اسمعیل نبی کے والدہ مسماۃ ماجرا باندی ہے جو سے سارہ والدہ  
 اسحاق کے اوسکا باندی بن ہونا مانع نیک اطواری اور نیک اولاد کا ہونا  
 کیونکہ اوس کی بیٹ سے حضرت اسمعیل کیا بڑے نبی ہوئے اوس کی اولاد  
 سی پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ بنے ہوئی اور تمام عرب کا اسمعیل باپ ہوا یہ شرف

## دوسری صدی کے شاعر

۱۱۲ اوس باندی بچہ کر چوئے اور جالانگین خاطر کا تیا علی کے نسل سی ہون بجو اب

باندی بچہ کہتی ہیں پیر پیر شہر کے  
شہر دہ الخی فاذابہ  
لکھنؤ الخفین یشتکھا  
قد کان فی الموت لہ ناحہ  
ان یحدث اللہ دہ لہ  
لکھنؤ الخفین یشتکھا  
قد کان فی الموت لہ ناحہ  
ان یحدث اللہ دہ لہ

بعد ازان کو فہمین جا کر ہوا اپنے بہت اشرف اور قرار اور ہجاء بن لیکن رشتہ  
بن عمر ثقیی پر خروج کیا جب ترانے ہوئے گئے وہ کوئی جو ہوا زید کے گئے تہی تب  
بہاگ گئی چند آدمی اوس کے ہوا رہی خوب رشے داو شجاعت دی زید شہید مجروح  
ہوئے اوکی پیشانی میں ایک تہر بہت سخت اگر لگا انہوئے چاا کو کسی اوسکو لگا کر  
ایک حجام کی پاس کسی گاڑ میں گئے اوسنی تیر نکالا نکلتے ہے تیر کی روح مثل تیر رہا  
کر گئی سا قیر الار میں مدفون ہوئے اوکی قبر پر مٹی ڈال کر گہانس اور کاٹنی دیکھ کر  
پانی بہا دیا تاہا کو کیسکو معلوم ہو کہ کہاں مدفون ہوئے لیکن وہ حجام کم نعت اور  
قبر جاتا تھا اوسنے یوسف مذکور عامل ہشام کو خبر کر دی اوسنی جا کر قبر میں سے  
نکا کر اوسکا سر کاٹا اور ہشام کے پاس سر پہچا ہشام نے اوسکو نکھا کہ نکھا کر کہ  
اوسکو سولے بھی دی چانچہ اور سوت بعضی شہر اور بنی امیہ نے شیان طے پڑھنے  
آئیز ایک قصیدہ اس باب میں لکھا ہے جسکا اول شعر یہ ہے

صاحب مالکون یا صاحب الخاں  
ولہ فی اللہ یا صاحب الخاں  
پیر ہشام نے یوسف کو نکھا کر اوس کے لاش کو جلا کر خاک کر کے ہوا میں اودھا  
چانچہ ایسا ہی کیا یہ حال تاریخ مسعودی میں لکھا ہے



# دوسرے صدی کی شاعر

## فردوق

ابن خلکان کہتا ہے کہ فردوق کی کنیت ابو فراس اور نام یامیم یا تمیم ہے وہ بٹیا  
 ابو الاطلال بن حصص بن ناجیہ بن خصال بن محمد بن صفین ابن جاشع بن دارم سمی  
 حوت بن حنظل بن مالک بن زید مناة ابن تیم بن ترکا قوم سی تیمی معروف بنام فردوق  
 یہ شاعر مشہور ہے وہ جویر کا یار تھا والدہ اوس کے لیلی بنت حابس بن اقرع  
 بن حابس کے تھی فردوق مذکور اپنے باپ کے قبر کی بہت تعظیم کیا کرتا تھا جو کوئے  
 شخص اوس کے باپ کی قبر کے دائی دیتا فوراً گھبراہو کر اوس کے مطلب کے سنی کرتا  
 اور حتی المقدور اوس مقصد کو پورا کر دیتا تھا — کہتی ہیں کہ حجاج ابن یوسف  
 فی جہوت تیم بن زید قتی کو بلا دسند کا حاکم کر کے بھیجا اوس نے بصرہ میں آکر دن  
 لی باشندوں کو بگڑا رہن پکڑ کر اپنی ساتھ لیلیٰ ایک بوڑھا کالڑکا سے جیش بھی  
 لڑا گیا وہ روتی ہوئے فردوق کے پاس اوس کے باپ کی قبر کی دائی دیتی ہوئے  
 اسی فردوق نے کہا کہ تیرا کیا حال ہے اوسنی کہا کہ تیم ابن زید کے میراثیا اکلوتا  
 لڑکر اپنی لشکر کے ساتھ کر گیا ہے اور میری کوئی بچہ سوار اوس کے ہین و  
 آتا تھا میرا گدرا ہوتا تھا اوسنے کہا کہ اوسکا نام کیا ہے اوس عورت نے کہا  
 جیش نام ہی فردوق نے یہ اشعار تیم ابن زید کے پاس ایک شخص کی ہاتھ  
 بہ کر بیچے

بظہی ولا یحذ علی جالہا  
 لعیق امایسی غشرا لہا  
 وبالحنق الساع علیہا تالہا  
 ولیس اذما الحرب شب شہا

لوں زیا لانگو نر حاقی :  
 دھکے حیدسا و احتسب فہمہ  
 اتشی فقاوت یا تمیم بغالب  
 دقا جلمہ الا قام انک ماجا

## دوسرے صدی کی شاعر

۱۱۴ جب یہ اشعار تہم کے پاس پہنچے اور سکونہ شنگ جو اگر نام اور سکا خیر ہے یا جیش  
 حکم دیا کہ لشکر میں دیکھو جو شخص ان دونوں ناموں میں سے کوئی سا نام رکھتا ہو اور  
 چنانچہ یہ آدمی اور سہی نام کے کہ کسی کا جیش نام تھا کسی کا خیر فرزدق کے پاس پہنچا  
 ایک ساتھ اور پہنچا چٹ گئے۔ فرزدق نے اپنی باپ کے مدح اور فخر میں  
 شعر کہے ہیں۔ اہل علم کو فرزدق اور جریر کے فضل اور فضل میں اختلاف ہے  
 یعنی کہ ان دونوں شہرہ شاعر و نثرین فاضل تھا اور انہیں کیا فرق ہے محاورہ  
 اور بول چال کس کے اچھے ہیں اصل یہ ہے کہ جریر اسے اچھا تھا اور فرزدق حال  
 ادشاعر کامل تھا جریر اس کے مذمت اور عیوب بت کرتا رہتا تھا اور وہ اس کے  
 خبر لیتا تھا۔ ایک دفعہ مروان بن اس شاعر کو ایک نامہ دیا اور کہا کہ غلامی غلام  
 کی پاس بیجا وہ تجھ کو انعام دے گا اور اس نامہ میں یہ لکھ دیا کہ جب یہ تیرے  
 پاس آوی آدمی اس کے کوڑی مار کر اس کو قید کر لیتا بعد ازاں تین شعر مروان  
 نے فرزدق کے سامنے پڑھی اور سننے بےب فطانت اور عقل کے جان لیا کہ آ  
 میں کچھ اتنی بڑی ہے وہ نامہ پنک کر یہ شعر فرزدق نے پڑھی

یا مہمان مطہتی محبوسہ	تجھا الحیاء و دہا المیاس
و حبوتنی بصحیفۃ عتیقۃ	بخشی علیہا حباء النقص
ان الصحیفۃ یا خذنی لک یکر	نکاد او مثل صحیفۃ المتکلس

غرضیکہ وہ نامہ مروان کا پنک کر سعید ابن العاص اموی کے پاس پہنچ کر  
 گیا اور سب نے حضرت امام حسن ۱۴ اور امام حسین ۱۵ اور عبد اللہ بن جعفر  
 یہ لوگ سبے سب حال اور سہی بیان کیا کہ مروان نے مجھ کو پسند کیا پھر نامہ جان  
 بچا کر تمہاری پاس پہنچا کر آیا ہوں ہر ایک شخص نے ان میں شخصوں کو مذکورہ

## دوسرے صدی کی شاعر

بالا میں سے ایک ایک سو اوسکو دینار دئے اور اوسنے دمی اور کہا کہ تو بصرہ میں ۱۱۵  
 چلا جا۔ اور مروان کو لوگوں نے کہا کہ تو نے بری خطا کی کسلی کہ تو نے اپنی عزت  
 شاعر مصر کے سامنے کہوئے اب وہ شیرے جو خوب کیا کر پگا مروان نے ایک ایسے  
 اوس کی سچی بصرہ میں روانہ کیا اور دو سو دینار اور ایک اوسنے اوسکو دلوای  
 تاکہ عزت اور جو کوسے یہ شاعر اپنی زمانہ میں بہت انعامات پاتا رہے اور اخبار  
 اوس کے بہت میں اختصار بہتر ہے در بیان بصرہ کے سلاہ ہجری میں وفات پائے  
 ایک سو برس کا ہو کر فوت ہوا اوسنے حضرت عطار رض کو دیکھا تھا

### یزید ابن طشریہ

ابن فلکان کہتا ہے کہ کیت اوس کے ابو الکثوح نام یزید ثیاسلم بن حمزہ بن  
 الجبر بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر ابن صعصعہ کا معروف بنام ابن طشریہ کے  
 کی یہ شاعر مشہور شعر عرب میں کا ہے وہ شاعر مطبوع اور عقلمند فصیح کامل  
 الادب وافر المردہ تھا کوئی عیب اور طغہ اوس پر آج تک نہیں لگایا گیا اور  
 سنے اور شجاع بھی تھا اوسکا کہنا سنا اوس کے قوم قشیر میں بہت تھا ملک بنی ایہ  
 کی اوس کے بہت خاطر کرتے تھے وہ او نہیں کے شعراء میں سی یہ ایک شاعر  
 ہی کہتی ہیں کہ اس شاعر کا نام مودق ہے مشہور ہے (مودق لغت میں اوس  
 شخص کو کہتی ہیں جو عورتوں سے ایسے باتیں بناوے کہ وہ جاع کی طرف  
 رغبت کر کے اوس کو چاہنے لگیں) اوسکو مودق اس واسطے کہتی تھے وہ خوب  
 اور شیرین گفتار تھا عورتوں کے پاس اکثر شہ کر ایسے ایسی باتیں بناتا اور  
 ایسی شہ سنانا کہ مرد کے خواہش مند ہو کر قریب انزال بسبب نری کے ہو جاتا  
 تھیں۔ مگر ایک شخص یہ کہتا ہے کہ قنار و تھا اوس کے اولاد ہی نہیں

دوسری جلد کی شائع

۱۱۶۔ دوسرے صورت میں قائم آتا ہے کہ وہ عورتوں کی جماعت نہ کرتا ہو مگر انہیں سے بہتر  
تہیں نہ ہو تاکہ وہ عورتوں کی مخالفت نہ کرے تاکہ عورتوں کو نامرد عورتوں میں بہت شہرہ کی  
باتیں بنایا کرے میں جنس وہ مرد کے خواہش کرتی ہیں غرضیکہ وہ شاعر اچھا تھا اور  
اشعار اور تمام سہ کتاب حاشیہ میں عورتوں کے باب میں خود سچ کہی ہیں اور کئی جگہ  
کی کہ ضرور انہیں مگر یہ دو شعر رزمی کے کتاب توحی سے لکھا ہوں

و سخت قلوبی به همدان صبا  
نقلت لها صبر و کمال قرینه

فما بعد ما راع قلبه حینها  
مفارقة الابن و ما فی بینها

ولم أيضاً

اذا نحن جئنا لوشيل بنيفه : خذنا الاحاديث من باوجالها  
ولا نبتدعها بالسلامة لنقل : لهم من لائق شي هو كيف حالها  
اشار اوسى بہت ہن۔ نیز یاد کر ایک گانو میں جسکو فتح کہتے ہن وہ مضائقہ  
یاد ہے ایک قرانی میں جو ششہ ہرے میں پڑے تھے جس سال میں کروڑ  
ابن نیز اوسے مغول ہوا تھا مار گیا

ابو الحرث غيلان بن فواز الرمي

خیلان مذکور شیاقہ بن نہیں بن سکا اولاد سند ابن عدنان سے شاعر  
مشہور ہے اور سکوا اور کہتی ہیں وہ بیت بڑا شاہ اور مشہور شاعر ہیں  
گذر لیں کہتی ہیں کہ ذوالرمر اونٹوں کے بازار میں کھڑا ہوا اپنی شریعت پر ہاتھ تھام  
شاخ ہے دان جانگلا ذوالرمر نے کہا کہ اسی ابو فراس میری شریعت میں  
نزدق نے اپنے داد دی اور کہا کہ تو بیت اچھا شاعر کہا ہے — ذوالرمر  
یہاں ایک عاشق عشاق حب سے مشہور و معروف ہے وہ ایک عورت

## دوسری صدی کی شاعر

۱۷ مسماۃ شہزادہ جو متعاسل ابن طلحہ بن قیس بن عاصم مقری کے بیٹی تھی چاہتا تھا ساری عمر  
اوس کے محبت کا دم بہرتا اور اوس پر تار مارا اور اکثر اشعار اوسے عورت پر  
اوسنی کہی ہیں۔ ابن قتیبہ نے طبقات الشعراء میں یہ لکھا ہے کہ ابو ضرار  
عروئے کہا تھا کہ میں نے ذوالرمد کی مشقہ مسماۃ مینہ کو بحشم خود دیکھا مینی اوستے  
کہا کہ جگر ہی تیرا کیسے خوبصورت تھے رنگ و روپ اوسکا کیا تھا اوسنی کہا کہ  
گول موٹہ اور گال بے ناک بڑی اوسپر ایک تل کا نشان تھا اور صاحب گال  
خوبصورت عورت تھی پہرے پوچھا کہ تیرے سامنی اوسنی اپنی عاشق کا کوئی  
شعر ہی پڑا اوسنے کہا کہ وہ اپنی کون کو آگے لے ہوئی کھڑی تھی میں اوسکو توبہ  
طرح سے دیکھا اوسنے کہا کہ میں مدت سے ذوالرمد کی شعر سنارکتے تھی لیکن اوسکو  
دیکھتا تھا ایک جذبہ شدت اشتیاق اور شعلہ زنی آتش فراق کے مینی اوس کے  
نام کی تدرمانے اور یہ دلیل کہا کہ اگر ذوالرمد کو دیکھوں تو ایک اونٹ اللہ  
کی نام پر قربان کروں گے جس در مینی اوسکو دیکھا میری پسند نہ آیا کیونکہ وہ شکل  
کا ہونڈا سیاہ آدمی تھا مگر پہرے بیچ یعنی نمکین تھا مینی دیکھتے ہی بہت افسوس  
کیا کہ جسکا اشتیاق یہ کچھ تھا کہ اوستے قربان کرے پھر اُسے تھی افسوس وہ کہ یہ  
نظر پڑا ذوالرمد نے یہ حال دیکھ کر یہ شعر کہے

على وجهي مسحة من ملاحه و تحت اليناب العان لي كان باديا  
الوفى ان الماء ينجث طعمه اذا كان لون الماء ابيض صافيا  
فاضيعة الشعر الذي ج فاقض جحي ولم املك ضللا فاذا

مشہور شعر ذوالرمد کے اوس کے مشقہ مینہ کے حقیق یہ دو شعر ہیں  
اذا هبت الارباح من غي جانبي به ال حيت حاج قلبه هبي بها

## تیسری صدی کی شاعر

۱۱۸ ہونے تلافی العیبات منہ لافما ہونے نقص جنت حلیہ

ایک اور عورت مسماۃ خرقاء کا ہے وہ نگہ بیا تا یہ عورت بنی بکا بنی عار بنی مصطفیٰ کے تہ کی  
کہتی ہیں کہ وہ اگر رہنے بھر کسی جانب لاکھا تھا مسماۃ خرقاء اپنی خبر کی باہر ہر ہی شے وہ  
دیکھتی ہے اوس پر عاشقی ہو گیا کثری ہاڑ کر اوس کے پاس گیا کہنی لگا کہ میں سا در غیب  
ہوں بری کثری بہت گئے ہیں ان کو درست کر دینی اوس عورت نے کہا کہ یہ مجھ سے  
درست نہونگے کیونکہ میں خرقاء ہوں خرقاء کو درست کرنے سے کیا نسبت (خرقاء کے  
سنی ہاڑنے والی کے ہیں) اوس پر ہی بہت شعر کہی ہیں خبریں دو اگر وہ کے بہت ہیں  
اختصار بہتر ہے تاکہ کتاب بڑی نہو جا۔ اوسنی در بیان مسئلہ عمری کے وفات پائے  
جب رہنے لگا اوس وقت اوسنی یہ کہہ کہ میں چاہیوں برسکا ہوں

## حصہ تیسرا

اب شروع ہونے تیسرے صدی اس میں ادب شرا کا بیان ہے جو اس صدی میں

موجود تھی اور اسی میں مری

## ابراہیم الصولی

ابراہیم بنی عباس کا پوتا محمد کا پڑونا اصولی کن کا شاعر شہر ہے یہ بھی ایک شاعر  
جید اور کامل گذر رہا ہے اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچھا ہے اگرچہ اوس کا اہم  
جہاں ہے مگر سب اشار اوس کے شنب اور باریک اور بہت اچھو ہیں یہ دور  
اوس کے بہت باریک مضمون کے ہیں

دنت باناس عن تہاد زیادۃ قطع بلبل عن دق فلان ہا

فان مقیمات ہنجر الیہ لاقب من لیل و ہانک دار ہا

اوس کے شعر ہی بہت بدیع اور خوب ہوتی تھی ایک نامہ جو اوس نے بادشاہ بکتر

## تیسری صدی کی شاعر

سی کسی باغی کو کچا ہی درباب تہدید اور تو عید کی بہت کمال اور صنعت لطافت کی ۱۱۹  
 ساتھ لکھا ہی رہا ہے اما بعد فان لا یجالی منین اناۃ فان لوتغز  
 عقب بعدھا و بعدا فان لوتغز اغنت عنائہ  
 فالسلام یہ عبارت باوجود انحصار کے نہایت ابداع کے۔ تبہ پر ہی  
 کیونکہ اگر جانو اسکا شعرا سی طرح پر منظوم ہو سکتا ہی ہر طرح  
 اناۃ فان لوتغز عقب بعدھا و بعدا فان لوتغز اغنت عنائہ  
 وہ کہنا کرتا تھا کہ میں کہنی تکلیف سی یا سوج و فکر سے خط نہیں لکھا کرتا جو دل میں  
 لی فکر آیا لکھ دیا یہ پانچا عباس بن اخف خفی شاعر مشہور کا ہی صولی او سکوا اسکا  
 کہتی ہیں کہ ایک اوس کے اتحاد میں سے مسمی صولی او سکاد ادا گذر ہے وہ ایک  
 بادشاہ جرجان کا تھا یزید بن ہلب بن ابی صفہ کے ماتھے سے سلمان ہوا اور جاقظا لفظ  
 غزوہ ابن یوسف سبھی تاریخ جرجان میں کہتا ہی کہ صولی مذکور جرجانی الاصل ہے اور  
 صولی نام ایک گانو جرجان کا ہے اوس کی طرف او سکوا نسبت کر کے صولی کہتی  
 ہیں اصل میں اوس گانو کا نام جو ہے شاید متعرب او سکوا صولی ہی ہو۔ اور  
 ابو عبد اللہ محمد بن داود بن جراح نے کتاب الوزومین او سکایہ حال لکھا ہے۔  
 کہ ابراہیم بن العباس بن محمد بن صولی بغدادی ہی اصل اوس کی خراسان کے  
 کیت اوس کی ابواسحاق وہ اپنے اقراں میں سب سے زیادہ شعر کہتا تھا اور  
 باریک زبان سبھی زیادہ تھا اشعار اوس کے تھوڑی تھوڑی ہوتے تھے جیسا کہ  
 شلت یا تہی جب زیادہ کہنی کا ارادہ کرتا دس شعر کہتا جسکو متشکر کہتی ہیں وہ  
 پسند خاص و عام تھا۔ اصلین وہ ترک ہی کیونکہ صولی۔ اور فیروز و دوشمن  
 بہائی ہی جرجان کے سلطنت کرتی تھی وہ دونوں ترکے ہی مگر عباس فارسین کہتا

## تیسری صدی کی شاعر

۱۳۰۔ پتہ تہی ہے اسلی اہل فارس کے مشاہیر ہو گئی تہی چکہ یزید بن مہلب بن ابی صفرہ جرحان  
میں آیا اون دونو کو پناہ اور امن دی اور صول اوس کے پاس رہا کیا یہاں تک کہ  
اوس کے ہاتھ سے سلمان ہوا اور اوس کی ہمراہ بروز یوم النصر مقتول ہوا۔ اور  
ابو حارہ محمد بن عبول ایک شخص بڑا مد سے خلافت تھا جسکو عبداللہ بن علی عباس  
چا سقاں و مضمر کے قتل کیا تھا۔ اور ابراہیم اور اسکا بیٹا عبداللہ دونو  
ذو ریاستین فضل بن سہل کے پاس آ رہی تھے بعد ازان عاملین سلطان میں رہا  
ہوا تا وفات اسی عہدہ پر راخانہ پندروین ماہ شعبان ۲۸۵ ہجری تک رہ کر پھر  
کی نفقات اور زمین کے آمدنی کا وہ کام کرتا تھا ابن خلکان کہتا ہے کہ مینی کہا  
شاعر کا دیوان دیکھا اور اس سے بہت کچھ لکھا ہی یہ دو شعر ہیں اوسکی دیوان  
سلم بن الولید انصاری کے میں میں پائی ہیں

لا یمنعک خفض العیش فی دجۃ ترویح نقیب الہل فاد طات

تلق بکرب لاد ان حالت لھا اہلا باہل و جی انا عجیبات

اور یہ دو شعر بھی اوسکے ہیں کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص پر کوئی مصیبت آئی تو وہ

یہ دو شعر پڑھ کرے خدا اوستے وہ مصیبت دور کرے گا

و لب ناذل لا ینبغی ہا الفز ذرعا و عنہ اللہ مہا عجیب

کملت ہذا مستحکم حلقاھا فوجت و کان یظہا لا فدرج

ولہ ایضا

الی البیہ طرا ان نواسیر عند العیور الذی داسا لہ فی الخیر

ان الکلم اذما اسهلوا ذکرا من کان بالفہر المقول الحشیر

اوسکا ہر ایک قطعہ اور شعر اور ہے اختصار بہتر ہے ابراہیم صول مذکور دریا



# تیسری صدی کی شاعر

۱۲۱

صفہ اشعار حسن و سہو تالیف کے سہرمن راہی میں فوت ہوا

## ابو حاتم

ابو حاتم سہیل بن محمد بن عثمان بن زید الجبسی سجستانی نحوی ثنوی مقرئ نزل بصرہ اور عالم دین کا تہا یہ شخص علوم آداب میں امام تھا اوس کے زمانے کے علماء مثل ابوبکر محمد بن درید اور برود وغیرہ نے اوس سے علم پر مبرد کہتا ہی کہ عجب وہ جہ بیان کرتا تھا کہ میں کتاب سیوہ کے شخص سے دو دفعہ پڑھے ہی۔ ابو حاتم بخوار ابو زید انصاری۔ اور۔ ابو عبیدہ اور اصمعی سی بیت روایت کیا کرتا تھا۔ اور وہ علم لغت خوب جانتا تھا اور اشعار اور علم عروض اوس کے نوک زبان پر تھا اصمعی کے نکاحی کا اوس کو خوب ڈب آتا تھا اوس کے شعر بہت اچھے ہیں مگر علم نحویں کامل نہ تھا چنانچہ اسیلی جب کہے ابو عثمان مازنی اوس کو عیسیٰ بن جعفر کے کہ میں ملتا جلتا ہے سی بیان خیال کہ مازنی کوئی مسلہ نحو کا جسے نہ پہنچے پاوی چلا جاتا کرتا تھا کیونکہ اگر نہ آدمی کا تو ذمات ہو گے۔ اور نیک و صالح و پارسا آدمی تھا پر ہفتہ میں ایک تومان ختم کرتا اور ہر روز ایک دینار صدقہ کیا کرتا تھا اوس کے نظم بہت اچھی ہے ابو الباس مبرود اوس کا شاگرد نہایت خوبصورت تھا وہ اوس کے پائے رہتا تھا اور اوس پر کرتا تھا اسلی اوس نے یہ اشعار اوس پر بنائی ہیں

ماذا لیت الیوم من	ماذا لیت الیوم من
وقف الجمال بوجہ	وقف الجمال بوجہ
حرکاتہ وسکونہ	حرکاتہ وسکونہ
ماذا خلوت لیلہ	ماذا خلوت لیلہ
لو اعدا افعال العفا	لو اعدا افعال العفا
ماذا خلوت الیوم من	ماذا خلوت الیوم من
وقف الجمال بوجہ	وقف الجمال بوجہ
حرکاتہ وسکونہ	حرکاتہ وسکونہ
ماذا خلوت لیلہ	ماذا خلوت لیلہ
لو اعدا افعال العفا	لو اعدا افعال العفا

## تیسری ضمیمہ کی شاعر

۱۳۴ تفسیر ہادی لایا اب العباد حبیبك اعنصا مح  
 فارحما خاک فاة فذلک الکی بادی السقام  
 وانبیہ مادون الحواد فلیس یغیب فی الحواد  
 ابو حاتم مذکور نے اپنی شاگرد کو یہ لکھا کہ اگر تیرا ارادہ ہو کہ کسی خط لکھیں گا  
 ہو اگر بے تو ازہ و دودہ سی جسی خوشن و دیا ہونا مرکہ دیا کہ مکتوب الیہ اوس پر  
 بے ترا کہہ ڈال کر کاغذ کو چاہتہ ڈال گا فوراً حرف نمودار ہونے اور اگر ماہراج سفید  
 لکھی گا تو اوس پر مکتوب الیہ کوئی شی کیلے ڈالے تاکہ حرف ظاہر ہوں اس طرح لکھیں  
 اگر کیلے جزیسی لکھی ماہراج ڈال دی۔ اوس کے تصنیف سے بہت کتابیں ہیں  
 از انجیل کتاب الخیران۔ اور کتاب اخلاط عامر۔ اور کتاب النظر۔ کتاب  
 الاکر و البرئ۔ کتاب الایات۔ کتاب القصود و المدود۔ کتاب الفرق  
 ۔ کتاب البقرات۔ کتاب الباطع و الباس۔ کتاب الفضائل۔ کتاب  
 المنکر۔ کتاب الاضداد۔ کتاب انقی و انبال و اسہام۔ کتاب الیوف  
 و الرماح۔ کتاب الدرع و النرس۔ کتاب الوعوش۔ کتاب الحشر  
 کتاب ایما۔ کتاب الزمیع۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب الاذخار۔  
 کتاب الالباء و اهلن الجلب۔ کتاب الکریم۔ کتاب الشفاء و البصیف۔  
 کتاب النمل و النسل۔ کتاب الابل۔ کتاب المتب۔ کتاب الحب و البعد  
 ۔ کتاب اخلاف المصاحف و غیر ذلک یہ ہے شعر ابو حاتم کا ہے  
 ابی ذوا وجہ الجمیل ولا مومن افنت  
 لولاد و اغفاف بنانہ متی و اوچہ الحسن  
 اوسکے اشعار بہت ہیں وہ درمیان محرم یا ماہ رجب کے حب اخلاف

## تیسری صدی کی شاعر

۱۲۳

سن دوسواہٹاویس شکہ ہجری میں بصرہ کی دریاں فوت ہوا

حسین بن زکریہ

یہ شخص قریط اور خارجہ ہی اوسکو صاحب الحال ہی کہی میں یہ قوم قریط  
کاسہ دار تھا نام اوسکا اول میں حسین تھا لبیب خارجہ بنی کی اس نام کو بدل  
کر احمد بن عبد اللہ رکھا اسکا حال دریاں اخباریوں کے بہت مشہور ہے اسکی  
واسطے خلیفہ متقی عباسی نے دریاں شکہ ہجری کے لشکر مقابلہ کو بھیجا تھا چنانچہ  
وہ لڑا اور شکست کھانے پکڑا آیا نام بند او گمراہ ایک جماعت خوارج کے ہوا  
گیا یہ مقتول ہوا قریط نے بعد اوس کی بیانی کے اوس کے بیت کر کے مہر  
اوسکا لقب رکھا تھا وہ خونریز شجاع و شاعر و ادیب تھا بعد اوس کے مقتول  
ہونے کی اوس باب زکریہ نے خروج کیا اوس کے واسطی بھی لشکر گیا چنانچہ  
وہ بصرہ میں ہو کر پکڑا آیا یہ واقعہ تیسری صدی میں تقریباً گذرا صاحب حال کی  
یہ شعر زبانی نے نقل کئے ہیں

ولا حور دی ولا فلاح

متی ارب اللہ اب لا کاذب

حادث اعلیٰ ابن ابی طالب

متی ارب السیف علی بن ابی

وینصف المغلوب من غالب

متی یقول الحق اهل النعم

هل لکئیس العادل من شارب

هل ابغاة الحق من صا

ابن الرومی

کنیت اوس کے ابو الحسن نام عطیہ عباس کا پوتا جریح کا بعض جریح کا نام  
جو جیس بیان کرتے ہیں۔ یہ شاعر مشہور بنام ابن روسے ہی وہ اچھا شاعر  
ماہر اور مطبوع تھا اوسکو حو اور عرج میں بڑی دست قدرت تھے اوس کے

## تیسری صدی کی شاعر

۱۲۳ یہ دو شعر امینی ہیں کہ وہ خود غز کر کے کہتا تھا کہ مجس پہلے اس مضمون کی سبقت نہیں

کی وہ یہ ہیں  
الانی کم و جی حکم و جی فکر  
منہا مغالہ للہادی و مصالح  
عالمی الحادینا اذا جی و  
عالمی اللہجی و الاخیار

یہ دو شعر بھی بہت نامور ہیں

وإذا لم یصلح امیر لانی الہ  
لو یقدر فیه بعد المستفی  
وإطال فیه فقہ الاداء  
عند الود لما طال رسانی

یہ شعر اوسکی خدمت خضاب میں ہیں

إذا دار لہم و السواد و مختلفت  
فکیف ہی و ما الشیخ ان خضاب  
شبیبة ظن السواد خضاب  
یظن سلدا و یخال شهاب  
یہ اشعار اوس کے بعض روماء کے بیان میں ہیں جس کی حاجت اوس کے پیری  
نہی اور اوس کو توقع خیر کے اوس کی تھی جب اوس کی وہ حاجت نکال دی یہ شعر  
اوس سے کہی

سألتک فی امر فجد بیذله  
والی من خب الہذل شکوا لہ  
حلل انما خلعت انک تفعل  
و ما خلعت ان الہ فی شفی بصرہ  
علی من الحماز ادھی و اعطل  
لن می فی عائلت منک فانا  
الی ان اری فی النامین لیس لہ  
لقد سانی اذانت لمن علی من

یہ اشعار ابن دیکم جیسے کے طرف سے منسوب ہیں ولادت اوس کے بروہ کی  
روز بعد طلوع فجر کی دوسرے تاریخ ماہ رجب ۳۷۰ ہجری کی در میان بغداد کی ہو گیا  
میر و بیام حقیقتہ اور حلیہ کے اوس گہر میں جو سامنی محل عیسیٰ بن جعفر بن مشہور

## تیسرے صدی کی شاعر

کی تھا ہوئے۔ اور بدھ کے روز دوسرے تاریخ جادوال اول ۲۸۳ء یا ۲۸۴ء یا ۲۸۵ء

میں جب اختلاف درمیان بغداد کے وفات پائے مقبرہ باب البستان میں  
دفن ہوا بائیس برس کے عمر پائی۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ اوس کے مرنے کا یہ  
سبب ہوا تھا کہ وزیر ابو الحسن قاسم بن عبداللہ بن سلیمان ابن وہب وزیر امام  
مقتضیٰ نے سبب اوس کے ہجو اور موہر پٹ ہونے کی زہر کھلو کر مروا دیا تھا وہ  
زہر وزیر کے کی مجلس میں ابن فراس کے ماتھوں دیا گیا جب بیوے سے کہا گیا او  
اوسنی معلوم کیا کہ بھکر زہر دیا بارادہ جانے کی کھڑا ہوا وزیر نے کہا کہ کہاں جا  
ہو اوسنی جواب میں کہا کہ جسمانی آپسے بھگو بیجا ہی دو میں جاتا ہوں وزیر نے  
کہا کہ میرے بھگو میرا سلام کہنا اوسنی کہا کہ میں جنم کے طرف کو نہیں جاؤنگا اگر وہاں کو  
جاتا تو شک کہدیتا غصہ کہ بعد ان طیفون کے اسے گہرا کر چند روز بیمار رہا پھر مر گیا

## دیک الہجن

نام اس شاعر کا عبد السلام وہ تیار رعبان بن عبد السلام ابن جب بن عبداللہ  
ابن رعبان ابن زید ابن تیم کللی کا لقب بلقب دیک الہجن ہے اصل اوس کے  
شہر سلیمہ پیدائش اوس کے شہر حمص کے یہ شاعر شعر ابنی عباس سے ہی تمیم اوس کا  
دادا اول اوس کے سب اجداد سی سلمان ہوا جب ابن سکرانہ کے ہاتھ سے  
اسلام پایا چنانچہ اس واسطے وہ فخر یہ یہ کہا کرتا تھا کہ عرب کو ہماری اور کچھ نقص  
نہیں ہم سلمان اوس طرح پر جوئے جسطرح کہ وہ سلمان ہوئے۔ کچھ فخری اوت  
اور آخرویت کا نہیں۔ غرضیکہ شام میں رہا کرتا تھا اوسجائی کو مطلق نہ پھوڑا  
شعبہ مذہب تھا امام حسین کے مرثیہ ہے اوسنی بہت کہی ہیں اور طریف اور غلطی  
اور تیز ذہن تھا اور لہو لب میں بھی رہتا تھا شعر اوس کے نہایت حید ہونے ہی

## تیسری صدی کی شاعر

۱۲۹ ابن خلکان کہتا ہے کہ ایک الجس کے پاس ایک نوذنی مسماۃ دنیاہی اور سکر بہت تھا  
تھا اور ایک غلام تھا اور سکر بھی بہت پیار کرتا تھا اور دو نو کو آپس میں نہا کر کھانے کے  
تہمت لگا کر مار ڈالا اور اذکار لاشر علیہ علیہ جلا کر ایک ایک چار شراب کا کھا  
سی جو ابابہ غلام کا پیار یاد آتا اور اس کے پیار کو جو اور اس کے چہرے کے را کہہ کا بنا ہوا  
تھا چوٹا اور جب اس نوذنی کا اشتیاق غالب ہوتا اور اس کے پیالے کھا لگے جو شام  
پہر اور سنین شراب بہر کرتا۔ مگر قتل کر کے بہت پشیمان ہوا اور اون دونوں کا  
بریشہ ہی کھا ہی لیکن نوذنی کے حق میں کئی بریشہ بھی پین چاہتا ہے یہی اسی نوذنی  
کی جو شس محبت کا بریشہ ہے

وما طاعة طمع الحما علیہا :	وجنا لها قمر الی دوی پیدا یھا :
دویت من دمها التي و لطللا :	دوی الہوی شفتی من شفتیھا :
مکت سیفی فحال ضاھا :	فعدا نعی تجری علی خدایھا :
فحق تغلیھا وما وطنی الحضا :	شی اعز علی من فعلیھا :
ماکان فتلھا لانی لھا کن :	ابکی اذا سقط العیار علیھا :
لکن نخلت علی سائی علیھا :	واقت من نظن الف لاما الیھا :

ابن خلکان کہتا ہے کہ پیدائش اور اس کے در بیان اللہ ہجری کی ہوئے اور کچھ  
اد پر شتر برس کا ہوا اور ایام متوکل عباسی میں در بیان اللہ کی وفات پانچویں  
واقع ہو کر بعض اشعار اس شاعر کے اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اس نے  
لا شونکو جلا کر شراب کی قلع نہیں بنوائی تھے اور اعلم بالصواب

ابراہیم بن المہدی

کنیت اور اس کے ابو اسحاق نام ابراہیم یا ہدی بن منصور ابو جعفر بن محمد

## تیسری صدی کی شاعری

بن علی بن عبد الرحمن بن عباس بن عبد المطلب کا پیرائشی رہی بلوچوں رشید گاہی ۱۲۷  
 اور سکول علم ہراگ اور گانے پانے میں بڑی دست قدرت تھی علم کی سیلہ اور سکول  
 اور سکول اچھا آتا تھا رنگ اور سکول سیاہ اور سکول تھا کہ وہ ایک لونڈی سیاہ شکل سنا  
 شکل کے پیٹ سی تھا (شکل کے پیٹ سی اور سکول شین اور سکول کلاف اور سکول لاس  
 و سکول مارے ہی) باوجود سیاہ رنگ چوٹی کے دلی قبول ہی اور سکول تھا  
 اسکو اسلی وہ بنام تین مشہور ہو گیا تھا (تین مشہور ہو گئے ہیں) ابن حاکم ان کہتا ہی  
 کہ اور سکول علم ادب بہت آتا تھا نصیحت سب سے زیادہ رکھتا تھا (تین مشہور ہو گئے ہیں)  
 شخص اولاد و خلفاء سے پہلے اسی مثل اور سکول کے قصہ تین گزرا اور تین اور سکول  
 کسی کے شہر ہوئے تھے درمیان شہر بغداد کی بعد و سو برس کے اور سکول کے بیت خلا  
 چوٹے اور ان ایام میں مامون خراسان میں تھا اور سکول قصہ مشہور و ویرس نگ وہ  
 خلافت کرتا رہا — طبری اپنی تاریخ میں یہ کہتا ہے کہ اور سکول ایک برس گیارہ  
 مہینے یا زہ روز خلافت کی والدہ اعلم بالصواب اس کے بیت چوٹی اور مامون کی  
 خلافت ہونے کا سبب یہ تھا کہ مامون جب خراسان میں تھا اور ان ایام میں اسی  
 انا ولی عبد علی بن موسیٰ رضی کو مقرر کر دیا تھا یہ بات اور عباسیوں پر جو  
 بغداد میں تھی بہت ناگوار گذرے اسلی اور انہوں نے مامون کو خلافت سے ہٹا  
 کر کے ابراہیم مذکور کے بیت کر کے اور سکول لقب مبارک رکھا اور سکول کے بیت  
 شکل کے روز پانچویں تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ہجری میں درمیان بغداد کے  
 اسطور پر ہوئے کہ اول عباسیوں کے پوشیدہ اور سکول کے بیت کی ہر تمام باشندگان  
 بغداد نے اول تاریخ ماہ محرم سنہ ہجری میں کی یہ بات پانچویں تاریخ محرم  
 کو بروز جمعہ ظاہر ہوئے کیونکہ اس روز ابراہیم مذکور کے ممبر پر چڑھ کر یہ حکم دیا

## تیسرے صدی کی شاعر

۱۲۸ھ کو سید عباسی سپاہ لباس جب دستور سابق پناہ کرن حال یہ ہے کہ مامون نے جس روز بطن بن موسیٰ کی دل چاہی ہوئے کی بیت کو گون سے گردا دی ہے اور روزیہ پوشاک پنی کی جو کہ جاسہ لگا لباس میرٹھ سے تھا مانت کر دی ہے اور یہ حکم دیا تھا کہ ان سے سنبر پوشاک پناہ کرن یہ بات مامون پر بہت شاق گذرے تھی جب ہر اوسے پوشاک کی پنے کا حکم ابراہیم مذکور نے منبر پر چڑھ کر خلاف حکم مامون کے برسرہ اعلان دیا سب جان گئی کہ اس کے بیت خلافت کو ہی پیشخص مامون کا چاہتا ہوا وہی قدسٹہ ہجری تک یہ حکم جاری رہا اور وہ خلاف کرتا راجب مامون خراسان سے طرف بغداد کے آیا ابراہیم کو اپنی جان بچانی شکل ہوئے اور کہہ دے کی روز تیرہ توین تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ہجری کو جب گیا نہ واقعہ بعد چند انوز کے کہ جنگی شہر طویل ہے وقوع میں آیا تاخیر سے ہفتہ کے روز خود توین تاریخ ماہ صفر سنہ ہجری میں وہ چہا تھا ابراہیم کہتا ہی کہ ایک روز میں مامون کے پاس گیا جگو اوسے کہا کہ تو ہی ہے سپاہ خلیفہ میں کہ اسی امیر المومنین ابوالجواہر عفو کر کے میں ایک غلام بنی الحسان

لی ہے کہا ہے  
اشعادلہ عبد بنی الحسان

انکنت عبدًا لنفسه حرة کی ما  
اداسو دالحق الی ابیض الخلق

پیدا ایش اوس کے فرہ ذی قدسٹہ ہجری میں چوٹی بروز جمعہ ساتوین تاریخ ماہ رمضان سنہ ہجری درمیان سید میں راسی کے وفات پائے اوس کے بیٹی متقم نے اوس کے جنازہ کی نماز پڑھے اشعار اوس کے ماتہ نہ آئے

الو العتایہ



## تیسرے صدی کی شاعر

ابو اسحاق اسماعیل بن القاسم بن عوید بن کیسان عنونے اور ولاد کے جہت ہی ۱۴۹

غنیہ معروف بنام ابو التائب شاعر مشہور ہیں پیدائش اوس کے عین التمرین جو کہ ایک  
چوٹا سا شہر حجاز میں قریب مدینہ کے ہی ہوئے بعض کہتے ہیں کہ وہ شہر تنصافات دریا  
زات سے ہے۔ اور باقوت حموی اپنی کتاب مشترک میں یہ کہتا ہے کہ وہ حجاز  
انبار کے ہی والدہ اعلم بالصواب غرضیکہ کہ وہ میں برابر اور دین بغداد میں رہی  
لگا وہ چونکہ تہذیبیں پیکر کرتا تھا اس واسطے اوسکو کہار کہنی لگے تھی ایک لونڈی کے  
مسماۃ عتبہ پر عاشق و شیدا مشہور ہو گیا تھا یہ تمام مہدی کے باندی تھے اکثر اوس  
اشعار اس لونڈی کے حقیق میں چنانچہ یہ ہے اوسکی محبت میں کہی ہیں

احلت عتبۃ لایۃ : منھا علی شرف مطر  
و شکر مالق ایھا : مالدا مع تسمل  
حق اذی مت ما : اشک کما فی کھلاق  
قالت فای الناس : لو ما تقول فقلت کھ

اور ایک دفعہ یہ دو شعر مہدی کو لکھ کر وہ لونڈی اوسے مانگے تھی

نفسی شیخ من الدنیا علفۃ : اللہ والقایم المہدی یکھض  
انی لایلس منھا لہ یطعن : فیھا احتقاد لک لادنیایا فیھا

ابو البباس المبرک کتاب کامل میں یہ بیان کرتا ہے کہ ابو التائب نے اوس  
لونڈے کی چوڑ دینے کی خواہش مہدی سے بروز فور و زور۔ اور مہر جان کے  
کی اور بطور تحفہ یہ اشعار اوس کے پاس لکھ کر ایک تہان نرم کرے کا ٹیلیہ میں  
رکھ کر خوشبودار بطور ہدیہ پیش کیا تھا جب بادشاہ مذکور نے ارادہ کیا کہ عتبہ  
لونڈے اوس کے حوالہ کرے وہ بہت مضطرب ہوئے اور کہنے لگی کہ کہی

## تیسرے صدی کی شاعر

۱۳۰ امیر المومنین افسوس کر آپ اپنی خدمت میں جگر محروم رکھ کر ایک شخص پہنچا  
 صوبت اور بدیت کہاں کو چٹلیاں چھا پہا ہے دینی میں اوسے بہر و صفا  
 برودش کر کے اپنی تین اوسے بنایا بادشاہ نے حکم کیا کہ اوسکو ہندیا پر کرنا  
 دو وہ مشیون سے کہنی لگا کہ جگر حکم دینا رکھا دیا مشیون نے کہا کہ نہیں اگر درہم  
 چاہو تو لہجہ اسے جگر ہی میں وہ انعام ہے ایک برس تک بندہ مسکے جیسا  
 کہا کہ اگر عاشق ہوتا جس کا وہ کہتا تھا تو درہم اور دینار کے جگر نے میں نہ پہنستا  
 وہ مرغ میں ہی اپنے دست قدرت رکھتا تھا چنانچہ یہ اشعار اوسکے طرح کی ہیں  
 ایذا منت من الی فان حذفت لما حلفت من لای حی لا  
 لو یستطیع الناس من اجل لا تخذوا حذر الخلد و دفعا لا  
 ان المطایا تشکک لانا قطعت الیک سبابا و دما لا  
 فاذا و رد جان و خطا لما فاذا صارت بنی صارت نفا لا  
 یہ اشعار غریب ملا کے حقین اوسنے کہی ہیں عمر مذکور نے شہر ہزار درہم اور  
 انعام میں دئی ہے یہاں تک کہ کسب بوجہ انعام کے کچرا نہ ہو سکا اور خلعت ہے  
 اوسکو دیا اس انعام کے سبب اور شعرا اوسے حسد کر لی گئے ہیں چنانچہ ایک  
 اوسنے ایک مشاعرہ کیا اور سب شعراء کو جمع کر کے کہا کہ اسی قوم شعراء ہے  
 تعجب کے بات ہی کہ تم میں نا اتفاقی بہت ہے بعض بعض کے دشمن ہیں اگر کوئی  
 چاہی کہ کسی طرح میں ایک قصیدہ پچاس شعرا لکھے اسے وہ تانور پور پر  
 نہیں پایا کہ لذت اور مزہ اوسکے اشعار کا بسبب جد و جہدوں کے جانا رہتا  
 ہے اشیع سلمی شاعر مشہور یہ کہتا ہے کہ خلیفہ مہدی نے ایک دفعہ بے گن  
 کو حاضر ہونے کا حکم دیا اوس روز دربار عام تھا چنانچہ ہم گئے ہم کہ حکم ہوا

## تیسرے صدی کی شاعر

کہ شہ جاؤ اتفاق سے میری پاس ہے بشار بن برد بھی میا ہوا تھا مہدی جب چکا ۱۳۱  
ہو گیا ب آدمی چکی ہو رہے بشار بن حس اور حرکت اس شاعر کے معلوم کر کے  
بھی پوچھا کہ یہ کون ہے بنی کہا کہ ابوالقاسم ہے اوسنی مجلس پوچھا کہ کیا حکو  
معلوم ہے کہ یہ شعر اس مجلس میں ابو شاہ کے روز پہلے گامینی کہا کہ بعض تو  
ہی اسی آثار میں ہرے لی حکم شعر خوانے کا دیا ابوالقاسم نے یہ قصیدہ پڑھا  
اول کا یہ ایک شعر ہے

الامال سیدتی مالها : ادلت فاجل اذلالها :

بشار نے میرے کہنی مار کر کہا کہ دیکھا تو نے اپنی مطلب کے شعر پڑھنے لگا ہے  
ایسا یہی لی باک اور جالاک آدے تو نے دیکھا ہی کہ ایسی شعر ایسی مقام پر  
پڑتا ہے کچھ خوف نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ ان شعرون پر نیچا

احمد الخ لانه منقاد : الیہ تجدد ما ذیالها

فلنک تصلح الا لہ : فلو یلک یصلح الا لہا

ولول ما احاد غیبی : فذلک الاضلال لہا

فلولہ یطعمہ نبات القلوب : لما قبل اللہ اعمالہا

میں بشار نے کہا کہ دیکھو اسی اشعج بادشاہ اپنے جائی سے ماری خوشی کی اور  
گیا یا نہیں۔ اشعج کہتا ہے کہ اوس مجلس میں سے اوس روز سب شعراء  
مجموع گئے کسی کو سوار ابوالقاسم کے انعام ہوا۔ اس شاعر کے زہد اور  
ورع میں بے شعر ہیں یہ شاعر بشار اور ابونواس کے طبقہ کے پیدا ہونے  
والوں میں سے ہیں اور اشعار اوس کے بہت ہیں پیدا لیش اوس کے ذریعہ  
شہر بھرے کی ہوئے بروز دوشنبہ اٹھوین یا تیسرے جماد الاخر ۱۱۱ھ ہجری

## تیسرے صدی کی شاعر

۱۳۴ میں وفات پانے بعض بلیغ بیان کرتے ہیں در بیان بعد اوس کے مرقراوس کے  
نہر جسے پر سائے ایک پل کے جسکو قنطرة زبائن کہتی ہیں بنی ہوئے ہی کہتی ہیں  
کرب وہ مرے لگا اوسے کہا کہ سے مخرق قوم کو برا میرے دوشر گاؤں  
خانیخہ وہ آیا یہ دوشرا سے گوا کر سنئے

اذا ما القضت مني الله محمد فان عذاب الباكيات قليل

سید محمد بن زکریا و تفسیر موی

جب یہ شمر دوم غور سے سن چکا اوس وقت یہ وصیت کی یہ شمر میرے  
قبر پر ہے لکھ دیا وہ یہ ہے

ان حیات یکن اخ المیت لیتن محمل التفتیش

ابو تمام

نام اوس کا چیتا اوس بن الحارث بن قیس بن الاشج بن سبک بن مروان  
بن بر بن سعد ابن کاہل بن عمرو بن عدس بن عمر بن الفوث بن سبک اسکا نا  
چلمہ تھا وہ بیتا عدو بن زید کہلان ابن یثعب بن یثعب بن قحطان کا شاعر  
مشہور ہے۔ اور باپ اوس کا نصرانے تھا رہنویا لا جاسم ایک گانو کا تجوز  
درشق کے واقع ہے اوسکو دوس الطار بھی کہتی ہیں اس لئی اوسکو اوش  
کہنی لگے یہ شاعر اپنے زمانہ میں سب سے اچھا اور لگاتہ بضاعث شہر اور نیک  
اسلوبے میں تھا۔ اوس کے کتاب حمارہ اوس کے فضیلت اور عقل اور علم پر  
دلائل کرتے ہیں۔ ایک مجموعہ اور بھی اوس کے تصنیف سے ہی اوس کا نام  
قول الشراء ہے اس کتاب میں شعرا و جاہلیت اور مخضرین اور ان سلاطین  
کے بہت اشعار جمع کئے ہیں۔ اور ایک کتاب الاختیارات بھی اوس کے

## تیسرے صدی کی شاعر

تالیف کے ہوئی ہے اس میں بہت اپنے پسندیدہ اشعار شراذیب کے اوسے مندرجہ ۱۴۳  
 گئی ہیں ماسوا اس کے اوسکو اتنی اشعار یاد تھے کہ اوس کے سوا اور کسی کو وہ رتبہ  
 حاصل نہیں ہوا بعضی کہتے ہیں کہ ابوتام کو چودہ ہزار ارجز وہ عربی زبان کے سوا  
 قصاید اور قطعون اور مدح کے یاد تھے اوسے خطاب کے منکر کے انعامات بھی  
 پائی ہیں وہ شہر شہر دکھا کر تاہوا جب بصرہ میں گیا اوس شہر میں عبد الصمد بن  
 العبدل شاعر مشہور ناسے تھا اوسے ابوتام کے آنے کی جب خبر پئی یہ خیال کیا  
 کہ ایسا بہر وقت اوس کے آنے کے شہر بصرہ کے رہنی والی میرا عقد چھوڑ کر  
 اوس کے مستعد ہو جاوین یہ دل میں خیال لاکر بہر میں شراذیب کے پاس کہہ کر کہ ابھی  
 وہ شہر میں گیا تھا یہی

انت بین انہما بین تہما لانا من وکلتا بوجہ مہدال

لست تنفک راجعاً لہما من حبیب او طائباً لہما

الحمام یبقی لو سمحت ہذا بن ذل الہمی وذل السوال

جب ابوتام نے یہ شعر پڑھے اوس کے مطلب اور مقصد پر واقف ہو کر بصرہ میں

بہر گیا اور تباہ کیا مہول کہتا ہے کہ ابوتام نے جب محمد بن عبد الملک ابن زیات کی

اس قصیدہ سے حکا اول پڑھے منج کی

دعہ صحیحۃ القیاد سے کوہ مستغنی ہما لہی المکروب

لو سمعت بقیۃ لا عطاء اخری لیسع علی ہما لکان الخلوب

اوس وقت اس زیادت نے کہا کہ اسی ابوتام نے میرے شعر کے چار ہر لفظ اور معنی

نادر جگہ ارمویوں کے لڑیوں پر جوستان کو خیر مورون کے گلے میں پڑی

ہوئے ہوئے ہیں بہر میں اور سب کہ تیسرے اشعار کی عرض میں صراحت فرماتا

تیسرے صدی کی شاعر

۱۳۴) نہیں ہو سکتا کیونکہ جتنا کہہ دیں گے تیرے اشار کی برابری ہو سکے گی اور وقت ایک فیلسوف ہی دوان حاضر تھا اوسنے کہا کہ یہ چون حالت جو اسے ہی میں رہ جائی گا حاضرین مجلس نے پوچھا کہ اگر کوئی معلوم ہوا اوس حکیم نے کہا کہ لہجہ کلام اور لہجہ ذکی الطبع چسنے اور فطانت کے جو اوسین سے لطافت حسن اور جود خاطر پائے جاتے ہیں یہ حکم جی کیا کیونکہ نفس روحانے اوس کی جسم کو اسطی پر کہا تھا کہ جس طرح تلوار تیز اپنے میان کو کہا جاتے ہے اور ایسا ہی ہوا کیونکہ کہہ اوپر تیس تیر کا جو کدیرا اشار اوس کے دت تک بی ترتیب ہڑی رہے یہاں تک کہ ابو بکر موسیٰ لی ترتیب جہد بجا پر ترتیب کر کے دیوان او سکا جمع کیا — بعد ازاں علی بن حمزہ انصاری نے لی اوس کے دیوان کی اور طرح پر ترتیب کی یعنی انواع و اقسام شریر اوس کو ترتیب کیا حروف کے ترتیب چھوڑنے — پیدائش ابو تمام مذکور کے درمیان ۱۸۸ یا ۱۸۹ یا ۱۹۰ یا ۱۹۱ ہجری میں جن اختلاف درمیان ایک گانو کے جسکو جاسم کہتے ہیں جو حیدور کے مشہور و نہیں مضافات دمشق سے درمیان آؤر طبرہ کے واقع ہیں جوئی — اور مصر میں پرورش پائے کئی ہیں کہ ابو تمام درمیان جامع مسجد کی لوگوں کو مشک سے پالی ملا کرتا تھا سدا کعب کرتا تھا — بعضی یہ کہتے ہیں کہ ایک بڑھی پاس نہا کرتا تھا کہ کار و بار لکھنے کا کرتا تھا — اور اوسکا باب مصر میں شراب بیجا کرتا تھا — رنگ ابو تمام کا گندم گون اور قد لمبا تھا فصیح و شیرین کلام تھا مگر کہہ اوس کے زبان میں لکنت یہی تھے لفظ تار بکلا کر بولا کرتا تھا — موصل میں درمیان ذیقعد یا جاد الاول ۱۹۲ ہجری یا ۱۹۳ یا ۱۹۴ میں جب اختلاف وفات پائے بعضی یہ کہتے ہیں کہ ماہ محرم ۱۹۵ ہجری میں مراد انرا علم

# میرے صدی کی شاعر

پہلے کہتا ہوں کہ ابو ہشام بن حمید طبرستان نے ایک قبر اوس کے قبر پر بنا دیا ہے اور ۱۳۵  
 میں ہے موصیٰ بن اوس کی قبر باہر باب المدائن کے خندق میں دیکھے وہاں کے  
 عوام الناس یہ کہا کرتے ہیں کہ یہ قبر ابو تمام شاعر کے ہے

## انجلیج

ابو علی الحسین بن یاسر شاعر بصری معروف بنام خلیع غلام مسلمان  
 بن ربیعہ الباہلی صحابی کی بیٹی کا اصل اوس کے خراسان ہے وہ شاعر بہت  
 ظریف و مطبوع اچھا جوان تھا اوسکو قسام شہر و انواع سخن پر قدرت تھی  
 ہر خطار کے ہم صحبت ہوتے سوا اوس نے وہ رتبہ پایا کہ سیکو وہ رتبہ میر خیر اسحاق  
 بن ابی ایہم مدیم موصیٰ کے ہوا تھا کیونکہ اوس کے پیر ابرو عت رکھتا تھا پہلی ہے  
 پہلی وہ امین بن مارون رشید صحبت میں رہا اوس کے بعد خطار کے صحبت میں  
 مستعین کے وقت تک رہا یہ شاعر طبقہ اوس کی شہر ارجحہ سے شمار کیا جاتا ہے  
 درمیان اوس کے اور ابو نو اس کے کی بطنی ہوا کرتے تھے اوس کا نام خلیع  
 لبیب بن ہاشم کے اور خالاک اور ظریف و بے مہمانان ہونے کے رکھا گیا ہے  
 یہ بات ابن ہشام نے اپنی کتاب بارع میں اور ابو الفرج اصحابی نے  
 کتاب الاغانی میں ذکر کر کے اچھی اشعار اوس کے ذکر کئے ہیں انراں جو  
 یہ شعر ہے میں

صلیٰ علیٰ محمد و آلہ عجباً من معان عجباً و بیھا الصمد  
 فداک للربیع ریاض و بحدی للاموع عادی

و کہ ایضاً

ایمان طرف سے و با من رقیقہ خمد

## تیسرے صدی کی شاعری

نیماسیہ نکاشفت کما غلب الصبی  
فما احسن في ذلك ان يهتك النسي  
فان عتيد النابن ففوقه كل حذر  
وله ايضا

لا فحيتك لا اعبا فح بالذبح مدامعا  
من يك جى استرا ح وان كان مومعا  
كيدى في هذا السيف من اب نقطعا  
لنداع سوق الضما في السقم مومعا

اوسنی در بیان شہ پرے کی قریب ایک سو برس کے عمر کی وفات پامی خطیب  
تاریخ بغداد کے کہتا ہے کہ وہ در بیان شہ اجری کے پیدا ہوا تھا

## دعبل

ابن خلکان کہتا ہے کہ کیت اوس کے ابو طام او سکا دعبل شیب بن زبرین  
بن سلیمان خراسانی کا شاعر مشہور ہے اور صاحب کتاب لغائی ہے کہتا ہے  
کہ دعبل بن سطل بن رزین بن سلیمان بن تیم بن نیشل بن نہیں بن خراسن بن  
خالد بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن سلاخان بن اسلم بن اسیم بن جابر بن  
عمرو بن عامر بن قیاد ہے اور کیت اوس کی ابو طام ہے بعض یہ کہتے ہیں کہ دعبل  
او سکا لقب تھا نام او سکا حسن تھا بعض یہ کہتے ہیں کہ عبد الرحمن نام تھا بعض  
محمد نام اور کیت ابو جعفر بتلاتے ہیں۔ کچھ میں کہ وہ کانوں سے بہرہ تھا  
اوس کے گدی میں ایک رسوے تھے شاعر بہت جید تھا مگر موافق نہ تھا اور  
نابج اور عیب گیر نہ تھے آؤں سے تھا خلفاء کے اوسنی جو کے ہی عمر تھا



## تیسرے صدی کی شاعر

برہم پائے وہ کہا کرتا تھا کہ پچاس برس کے عرصہ میں اپنا کفن ہاتھ میں لئی ۱۳۷  
 ہوئی اور لکڑی سولی کے گندھی پر بایں خیال کہ بسب میرے جو اور بد گفتاری  
 کی شاید کوئے چکو سولے دی اور وقت پر او سکو لکڑی سولی کی ہاتھ نہ آوے  
 اٹھائی ہوئی ہوتا ہوں آج تک کوئی مجھ کو ایسا بلا عرض اس کلام سے یہ ہے  
 کہ بہت دل جلا اور سب کے گردی کا آدمی تھا تمام خلفاء کے اوسنی جو کی ہر کیلو  
 چوڑا نہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ابراہیم بن بہدے کی اوس نے جو کی اوس قصیدہ  
 کا اول شعر یہ ہے

نہاں شکرہ بالعراق وادله فہما الیہ کل اطلس مانی  
 ابراہیم مذکور جو خلیفہ مامون کا چچا تھا یہ جو منکر مامون کے پاس جا کر اوسکا شاہ  
 ہو کر کہنے لگا کہ اسی امیر المومنین اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کو فضیلت ہم پر دے  
 اور آپ کے دین مجھ پر جو حرام اور ہر بانی کرنی کا الہام کیا اور ہمارا تمہارا  
 لب ہے ایک ہو۔ و عجل نے میرے جو کی ہے اوس سے میرا بدلہ یعنی مامون  
 کی کہا کہ اوسے تیری جو میں کیا کاپی شاید کہ یہ قصیدہ کہا ہے لعل ابن شکرہ  
 بالعراق وادله الخ اور سب شعر چہ ابراہیم  
 کی کہا کہ قربان شوم مان ہی شعر ہے ہن مامون کی کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں  
 کیونکہ تیرے جو میں بہت کوتاہی کے ہی بہ نسبت میری جو کی کچھ نہیں کہا اوسنی  
 میری جو میں بہت کچھ کہا ہے تو ان چند شعر و نگو منکر جنہیں جو میں بہت نہیں ہے  
 میرے پاس کہہ اگر آیا من باوجود ایسی جو کے کہ جسکے برداشت نہیں ہو سکتے  
 منکر چہ رہا اور برداشت کر گیا اگر چکو یقین نہ ہو تو یہ شعر سن اوس نے  
 میری جو میں یہ کہی ہن

## تیسرے صدی کی شاعر

۱۲۰ ابونبی المأمون خطبہ حاصل  
 امان بنی الامس راس عماد  
 فقلت اخاك وشمي فتك مقعد  
 شاد دایا لک لبعدہ طلع خجلہ  
 واستنقلا ولامن الحضيض الادود  
 جب امون نے یہ شعر پڑھی جو کہ پڑھ کر سنائی ابراہیم شجب ہو کر دعا دی اور یہ کہ پڑھ کر زیادہ کرے اسی امیر المومنین خدا تھامے جگر رحم اور علم اور برداشت — واضح ہو کہ امون جب یہ شعر نہ کہ وہ بالا پڑا کرتا یہ کہا کرتا کہ جزا پر بدی خدا تھامے و علی کو وہ کس طرح سی بری حسین یہ شعر کہتا ہے حالانکہ عین خلافت اور بادشاہت کا گودی میں پیدا ہوا اتارت کے پستان سی بینی دودہ پیا او یکے گودی اور پگھوڑی میں پلا اوس کے اشار غزل کے یہ ہیں  
 عششت الحمی حنہ اعن لعلہ بنا وابتذلت الیصل حتی تقطعا  
 ما فقلت ما بین الجواغ والحشا نضی وطلما قد قنعا  
 فلاقا لیل لیس لیلک مطمع غنمت حنہ لراجد لک مرععا  
 فہیک یعنی استاکلت فقطعا وصوت قلب بعدہ ہا فتشعبا  
 پیدا میں وعلی ذکر کے درمیان ۳۸ کی ہوئے اور ۳۹ ہجری میں قصبہ  
 میں وفات پائی یہ قصبہ در بیان واسط عراق اور اہواز کے واقع ہے (راہی بطن)  
 میری نزدیک پہ شخص سے وعلی در باب ہجو کے شل سودا شاعر کے جو اردو گو  
 گذرا ہے تھا کیونکہ وہ ہے اسی قبل کا ہے اور عجب گیر تھا

## ابو العقیل

۱۲۱ ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو عقیل کنیت اور نام اوس کا عبد اللہ بنی خالد غلام جعفر بن سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی بن عبد المطلب کا اصل اوس کے



تیسرے صدی کی شاعر۔

۱۴۰۱ ایک کتاب ہے جس میں فاضل معلوم ہوتا ہے کہ کیا ان الفاظ کا جو فاضل میں مستحق اور حقیقت میں از روئے ہستی کے مختلف ہیں جو کتاب اور ایک کتاب الفناہ - اور ایک کتاب الایات البائتہ اور ایک کتاب معالی الشجر وغیرہ اور تصنیف کے ہر نسخہ دو سو چالیس ہجرت میں وفات پائے

ابو العباس عبد الله

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو النبیاء بن عبد اللہ بن محمد النبیاء بن ابی سہرہ  
نام شہسباز شاعر ہے وہ شعر از خندین میں سے ابن ربیع اور بحر بن  
علیقہ میں تھا یہ ناشی اگر ہے کیونکہ ناشی اصغر اور حیکا ذکر آگے ایشا اللہ تھا  
اوتھا یہ شخص نحو اور عروض اور علم کلام خوب جانتا تھا پیدائش اوس کے  
انبار کے ہی بعد اومین مدت تک بود و باش کے بعد از ان مصرعے طرف جاکر  
آخر عمر تک راجحہ علوم یعنی منطق اور علم کلام — اور علم عروض اور علم نحو  
میں یہ شخص ستر اور ذریعہ تھا اوسنی نحو یون کی تعلیم تو کر کہ قواعد عروض پر  
چند شہسباز کے ہیں یہ خلیل کو بیہ نہ سمجھے تھی بسبب غیری راسی اور فطانت  
فصل کے اوسنے یہ شہسباز لکالی اوسنی ایک قصیدہ حاوی کئی فنون و علوم کا  
ایک روی پر چار ہزار شعر لکھا ہے اوس کے چند تصانیف بہت اچھی ہیں اور  
اشعار بہت بہت ہیں اور در باب شکار اور آلات اور صید کے اور جو اوشی  
متعلق ہوتا ہے شعر کہی ہیں اور اوس کے قصاید اور مزیات انو اس  
کے اسلوب پر ہے ہیں — اور قطعے ہیں بہت اچھے ہیں غرضیکہ جو اسے کہا  
خالے جودت سے نہیں ہے یہ اشعار اوس کے وصف ہار میں ہیں  
لما تقری اللیل عن اشباحہ وارواح ضو الصبح لا تبتلا

## تیسرے صدی کی شاعر

۱۴۱

غداوت البخی الصیدا فی فہاجہ  
 البسہ الخالق من دیباچہ  
 وشیئا احاد الطرف فی اندراجہ  
 وذا ان فدیہ الی محاجہ  
 مفسی ینبئ عن خلاجہ  
 نظم علی حبی عن علاجہ  
 لداستضاء عالم و فی ادلاجہ

بیمنیہ کفندہ عن سراجہ

اور یہ اشعار ایک نوٹدی گان خوبصورت کی حسین ہیں  
 فلا ینک لواتھم الضیفی :  
 لودوا الناظر عن طریک  
 قی دین اعیننا عن سواد :  
 ہل تنظر العیان الا الیہ  
 وہم جعلوا رقیبا علینا  
 البیض والیہم سادی :  
 من ذابکون رقیبا علیک  
 ن من حسنک و حننک  
 شعر اوس کے بیت انتخاب لوگوں نے کئی مین گرہم اتنی ہی قدر میں لکھا کہ ان مین  
 اسے درمیان مصر کے شہر مین وفات پائی۔ ناشی نقب اوس کا ہے۔ اور  
 انباری اسوا سے کہتی ہیں کہ انبار ایک شہر فوات پر واقع ہی درمیان بغداد  
 کی اور اوس کے دس فرسخ کا فاصلہ ہے اوسجاے بہت عالم ہوئے ہیں ہر ایک  
 انباری کہلاتا ہے۔ اور اس شہر کا نام انبار اسوا سے رکھا گیا کہ لوگ اکثر  
 اسر مقام مین گودام وغیرہ غلہ اور رسد اناج کے جمع کیا کرتے تھے اسوا سے  
 اوس شہر کو انبار کہتے تھے

اللباوی

اس شاعر کے کینت ابوکر ہے نام احمد شیا محمد کا شاعر مشہور ہے وہ طریف اور

## تیسرے صدی کی شاعر

۱۴۲ تیز عقل اور بے سامان از او آئے نکلین گشتار تباہیت اچھی دکھاتا اور سکو لبادی  
اسوایے کہتی ہے وہ ببادہ پت پہنا کرتا تھا۔ ابو بٹے کہتا ہے کہ ایک روز نرم  
کپڑے میں بیٹھی ہونے لگی ایک آدمی سرخ لبادہ پہنی ہوئے سرد پر عالم باغی  
ہوئے اور ایک سرخ چہرے ہاتھ میں لٹی ہوئی آکر کھڑا ہوا اور اپنی شہر پہنٹے  
لگا رہے ہیں

لینے کا لایعوبہ افغان : الخ الشعرا في حرم المضارب

لقد اودتہ الایام حقہ : لقد طرد الغراب من الکلابے

میں پوچھا کہ یہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا کہ لبادی ہی اس وقت بیٹھے اور سکو  
پاس پہلا کر حال اسکا پوچھا خبر برسی زبان وغیرہ کی کی

## العکوک

کیت اوس کے ابو الحسن نام طے ابن جلد بن مسلم بن عبد الرحمن مشہور بنام عکوک  
— عبد اللہ ابن معتز بیان کرتا ہے کہ مجھے محمد ابن یزید سرزدی کہا اور اوسنی  
طے بن قاسم سی سنا اوسنی طے ابن جلد نے یہ بیان کیا کہ ایک دفعہ ابو دلف سے  
بن طول ہو کر شہر رہا تھا حال یہ ہے کہ وہ کسی تذکرہ ہو کر وہ مجھے نہیں بولا کہ نہ تھا  
اور انعام اور احسان کوہ بچہ کیا کرتا تھا کہ کہی اوس کے پاس سے خالی نہیں آیا  
میں اوس کے پاس گیا ہاتھ پیر سے ہی آیا مینی بسبب بیمار اور شہر سے کہ آدمی کو  
آتا ہی سنا نہ پاس ہے جانا چوڑ دیا جب بہت دن مفارقت کے گزری اوسنی  
اپنی ہانسی سفل کو میری بونے کو بچا اوسنی مجھے آکر یہ کہنا کہ آخر نے یہ کہا  
کہ تولی میرے پاس آئی کیون چوڑ دیا اگر کوئی مجھے نصیر سبزد سے ہو تو اوک  
معاذ کر میں آئندہ کو اسکا بدلہ لایکھ کر دو گلا میں یہ شعر اوس کے ہاں سے



## تیسرے صدی کی شاعر

۱۴۴ فاذا اولیٰ ابودلفیث ولتبت الدنيا علی امش

بہت خطا ہوا اور اری غصہ کے سرخ ہو گیا اور کہا کہ اوس مرا بڑا دہ کوہ  
باس بکر کر لاؤ اوسنے کیا خیال کیا ہی ہم لوگ سخاوت اور احسان کیا اوس کے  
نزدیک نہیں جاتیں ابودلفیث سے ساری دنیا نے سخاوت سیکے ہی اور وہ  
بہاگ کر جزیرہ میں چلا گیا غلیغہ مامون نے جزیرہ کے خاک کو لکھ کر اوسکو گرفتار کیا  
جب سامانی اگر حاضر حواس سلطان مامون نے کہا کہ حرا بڑا دہ تو کہتا ہے

کل من فی الارض من عرب الی اوسنے کہا کہ ای امیر المومنین یہ مقبور آپ کے  
حقین نہیں کیونکہ آپ اہلیت سے ہیں مگر خدا تعالیٰ نے فضیلت تمام دنیا پر دی ہے  
کیونکہ تمہاری خاندان میں نبوت اور کتاب اور حکمت نازل ہوئے اور خلافت اور  
حکومت ٹکڑے اور ملک اور مال سب کچھ تمہاری واسطے موجود ہے۔ مینی بہت  
ابودلفیث کے اقوان اور اشمال اور اوس کے نظراب اور ابراہیم کے حقین کہا  
یہی کہا کیا بہانہ کہ اوسکا جرم صاف ہوا مگر بعضے راوی یہ بیان کرتے ہیں چنانچہ  
ابو قترہ یہی کہتا ہے کہ وہ مارا گیا اور سوار اس کے وہ سبب اوس کی قتل کیا  
کرنا ہی وہ کہتا ہے کہ مامون نے اوتسی کہا کہ میں مجھ کو اسو سلی قتل نہیں کرنا کہو  
تمام جہان کی بادشاہوں کے خدمت کی بلکہ اسو اسے قتل کرنا ہوں کہ تو نے خدا تعالیٰ  
کی سخاوت کے اور اوسکو ایک بندہ ناپاک کے برابر ملا کر شکر کیا اس شہر کے  
مفسر کے موافق وہ یہ ہے

افت الذی تنزل الی ابوامثلھا وتقل الہ فی حال ال حال

ومادوت ملے طوف الی ال الا فضیلت بادن واق واجال

اور یہ فعل خدا تعالیٰ کا ہی یہ حکم دیا کہ اس کے زبان گدی میں کو نکال کر نازد اور



## تیسری صدی کی شاعر

۱۰۱

یہ واقعہ درمیان مسلم ہجری کے بعد اودین ہوا پیدائش اس شاعر کی مسلم ہجری میں  
ہوئی تھی کہے ہیں جب وہ سات برس کا تھا اوس کے چچک نکلی تھی مگر ہری نزدیک  
بہر جب ثابت کی گئی کہ اودین ہجری ہوا ہی کہ وہ اپنی موت مرا اوسکو کسی نے نہیں  
قتل کیا۔ کسی بن ایک دفعہ ابن جلدہ کو عیب طوسی کی خدمت میں کیا اودھالہ باز  
اشعار خوانے کی جائے عید نہ کرے کہا کہ کیا کوئی اور قول بھی باقی رہ گیا  
جو ہمارے حقیقہ آپ سر مائیں گے کیونکہ آپ تو ابو دلف کے حقیقہ  
یہ کہہ چکے ہیں

انما الدنيا ابودلف  
فاذا دلف  
اوسنی کہا جو آپ کے حقیقہ بندہ نے شعر کہی ہیں اوسی ہجری جو ابو دلف کی حقیقہ  
کہی ہیں اوسے کہا پڑا اوسے یہ شعر پڑی

انما الدنيا حميد  
فاذا دلف  
و ابایہ الجسام  
فعلى الدنيا السلام  
اوی کہنا ہی کہ حمید ہوں پڑا اور کچھ نہ بولا مستحب ہو کر جب ہوا حاضرین مجلس کو اوس کے  
برہم کو ہی پر کمال استغاب ہوا کیونکہ اودن کو کون کو قیاس ہو گیا تھا یہ شعر اوسے  
بھی کہے ہیں حمید نے اوسکو اپنا انعام دیا اور اوسی وقت سے تمام عوام  
جو اوس میں یہ شعر نہ کر رہا حمید کے حقیقہ مشہور ہو گئے۔ اوس میں یہ شعر نہ کرنا  
میں نے ایک پیر ضعیف سے جو سی جمیل میں کا اولاد ابو دلف سے تھا  
سنا ہے کہ فرور مایے ایک رہ زن تھا ابتدا حال اوسکا یہ کہ وہ پرکرات  
و دلف کے لواحق میں رہی بسب طوسی کے کہنے لگا تھا لیکن شجاع اور بہادر

# تیسری صد کی شاعر

۱۴۶

اسی رتبہ کا تھا کہ کسی شخص اوسکا مقابلہ نہ کر سکتا تھا ایک دفعہ گاؤں کے ابو دلف  
 کے پاس بیٹھ کر انہی سے مال جلیل آتا تھا پراہ اور کسی واسطے محفلت  
 کے چند سوار رہی تھے اس زمانہ میں وہ مال لوٹ لیا اور کسی سوار  
 قتل کیا ابو دلف نے اس کے پکڑنے کی ہر چند سعی کی مگر کچھ اتنی جرات  
 اور قہر نہ ہوئی جو اوسکو گرفتار کرے سبسا سکا یہ تھا کہ وہ زمین پر  
 ایک مقام پر گئے نہ ٹر رہا تھا دستور اوسکا یہ تھا کہ ایک حاسی مال اوتا رہا  
 جاری جا پڑا جس کے چاڑی کی شام کہیں کاٹی اسطرح پر لوٹتا پراہ کرتا تھا بدست  
 دروازہ نکلتی چلی دستور اوسکا تھا کہ تین کہ وہ زمین بسبب اپنی بہادری کے بہت  
 لوگوں کے بھی پراہ رکھنے کی پرواہ نہ کرتا تھا بلکہ اپنی دو غلاموں کے پراہ بھی کرتا  
 زمین کی کیا کرتا تھا ان دو غلاموں سے زیادہ آدمی اکثر اوسکی پراہ نہ ہو سکتے  
 تھے ایک روز ابو دلف بار بار وہ بھکار جنگل کو گیا سامنے سے ایک وحشی  
 پراہ ابو دلف کا ٹوڑا اڑھائی ہوئے اوس بھکار کے چھے چلا گیا یہاں تک  
 تنہا ایک کھانی پہاڑ پر جانکلا اور پراہی اوسکی سب چھے رہ گئے کھانہ کو  
 حکمتا نے یہ فرور زمین مذکور کہوڑی پر چلا آتا ہے اوسکی صورت دیکھتے ہی  
 کے اوشان خطا ہوئے کیونکہ وہ تنہا تھا اور اوس زمین کے پاس  
 ابو دلف جیسی تلوار بھی نہ ٹھرتے تھے مگر ابو دلف نے اسے دیکھا  
 یہ خیال کیا کہ اگر اب میں اسکا دیا ہوا نہ کر دیکھا تو شک آتا جاوگا یہ سوچ کر  
 اسے اوسپر چلا گیا اور چل کر کہنے ہی نکلا کہ کہا کہ وہی جو انہی طرف سے  
 فرور کوہ پہنچا اب یہی اگر کوہ فرور کوہ میں گیا کہ اوسکے پراہ بہت سوار کہات  
 وہ نہ ہر وقت نہ اگر اولٹا سا گا ابو دلف نے اوسکا اتفاق

## تیسری ضد کلمی شاعر

۱۴۳

گو ما وہ تقارب اور نزدیکی کر چکے ہیں کافی یہ سبب میں اب گفتگو نہ کیے ابو بکر نے  
کہا کہ اگر آپ یہ فرماتے ہیں تو میں بھی یہ کہتا ہوں کہ

انشره في روض الحاسن مقلتي  
واخل من ثقل الهوى والوانه  
وامنع نفسي ان تنال محرمنا  
يصب على الفجر الاغم تقادما  
ويطلق طرفي عن مترو حاطي  
فلولا احتلاصي رد لا لكنا  
دايت الهوى دعوي من الناس كلم  
فما ان ادى حيا صحتا مسلما

ابن بشر نے یہ کہا کہ اگر کو اسکا کیا غری اگر میں جا ہوں تو میں بھی یہ کہوں گے

ومناهر الفج من لطا  
ضنا نحن حديثا دعنا  
حتى اذا ما الفج كلاج عمود  
فدات ابعده لليلة سنا  
واكدر اللطات في دجابه  
ولم تحبا قرنه وشرابه

ابو بکر نے کہا کہ اسی ذریعہ دو گواہ عادل اور سچ کہہ رہے ہیں میرے اسی دو گواہ  
برائے اور مصدق کے جیسا کہ وہ اخیر شعر میں دعوی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ لطف  
وہ دورانہ طلب کیجی جب کو اسی دے چکے اور سوخت و سکو چوری والا احساس  
نہ کر کہا کہ جو آبی میری واسطے بخور کی ہے وہی آپ پر لازم آتی ہے کیونکہ اگر میں  
کہہ چکے ہیں کہ

انشره في روض الحاسن مقلتي  
وامنع نفسي ان تنال محرمنا

یہ بھی دعوی ہے اپنی برائت کے آپ بھی گواہ دیتے ہیں کلام دربر سنکر  
اور کہا کہ تم دو شخص طرف اور ہم اور ہم ابن حنک ان کہا ہے کہ کسی جوحد میں  
یہا شعار اور سکی طرف صورت پائی ہیں وہ یہ ہیں

انكل امرا اذيف لشر بقره  
والى سوى الاخران والاضيق

## تیسری صدی کی شاعر

۱۲۶۳

لہ مقلاۃ ترمی القلوب باسمہم اشد من الضرب المذاریع بالیف

بقول خلیل کی کیف صبرک بعدنا فقلت وهل صبرنا سال عن کیف

یہ شخص علم نقہ خوب جانتا تھا اوسکی تصنیفات سے چند کتابیں مین از انکھ ایک

کتاب الوصول الی معرفة الاصول اور ایک کتاب الانکار - اور ایک کتاب

الاغذار اور ایک کتاب الانتظار یہ کتاب محمد بن حسیر اور عبد اللہ بن

شرشیر - اور عیسیٰ ابن ابراہیم ضریر کے طور پر لکھی ہے برور دوشنبہ

نوں تاریخ ماہ رمضان ۱۹۷۰ء دو سو ستائون ہجری مین وفات پائی عمر اسی

یا تیس برس کی ہوئی

## ابو عبد الرحمن محمد المعروف بالعقی

کنیت اوسکی ابو عبد الرحمن نام محمد بیٹا عبد اللہ بن عمر بن معویہ بن عمر بن

بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس کا قوم سے قریش

عقب سے یہ اموی مشہور بنام عقی بیٹا عمر مشہور و معروف شاعر

بہر نگار رہیو الا ہی وہ ادیب اور فاضل اور جید شاعر تھا اوسکو

بہت احبار اور روایات اور ایام عرب کا حال یاد تھا بعد اوسکے

مرنے کے اوسکی اولاد نے اوسکی میراث پائی جب وہ بغداد مین

آیا وہاں حدیث کی روایت کی بہشد کان بغداد نے اوسکی علم حدیث

سیکھا وہ بہت مشہور اور محدث تھا اکثر اشعار اوسکے عبت کرتے

حال مین مین اوسکی تصانیف سے ایک کتاب الخلیل ہی حسین گہور و

میان ہی - اور ایک کتاب اوسنے اشعار عرب کے جمع کی ہی اس

ب مین اون عورتوں کے شعر مین جو اول مین محبت کرتی تھیں پر دشمنی

## تیسری صدیکی شاعر

۱۰۱

کرنے لکیر تہین نے بعد ملاقات اور محبت کے عداوت کی حالت میں جو دہر  
نے اپنے عاشقوں کے حال میں شریعت کے ہیں وہ اوسین مشرق ہیں  
اور کتاب کا نام یہی کتاب اشعار الاعراب و اشعار النساء اللغات  
اجبن فوالبعض اور ایک کتاب الفیج ہی اوسکی تصنیف سے ہی اور ایک علم  
اخلاق میں کتاب الاخلاق اوسنے لکھی ہی سوا اوسکی اور ہی اوسکی تصانیف میں امر  
مشخص کا غالب بن قتیہ نے در بیان کتاب المعارف کے اوزان میں ہم نے در بیان  
کتاب البارع کے کبابی اور یہ شعر اوسکے روایت کئے ہیں

دائن الغوالی الشیخ بعاظی	فاعر من عتی بالحدود البواظی
وکن منی ابصر تہی و سمنی	سغین و رقعن الکوی بالبحر
فان عطف غتی اعنہ اعلم	نظرون باحداق المفا و الجاذد
فانی من قوم کرام ثنا و ہم	لا قدامہم ضبغت و من المنابر
خلایف فی الاسلام فی الشراک	بہم و الیہم فخر کل مفاخر

شعر اوسکی بہت ہیں سب اچھے ہیں یہ شعر اوساخزین میں سے نامی شاعر ہی  
در بیان شہدہ و سوا شہا میس عری کے فوت ہوا عتبی بضم عین و سکون تا و فانی  
اور بد او کے باز خود ہی یہ نسبت طرف اوسکے بہ نسبتہ ابن ابی صفیان مذکور  
کے ہی

## ابو عبادة الولید مجتہری

یہہ ولید بن عبید بن محی عبید بن شملال اولاد یوب بن قطان سے طائی مجتہری ہی  
یہ شاعر شہور منہج میں پیدا ہوا جسے کہتے ہیں خروقیہ میں پیدا ہوا تھا یہ ایک گائے  
منہج ہی اوسکی گائے میں بڑا ہوا عبد زبان مشرف عراق کے گیا اوس میں جا کر ایک

## تیسری صدی کی شاعر

جامع خلفاء کی مدح کی جہن کا اول خلیفہ شوکل علی العبدی اور بہت امیروں کی سب سے  
 مدح کی اور بہت دراز تک بعد اودین ربا پر شام کی طرف مراجعت کی اسکے  
 اشعار بہت ہیں اوہیں ذکر حلب اور اوسکی نواحی کا ہی کچھ اشعار وہاں کی عورتوں کے  
 بیان میں ہی بطور غزل کہے ہیں۔ ابوبکر صولی نے اپنی کتاب میں جو ابو تمام طائیکے اخبار  
 اوسنے لکھے ہیں یہ لکھا ہے کہ بختری یہ کہتا تھا کہ ابدا حال میں حب میں شعر کہنے اور ترقی  
 پانے لگا میں ابو تمام کے پاس جس میں گیا اور اپنی شعر میں اوسکو سنائے ابو تمام کا  
 دستور تھا کہ ایک جائی واسطے ملاحظہ اشعار شعر کے پڑھا کرتا تھا اور تمام شاعر حلقہ  
 باندھ کر اوسکی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹھتی اور اپنی شعراو کے سامنے پیش کرتے  
 جب اوسنے میرے شعر میں سبکو چڑ میری طرف متوجہ ہو گیا جب سب شاعر  
 چلے گئے اوسوقت ابو تمام نے مجھے کہا کہ تو ان سب شاعر و لسانی بڑا شاعر ہی  
 ابنا حال بیان کر میںے مفلسی کا حال ذکر کیا اوسنے ایک رقعہ ہشند گان معرۃ اللغات  
 کو لکھ کر میرے حوالہ کیا اوسمیں لکھا تھا کہ یہ شاعر بہت تیز ذہن اور عقید اور  
 بڑے پائے کا شاعر ہی وہ رقعہ لیکر و مان گیا اودہوں نے لبیب اوسکے  
 رقعہ کے میرا کلام اور اغراض بہت سا کیا اور چار ہزار درہم میرے واسطے مقرر  
 کر دیے یہ اول نعمت تھی جو میری ماتہ لگی بختری یہ کہتا ہے کہ اول ہی اول  
 ابولہام کو ایسے دفعہ میں دیکھا تھا کہ وہ ایسے پہلے ملاقات میری نہ تھی پہر میں  
 ابوسعید محمد بن یوسف کی مجلس میں گیا یہ قصیدہ جسکے اول کا پتھر ہی اوسکے مدح  
 میں میں لکھا وہ یہ ہی

افاق صب من ہوی فافیقا ام خان عہد ام اطاع شفیقا  
 ابو العلاء مہری سے پوچھا گیا تھا کہ ان تین شخصوں میں سے کون بڑا شاعر ہی

## تیسری صدی کی شاعر

۵۰

ابو تمام یا بختری یا عتبی اوسنے کہا کہ ابو تمام اور متنبی دونوں حکیم ہیں اور شاعر  
بختری ہی بہتر ہے ان میں سے۔ ایک مرتبہ بختری موصل میں یاہر اس میں  
میں جا کر بہت بیمار ہوا طبیب ہم روز اور سکا حال دیکھنے آیا کہ آتھا ایک روز اس  
طبیب نے فرورہ کہا ہے کہ بختری سے کہا فرورہ ایک غذا ہوتی ہے جس میں برشت  
پڑ کر کپتا ہے بختری کے پاس سوار ایک لڑکے کے اور کوئی خادم نہ تھا اس لڑکے  
سے کہا کہ تو آج فرورہ بنا ایک رئیس اور شہر کا بھی اور سوقت حاضر تھا وہ مزاج بھی  
کے واسطے آیا ہوا تھا اس رئیس نے کہا کہ یہ لڑکا اچھا نہ کھا سکیگا میرے پاس  
ایک بادبھی ہے وہ بہت اچھا کھانا کھاتا ہے اس کی بہت مدح کی اور کہا کہ میں اس  
بادبھی کے آہٹہ پکواندھو اور کھا بختری نے کہا اچھا لڑکے نے بسبب اعتماد  
اس رئیس کے نہ کھایا اور وہ گھر جا کر بھول گیا جب فیروزہ فرورہ نہ پایا اور  
اوسکے کہا پکا وقت مل گیا اور سوقت یہ شعر اوس رئیس کے پاس بختری نے  
لکھ کر بھیجے

وحدت عہدک زورانی فرزند	حلفت مجتہدا احکام طاہیدا
فلا شفی الله من یرجوا الشفا بجا	ولا علت کف علق کفہ فیہا
فاجبت رسولک عنی ان یحیی	فقد حلت رسولی عن تقاضیہا

اجاد بختری کے اور نیکو بیان اور محاسن اور فضایل اس کی بہت ہیں حاجت طول  
کلام کی نہیں اس کے شعر دت تک غیر مرتب پڑے رہے یہاں تک کہ ابو بکر صولی  
اور کوثر قریب حروف پر جمع کیا۔ اور علی ابن خزہ اصیہانی نے بھی جمع کئے ہیں  
مگر قریب حروف پر مرتب نہیں کئے بلکہ انواع اور اقسام شعر پر ترتیب کی ہے جس کی  
ابو تمام کے شعر و کئی ترتیب کی ہے۔ ایک کتاب حاسہ بختری کی بھی حاسہ ابو تمام

## تیسری ضد کلی شاعر

۱۳

کی اور ایک کتاب معانی الشعری اور سبکی تصنیف سے اسی بدائش اور سبکی در بیان شدہ دو  
جہ کی جوئی اور بعض بہ کہتی ہیں کہ در بیان دو سو جہری کے پیدا ہوا ایسا ہی اخلاف اور سبکی  
وفات میں ہی بعض کہتے ہیں کہ ۳۳۰ جہری میں مرا بعض کہتے ہیں ۳۴۰ یعنی ۳۲۰  
بیان کرتے ہیں مگر قول اول صحیح ہی ان حکماں نے کہا ہے

### ابوالعباس عبد اللہ

ابن عفر ابن تنوکل بن متعم بن مارون رشید عباسی اور بائشی ہی قاضی احمد ابن حکما  
کہا ہے کہ اس شخص نے ابوالعباس مرو اور ابوالعباس قلب سی علم ادب سیکھا اور  
سوارا کی اور ہی اوستاد ہیں وہ ادیب اور طبع اور شاعر ذی قدر اور قادر  
میں رہتا تھا اور سبکی طبعیت جید کہتا تھا علماء اور ادب کی صحبت  
میں رہتا تھا اور سبکی طبعیت جید کہتا تھا علماء اور ادب کی صحبت  
اپنی گہری سائے ایک کہتے ہیں مدون ہوا چونکہ اس کے حال میں تواریخ بہت  
کچھ بیان کرتے ہی اس لیے ضروری حال لکھ دیا ابن حکماں کہتا ہے کہ ما در شعراء سکا  
بہت ہی مگر میں اس کے دیوان میں نہیں پایا تاوی بیان کرتے ہیں کہ بہ شعر اس کے  
میں واللہ اعلم

وَمَقَرُّ طَرِيقٍ لِّسَعْيٍ إِلَى التَّدْمَاءِ	بَعِثَتْهُ فِي دُرَّةٍ مِثْلِ مِصْبَاءِ
وَالْبَدْرُ فِي أَفْقِ التَّنَاءِ كَدُرِّمِ	مَلَقَى عَلَى دِيْبَا جَهْ زَرْقَاءِ
كُمْلِيَّةٍ قَدِ سَرَّتْ بِعَيْتِهِ	عَنْدَى بَلَاخٍ خَوْفٍ مِنَ الرُّقْبَاءِ
وَمَوْهَبُ عَهْدِ الشَّارِ لِسَاءِ	خَدِثَهُ بِالزَّمْرِ وَكَلَامِ
حَزَنَتِهِ سَحَابُ قَلْبِهِ لَهْ أَتَبِ	بِأَنْزَةِ اللَّعْنَاءِ وَالتَّدْمَاءِ
فَأَعَادَتْهُ الشُّكْرُ لِحُفْظِ صَوْتِهِ	تَلَجَّجَ كَتَلِجِ الْفَاءِ نَاءِ



## چوتھی صدی کی شاعر

اثنی عشر ما نقول واقفا۔ غلبت علی تلافی الضمائر  
 حصہ چوتھا۔ حصہ صدی چوتھی

اس میں اسی شاعروں کا بیان ہے جو چوتھی صدی عری میں قریب ہزار کے  
 ابن السراج

ابو بکر محمد بن السری نومی معروف کہتے ابن السراج پر مشتمل ہیں ایک اہم مشاہیر میں سے  
 ہی جس کے فضل اور علم اور خلافت قدر لیس لاکھ تیس ہزار دس سو تین دس تھیں علم حجاز اور ادب  
 اچھی رکھتا تھا۔ ابوالعباس ہمدانی کے اس کے علم ادب پر اہل حجاز اور اس کے ایک  
 حاجت احیان کے تعلیم باہمی اور اس کی تصانیف مشہور ہیں اس کے ایک کتاب  
 الاصول ہی یہ کتاب بہت عمدہ اور جدید اس فن میں ہے جس میں اصطلاحات اور اختلافات نقل  
 اور اس کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور کتاب محل الاصول۔ اور کتاب علاج صیغہ اور  
 ایک کتاب الاشتقاق۔ اور ایک کتاب شرح کتاب صیغہ۔ اور ایک کتاب  
 التریاح والہواء والسماء اور ایک کتاب الجمل۔ اور ایک کتاب المواصفات یہ کتابیں  
 اس کی تصنیف میں مشہور و معروف ہیں۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ اس کے کئی حروف  
 فن آد کے شعر دیکھتے تھے مگر اس کی صحت کی جگہ تحقیق نہیں کر سکتے تھے کہ وہ مشہور  
 ہیں اور اہل علم میں شعر اور شاعری ایک پریرا و معشوقہ کے فن میں اس کے کئی ہیں جس  
 عورت کو کہ وہ چاہتا تھا ان اشعار کا عجیب اور غریب ایک شعر ہی وہ یہ ہے کہ ابو بکر  
 کہ کہ جن کو وہ بی حور عشق کو چاہتا تھا اس سے اس پر خفا اور ظلم کیا تھا اتفاقاً ان  
 ایام میں انام مکتی رقص آئے وہ ان کا لوگ اس کے دیکھنے کے کو جس سے اس سے  
 اب ابو بکر کو کہ اس سے عقیدہ نہ کر سکا وہ کیا اپنے غلاموں کو جو اشعار کے علم سے کم اور

## چوتھی صدی کی شاعر

یہ شعر ناکر گو کہ کے سائے پڑے ہزار ابو العباس محمد بن اسماعیل بن ربیع کاتب بھی شعر  
 سکر ابو العباس بن القرات کے سائے پڑے کہ یہ کہہ یاد کہ یہ شعر ابن مقفر کے ہیں -  
 ابو القاسم بن عبد اللہ وزیر گھنی نے خلیفہ کے سائے پڑ کر یہ کہہ یاد کہ یہ شعر عبید اللہ  
 بن عبد اللہ بن ظاہر کے ہیں بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک ہزار دریا را و سکو دو - ابن  
 ربیع نے یہ حال دیکھ کر کہا کہ کیا تعجب کی بات ہی ابو بکر سراج شعر ماویہ اور عبید اللہ  
 ابن عبد اللہ بن ظاہر القاسم باوہیے وہ شعر یہ ہیں

میں تہ بین جمالہا و فعاہا      فاذا الملاحا بالحنان لا تفری  
 واللہ لا کلتھا ولو انھا      کالبدر او کالشمس او کالمکتفی  
 حلفت لا ان لا تحون عھونھا      کنا فما حلفت لانا ان لا تفری  
 بروایت شیری تاریخ ماہ ذی الحجۃ ۱۱۰۰ ہجری میں وفات پائی

## ابو الحسن محمد ابن ابی

یہ شاعر شہسوری ابن حکمان کہتا ہے کہ وہ مذہب علما کا کہتا تھا لوگ او سکو متہم نہ  
 فلاسفہ کیا کرتے تھے مگر شاعرانہ دیکھ منی و نیک طبیعت آدمی تھا او کے اچھے قصائد ہیں  
 یہ ایک قصیدہ نوید بہت خوب ہے جو ملک مصر حاکم مغرب کی طرح من او سے لکھا ہے  
 حکا اول یہ ہے ہی

صل من اعطیہ عالم یدین      امر منہ ما بقدر الحدیج العین  
 ولن لیالی ما دھما عھدھا      حد کن لا انھن شجون  
 المشرقات کانتھن کو اکب      والناعم ان کانتھن عصبون  
 یہ قصیدہ بہت بڑا ہے او کے مرثیے کے باعث من ابن حکمان یہ کہتا ہے کہ وہ اس طرح  
 مرا ایک روز شراب پی کر مر گیا کہہ رہے تھے ہمارا گلیا صبح کو ایک حوض میں پڑا

## چوتھی خدمت کی شاعرانہ

ہوا اپنا اوکے گلے میں اوس کا لڑ بڑبڑا ہوا تھا شاید کسی نے یہاں کسی دکن مار کر  
اوسن جو من میں ڈال دیا ہو گا وہ بڑا کھارو سا توین مارے جسے جسے بھری اسکے  
سے غمراو سکی چھینس دسکی تھی جیسے بالیں میان کرتے ہیں

## ابوالقاسم وزیر مغل

وہ ابو القاسم حسین بن علی ابن السین بن علی بن محمد بن یوسف بن یحییٰ بن ہمام بن الزبیر بن  
ثامان بن بادان بن ساسان بن الموہب بن ہاشم بن عباس بن فیر ذوق پر دگر و مورو  
براقم وزیر مغل کے تھے۔ ابن اثیر کہتا ہے کہ ابوالقاسم مغل کا سیف الدولہ بن محمد  
کے صاحبزادے سے تھا یہ شاعر درخشاں مصرعے بشتہ بھری ہیں جیسا کہ اوکے نام پر  
بہت اچھی ہیں یہ آیات اوکے بہت اچھی ہیں

وما ظہیرہ اذ ما خلقو علی ظہار  
توی الانس و حیاش علی انفس  
عدت فارقت ثم انشئت لرضا  
فلم توشیئا من قوا یمہ الحبش  
وطاقت بذلک القاع وھا انصار  
سباج الفلا فیہ شہنا ایدانہش  
بالدخ متی یوم ظلت انا مل  
تودعنی بالہ من شہک النسر

واجالہو تجدی وقلیل الہی  
کان خطایا ہم علی اطری تمشی  
واعجب ما فی الامران عشت بعدہم  
علی انہو ما خلقوا فی من یطش

ابن اثیر کہتا ہے کہ وہ متاثرین من فرار و جب مرے لگا اسی طرف سے تمام رسا  
اس شہر کو خیر منی ملاقات تھی تو لکھ کر یہ کہلا سکا کہ وہ میرے مرے کے دوستانہ  
امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے محکوموں کو رانا تھا جو غلب و مات بانی اوکے  
دوستوں نے (وہاں) شہید ہونے میں دقت کیا وہ شاہین اور جیسے وفات پائی  
بھری تھی اسکی چھینس دسکی تھی وہ صاحب قصبات اور ظلم دین اور شرفاں کا تھا

## چوتھی صدی کی شاعر

ابوعلی یارون بن عبد الصداوار جی جسکی مدح ابو الطیب تمیمی نے اوس قصیدہ سے ۱۰۷۷  
جسکا اول یہ ہے کی ہی

امن ازد یارک فی الدجی رقباء اذ حیث کنت من الظلام ضیاء  
وہ ابوالقاسم مذکور کا مامون تھا اوسکی تصنیفات سے کتاب الانیاس در بیان النیاب  
عرب کی ہی باوجودیکہ اوسکا حجم ہوا ہی لیکن بڑی فائدہ کی ہی اوسی معلوم ہوتا ہی کہ اس  
شخص کو انساب عرب کی بہت اطلاع تھی۔ اور کتاب ادب الخواص۔ اور کتاب  
الاثور فی علم الخدور وغیرہ یہ ہی اوسکی تصنیف سے ہیں ایک رسالہ منطق میں بہت  
مختصر اویسے لکھا ہی۔ ابن خلکان کہتا ہی کہ روقت مرینے کے اویسے وصیت کی  
تھی کہ تمکو کو فین در بیان شہد مقدس کے دفن کر کے یہیہ انصار میری قبر پر لکھ دینا  
جہاں تک لکے گئے وہ شعر یہ ہیں

کنت فی سفرۃ الغوایۃ للہل  
مقیما خان متی قدوم  
تلت من کل ما اثر فسی یحی  
بہد الحدیث ذاک القدر  
بعد جنس واربعین تقدما  
ظلت الا ان الغیور کبر  
وزیرہ کور بے داناؤں میں سے شمار کیا گیا ہی اکثر مورخین نے یہیہ لکھا ہی کہ جب  
حاکم مصر نے اوسکے باپ اور چچا اور دونو بہائیوں اوسکی قتل کیا وزیرہ کو بہانہ  
کر رکھ میں کیا ومان کے حاکم متغلب سے جو حسان بن مقفع بن دغفل بن الجراح  
الطائی تھا اویسے مگر حاکم مصر مذکور پر اوسکو چیرائی کے واسطے برا لکھیہ کیا  
پھر حارث بن جاکر حاکم مکہ سے کہا کہ دیا مصر یہ اور ومان سے حکمت بہت خوب  
تم چیرائی کرو اور بہات میں بہت کوشش کر کے اویسے وہ تدبیر میں کرن  
تہیں چکے باعث سے حاکم مصر کو اپنی سلطنت نہا منی مشکل ہو گئی تھی قصہ اسکا

## چوتھی صدی کی شاعر

طویل ہی آخسر کا ریدہ ہوا کہ حکم مصر نے بنی الحمرہ کی کو بیت مال دیکر متعا د کیا  
 — اور ابو الفتح حسن بن جعفر علوی تو لوگوں نے بلا کر اس کی خلافت کی بیعت  
 کر کے لقب اسکا رشید رکھ دیا تھا یہ بد انتظامی ابو القاسم کی تدبیر سے  
 عمل میں آئی تھی عالم مصر مرد و زن امیر اور خیلون میں تھا آخر کو بنی الحمرہ کی کو اپنی طرف  
 پل کیا اور ابو الفتح کی بیعت خلافت جاتی رہی وہ کہ کو بہاگ گیا اور زید کو حکم  
 سے ڈر کر عراق کو بہاگ گیا اور نجر الملک ابو غالب بن خلف نے وزیر مذکور کا  
 قتاق کیا اور امام قادر باقہ کو نیہ لکھ بھیجا کہ یہ شخص سلطنت عباسیہ کو رہا د  
 کرنے کے واسطے عراق میں آیا ہی اسکو وہاں سے نکال دو پھر نجر الملک نے اس کی  
 طرف واسطے کیے گیا وہاں جا کر ابو القاسم کو سداوے کے ہوا جنہوں کے پیر کر واسطے  
 میں ڈیر کیا مگر اس کے ساتھ رعایت اور عنایت کرنا رہا یہاں تک کہ نجر الملک مشغول  
 ہوا اور ابو القاسم نے امام قادر باقہ کو اپنی طرف پل کرنا اور تالیف قلوب کرنے  
 شروع کی یہاں تک کہ کچھ مراح صلاحیت پر بادشاہ کا آگیا تھا کہ وزیر مذکور نے  
 وزیر مذکور سے بغداد کی طرف مراجعت کی وہاں چند سے ٹہر کر موصل میں آیا ہوا  
 ابو الحسن بن ابی الوزیر فتنی معتد الذولہ ابو النسیج ترواشر ابی بنی حقیل کا رہ گیا تھا  
 اس کی جاغی عہدہ فتنی گری پر امیر ہوا پھر اس نے ملک شہرف الدولہ ابی بھیر کے  
 سرکار میں عہدہ وزارت کی سعی کی پیشہ سعی اور کوشش کر رہا آخر کو وزیر ابو القاسم کو  
 موید الملک فتنی اس کے وزیر کو گرفتار کیا اس کے نام پر روانہ ہوا کہ موصل سے یہاں آکر  
 حاضر ہو وزارت ملی کی چنانچہ وزیر ہوا اسی حالت میں مدت تک ٹھہر کر آخر کو جو حال ابی  
 بیعت وہ عراق میں مفصل مذکور میں حالت قطول کی پہنچ

## چوتھی صد کی شاعر بن جلیس السلامی

ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ بن علی بن مخرومی سلامی شاعر تھوڑی وہ شعرا مجیدین  
میں شمار کیا جاتا ہے بیش بر سکی عمر یہ اس کو شعر گوئی کا شوق ہوا اول شعر جو اس نے  
مکتب میں کہے تھے یہ ہیں

مدایع الحزمیہ مفترقة      و اعین الناس فیہ منفقة  
سقام الحاطة مفقوة      فکل من رام نظره رشقة  
قد کتب فوق وجنته      هذ ملج وحق من خلقه

بعد ازیں ہوش سنبھالا اور وہاں یہ حالت سیاحی میں نکل کر موصول میں آیا اور کہا  
اوس نے اگر ایک جماعت شعراء کے دیکھی جن میں ہر لوگ تھے ابو عثمان خالوی  
اور ابو نضر اور ابو الحسن بلعمری وغیرہ جب ان شعراء نے اس کو دیکھا بسبب براعت اور  
طیبت اس کی کئی بہت تعجب کیا کیونکہ وہ کم سن تھا چنانچہ اس نے انہوں نے ہر کر تین  
نکلیا کہ یہ شعر اب کہتا ہی جگہ انہوں نے اس سے کہا کہ یہ تیری شعر نہیں ہیں۔ خالوی نے  
کہا میں اس کاں امتحان کر لو مگر چنانچہ اوس نے ایک مفضل آ رہستہ کر کے سلامی مذکور بتلایا  
اور مفضل میں شعر اب رکھی گئی ہر ایک شاعر اپنی طبیعت کا امتحان کرنے لگا تھوڑے ہی  
عرصہ میں غیبہ اور رابرایا اور اویسے کے خالوی نے آگ اٹھا کر اوتوں پر  
ڈالی اور کہا ای بار و اس آگ ڈالنے کے بیان میں تم میں سے کوئی شعر کہے سلامی  
یہ سب سے اول جلدی یہ یہ شعر کہے

لله له والخالدي سلا      حد الدب الخطير  
اهدی ماء الزن عذ      جنودا نار السعير  
حتى اذا صدم العتاس      اليه عن حرا الصداور

## جوہری حدیث کی شاعر

نفس الیہ ہدیۃ عن خا طری ایدی السرور  
لا تقد لوه فاته اهدی الحدود الی الثور

جب سب شعر و محاضرتیں مجلس میں پیش کی گئیں سر کو جھکا کر چپ ہو رہے اور اس کے  
فضل کے تعریف کرنے لگے اور سب اس بات کے ہوتے کہ سلامی مذکور راجحہ شاعر  
اور دانا اور قلمند آدمی ہی مگر مغربی اپنی قول اول ہی پر رہا وہ اس کی فضل کا انکار  
ہی کرتا رہا یہاں تک کہ سلامی نے یہ شعر مغربی کے حق میں کہے

سما التلعفری الی وصالی ونفس الکلب تکبر عن وصالہ  
ینا فی خلقہ خلقی و تافی ضالی ان نصاب الی فوالہ  
نصنعتی التفیہ فی لسانی وصنعتہ الخلیۃ فی قذالہ  
فان اشعر فاهو من رجا فی وان یصنع فانا من رجا لہ

اس شخص کے حق میں اوسینے بہت جو کہی ہیں۔ سلامی ایک روز ان کے پاس گیا  
شاید کہ حدیث الی میا تھا اور اوشیکے سلینے ایک مردہ رکھی ہوئی تھی اوسینے کہا  
تقریب کر اوسینے جلدیے پر شعر پڑھا

یا رب شایعہ حبنتی یغما کانا تو بالشوۃ غیر مفتا  
اصفحت تصون عن المنا یا مجتبی وظللت ابذلوا لکل بنفث

ہمیشہ سلامی مذکور صاحب کے پاس بڑی رتبہ و نعمت میں رہا یہاں تک کہ عند الدولہ  
بن بویہ کے پاس جائیکا شیراز کو قصد کیا صاحب نے اس کو بلوایا اور اس کو  
پہچاننے الدولہ نے اس کی بڑی خاطر اور مدارات کی اور کئی ملک کی اس کو دی  
اور اپنی خدمت میں بجا کی ابوالقاسم عبد العزیز ابن یوسف منشی کے مقرر کر کے  
کہا یہ شخص بھی ایک بلین بنایا میں یہ اور نزدیک عند الدولہ در را میں ہے

## جو تہی صد کی شاعر

شمار کیا گیا ہی — اور رتبہ اوسکا بہتہا کہ عضد الدولہ کہا کرتا تھا کہ جب میں  
 سلامی کو اپنی مجلس میں دیکھتا ہوں یہہ گمان کرتا ہوں کہ عطار و آسمان سے  
 اتر کر میری سائینے آ بیٹھا ہی جب عضد الدولہ مر گیا سلامی کی طبیعت میں  
 بڑی غم آئی جو پہلے تھی نہ ہی اور مفلس ہو گیا اسی حالی میں وفات پائی۔  
 سلامی مذکور بعد ادمین جمعہ کے آفون چٹھی تاریخ رجب کو درمیان سنہ  
 ہجری کے پیدا ہوا اور معجزات یکے روز چوتھی جمادی الاول کو سنہ ۷۳۲ میں  
 فوت ہوا سلامی میں یا نسبت ہی وہ دارالسلام بعد اذ کی طرف منسوب ہے

### ابوالحسن محمد

ابن عبد اللہ معروف بابن سکرة ہاشمی بعد اذی شاعر مشہور بہ شاعر  
 نامہ تھا اوسکا ایک بڑا دیوان ہی اپنی اشعار نہایت خوبی کے ساتھ آویں  
 جمع کئے ہیں کہ اوسکی دیوان میں کچھ اور پرچاس ہزار شعر ہیں یہہ شعرا و شاعروں کے  
 کسی کے ہجو میں مشہور ہیں

تھت علینا ولست فینا ولی عهد ولا خلیفہ  
 فتہ ورد ما علی حبار یقطع عقی ولا وظیفہ  
 ولا تقل لیس فی عیب تہ یقذف الحرة العقیفہ  
 والشعرہ نازلا دحان وللقوا فی دقا لطیفہ  
 اویسے بروز چار شنبہ گیارہ دین ریح الآخر سنہ ہجری میں وفات پائی

### ابن التوطیہ

ابوبکر محمد بن عمر بن عبد العزیز ابن ابراہیم ابن عیسیٰ ابن مراحم معروف ابن التوطیہ  
 اندلسی اشبیلی الاصل قرطبی المولد اپنی زمانہ میں لغت عربیہ سے خوب واقف تھا



# جوتھی صدیقی شاعر

۱۶۲

شعریت جید لکھنا ماہ کیوں لانا ستر بج البید یہ تھا ہے یہیہ گو تھا ہے بھکات  
کی ہی ادیب اور شاعر ابوبکر ابن بھی ابن ندیم بھی بیٹے کہ میں ایک روز ای  
زین پر جو ہلاڑ قریب کے شایہ واقع ہی گیا تھا اور سچا ہی ابوبکر ابن تو بیک  
آتا ہوا بیٹے پایا وہ بھکوا دیکھ کر بہت خوش ہوا ہے اویسے لڑکھائی مہر کی  
یہ شعر کیا ہے

من این اقبلت یا من لاشیاء لا ومن هو الشمس والذیال ظلاله

اویسے ہنکر یہ شعر عرفی البید یہ کیا

من منزل یحیی النسا حلوتہ وفيہ ستر علی القتال ان فتکو

وہ راوی کہتا ہے کہ مجھے ترا گیا ہے اور کمر دو فون ماہہ اسکے چمکے کیونکہ وہ  
میرا استاد ہی تھا ابوبکر محمد مذکور ہر ذریعہ شہینہ ساتوین تاریخ ماہ بیع الاول کو  
شہر ہجری میں درمیان شہر قریب کے فوت ہوا اور اوسجا ہی مدفون ہوئے

ماہ عصر درمیان بقبر قریش کے ہوا

## القرافی

وہ شہاب احمد بن محمد بن علی بن محمد قرافی تاجر کا مہر والا شافعی الذہب اور

ادیب فاضل عالم کامل مناظرہ اور مدرس تھا اور بکوشاب الکاتبین

جو ان آئیں لکھا کرتے تھے اور اسکے شعر بہت اچھے ہیں از انجلیہ و شعر برائی

نمودہ کافی ہیں

سبقت لیدان العواد یحیا سقر الخدب محبتی یقباں

فترکت جبر الدموع وشہنا مدح الخدب الشعرا عرفی المیدا

درمیان ماہ شعبان ۱۱۳۰ ہجری کے اویسے وفات پائی

## چوتھی صدی کی شاعر

۱۶۳

ابن درید

دہ محمد بن الحسن بن درید بن عبد البرکات زدی انوی بصرہ کا رہنوا لائے تھے شخص انہی کا  
 امام در بیان لغت اور ادب اور شرفاتی کے تھا مصنف تاریخ بغداد کہتا ہی  
 کہ وہ در میان کوچہ صالح کے بصرہ میں پیدا ہوئے اور عمار بن لا  
 اور ثرا ہوا اور خبر بکرا اور بصرہ اور فارس میں جا کر علم ادب اور علم نحو اور علم لغت سیکھا  
 اوسکا باپ بڑے امیروں دولتمندوں میں سے تھا بعد اچھے چوہے کی بعد اوس میں اگر  
 قیام کیا آخر عمر تک وہیں رہا اور عبد الرحمن بن ابی اصفیٰ غیریہ سے روایت  
 کرتا تھا اور ابو حاتم ریشی سے بھی اکثر روایت کرتا ہی علم لغت میں بہت شخص سے  
 مقدم تھا اور اشعار عرب اور انساب اوسکو خوب یاد تھے اوسکے شعر بہت ہیں۔  
 ابو سعید سمرانی اور ابو بکر ابن سادان اور ابو عبد اللہ مرزبانی وغیرہ سے  
 اوسی روایت کی ہی کہتے ہیں یہ کہا کرتے تھے کہ ابو بکر ابن درید ب شعر اور  
 علماریہ شاعر اور عالم ہی۔ ابن درید مذکورہ کی تصنیفات مشہورہ یہ  
 ایک کتاب الجہرہ ہی یہ کتاب علم لغت میں کتب معتبرہ سے ہی۔ اور  
 ایک کتاب الاشتقاق ہی اور ایک کتاب السرج والجام۔ اور کتاب الخلیل  
 الکبیر۔ اور کتاب خلیل الضعیف۔ اور کتاب الانوار۔ اور کتاب المقیس  
 ۔ اور کتاب الملاحن۔ اور کتاب زور العرب۔ اور کتاب اللغات  
 ۔ اور کتاب السراج۔ اور کتاب غریب القرآن۔ اور کتاب المجتبى  
 کتاب باوجود ضعیفہ حجم کے بہت فائدہ کی ہی۔ اور ایسی ہی ایک کتاب  
 الوشاح بہت چوٹی ہی مگر مفید ہی اتنی کتاب میں اوسکی تصنیف سے مشہور  
 ہیں ابو منصور زہری کہتا ہی کہ ابن درید کے پاس ایک نسخہ میں گیا تھا

## چوتھی صدی کی شاعر

اوسکو حالت نشہ میں مبتلا پایا بہ زمین اوسکی پس کہیں نہ گیا۔ ابو مفضل فرماتا  
 کہتا ہی کہ جگو خردی احمد ابن علی نے اوسکو ابو لہو بردی نے یہ کہہ کر کہ  
 میں سنا شاہین وہ یہ کہتا تھا کہ میں ابو بکر ابن دینار کے پاس جایا کرتا تھا  
 مگر جگو بڑی حیا آتی تھی کہ نہ عمر اوسکی نوٹی پس کی تھی اور کوئی وقت نہ ہوتا  
 تھا جو اوسکے سامنے شراب مصفا اور بستار اور باجی مثل عود وغیرہ  
 کے نہ پاتے تھے اسلئے جگو اوسکے پس جاتے شراب اور حیا آیا کرتی  
 تھی وہ باوجود ایسے علم اور فضل و سیر کی یہ نہ کر تا تھا شراب پینا ارکان  
 سنا عباسی کرتا دشوین تاریخ شاہ شعبان شمس الدین واکین ہجری میں  
 وفات پائی جس روز اوسکا جنازہ اوتھایا اوسی روز ابو ہاشم جباہی کا  
 جنازہ راہ میں جگو ملا اوسدن میں حالت تھی کہ تمام لوگ یہ کہتے تھے کہ ابو ہاشم  
 روید اور حیا ہی کے رہنے سے علم لغت آج مر گیا دونوں کو ایک مقبرہ میں  
 جو در میان بغداد کے معروف بنام خیر زادہ ہی سے دفن کیا ابن دینار کو کہ  
 شریعت ایچے اور زنا درستہ اوسکے اچھے قصاید میں سے ایک قصیدہ قصورہ  
 وہی سکا اول قول یہ ہے

دابعاء بین السیرین والوی

طسره صح تحت اخیال الذی

یہ قصیدہ بہت برائی تمام شر اوسکے دو سو چوبیس میں اگر خوف طوالت کی

قسم نہ ہوتا تمام قصیدہ کہتا اور شر اوسکے پہر میں سے

للمصر عند طلوعها المشرق

قصر التی تحت لیل مطلق

یا ظبیہ اشباہتہ بالھا

اماتری راسی ثعالب لونه

یہ قصیدہ بہت برائی تمام شر اوسکے دو سو چوبیس میں اگر خوف طوالت کی

قسم نہ ہوتا تمام قصیدہ کہتا اور شر اوسکے پہر میں سے

للمصر عند طلوعها المشرق

قصر التی تحت لیل مطلق

## چوتھی صدیکی شاعر

لو قیل الحسن احکم لم بعدہا او قیل خا طب غیرہا لم یطق

ابن مقفلہ

محمد بن علی بن الحسن بن عبد اللہ معروف بابن مقفلہ صاحب تاریخ ہند و کتب تاری  
کرہ و میان سوال شدہ بحری میں پیدا ہوا اور ترقی مدارج اوسکو چوتھی صدی تک  
کہ بادشاہ مقتدر کی سرکار کا وزیر و میان شدہ بحری کے ہوا۔ اور قاتل  
کا و میان شدہ بحری کے وزیر ہوا پہر گرفتار ہوا اور بہت مصائب اوسپر  
کہہ دیے یہاں تک کہ دینا ماتہ او سکا کا لگیا پہر وزیر ہوا مگر اپنی ماتہ کے مقتدر  
فصل بند ہوا رکھا تھا اور حکام نافذ اپنی ماتہ سے لکھا کرتا تھا پہر مغرول ہوا اور  
زبان کاٹی گئی یہ شخص اول مقل خط کو فین سے خط نسخ کا ہی اوسنے اس  
خط کی بنا ڈالی تھی اوسکے بعد ابن الیواب نے اگر اوسکا طریقہ مذہب اور  
آرستہ کر کے خوب رونق اور تازگی اوسکو دیدی مگر ابن مقفلہ کو فضیلت سبقت  
کے ہی کہ اوسنے سے اول ایجاد کیا اسات برسب متفق ہیں کہ ابن مقفلہ نے  
ایجاد کیا مگر اوسکے طور پر پچھلون سے چل کر اوسکو آرستہ کر لیا اور ریالی شس  
اوسین دی۔ ابن مقفلہ اپنی ماتہ کے کٹ جانے سے بہت روایا کرتا تھا اور کہا کرتا  
تھا کہ میں بادشاہوں کے خدمت اس ماتہ سے یعنی کی تھی اور وزیر ہوں اس ماتہ سے  
یعنی قرآن شریف لکھا ہی اوسکا ماتہ ایسا لگتا تھا جیسا کہ چور و کھا کا لگتا تھا  
اور اکثر یہ شعر پڑھا کرتا تھا

اذا ماتت بعضک فانک بعضا فان البعض من بعض قریب

ابن مقفلہ کے شعر بہت اچھے ہیں یہ شعر اوسنے اپنے ماتہ کے جانے میں کہیں سے

ما سمعت الحیوة لکن قوتفت بائنا نهم فیما ت یعیسی

# چوتھی صدی کی شاعر

14

بغت دینی بہر بد بیاہی حتی  
 حرمونی دنیا ہر بعد دی  
 ولقد حطت ما استطعت  
 حفظ ارواحہم فاحفظوہ  
 لیس بعد الیقین لذائذ عیش  
 یا حیات یا موت یعنی فیہی  
 ماہ سوال شہم جری میں اوسے وفات پائی اور بادشاہ کی گہر میں دفن کیا گیا پیر  
 اہل و عیال نے بادشاہ سے عرض کی اوسکا لاشہ بکھڑا ہے چاہی اوسکا کراؤ اور  
 دیکھا انوکھین نے جو اوسکا میاں تھا اسے گہر میں لا کر اوسکو گاڑا پیر اوسکی خود  
 سناہ و بیار نے وہاں سے ہی اکڑا کر اپنی گہر میں گڑوا ایا عیالات سے ہی  
 کہ میں دفعہ پہ شخص جہدہ درگت پر ماہر ہوا ایک دفعہ موصول میں دو دفعہ شیراز میں  
 اور میں ہی دفعہ میں جا لی گاڑا کیا بعد وفات کے

## الصابی

ابوہاتف ابراہیم بن ہلال بن ابراہیم بن زید بن جہون حراتی صابی صاحب السہر  
 اور نظم بدیع کا وہ شعی پادشاہی تھا بعد اومیں پیر غرالدولہ تختیار بن عمر الدولہ ابن  
 دلی کے پاس جہدہ شعی گری پر پیر شہم جری میں یہ شعی ہوا وہ شعی حصد لاد  
 بن بویہ کے پاس خطوط موبکہ ہی کرتا تھا جسے ریح پیدا ہوا تھا وہ خطوط لکھ کر رہا تھا  
 اسلئے وہ اسکا دشمن ہوا تھا جہرالدولہ مقتول ہوا اور بعد اوسے فتح  
 کر لی اوسکو درمیان شہم کے قید کیا اور حکم دیا کہ اتھی کے پیروں سے اسکو بکھڑا  
 سب نے اوسکے واسطے شفاعت چاہی چنانچہ شہم میں جو لکھاکا ایک کتاب تاج  
 دولت دلی کی مری واسطے تصنیف کر چانچا اوسنے کتاب تاجی تصنیف کی کہ میں  
 کو خبر دی کہ ایک دوست صابی کا اوسکے گہر گیا تھا وہ مسودہ صاف کر رہا تھا اوسی  
 اوسنے پوچھا کہ آپ کیا کرتے ہیں اوسنے کہا کہ راہیات اور باطل گہر راہون اور چوٹی

## چوتھی صدی کی شاعر

ابن ارسطو کرناہون وہ تاریخ و ملتہ کو جو آپ کے حکم سے تصنیف کرنا ہی وامیات سمجھتا ہی یہ سنکر اسکا غصہ جو بیٹہ کیا تھا بہر بہرک اوٹھا اور تمام عمر اسکو پس نہ آئے۔ ویار یہ صابی مذکور دیندار قوی تھا اپنی مذہب کا تشہیت رکھتا تھا غرالدو نے بہت چاہا اور کوشش کی وہ کسی طرح مسلمان ہو گیا ہرگز نہ مانا مگر سہراہ مسلمانوں کے روزہ رکھتا تھا قرآن شریف حفظ کرنا تھا اسکو قرآن شریف بہت خوب یاد تھا اکثر آیات کا استعمال اسنے خطوط اور سائل میں کرنا تھا۔ ایک اسکے پس سیاہ غلام مسمیٰ میں تھا اسکو وہ چاہتا تھا اس کے حقین بہت شعر اویسے کہ میں از انجلیہ یہ چند شعر ثعالیٰ نے قیتمہ الدہر میں لکھے ہیں

قد قال یمن وهو اسود للذی  
بیاضہ استعلی علو الخائن  
ما فخر وجہک بالبیاض وھل تدر  
ان قد اذنت بہ فرید محاسن  
ولوان متفی فی خاکہ شلانی  
لو ان متفی فی خاکہ لاذانہ  
اوسکی نظم اور شردونون اچھی میں بروزد و شبند بارون تاریخ ماہ ثوال کو  
سہ ۳۰۰ ہجری میں درمیان بغداد کے اکثر برس کی عمر پا کر فوت ہوا  
القرطبی

ابو عمر احمد بن عبد ربہ بن حبیب بن خذیر بن سالم قرطبی غلام ہشام بن عبد الرحمن بن معویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن حکم اموی کا یہ شخص بڑا عالم کثیر الاطلاع اور بڑا مافظ اخبار و تواریخ کا تھا اویسے کتاب عقد تصنیف کی ہے اس کتاب میں بہت نفع اور ہر ایک شی جو کثیر النفاذ ہے مندرج ہے اسکا ایک دیوان شعر کا بھی ہے یہ شعر اس کے ہیں

## جو بھی صند کی تساع

يا ذا الذي خط العذار وجهه  
خطين هاجالوعة وبلا باء  
ما صبح عندناي ان لحظك صارا  
حتى ليصمت لعار عيناك جاننا  
وله ايضا

ودعيتني بفرقة واعتناق  
فرقالت متى يكون التلاق  
وبدأت لي فاشرق الصبح منها  
بين تلك الجيوب والاطواق  
يا سقايا الجفون من غير طقم  
بين عيناك مطهر العشا  
ان يوم الفراق اقطع يوم  
ليستني متى قبل يوم الفراق

شواذ اسکے اور اشعار مکمل ہیں اور جسکے لوگوں نے کیے ہیں۔ یہ ہیں اور کسی  
دسویں تاریخ رمضان دو سو چالیس ہجری کے جوئے اور سعید کے روزگار  
جادی الاولیٰ ۲۶ سنہ ہجری کو فوت ہوا و شہید کے روز درمیان مقبرہ بھی  
عناص کے باقر طبقہ میں ہی مدفون ہوا اور سکونت گاہ کی جو گلی تھی۔ قریب  
ایک ہزار اشہر ملاذ اندلس کا ہی وہی دار السلطنت اندلس کی ہی اور حکمران  
و مشہور ہو کر قریبی کہلا ماری

## ابو الحسین

ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب رازی القوی کئی علموں میں امام ہوا  
خصوصاً علم لغت اور سکون بادشاہ اور جسے کتاب محل علم لغت میں تالیف کی  
ہی باوجود مختصر ہے کے اور ہمیں بہت کچھ اور جسے جمع کیا تھی ایک کتاب کا  
تصنیف ہے علیہ الفقہاء ہی سوا اور تین اور رسائل اربعہ اور رسائل علم لغت میں  
اور اسکے بہت ہیں اور اسکے رسائل لغویہ و فقہیہ ہے حریری نے اقتباس  
کرنے کے مقامات حریری میں درمیان مقام طبع کے رسائل فقہیہ لغویہ

## چوتھی صدیکی شاعر

ایک موضوع کوئی بہ شخص ہوان میں راکر تاہا اسے شخص سے بیع الزمان مہرانی  
صاحب تحفات بیع نے علم پڑا اوکے اشعار بہت حید میں اور انجملہ بہ ہزار بطور  
نور کلمے جاتے ہیں

موت نہا ہیفاء عیدولہ ترکہ تنہی لدرکتی  
تروابطد فافزاتان اضعف من حجة نحوئی

ولہ ایضاً

اسمع مقالة ناصح جمع النصيحة واللقا  
ایاک واحذر ان تبیت من الثقات علی ثقہ

ولہ ایضاً

اذا كنت في حاجة مرسلًا وانت بها كلف مضمر  
فارسل حکما ولا توصه وذلك الحکیم هو الدرهم

اوکے اشعار بہت اچھے ہیں وہ دربان شہہ ہجری کے رہی میں فوت ہوا مقابل  
شہہ قاضی علی بن العیوطی کے مدفن ہوا ایسے کہتے ہیں کہ ماہ صفر شہہ ہجری میں  
در بیان شہہ محمدیہ کے فوت ہوا اول قول بہت مشہور ہی رازی غروب طرف رہی کے  
ہی یہ شہہ دینیون کے شہہ دینیں یہ مشہور و معروف ہی اور زمین راہی ہی

عقبی

ابو الطیب احمد بن حنبل بن عبد الصمد حنفی گندی کوئی معروف نام شہہ شاعر  
مشہور ہی بعضے اوکے کاتب یون بیان کرتے ہیں کہ وہ پاک حیدیا حسین بن قرہ بن الحارث  
کامی و اللہ اعلم الغرض وہ چند کان کو نہ یہ ہی لڑکپن میں دربان مکہ شام کے کیا اطراف  
شام میں بہت سفر کیا علم ادب پڑنا اور خوب اوسین نام ہو ایسہ شخص خوب جانتا تھا اور سکو



## چوتھی صد کی شاعر

تمام لغت عربیہ اور عجمیہ کی اصطلاح ہے جو بات اوس پرچتے تھے جلد بتا دیا کرتا تھا  
 کلام عرب میں نے نظم و نثر و وزن میں بہارت کہتا تھا چنانچہ کہا گیا ہے کہ شیخ  
 ابو علی صاحب کتاب الفلاح اور تکرید نے اویس ایک روز کہا کہ کتنی جمع اور وزن غنیمت  
 کلام عرب میں آئی ہیں کتنی میں غنیمت ہے فی القوم جواب میں کہا کہ چلی اور طرک شیخ ابو  
 کہتا ہے کہ میں نے کتب لغت کا تین رات تک مطالعہ کیا کہ کوئی وزن میرا بھی سوا اور ان دو  
 پاؤں مطلق نہ پایا جب ابو علی فارسی اس شخص کے حق میں کہتا ہو بس اور کے کہنے  
 کی کیا حاجت ہے اشعار اسکے بہت ہیں اور بیہ بہت کے اوس کے ذکر کی کچھ حاجت نہیں  
 ہے لیکن دو شعر تاج الدین کندی نے غنیمت کے روایت کئے ہیں وہ درود اوس کے  
 دیوان میں نہیں پائے جاتے اور روایت اسناد صحیحہ متصل ہی آئے وہ دو شعر  
 میں لکھا ہوں وہ یہ ہیں :-

ابعدی معتقہ الیک نظر تفتی      فاهنتنی وقد فتننی خالق  
 لست الماوم انا الماوم لا تفتی      اترلت امالی بغیر الخالق

غنیمت کے اشعار میں لوگوں کی کئی مذہب ہیں بعضے اوس کو ابو تمام اور نام تمام حزن پر ترجیح دیتے ہیں  
 اور بعضے ابو تمام کو اوپر ترجیح دیتی ہیں۔ ابو العباس احمد بن محمد امی شاعر حکیم و ذکاوی  
 یہ کہتا ہے کہ شعر کوئی نہیں ایک کو ناباقی رہ گیا تھا اوس میں غنیمت کہتا اور وہ راہ غنیمت کے  
 ماتھے آئیں میں جانتا تھا کہ اوس پر اوں و مضمون سبقت لیاؤں جو اوس نے یہ کہے ہیں :-

یوما فی الدھر لا ذرا وحشی      فوادی فی غشاء من بنال  
 فصرحت اذ اصابتنی سهام      تکسرت الفضال علی الفضال

دوسرا مضمون یہ ہے :-

فی حجل بستر العیون عبارة      حکما یواسع من یلا اذان

## چوتھی صدیقی شاعر

لیکن یہ دو مضمون بھی اوسنے نہ چھوڑے علامہ نے اوسکے دیوان کے بہت خدمت کی ہے۔  
 خواجه بہت شریف اور اسکے دیوان کے ہر جگہ میں اور دیوان اوسکا بہت مشہور و معروف  
 ہے حتیٰ کہ سندھ وستان میں بھی ہمارے زمانہ میں ۱۱۶۲ھ ہجری میں داخل در سر ہو کر  
 مدرسین کو گون کو بہر ایا گیا اور طلباء کے مت اور کے حل اور مطالب غنیمت کیلئے کہیں زمانہ میں  
 بہت مال ہی۔ ایک شخص شیخ میں یہ نقل کر رہی کہ مینی چالیس شر میں سطل اور مختصر دیکھ  
 میں ایسی خدمت کسی کے دیوان کی نہیں ہوئی اور سچ ہی بی شک وہ شخص بہت نیک  
 بخت تھا اور خدا تعالیٰ نے اوسکو سعادت تمامہ شرف گوئی کے نصیب کی تھی۔  
 دو شرح ہمارے زمانہ میں ایک عکبری کی کلکتہ میں در بیان زبان عربی کے چبہ ہی  
 اور ایک شرح فارسی کی مسمیٰ محبی شرح دیوان مینی ایک مدرس مدرسہ کلکتہ محمد ابراہیم  
 بن مولوی محمد عین الدین فخر الدین مولانا محمد امین اللہ انصاری الوردائی سنہ ۱۲۸۰  
 الہیاری و طنائی دلدارا مارت کلکتہ میں اپنی تصنیف یہ فارسی میں در بیان ماہ شوال  
 ۱۱۶۲ھ ہجری میں چھپوا سی ہی۔ مثنوی کو مثنوی ہوا سٹے کہتے ہیں کہ اوسنے دریا  
 باد و سماوہ کو دعویٰ نبوت کا کیا تھا او یکے متبع بھی بہت خلق بنی کلب وغیرہ یہ  
 ہو گئی تھی جب مسمیٰ لو لو امیر حص نائب شہیدی نے یہ بہ حال سنا او سینے  
 مثنوی پر جھڑائی کی او کے متبعین جو امت میں اوسکے داخل ہوئی تھے بہاگ  
 گئے مثنوی کو اوسنے بڑ کر قید کیا پہر تو بہ کر واکر چھوڑ دیا سوار اسکے اور زما و عین  
 ہی اوسکے دہرے شہید میں کی گئی ہیں چنانچہ ایک یہی کہ اوسنے شعر گوئی میں  
 دعویٰ نبوت کا کیا تھا لیکن اوسنے کہا تھا کہ میں شعر کہنے میں بنی ہوں  
 ابن خلکان کہتا ہی تاویل اول یعنی دعویٰ نبوت کا کرنا صحیح ہی دوسری  
 تاویل غلط ہی بعد از ان مثنوی امیر سیف الدولہ ابن عدنان پاس در بیان ۱۲۳۷ھ

## چوتھی صدی شاعر

۱۴۲

عربی کے مفسرین داخل ہوا وہاں جا کر کافور شہید کی مدح کی اور انور جو بن شہید کی بھی مدح کی  
 کہتے ہیں کہ کافور کے سامنے مقبلی اس نسبت میں جا کر کھڑا ہوا تھا اور اسکے دو نوں میں سے ایک  
 تھے اور کرمین تلوار لٹکتی تھی اور بجا نہ ہوا تھا اور دو اسکے غلام بھی چلنے پھرنے میں تلواریں لٹکاتی  
 ہوئے کھڑے تھے جب دیباہ میں اس کے جا کر کھڑا ہوا مدح پڑھی کافور نے مقبلی کو خوش نہ کیا اور موت  
 اوسنی جو اس کی اور جرید الفیجی دو بیان شدہ جو ہی کے وہاں سے بہاگ گیا جریدہ کافور  
 نے اس کے کھڑے کے واسطے قافلے کی طرف روانہ کئے مگر وہ ہاتھ نہ آیا پتہ یہ کہ کافور  
 نے اوس ہی یہ وعدہ کیا تھا کہ بغیر پرکرات کے حکومت چکو و دگاجب کافور نے اس کے ہاتھ  
 میں یہ حال دیکھا کہ وہ اپنی بہت تعریف کرتا ہی اور اپنے تئیں دور کھنچتا ہی اس کو  
 یہ خوف لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو یہ شخص چونکہ دلاور ہی پھر نہ بیٹھے اسلئے اس کو  
 حکومتانہ دی کہتے ہیں کہ سیف الدولہ کی مجلس میں ہر ذات کو عہد حاضر ہر کھڑا  
 کلام کیا کرتے تھے ایک روز ابن خالویہ تھوہی اور مقبلی میں کلام ہو گئے  
 ابن خالویہ نے مقبلی پر کو ذکر ایک ہاتھ مازا اس کے ہاتھ میں لکھی تھے وہ  
 مقبلی کے سونہ پر اپنی لگی کہ نمونہ بنے لگا اور تمام کھڑے اس کے آگے  
 لہان ہو گئے اسلئے مقبلی خفا ہو کر بعض کی طرف تھل گیا وہاں جا کر  
 کافور کے مدح کے پھر وہاں سے کوچ کر کے بلا دھارس میں گیا  
 وہاں حنف الدولہ بن بویہ دینی کے تعریف کے اچھا الفاظ  
 پایا پھر وہاں سے راجت کر کے بغداد میں آیا پھر درساں کو  
 کے اتھوین تاریخ ماہ شعبان کو پھر آیا انسا رزہ میں فاکت بن ابوجہل  
 اسد بنی بجیت سپاہ اس کے ملاقی ہوا مقبلی مذکور کے بھی  
 ساتھ ایک جماعت کشیر اس کے اصحاب اور یاروں کے تھے

## جو تہی صد کی شاعر

دو ہفت روزہ اس لڑائی میں مبتلی اور اوسکا بیٹا محمد اور غلام اوسکا منفع قریب  
ایک مقام کے جسکو نفاذینہ کہتے ہیں موضع صافیہ میں مارے گئے تھے  
کہتے ہیں کہ جبال صافیہ جانب غربی سوادیندادیے نزدیک دیر عاقل کے واقع  
ہی اون دونوں میں مسافت دو میلون کی ہی۔ ابن رشیق نے ایک کتابنام  
عموم در باب منافع اور مضار شعر کے جو تصنیف کی ہی اوسمیں یہ لکھا ہی  
کہ مبتلی نے جب غلبہ طرف ثانی کا دیکھا اوسوقت بہا گئے کا ارادہ کیا  
ایک غلام اوسکا جو حاضر تھا اوسنے کہا کہ آپ کو بہا لگنا مناسب نہیں کیونکہ متاخرین  
میشہا کر سیکے اور یہ شعر تھا را بڑہ کر تہقہ کیا کر سیکے کیونکہ آپ تو بہرہ فانی میں  
فالحیل واللیل والمبیداء تعفی والسیف والرحم والقرطاس والقلم  
یہ سنکر مبتلی کو ڈراس ہوئی اور ہر خط کیا اوس جگہ میں مارا گیا اسکی معلوم ہوا  
کہ باعث اوسکے مقتول ہونی کی یہ بیت تھی کیونکہ وہ یہ شعر یاد ولانانہ مارا جاتا  
ہیں روز مبتلی مقتول ہوا وہ بدہ کا دن چٹی یا قیصری یا دوسری تاریخ ماہ  
رمضان ۱۱۷۷ ہجری کی تھی اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ روز دوشنبہ آہوین تاریخ  
ماہ رمضان سنہ مذکور کو قتل ہوا چیدیش اوسکی درمیان میں بویرک کو فہم در بیان  
اوس محلہ کے کہ جسکو کندہ کہتے ہیں ہوئی اسطواسطے اوسکو کندہ کہتے ہیں  
وہ اوس محلہ کی طرف منسوب ہی قبیلہ کندہ کی طرف منسوب نہیں کیونکہ وہ جعفری  
قبیلہ کا ہی۔ کہتے ہیں کہ مبتلی کا باپ سقا تھا کو فہم پانی پلا یا کرتا تھا پہر ملک  
شام کی طرف اپنی بیٹے کے ہمراہ چلا گیا اوسجا ہی ابو الطیب نے پورس لڑائی  
چنانچہ کسی شاعر نے جو مبتلی کی جو کی ہی اسکی طرف اشارہ کیا ہی وہ شعر  
یہ ہیں ۔

## چوتھی صدیق شاعر

ای فضل شاعر بطل الفاضل  
عاش حینا یلج فی الکوفۃ الماء  
من الناس بکثرة عشنا  
وحینا یلج ماء المحبنا  
حاصل کلام یہ ہے کہ مثنوی کی غلو بہت کی باتیں اور اخبار اور باجری بہت ہیں اختصار شعر  
ہی اور اس کے بیٹے کا نام محمد بن محمد بن فتح مار سہلہ اور دشمن سہلہ شدہ بعد اس کے  
وال سہلہ تھا

## ابوالعباس نامی

ابوالعباس احمد بن محمد دہری جعفی معروف بنام نامی شاعر مشہور پیشا شاعر شہزاد ناصر  
اور اپنی زمانہ کے جدیدین میں سے گزرا وہ یہی سیف الدولہ بن حمدان کے ماحون میں  
سے ہی بہت شخص بہ مثنوی کے اس کی نزدیک رتبہ میں تھا وہ فاضل اور ادیب  
بارع اور عارف و عالم لغت اور علم ادب کا ماہر تھا اس کے کتبوبات جو حنف کی طرف  
اوسنے گئے ہیں بہت ہیں اسے شعراؤ کے قصیدہ میں کے بہت ہیں

امیر العلی ان العوالی کو اسب  
علاک فی الدنیا فی جنات الخلد  
یسر علیک الحول سیفک فی الظلم  
وطوفک ما بین الشکمة والبلد  
ویمض علیک الدهر فذلک المفعلی  
فذلک للتقوی وذلک للرفد

یہ شاعر مثنوی کے ساتھ بہت معارفہ اور جواب و سوال اشعار میں رکھا کرتا تھا ابو  
الخطاب بن عرن حریری غوی شاعر کہتا ہے کہ ایک روز میں ابوالعباس نامی کے  
ہمسر گیا وہ بیٹا جو اتھا اس کا تمام سر قصیدہ کہتا تھا اگر ایک بال اس کے تمام سر  
میں کالا ہی تھا میں نے اویسے کہا کہ حضرت آپ کے سر میں ایک بال سیاہ ہی اور تمام  
سفیہ لکھ کی حالت ہو رہا ہی اوسنے کہا کہ میں ای ابو الخطاب یہ بال میری جوانی کا یاد دہا  
میں اس بہت خوش رہا میں نے اپنے چہرے میں شہر میں کہے میں نے کہا کہ جگر ہی نہائی اس کی شہر

## چوتھی صدی کی شاعر

دايت في الراس شعراً بقيت      سواد تهوى العيون رويتها  
فقلت للبيض اذ ثروعتها      بالله الا رحمت غربتها  
فقل لبث السوداء في وطن      يكون فيه البيضاء ضيقا  
بہ شعر پڑھ کر اوسنے کہا کہ ای ابو الخطاب ایک بال سفید ہزار سیاہ بالوں کو ڈرا  
دیتا ہی اور جب ایک سیاہ ہزار سفید و نین سو اوسکا کیا حال ہو گا یہ شاعر  
در بیان شہر ہجری کے یا شہر ہجری کے یا شہر کے در بیان حلب کے  
نوی برس کا ہو کر مرا

## بدیع الزمان

ابو الفضل احمد بن حسین بن نجی بن سعید مدنی حافظ معروف بنام بدیع الزمان  
صنف رسائلون عجیبہ اور مقامات عربیہ سی مقامات بدیع کا ہی اسی کے طور پر  
ریری نے اپنی مقامات تصنیف کی ہی وہ بالکل پیرو سیکا اور قدم بقدم  
اسکے چلا ہی اور مقامات کے جذب میں اوسکے فضل اور سبقت کا متعرف  
ہوا ہی یہ وہ شخص ہی جس نے حریری کو اس راہ کے چلنے کی طرف ہدایت کی  
وہ بڑا فاضل اور ضیغ آدمی تھا وہ ابو الحسین احمد بن فارس صنف کتاب محل  
یہ جو علم لغت میں اوسنی تصنیف کی ہی روایت کرتا ہی اوسکے رسالے  
ہیں ما در اور نظم طبع اور نا در ہی ہر ات میں جو بلا و خراسان یہ ایک شہر  
ہی را کر اتھا اس شخص کے شعر بہت عمدہ اور خوب ہی اوسمین لحاظ خصما  
اور سجع اور خوبی کا اور لطایف اور صنعتوں کا اسنے بہت کیا ہی اشعار  
اوسکے پیہر میں ہ

و کاد یحکیک صوب الغیث منکباً      لو کان طلق الحیا یطر الذہبا

## چوتھی صدی کی شاعر

۱۷۹

والدھنر لولہ رخ و الشمس لولہ نطق واللیث لولہ بصلہ والحر عذبا

او کے اشعار میدان کے ذم میں بھی ہیں مگر ہر شے وہی شعر ابو العلاء محمد

حصول میدان کے طرف منسوب پائے وہ یہہ میں سے

ہذان لی بلاد اقل بفضلہ لکنہ من اقبح البلدان

صبا نہ فی القبح مثل شیوخہ وشیوخہ فی العقل کا الضیاء

او کے سب مضامین ملیح اور نازدین کیا نظم او کیا نثر او سکودر میان

شہرہات کے مشہور ہجری میں غزیر ویکر مارڈالاتہار ورجعہ گیاروین جادنی

الاسر مشہور ہجری میں اوسنے وفات پائی ابن خلکان کہتا ہے کہ بعض نقون

کی زبان پریہ شے میں آیا کہ وہ سکتے کی چاری میں مبتلا تھا لوگوں نے اوسکی

مردہ تصور کر کے جلدی دفن کر دیا قبر میں اوسکو آفاتہ سوارات کو قبرستان

میں اوسکی آواز سنے گئی صبح کو اوسکی قبر کھودی گئی دیکھا کہ داری

باتہ میں کچرے ہوئے مردہ تھا شاید قبر کے خوف اور بول میں اگر اوسنے

جان دی

## الشریف السعفی

وہ ابو القاسم احمد بن محمد بن اسمعیل بن ابراہیم طباطبائی اسمعیل بن ابراہیم

جس بن حسین بن علی اربطالب رضی شریف حسینے رستہ مصری وہ بقیع

الطالبن در میان مصر کے تھا بڑا رئیس اور دانا کاسر دار شمار کیا جاتا

ہی او کے شعر زہد اور کوشہ شینی وغیرہ میں بہت ہیں ابو منصور ثمالی نے

کتاب یمیۃ الدہر میں او کے قطعہ ذکر کئی ہیں اور اسجملہ ایک یہ قطعہ ہے

خلیلی الی الشریا لحاسدا والی علی رب الزمان لواحد

ایسی جیسا شہدائیا وہی ستے      واقفہ من احببتہ وهو واحد  
سوار اسکی ادب ہی او یکے بہت شعر میں یہ دوشعر طول شب میں بہت ادا و سنے  
کہہ میں ہے

کان نجوم اللیل سارت نھاہا      فوافقت عشاء وہی انشاء اسفار  
وقد خفت کی دیتج رکابیا      فلا فلک جار ولا کوکب سار  
نایچ مصر میں مذکور ہے کہ وہ درمیان ششم بھری کے فوت ہوا اور سوار اسکی اور  
یہ بھی یہ کہانی کہ مگل کے روز با پنجون مارچ ماہ شعبان کو وفات پائی اچھوڑاڑیے  
عید گاہ جدید کے جوہر میں ہے مرنون ہوا عمر اسکی چونتہہ برس کی تھی

## ابو حامد

وہ ابو حامد احمد بن محمد انطاکی شہر کینت ابوالفتح شاعر مشہور ہی ثعالی نے یتیم الدہر میں  
اوسکا اسطورہ ذکر کیا ہے کہ یہ شخص نادرا اور عجوبہ زمانہ کامی یہ بھی اون لوگوں میں  
جہوں نے پہلی اور بریلجی شعراء میں کوشش کی ہے تھا وہ شخص تمام صفتوں کا حامل  
تھا اچھے مداحین میں سے ایک یہ بھی مداح ہی وہ درمیان نکشام کے الیسا تھا  
جیسا کہ ابن حجاج عراق میں گدرا ہی یہ چندی شعرا ویکے بہت مادر میں انہیں ابوالعزم  
یعقوب بن کلس وزیر غریز معشر عبیدی حاکم مصر کی تعریف کرتا ہے وہ یہ میں ہے

قد سمعنا مقالہ واعتذارہ      واقفنا ذنبہ وعشارہ  
والمعانی لمن عنیت ولا کن      بک عرضت فاسمعی یا حارہ  
من ترادیه انہ ابد الدهر      تراہ محلاً ازراہ  
عالمات عذاب من اللہ      متاخ لا عین النظارہ  
هتک اللہ سترہ فلکم      هتک من ذی تتراستارہ



# جوہری صدیقی شاعر

۱۷۱

سخن تخی الحاظہ و کذا      کل صلیح الحاظہ سقارۃ  
 باعلی موثر التباعد ولا عراض      لو اشتر الرضا والزیارة  
 وعلی اثنی وانکان قد عذب      بالحجر موثر اشارة  
 لم ازل لاعد منہ من حیب      اشتہی قترہ والی نقارۃ

اس بنیادی سے مرع شروع کیے

ولم یدع للعزیز فی ہاں ولا لآخر      عذبا الا واخذ ثاں  
 کل یوم لہ علی نوب الدھر      وکثر الخطوب بالندل غار  
 ذوید شائفا الفزار من العجل      و فی حومہ الندی کرارۃ  
 پیشہ شروع واسطے نمود کیے کافی ہیں اور کے سب شہرت جید ہیں اس شاعر کا طبع صریح  
 الدلائل نصار بصری کے اسلوب پر ہی مصرعین متک و ہر اکثر اشعار اور کے مرع  
 پادشاہوں اور روسا میں ہیں۔ مقرر ابونیم معین منصور بن قایم بن مہدی بن عبد اللہ کے  
 مرع ہیں اوسینے کی ہی اور اسکے بیٹی غریز اور حاکم بن غریز اور سب لاریجی جو ہر اور وزیر  
 الفرج بن کسور وغیرہ روسا مصر کے بہت مرع اوسینے کی ہی اسکا ذکر امیر مختار سیدی  
 نے درمیان تاریخ مصر کے یوں کیا ہے کہ ۳۹۹ھ ہجری میں فوت ہوا اور ایک اور شخص  
 سینے دن جبہ کا آٹھویں تاریخ ماہ رمضان کے یہ بھی شہر ایابی۔ اور بعضے ماہ ریح الآخر  
 بتلائے ہیں ابن حاکم بن یہ کہتا ہے کہ حکویدہ کان ہی کہ وہ مصر میں مرا

ابو علی تمیم

ابو علی تمیم بن معز بن منصور بن قایم بن مہدی بن اب اسکا حاکم بلاد مصر اور مغرب کا تہا یہ وہ ہی  
 حسنہ قاہرہ مغرب میں بسایا ہی۔ تمیم ذکرہ فاضل اور شاعر اور ہر لطیف اور طرف تھا  
 او اسکو سلطنت نہیں نصیب ہوئی کیونکہ ولید ہوا اسکا بیٹا ہی غریز تھا بعد او کے باپ کے

## چوتھی صدی کی شاعر

۱۷۹

والی ہوا۔ عزیز کی بہت اچھے اشعار ہیں ابو نصرہ ثعالی نے تیمۃ الدہر میں اس کے شعر اور نظمیں لکھے ہیں۔ تیمم مذکور کے یہ شعر ہیں

ہمت تقبلہ عقارب صمدہ فاستل ناظرہ علیہا خجرا  
واللہ لو لا ان یقال تغیرا واصبا وانکان التصابی حبرا  
لا عدت تفاح الحد ورنفجا لقا وکافور التائب عنبرا  
اماد الذی لا یمک الا فرغیرہ ومن هو بالسر المکتر اعلم  
لن کان کفان المصائد مؤملا ولا علانها عندی اشد و المر  
وبی کل ما یمکی العیون اقلہ وان کنت منه داعما ابقم

یہ شعر بھی اس کی طرف منسوب کیا گیا ہے

وکامیل الدھر من اعطائه فکذا ملالت من الحرمان

شواو کے سب اچھے ہیں اس نے ماہ ذیقعد ۳۷۲ ہجری میں وفات درمیان مصر کے پائی

ابو فراس

عارف بن ابوالعلا سعید بن حمدان بن حمدون حجازی دیہاتی ناصر الدولہ اور سیف الدولہ کا جو دو نو بیٹے حمدان کے ہیں تھا ثعالی نے اس شخص کی تعریف میں یہ بیان کیا ہے کہ وہ اپنے زمانہ میں لکھانہ اور اپنے وقت کا شمس از روی ادب اور فضل اور بلاغت اور دانائی اور شجاعت اور شہر گوئی کے تھا شعر اس کے جوہر اور حسن اور سہولت اور شیریں گفتار اور جلالت اور کثرت اور تضمن ہونے میں شہرت رکھتے ہیں اس طرح کی صلیتیں بجز اس کے شعروں کے قبل اس کے کسی کے شعر و نثر میں نہیں سمجھے ہوئے ہیں مگر عبد الدین معترف کے اشعار میں بھی یہ صفات پائی جاتی ہیں لیکن اہل صنعت کے نزدیک ابو فراس مذکور بڑا شاعر شمار کیا جاتا ہے۔ اور صاحب ابن عباد کا یہ قول بھی کہ شعر کہنا

## چوتھی صدی کی شاعر

۱۸

ایک بادشاہ سے شروع ہوا ہے امر القیس اور ایک بادشاہ پر تمام ہوائے اودھ میں  
 - قبتی ہی اس شخص کے تقدم اور شرافت شعرا و کتبا کی کاغذ تھا اور اس کی مدح  
 قبتی نے لیب اور اسکے جلیل القدر ہونے کے نہیں کیے تھے اسنے کفرسی کی سب سے  
 اس کی مدح کی سوارا اسکے اور لوگوں کی جلال و جلالت سے تھے اولیٰ مدح کی - اور سیف  
 الدولہ مدح قبتی کا ابو فراس کے خلیوں اور جو شرفیابی نے بہت تعجب کیا کرتا تھا اور  
 اپنے تمام قوم پر اس کی بزرگی اور عزت کرتا تھا لڑائیوں میں اسکو اپنی ہمراہ کرتا  
 اور پرکھات پر اپنا حلیہ اسکو کر دیا کرتا تھا - وہ میوں نے کسی لڑائی میں اسکو  
 اس حالت میں کہ وہ مجرد تھا قید کیا تھا اس کی ایک تیرائی لگا تھا کہ بہا ل  
 اس کی رائے میں ہتھ کنی تھی - پہلے غرشنہ میں کیا پھر قسططیہ میں مقید کیا  
 پھر داتہ شہ میں گذریمید حال ابو الحسن زرا دہلی نے بیان کیا ہے اسکو لوگوں  
 نے قبطی منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو فراس دو دفعہ قید ہوا اول دفعہ درمیان  
 شہدایہ جری کے معافۃ اکمل میں قید ہوا تھا غرشنہ میں قید نہیں ہوا غرشنہ ایک  
 قلعہ ہی درمیان بلا دروم کے نہر فرات اور سکے بھی جاری تھی - اور دوسری  
 دفعہ درمیوں نے درمیان ماہ شوال شہد جری کے فتح میں اسکو قید کیا اور  
 قسططیہ میں اسکو لگے چار برس تک وہاں مقید رہا اسنے اس قید میں  
 شہریت کئے ہیں اس کے دیوان میں لکے ہوئے ہیں یہ شہر منج اور سکے جاگیر  
 میں تھا اور سکے حق میں یہ شعر اویسینے کہے -

قد كنت عدی الی اصطیحا ویدی اذا اشتد الزمان وساعدا

فرصت منك بعد ما اقلتہ والمرء یشرق بالکل الباد

والہ العنا

## چوتھی صدی کی شاعر

اساء فزادة الاساءة خطوة جيب على ما كان منه جيب

بعد على الاشيان ذنوبه ومن اين للوصه الجليل ذنوب

سكوت من كخطه الامم ملته وله وما بال نوم عن عيني قمايله

فما السلاف ذهنتي بل سوالفه ولا الشمول ازدهنتي بل عايله

الوى بعزجي اصداغ لون له وقال قلبي بما تحوي غلظه

اوسکے شعر بہت اچھے ہیں اوس لڑائی میں جبکہ اوسکو درمیان شہہ بھری کے

غلاموں نے قید کیا مارا گیا ابن خلکان کہتا ہی کہ میں نے اوسکے دیوان میں

یہ شعر لکھے ہوئے ہیں خال انکا یہ ہی کہ جب وہ مرے لگا اپنی دستر

نیک دستر کو مخاطب کر کے یہ شعر اوسنے پڑھی

ابنیت لا تجزعی کل الانام الی ذهاب

روحی علی بحسرة من خلف سترک والحجاب

قولى اذا كلمتني فصيت عن رد جواب

زین الشباب ابو فراس لومیتع بالشباب

ابن خالو یہ کہتا ہی کہ جب سیف الدولہ مر گیا اوسوقت ابو فراس نے یہ ارادہ کیا

کہ شہر حصہ بہت غلب کر کے اپنا محل داخل کر لوں یہ خبر ابو المعالی بن سیف الدولہ اور

اوسکے علامہ سہمی قرغویہ کو پہونچی اوسنے ایک آدمی کو سکھلا کر اوسکے پاس بھیجا

اوسنے ابو فراس کو راہ میں قتل کیا۔ اور ابن خلکان کہتا ہی کہ بعض خواشانی میں

میں نے لکھا یا ایہی کہ ابو فراس بروز چہار شنبہ الثون تاریخ ماہ ربیع الاحسر

شہہ بھری کو پنج ایک گاتوں کے جو معروف بنام صہہ بھری درمیان ایک لڑائی

کے کہ ابو المعالی بن سیف الدولہ اور ابو فراس سے ہوئی تھے مارا گیا بعد مقتول

# چوتھی صدی کی شاعر

ہوئے نیکے اور سکا سر کاٹ کر ابوالمعالی اپنی ساتھ لے آیا اور لاشہ اور سکا اور سجائی  
 منجھل میں پڑا اور اپنا شک کہ عربوں نے اگر اس کو کفن دیکر دفن کیا ہے ابو فراس نے  
 ابوالمعالی مذکور کا مایوس ہوتا کہتے ہیں کہ جب ابو فراس کی والدہ کو اس کے  
 مقتول ہونے کی خبر ہوئی اس نے ماتم میں ایسی ہی ایسی مرنہ پر بار بار  
 کہ ایک آنکھ اس کی منجھل پر ہی تھکے کہتے ہیں کہ عربیہ غلام نے جب ابو فراس  
 کو قتل کر لیا اور موقوف ابوالمعالی کو خبر ہوئی مگر میت افسوس کیا اور بدست  
 اور تباہی کہتے ہیں کہ پیدائش اور سکی درمیان ششہ عجمی کے ہوئی تھے  
 واللہ اعلم بالصواب

## علی ابن محمد

وہ علی ابن محمد بن محمود غازی المصلا ابو الحسن بن کامل خفی ہی وہ ایک ابن شمر  
 بن سخاوی کہتا ہی کہ وہ فاضل اور ادیب بارع تھا اس کے اچھے نثار اور سکی  
 ہتھے نے میری سیانے بہت پڑ ہی تھے ایک بلی کی حنین یہ شعر اویسے ہے  
 کے طور پر کہے ہیں

قطعت کلمت کامل الحسان  
 وفی منہ واللون شبہ عندنا  
 یقوی علی قضا الزیادۃ فضلا  
 ومن سببہ لشرا المک عبدا  
 اذینہ دشر او سکی  
 تھے نے پڑہ کر یہ کہا کہ اویسے یہ شعر ضعیف کر یہ صیت کی  
 تھی کہ میری قبر میں لکھ کر رکھ دیا وہ یہ ہیں  
 یا وازن تعالیٰ مع عیوب  
 وعفوک وامنع وجاک حصن  
 وانت اللہ عفو الذنوب

سخاوی کہتا ہی کہ یہ شخص درمیان ششہ عجمی کی پیدا ہوا اور جو دیکہ وہ علم عربی

## چوتھی صدی کی شاعر

ہر مہتاب پڑا تھا اور سپر ہی غلطی زبان میں نہ کرتا تھا وہ کہتا تھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا بعد زیارت کے میں عرض کی کہ یا حضرت میری زبان صبح اور درست ہو جاوے حضرت نے اپنا لعاب دہن مجھ کو کھلایا جس کے اثر سے فاضل با رہ ہو گیا درمیان مسکند بحری کے فوت ہوا

## صاحب ابن عباد

یہ وہ شخص ہی جنسی خوارزمی رافضی کی دوسرے دین مجھ کی ہی وہ القاسم اسماعیل بن عباد ملقب بملقب کافی الکفاۃ وزیر بنوید اللہ ولہ کا تھا مصنف تاریخ بغداد کہتا ہی کہ صاحب ابن عباد بہت فنون جانتا تھا اور علم ادب اور سکو خوب آتا تھا اور سکی تصانیف اور سکے فضل اور شریعت اور نظم نظم اور برات برگو ای دیتی ہی اور سکے پاس بہت بڑا کتب خانہ تھا کہتے ہیں کہ اگر اون کتابوں کو بیچنا کہیں چاہتا تو چار سو اونٹ کی اور سکی بار برداری کے واسطے ضرورت ہوتی تھی اور فضلاء اور ادبا اور فضلاء کی صحبت میں رات کو رہتا تھا اور سکا یہ مقولہ تھا کہ صبح کو میں بادشاہ ہوں اور رات کو ایک بہائی عساکر کا مثل اور بہائیوں کے ہوں یعنی رات کو اور سکی صحبت میں بیٹھے ہیں کچھ تکلف نہ کرتا تھا اور سکی تصنیفات سی ایک سالہ سحر یہ میں ہی جہیں بعض مہائیوں کے منسی کی ہی صاحب ابن عباد کے یہہ اشعار میں

لقد صدقوا والرافضات لانی بان مودات اللہ لیس یفیع  
ولو انشی داریت دہری حیۃ اذ استمکنت یوماً من السع تلح  
ولہ الصا

## چوتھی صد کی شاعر

عیشا لما بالارقتین فادبت      ایامہ و بحدت ذکرہ

والعیش ما فادقتہ فذکرہ      لہقا ولین العیش ما بکراہ

خاندان دہلیہ سے بہتیت اچھا موفی بی بھاگدراچی برودعہ نزدیک غروب سے

چتے آریخ تہا مفسر شہدہ بحر یمن فوت ہوا

ابو محمد الحسن

ابن خلکان کہتا ہے کہ وہ ابو محمد حسن بن علی بن احمد بن محمد بن خلف بن حبان

ابن سعد بن زیاد بن ابی اسود بن کینت ابن دکنی شاعر شہوری اصل

اوسکی بی بی راوی اور بی بی شمس کی بی بی ابو منصور نقالی سے تھیں الدہری

اوسکے حقیقی بہہ کہا ہے کہ وہ شاعر سے رتبہ کا اور عالم جامع تھا

اپنے زمانہ میں سے زیادہ قدرت سخن کی رکھتا تھا اوسکے وقت میں

کوئی اوسپر رتبہ زیادہ نہ رکھتا تھا اوسکے شعر بہت ہیں تمام شعرا اوسکے

دہن اوسکے دہن کے مقابلہ میں غلاموں اور تالیف داروں کے تھے اوسکا

دیوان بہت اچھا ہے اور ایک کتاب بہت اچھی اوسکی تصنیف سی ہی

جہین تہنی کے سرقات اوسنے ثابت کئے ہیں اوس کتاب کا نام نصف

رکھا ہے اوسکی زبان میں عجبت بھی تھی اسوا بیٹے اوسکو عا طس کہتے تھے

بہرہ اوسکی شعر بہت نادر ہیں

سلا عن جاک القلب المشرق      فایصبوا الذک ولا یتوق

حفاؤک کان عنک لنا عزاء      وقد یسلی علی الولد العقوب

انسان قد بعد اللقاء خود تا      باقی و سخن علی النوی احباب

۱

## چوتھی صدیکی شاعر

کمر قاطع للوصل یؤمن و دہ  
و موصول بودہ عزت اب  
والہ ایضاً

لقد ثبت بقلبی لا یرج الله عنه  
لرملت فی هوا ی قال لا ید منه

## ابوبکر الحسن

ابن حکمان کہتا ہے کہ وہ ابوبکر حسن بن علی بن احمد بن بشائر بن زیاد معروف کنیت ابن  
انکبوسنی انداز میں لایندوان کا شاعر مشہور۔ شاعر مجید بن یحییٰ ابوعروہ وری تھری  
— اور عید ابن سعد بصری — اور نصر بن علی بعضی اور محمد بن اسماعیل  
صافی ہے اوسنے حدیث سیکھی — اور عبد اللہ بن حسن بن نحاس — اور  
الحسن خراجی قاضی اور ابوخص بن شاہین وغیرہ نے اوسے روایت کی ہے  
امام مقصد باللہ کی صحبت میں وہ رہا کرتا تھا اوسکی بیعت میں اوسنے اشعار بھی  
بیت ہیں اور ایک بلاغ شاعر کا بلاوا تھا اوسکو بیت پیا کر کیا کرتا تھا لیکن وہ  
بلاوا یوں کے کہ تو بکر کر کہا جاتا تھا اسے کہینی اوسکو بکر کر مار ڈالو اس  
شاعر نے اوسکا مرثیہ بڑی دھوم دھام کا لکھا ہے جو کہ وہ قصیدہ بہت بڑا ہے  
اسے چند شعرا و سکے کہتا ہوں — بعض یہ بیان کرتے ہیں عبد اللہ ابن  
مضر کا اوسنے مرثیہ لکھا ہے لیکن سب خوف امام مقتدر باللہ کی ملی کی طرف  
اوسکو نسبت دی ہے کیونکہ امام مقتدر باللہ نے اوسکو قتل کیا تھا — اور  
عبد اللہ بن ابی کتاب قصص میں یہ بیان کرتا ہے کہ مجسی ابوالحسن مزیانی  
نے یہ بیان کیا کہ ایک لونڈی علی بن عیسیٰ کے ایک عمامہ کو جو ابوبکر بن عکاب  
خزیر کا تھا چبھنے لگی تھی علی بن عیسیٰ کو یہ بات معلوم ہو گئی اوسنے دونوں کو قتل



## چوتھی صدی کی شاعر

کر کے اور نکلے ٹرو زمین پر دایا تھا اس لیے ابو بکر نے اپنے غلام کا مرثیہ کہا  
اور اس کو قبی کی طرف منسوب کیا واقع میں وہ مرثیہ غلام کا ہی ورنہ اعلیٰ علم کا  
حاصل غلام یہ بھی کہ مرثیہ بہت نامور ہی فہم شاعر اور اسکے بہن نسب مولوی ہوئے  
کے سب بہن لکھ سکتا مبین تو تمام لکھتا کیونکہ ہر ایک شعر اس کا خالی جگہ سے  
اور قتل سے بہن ہی اول اس کا یہ ہے

يا هـ تـ فـ اـ رـ قـ تـ اـ دـ لـ رـ قـ دـ      و كـ نـ تـ عـ نـ دـ يـ عـ مـ رـ لـ وـ اـ دـ  
نـ كـ يـ فـ تـ نـ فـ كـ عـ نـ هـ وـ اـ كـ وـ قـ دـ      كـ نـ تـ لـ نـ اـ عـ دـ ةـ مـ نـ اـ لـ عـ دـ  
تـ طـ رـ دـ عـ نـ اـ لـ اـ دـ يـ وـ تـ حـ رـ سـ نـ اـ      بـ اـ لـ غـ يـ بـ مـ رـ حـ يـ ةـ وـ مـ نـ جـ رـ دـ  
و تـ حـ رـ جـ الفـ اـ رـ مـ نـ كـ اـ مـ نـ اـ      مـ اـ يـ نـ مـ فـ تـ وـ جـ اـ اـ لـ يـ التـ دـ  
يـ لـ قـ اـ Kـ فـ يـ البـ يـ تـ مـ نـ مـ مـ دـ      و اـ نـ تـ مـ لـ قـ اـ مـ رـ لـ اـ مـ دـ  
ا و سـ نـ ے در بـ يـ اـ نـ سـ تـ ے يـ اـ سـ تـ ے بـ رـ يـ سـ كـ ے      و فـ اـ تـ بـ اـ يـ مـ رـ ا و سـ كـ ے صـ و بـ رـ سـ كـ ے

## المہلبی

ابو محمد حسن بن محمد بن ماردون بن ابراہیم بن عبد العزیز بن یزید بن حاتم بن قبیصہ بن مہلب  
بن ابی صفرۃ الازدی مہلبی وزیر مغل الدولہ ابو الحسن احمد بن بویہ دیلمی کا ہی برادر و  
نیر ہی تاریخ ماہ جادی الاولیٰ ۳۳۹ھ ہجری کو وہ عہدہ وزارت پر مامور ہوا۔ وہ  
فیض القدر اور سراج سینہ اور عالی مرتبہ اور ماہرہ کاسنی مشہور تھا اور بہت  
ادب اور فاعلہ دان اور اپنی کتبہ اور اہل و عیال سے محبت کرنے والا شخص تھا قبل  
اسکے کہ وہ وزیر سرکار مغل الدولہ کے ملکیت تنگی اور غلبہ میں تھا کہتے ہیں کہ  
ایک دفعہ اس نے سفر کیا اور سکوین بہت مشقت اور تعب لاحق حال ہوا کہین جا کر  
گوشت کھانی کے واسطے اس کی طبیعت نے چاہا مگر اس کے پس جو مکہ چاہتا تھا

## چوتھی صدی کی شاعر

۱۶۱

بہت تنگ اور غمناک تھا اسلئے اویسؑ یہ شعر فی البدیہہ کہے

الاموت یباع فاشتریه	فہذا عیش مالاخریہ
الاموت لذیذ الطعم یا قی	یخلصنی من العیش احریہ
اذا البصوت قبرا من بعد	وددت لو اتنی مایا
الارحم المہین نفس حر	تصدق بالوفاة علی اخی

ایک شخص اس کے ہمراہ سہیجہ اندھونی بھی سا فر تھا بعض کہتے ہیں کہ ابو الحسن قلا تھا بہر کیف کوئی ہو غرض کہ جب اس دوسری سفر نے یہ دو شعر اس کے سینے اس کے واسطے ایک درہم کا گوشت خرید کے چکا کر اس کو دیا اور کہا یا بعد از ان جب پہلی وزیر ہوا اور بفراہمین اگر اس کے عزت اور نصیب نے بہر ترقی پائی کہ معزالدولہ کی سرکار میں وزیر ہوا اور وہ رفیق اس کا جس نے اس کو گوشت ایک درہم کا حالت غلشی میں کھلایا غفلت ہو گیا جب اویسؑ نے سنا کہ پہلی وزیر ہوا اس کے پاس آیا اور یہ دو شعر لکھ کر اس کے پاس پہنچا دیے

الاقول للوید فہذا نفسی	مقالة منذک وما قد لسیہ
انکر اذ تقول لصدک عیش	الاموت یباع فاشتریه

جب یہ شعر پہلی نے پڑھے فوراً وہ مصیبت اپنی اور سخاوت اس کی یاد آئی حکم دیا کہ سپوت اس کو سات سو درہم دو اور پشت پر اس بقو کے یہ آیت لکھ کر بھیج مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل جتہ مثال اون لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں مال اپنا مثل ایک دانہ جینے

انفتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ ما انا حنیۃ واللہ یضاعف لمن یشاء  
 اکن سات بالین ہا بالین ایک سو دانہ ہیں اور اللہ دو چند کرے گی جو کچھ مانگا

# چوتھی صدیکی شاعر

149

پیر ملا کر اوسکی خلعت اور حکومت دی کہے ہیں کہ جب پہلی صدی اس غلطی اور غلطی کے  
وزیر ہوا یہ شعر بنائے

دق الزمان لفافہ  
فانا لنی ما ابقیہ  
فانک صغیر عما اتاہ  
حتی خبایتہ بما  
وہا الاضا

قال لی من احب والیدین قد بعدت  
ما الذی فی الطریق تصنع بعدی  
قلت ابکی علیک طول الطريق  
فصلتین وزیر پہلی کی بہت تیار تھیں اوسکی چوتھی تاریخ محرم کی سگل کی رات کو  
شکستہ پوری میں درمیان بصرہ کی ہوئی ہفتہ کے روز تیسری شبان شہد پوری کو  
واسط کے راہ میں انتقال پایا وہاں سے اوسکا جنازہ اوٹھا کر بدہ کی رات کو  
پانچویں تاریخ ماہ رمضان سندھ کو رکھ دین پنجپا درمیان مقابر تریس  
ایک قبر نو تختہ میں مدخون ہوا

## ابو عبد اللہ

ابو عبد اللہ حسین ابن احمد بن محمد بن حسین بن حجاج کاتب و شاعر صاحب طرائف  
شوخی مزاح ہر گویا آدمی تھا لیکن اپنی فن میں گمانہ افاق تھا گویا اوسپر اس طرح تین  
سبقت نہ کی گیتا تھا وجود اس ہر گویا کے الفاظ شیریں اویسے تکلف اور سکے  
اشعار ہوتے تھے۔ اوسنے خلیفہ مامون سے اور امروہ سے اور قطار سے دربار  
کلیج کی ہی اوسکا دیوان بہت بڑا اکثر دس سولہ جلد میں پایا جا تا ہے اور سب میں ہر جلد

## چوتھی صدی کی شاعر

اور بی ہودگی پائی جاتی ہے مگر چند شعرو میں غریبی اور ضمون عاشقانہ یہی ہے۔ وہ قصیدہ کا  
تہادت تک اس عہدہ پر رٹا بعد ازاں وہ مزل ہوا اس کی جائی ابوسعید صطوی نے قیہ  
شافی ماہر ہوا اپنی مسرول ہونے میں شرجہ او سینے کے میں مشہور میں او بکے  
لکھنے کی اسجائی کچھ ضرورت نہیں کہتے ہیں کہ وہ شعر گوئی میں مثل امر القیس کے رہ کر تھا  
مثل اون دونوں کے درمیان زمانہ ان دونوں کے کوئی نہیں گذرا کیونکہ ہر ایک ان  
دونوں میں سے اپنے طریقہ کا مستخرج اور سوجہ ہی او کے جید شعرو میں کے  
یہ شعر میں سے

یا صاحبی استیظا من رقدا	تزدی علی عقلی اللہیل الکیس
ہذی الجرة و الفخوم کا تھا	نہر تدفق فی حلیقہ زرجس
رزا الصبا قد غسلت بنیمہا	فعلام شرب الراح غیر مغل
قوما اسقیانی قہوہ رومیہ	من عہد قیصر د تھا لر میس
صرقا تصیف اذا تسلط حکمہا	صوت العقول الی حیات الناس

یہ شاعر بروز شنبہ ستائیسویں جادی الاخر ۱۱۱۱ھ میں تہرئیل میں فوت ہوا تیل  
ایک ہوا سا شہر فرات پر درمیان نجد ادا اور کوفہ کے ہی اس قصہ میں یہ بہت  
علم اور فضلا نکلے ہیں اصل میں بات یہ ہے کہ اس شہر میں ایک نہر حجاج بن یوسف نے  
کھدوائی ہے او میں پانی فرات سے آتا ہے اوس شہر کا نام نیل مصر کی نام پر  
رکھا اوس پریت کا نولستے ہیں ایک قصہ بھی تمام میل ہے اس قصہ میں یہ شاعر  
فوت ہوا جبارہ اوس کا وہ نے لاکر نذا دین نزدیک شہر موسی بن جعفر رض  
کے دفن کیا اوسنے یہ وصیت کی تھی کہ حضرت علی موسی رضا کے باؤں کو طرف  
دفن کرادو یہ آیت میری قبر پر لکھ دیا کہ لکھو باسط ذراعیہ بالوصید

## چوتھی صدی کی شاعر

جنا بچالیسای ہوا بے شغف بڑا شاعر اور شیعہ مذہب کے گدراہی ابن خلکان کہتے ہیں کہ  
 بعد اوسکی مرنے کے اوسکے بارہ دن میں خواب میں دیکھا جاناچہ اوسے پوچھا کہ کہو  
 اب کیا حال ہے اوسنے یہ شعر پڑھا ہے

افدسوم مذہب فی الشعر حسن مذہب  
 لریض مولای علی سے لادعواب النبی

## ابو سلمان

ابن خلکان کہتے ہیں کہ وہ ابو سلمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن خطاب خطابی اور سنی ہی وہ  
 فقیہ اور ادیب اور محدث تھا اوسکی تصنیفات بہت نامور ہیں ازجملہ ایک کتاب عرب  
 الحدیث - ایک بحال السنن شرح سنن ابو داؤد کی - اور ایک اعلام السنن شرح  
 بخاری کی - اور ایک کتاب السجاح - اور ایک کتاب شان الدعا - اور ایک  
 کتاب اصلاح غلط الحدیث وغیرہ اوسکی تصانیف سے ہیں عراق میں ابو علی صفار -  
 اور ابو جعفر نرذی وغیرہ سے اوسنے سماعت کی اور مالک ابو عبد اللہ بن یحییٰ شافعی  
 اور عبد القادر بن محمد ناری اور ابو القاسم عبد الوہاب بن ابی ہبل خطابی وغیرہ نے  
 اوسکی روایت کی ہے مصنف فیمۃ الدہری نے اوسکا حال بعد ان اشعار کے لکھا ہے کہ  
 وما عجب الا انسان فی شقة النوی  
 ولکنہا والله فی عدم الشکل  
 والی غریب بین لیسیت واهلہا  
 وانکان فیہا اسرتی وبواہلی  
 ولہ ایضاً

شرب المتباع العوادی ذلہ وزلا  
 والناس شربہم ما دونہ وزلا  
 کو معشر سلوا الربوذہم سجع  
 وما تری لبشر الربوذہ لیشز  
 ولہ ایضاً

## چوتھی صدی کی شاعر

نَسَاجٌ وَلَا تَسْتَوِ حَقَّكَ كَلَامٌ      وَابِقٌ فَلَمْ يَتَقَصَّ قَطُّ كَرَامٌ  
 وَلَا تَقْلُ فِي شَيْءٍ مِنْ كَلَامِهِ قَصْدٌ      كَلَامٌ طَرَفِي قَصْدُ كَلَامِهِ مَوْجِدٌ  
 سوار اگلے اور پہلی شعر صاحب قیامہ الدہری نے لکھے ہیں اپنے زمانہ میں وہ ابو عبیدہ قاسم بن سلام  
 علم اور ادب اور زہد میں مشابہ تھا اور تدریس اور تالیف میں بھی مثل اوسیکے تھا۔ اوسنے  
 درمیان ماہ ربیع الاول ۱۰۰ھ کی شہرست میں انتقال پایا

## الشبلی

ابن حکمان کہتے ہیں کہ وہ ابو بکر دلف بن حجر ربماوافق قول بعض کے جعفر بن یونس ہی  
 اسطرح پڑا اوسکی تفسیر کرتے لکھا ہوا ہے یہ شبلی صالح اور نیک آدمی مشہور خراسانی  
 اصل کا ابتدا کی بدالیش ہی اوسین پیدا ہوا اوسین پلا وہ جلیل القدر مالکی مذہب  
 کا شیخ تھا ابو قاسم جنید کی صحبت میں بہت رہا ہی اور جو اوسکے وقت میں صلوات تھے  
 اوسنے پس رہتا تھا ابتدا و حال میں دینا و مذکا حاکم تھا آخر کو درمیان مجلس خیر النساء  
 حکومت میں توبہ کر کے فقیر ہو گئے ہیں کہ اوسنے جاگنے کے واسطے اپنی آنکھوں پر  
 نمک کی سلائیاں ڈالیں تاکہ عادت بیداری کی بڑ جائے یہ شخص شریع شریف کی  
 بہت تعظیم کرتا تھا جب رمضان شریف آتا وہ بہت کوشش نماز اور روزہ رکھنے میں  
 کرتا اور یہ کہہ کر کہتا تھا کہ یہ ہینہ ایسا ہی جسکو میری پروردگار نے مغفم کیا ہے جسکو بھی  
 ضروری کہ میں اسکی تعظیم کروں آخر عمر میں یہ شعر بہت پڑھا کرتا تھا

و کبر من موضع لومت فینہ      لکنت بہ نکالاً فی العشرین  
 ایک روز اپنی پیر شیخ جنید کی خدمت میں جا کر یہ شعر پڑھا کہ یا ابان یا کر سنائی ہو  
 عود دینی الوصل والوصل عذاب      ودعونی بالصدا والصدا صعب  
 دعواہین انمعاون ذنبی      فسرطحتی لہم وما ذک ذنب

## چو ہر صدی کی شاعر

کلا وحق الخنوع عند التلاقی      ما یختر من یحی الایحی

خزرت عیندے میر جو اب دیا ہے

وتمنیت ان اولک فلما راہکما      غلبت دهشة السرور وظلم ملکما  
خلیب اپنی آریخ میں لکھتا ہے کہ ابو الحسن عینی نے مجھے یہ کہا کہ ایک روز ابو بکر کے پاس اسکی  
گھر میں کیا تہادہ شوق میں آیا ہوا ہے شعر پڑھ رہا تھا ہے

على بعدك لا یصد      من عادته القرب  
کلا یقوی علی حبک      من تیتہ الحسب  
وان لم ترک العین      فقد یصدک القلب

ابو خلیب نے دیمان بیان ابو سعید اسماعیل بن علی واقعہ بیان کیا ہے کہ اسنے  
کہ مجھے ابو سعید نے کہا اسنے کہا کہ مجھے ہر شے عینی نے بیان کیا اوچے کہ شیخ شریف نے  
اپنی شعر پڑھ کر سنائے ہے

مضت الشیبة والعیة فانبری      دمعان فی الاحقان زہ جال  
ما انصفتک الحادثات رعینی      یوم عین ولید لی قلبان

مشعلی مذکور نے بروز جمعہ دوسری آریخ ۱۰۱۰ قمری میں کوئٹہ دین وفات پائی اور مقبرہ  
خیزدان میں مدفون ہوا عمر اسکی سن اسی برس کی ہوئی کہتے ہیں کہ پیدائش اسکی سترہ  
راہی میں ہوئی۔ مشعلی کبیر شریف جنوب مشرق کے ہی جو کہ ایک گلاؤں دیہات اشرف  
کا ہی یہ شہر عظیم بری سرقند کے ملاو ماراؤ الزہر اور دیانہ کے واقع ہی

## ابو الحسن

ابو الحسن نری بن احمد بن السری گندی رفاہ موصلی شاعر شہر ہی لیکن میں درمیان  
شہر موصل کے ایک دوکان میں دفن گری کیا کرتا تھا باوجود اس شہ کے علم ادب کا بہت

## چوتھی صدی کی شاعر

شایق تہا نظم و شعر کا اوسکو بہت خیال تھا تاہا اسیلی اوسکی شہرت اچھے ہو نیلے  
 اور اوسے اس علم میں جہارت تہا بہت اچھی — سیف الدولہ ابن حدان کے پاس صاحب بن  
 آیا وہاں اکر اوسکی طرح کے تہا عین سیف الدولہ کے اوسجائی عظیم راہبہ اوسکی وفات ہونے  
 کے بعد اومین جالباس اس شہر میں جا کر وزیر پھیلی کی اور رسا اور اس شہر کی طرح کی اس سب سے  
 شعر اوسکا راج اور شہور ہو گیا اور بیان اوسکی اور در بیان ابو بکر محمد اور ابو عثمان مصید کی بہت  
 جگہ پر لکرتے تھے یہ وہ شخص ہی ہے اومین شاعر شہور تھے ستری نے ان دونوں کی  
 ثابت کی اوسکی کہ یہ دونو شاعر میری شعر کا رد کرتے ہیں چنانچہ شعر اور استاد دون کے اوسے  
 پیکر لوگوں کو ستائی اوسکی چوری کر فی خوب طرح ثابت کی اسیلی اون دونوں نے نبی تھے  
 — اون ایام میں ایک شاعر شہور تھی شاعر ہی اون اطراف میں بہت فروغ رکھتا تھا ستری  
 اوسکی شہرت پسند کرتا تھا چنانچہ ستری نے مذکور نے ایک دیوان کشاجم کا فراہم کیا اور  
 دیوان میں اون دو شاعروں مذکورہ بالا کی چور کی شہر جانی پر چونکہ ثابت کی ہی اسکی تھا  
 اوس دیوان کی بڑھ گئی ہی والا نہ وہ اصل میں اتنا بڑا نہ تھا — شاعر مذکور نے ستری سے  
 شیریں گفتار نگین گفتگو شاعر پسند تھا تشبیہات اوداوصاف بہت میان کیا کرتا تھا  
 اسکی سوا اوسکو اوطح پسند نہ تھے اور سوا شعر کوئی کے کسی فن کو پسند نہ کرتا تھا —  
 قبل وفات ہانی کے اوسے تین سو ورق شعروں کے طیار کئی تھے بعد اوسکی رہنے کے  
 جب اور شعر ہی اوسکی تصنیف سے لوگوں کی ماتہ آئی اوسوقت کسی ادیب ولیم جو متاخر  
 میں سے تھا ترتیب عروف پر اوسکا دیوان مرتب کیا یہ شعر ستری مذکور کے ہیں —

یہ دو شعر بیان صنعت میں ہیں

صائفة وجمی و اشعادی  
 کاتہ من نقبھا جانی

دکانت لا برة فها مصفی  
 فاصبح الرزق بها ضیقاً



## چوتھی صدیکی شاعر

۱۹۴

پریکسی کی طرح میں ایک تیسندہ کہا ہی جسکی یہ دوشیزا

يلقى الندى برفیق وجہ مسفر فاذا التقى للبعثان عاد صفيقا

رجب المنازل ما اقام فان مری فی جفیل ترک القناء مضيقا

یہ دوشیزا و سکی نکالی یہ کتاب نقل میں بیان کی ہیں

البتنی نعلایت بها الذی صفا و عنت ابی الصیاح عفا

فقد مت یحسد فی الصدیق قلبا قد کان یلقانی العدو حیا

ہشام مرکا دیوان تمام بہت اچھا ہی ایک کتاب او سکی تصنیف سی کتاب النبی واللہ

والشموم والشروب سی۔ اور ایک کتاب الدیرہ او سینے کہہ او پیرین سوبانہ تسمیہ جری

میں دیوان بندہ کے وفات پائی یہ حال طیب بندہ اوی سے اپنی تاریخ میں لکھا ہی

اوسنے ابن خلکان اپنی کتاب تاریخ ذیات الاعیان میں نقل کیا اویس میں یہ اندہ

کیا۔ بھنے کہتے ہیں کہ در بیان تسمیہ جری کی راہ۔ اور بھنے کہتے ہیں کہ در بیان تسمیہ

جری کے وفات پائی والدہ اعلم بالصواب مگر ابن اثیر جو جہت سے جی کہہ لکھا ہی کہ

اوسنے در بیان تسمیہ جری کی وفات پائی تھی

## ابو احمد عبید اللہ

فہ ابو احمد عبید اللہ بن عبد اللہ ظاہر بن حسین بن سعید بن زریق بن امان خراسانی

یہ عبید اللہ کو رائد زین اپنی بہائی محمد بن عبید اللہ کے عوض کو تو ال بغداد ہوا

لہ او سکی مرنے کے پہرستقل ہو گیا تھا وہ قوم کاسیہ تھا اور امیر اوی تھا اسے پر

اوسکی خاندان کے ریاست پوری ہوئی کیونکہ اخیر رئیس اپنی خاندان کا یہی شخص تھا

اوسکی تصنیفات سی کتاب الاشارة فی اخبار الشعراء اور کتاب رسالہ فی السیاسة الملک

انتظام و بند و بست رعایا میں اور ایک الشاحین اوسنے خلکو ابو عبید اللہ ابن مختار

## چوتھی صدی کی شاعر

کو بھیجے تھے لکھی ہوئی ہیں۔ اور ایک کتاب البراقۃ والقصاۃ ہی وہ شاعر لطیف نیک  
تقاعد تھا شعر بنا اور سکھوڑا آتا تھا اور سکی یہ شعر ہیں۔

واحد با من فراق تو م	ہم المصاحج والکھون
ولا تسد والزین والروایہ	کلامن والخفض والتکون
لرنت کدلنا الیالی	حسے تو فہم المنون
فکل مارلنا قلوب	وکل ماء لنا عیون

ولہ ایضاً

ان کا امیر ہوا اللہ ہے  
ان نال سلطان الکولایہ  
اس کا ایک دیوان شعر کا یہ بیہ بخش اور سکی در بیان شہر عمری کی ہوئی اور غنتہ کی رات میں  
تاریخ ماہ شوال شہر عمری میں در بیان غنتہ کے وفات پائی تھا برقیش میں مدفون ہوا  
— لب لباب چکے قسری صدی کی چوتھی صدی میں اسکا حال کہا گیا وہ مناسب یہ تھا  
کہ قسری صدی میں مندرج کیا جاتا

## الربیعہ

وہ ابوبکر محمد بن حسن ابن مہدی تھیں بن مہدی بن عبد اللہ بن شریبہ بن استبلی ہی شہر عمری  
اسی زمانہ میں در بیان علم خواہد گفت کی لکھا کہ روزگار تھا اور علم اعراب اور سحافی اور نوادر  
بہت زیادہ جانتا تھا اور علم تواریخ اور اخبار میں سب سے زیادہ خبر در تھا۔ اور سکی زمانہ  
میں در بیان ملک اندلس کی کوئی نظم اور سکی نہ تھا اور سکی تصنیفات سی اور سکی زیادتی  
علم کا حال معلوم ہوتا ہے ایک اور سکی تصنیف ہے ایک مختصر کتاب مسمی کتاب العین ہی  
— اور ایک کتاب طبقات النعمین والفقہین ہی اس کتاب میں او ان نورین اور نورین

# چوتھی صدی کی شاعر

حال ہی جو مشرق کی جانب اور اندلس میں ابوسودہ دہلی کے زمانہ میں اوسکی اکوٹا ادا ہو  
عبدلہ خوی ریاحی تک گذری ہیں بت لکے ہیں۔ اور ایک کتاب اوسنے ابن  
سیرہ کے اوپر اور جو لوگ اوسکی قول کے قائل تھے اوسکی بطلان پر لکھی ہی اوسکا  
نام تک ستور المحدثین رکھا ہی۔ اور ایک کتاب ہمسایہ واقع عربہ میں اوسکی تصنیف یہ  
ہی یہ کتاب بہت مفید ہی۔ اور ایک کتاب الاذنیۃ علم خمین اوسنے تصنیف کی یہی  
ایسی کتاب کہیں نہیں پائی حکم مستقر باللہ عالم اندلس نے اپنی لڑکے کی ولید  
ہشام بنیہ باللہ کو اسی شخص سے تعلیم دلوائی تھے اوسنے علم حساب اور عربیہ اوسکو  
پڑائی اوسی اوسکی لڑکی کو بہت نفع ہوا ابوبکر زبیدی نے یہ لکھا اوسکی تعلیم کی سبب  
بہت دنیا اور دولت پائی چنانچہ شہبیلیہ کا اسیر واسطی وہ قاضی ہوا زبیدی مذکور پڑا  
شاعر تھا ابوسلم ابن قمر کے حقیق اوسنے یہ شعر لکھے ہیں۔

ابا سلمات الفتی بھنا	ومقوله لا بالمرکب واللیس
ولیس ثیاب المرء یعنی قدامت	اذا کان مقصودا علی قمر النقر
ولیس یفید العلم والعلوم والحجی	ابا سمر طول القعود علی الکری
ایک دفعہ کا ذکر یہ کہ زبیدی مذکور حکم مستقر باللہ کی ہمراہ تھا لیکن ایک نوٹ یہی جو تصویر	
کو جو شہبیلیہ میں تھے بہت چاہتا تھا اوسکا شوق دیدار جب غالب ہوا مستقر باللہ سی	
رضعت و ان جانم کی جا ہی اوسنے اجازت نہ دی اوسوقت اوسنے یہ شعر لکھے	
اور اوس نے لکھی کے پس پیچیدے	
ویحلف یا سمر لا تراعی	لا بد لبین من زما ع
لا تحبذی جودت الا	کصبر میت علی النزاع
ما خلقت الله یحذاب	اشد من فقهه الوداع

ما بینہا والعمام فرق      کول المناجات والمواع  
ان یفترق شملنا وشبکا      من یعید ما کان واجتماع  
فکل شمل الی افتراق      وکل شعب الی الصلاح  
وکل قرب الی بعداد      وکل وصل الی انقطاع

مجموعات کے دن پہلی تاریخ ہادی الاخرہ ۱۹۳۷ء میں سواناسی میں وفات پائی اسی  
روز بعد نماز عصر مدفون ہوا اور اسکے بیٹے نے نماز جنازہ کی پڑائی تھے تربیتہ سہ

کی اویسہ عمر پائی

### ابوبکر الخوارزمی

ابن خلکان کہتا ہے کہ وہ محمد بن عباس خوارزمی شاعر شہرہری اور سکو طبرغوی ہی کہتے  
ہیں کیونکہ باپ اور سکا خوارزم کا اور بان اور سکی طبرستان کی تھی اور اسلی دونوں سے  
حاکم اور سکا نام طبرغوی رکھا گیا یہ ابن سہبانی نے لکھا ہے۔ یہ شخص علم لغت اور  
النساب میں درمیان ملک شام کے امام تہامت تک شام میں رہا اور حلب کے آئیں  
را کیا اپنی رائے میں بیکانہ اتفاق تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ یہ شخص صاحب بن عباد  
کے پاس از معان میں گیا جب اوسکے ڈھوڑی پر پہنچا ایک دربان سے کہا کہ تو  
امیر سے جا کر کہہ کہ ایک ادیب دروازہ پر کھڑا منتظر اجازت کا ہے اگر حکم ہو تو خدمت میں  
حاضر ہو جائیجہ وہ دربان گیا اویس نے سب حال کہہ سنایا صاحب ابن عباد نے کہا  
کہ تو جا کر اوسے کہہ کہ میں یہاں تیرا نام کیا ہے کہ کوئی ادیب میری پاس نہ آوے تو  
جسکو شعر اور عرب کے ایک ہزار شعر اور ہون دربان سے وان سے نکلا اور اسی کہا کہ امیر  
اسطو پر فرماستے ہیں کہ جس ادیب کو شعر اور عرب کے ایک ہزار یا دو ہون وہ میری  
پاس آوے والا نہ کہ یہ ضرورت نہیں ہے ابوبکر مذکور سے اس دربان سے کہا کہ اپنے

## چوتھی صدیکی شاعر

آقا ہے پوچھ آکر اس قدر شہر توں کی تصنیف ہے یا دھون مار دوں کی تصنیف ہے  
 دہیان پر گیا جو اپنے کہا تھا امیر کی خدمت میں عرض کیا صاحب ابن عباد نے کہا کہ درویش  
 ابوکر خوارزمی ہو گا حکم ہو گا کہ اندر لاؤ چاہو ابوکر اندر گیا غائب بہت خوش ہوا کہ ابوکر  
 مذکور کا ایک دیوان شعر کا بھی ہی اور چند رسالے بھی اور اسکی تصنیف ہے میں اسکا ذکر  
 ثنائی نے قیتمۃ الدہر میں کیا ہے اور اسکے یہ شعر ہیں :-

یا من یحاول شرب الخمر یشرها      ولا یتکلم لعلہ یطربہا  
 الکاس والکس لور یقض امتلاہا      فصرع الکس حتی تمک الکاس

اسکی اشعار بکین اور در بہت ہیں جب ملک شام آئے اسنے مراجعت کی شاعر میں آقا  
 نے پڑھ کر کہیں نہیں گیا اور سبھی جان بحق دہیان نصف اور رمضان شریف میں شہر کی ہوا

## ابوالفرج المعالی

ابن فلکان کہتا ہے کہ وہ ابوالفصح بحالی بن دکر یا ابن بھی بن عسید بن عواد بن داؤد شہر  
 بنام ابن طرادی کے حریری ہمدان کا رہنوا لاکھ فقیہ اور ادیب اور شاعر اور عالم ہی  
 وہ ہر فن میں جانتا تھا۔ ابن جیسر کے قرض بعد او کا قاضی ہوا وہ بہت اہل مولوی روایت

کر تا ہے اور اسی بہت اہل ہونے روایت کی ہی احمد بن محمد بن بیان کہتا ہے کہ ابوالفرج  
 مذکور ایک دفعہ نسبی امیر کی مجلس میں حاضر ہوا تھا اور سبھی علماء اور ادبا کا اکٹھا ہوا

شہر ہا تھا سب سے اوپر پوچھا کہ کون سے علم میں ہم تجھے سوچت اور تذکرہ کرنا ابوالفرج  
 مذکور نے اسے اس امیر سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ کے کتب خانہ میں سیکوین قسم

الوزع کی کتابیں ہیں ایک شخص کو اندر اس کے بھائی بھائی وہ ایک کتاب کو ہی سمجھتا  
 اسکا اتنے چاڑھے اور اٹھا لاوے اور ہکو ویکو ہم دیکھیں کہ کس علم میں وہ کتاب

ہی اور اسی علم میں ان علماء اور ادبا نے بحث ہوئے لگے کی بیہ میان کر کے ابن روح

## جوہری صید کی شاعر

یوں کہتا ہی کہ اس دعویٰ سے ثابت ہو جائے کہ ابوالفرح مذکور کو تمام علوم میں درست قدر رستم  
لیکن اس مجددِ کریم الدین مولف اس تذکرہ کی رائے ناقص میں پیدا تھی کہ شاید ابن روح  
تمام حال اس شاعر کا جو اس روز سباحہ کی تجویز ہوئی ہے اور اوسینے یہ دعویٰ  
کیا تھا دیکھا ہو گا مگر ابن خلکان نے نہیں لکھا والاہ ابن روح یہ یہ بعد تھا کہ فقط  
ابوالفرح کے دعویٰ کرتے اس کی مہارت جمیع علوم پر گواہی دیتا اس کے  
یہ شعر میں ہے

الافضل لمن كان لي حاسدا      اتدري علي من اساءت لاديب  
اساءت علي الله في حكمه      لاناك لم ترض لصل و هب  
فما ذاك عني بان زادني      وسدت عليك وجع الطلب  
ابوالفرح مذکور کی چند تصانیف علم ادب میں ہیں پیدائش اس کی ہجرات کے روز  
ساتویں تاریخ ماہ رجب سنہ ۳۳۰ ہجری کی ہی اور بروز دوشنبہ اٹھارویں تاریخ ذی الحجہ ۳۳۵  
میں درمیان ہروان کے وفات پائی

## انجمناری

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ قاسم نصر ابن احمد بن نصر بن مامون بصری معروف بنام بخاری  
یعنی نان بائی کے مشہور تھا یہ شخص امی محض تھا اوسینے حروف ہجا ہی زیر پی تھے  
درمیان بصرہ کی ایک دوکان میں روٹیاں بکایا کرتا تھا اور اپنی دلیے شعر بنا کر  
لوگوں کو سنایا کرتا بہت لوگ اس کی غزلین سننے کے واسطے جایا کرتے تھے  
اور بڑی مشتاق اس کی شعر خوانی کے ہو کر اس کی دوکان پر جمع رہتے تھے اور ب  
تعب کرتے ابوالحسن محمد بن محمد معروف ابن انکک جو کہ ایک شاعر مشہور و معروف  
ہی وہ باوجود حلو قدر اور رتیبہ کی اس کی دوکان پر اس کی شعر سننے کے شوق میں پڑا کرتا تھا

## چوتھی صدی کی شاعر

اوسنے ہنس شاعر کا دیوان ہی جمع کیا ہے۔ نصر مذکور بعد از دین اگر عدت دواز تک رہا  
 نہ خطیب نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ اوسے لوگوں نے اوسکا دیوان ہی پڑھا  
 ۔ اور مقطعات اوسکی مضافا ابن زکریا حریری ۔ اور احمد بن منصور بن محمد بن حاتم  
 نو شیریں نے روایت کئی ہیں اور بہت شاعروں نے اوسکی شعروں کی روایت  
 کی ہے ثعلبی نے تیسہ ہیں اوسکی کئی قطعی لکے ہیں از انجلیہ یہی ہے  
 خلیلی جل اصر تھا اوسعتھا باکرم من مولیٰ تمشی الی عبد  
 اتی زایما من غیر وعد وقال لی اعیدک من تعلیق قلبک بالی وعد  
 فما زال نجم الوصل بینی و بینہ یدور بافلک السعادة والسعد  
 فطو را علی تقبیل زوجین ناظر وطورا علی تعضیف تفاحة اللذ  
 اخبار نصر مذکور کے بہت ہیں در بیان شاعر عربی کے ذات پائی اوسکی مرثیے  
 تاریخ میں اختلاف ہی اسکے چھڑ دی گئی

### البغا

ابن سلمان کہتا ہے کہ کثرت ہنس شاعر کی ابو الفرج اور امام عبد الوہاب اصل بیاض بن  
 محمد مخزومی شاعر مشہور ہی وہ نام البغا کی بہت معروف ہی ثعلبی نے در میان تیسہ  
 الدہر کے اوسکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ ہشند کان نصیین ہے ہی اور تعریف  
 اوسکی بہت کی ہی اور کچھ اوسکے رسالوں اور نظم کا حال اور وہ ماجری جو اوسہیں  
 اور سماق حالی میں گذر رہا تھا ذکر کیا ہی حال بتا کر ذکر کرنے سے خوف طوالت ہے ہی اوسکی  
 شعر یہ ہیں ۔

وصفہف لما اکثبت وجباتہ خلق اللامحاة طررت بعداۃ  
 لما انتصرت علی الیزجفایہ فالقلب کان القلب من الضارۃ

## چوتھی صدی کی شاعر

کملت محاسن وجہ دکامنا      اقتبس الہلال النور من انوارہ  
 فاذا الخ القلب فی حیرانہ      قال الموی لا یلد منہ فدارہ  
 اکثر شعرا بطرح مذکور کے      جمیع میں اور مقاصد اسکی اچھی میں سیف الدولہ  
 بن حمدان کی خدمت میں بہت تک رہا بعد اسکی وفات کے اور شہزادوں میں گیا  
 جو در محققہ سلخ شعیان شہدہ ہجری کو وفات پائی  
 القاضی ابو الحسن

علی ابن عبدالغیر جرجانی فقہ شافعی ہی شیعہ شخص علم فقہ میں کامل اور علم ادب اور شعر میں فاضل تھا  
 - شیخ ابو اسحاق شیرازی نے در بیان کتاب طبقات فقہاء کے اسکا حال لکھا ہی وہ کہتا ہے  
 کہ دیوان شعر کا ہی اسکی تصنیف ہے ہی اور وہ یکاثر آفاق عجوبہ روزگار مرد علم  
 شہسوار لشکر شہ کا تھا بلاد عراق اور شام وغیرہ کو اوسینے قطع کیا اور علوم متفرقہ اور  
 ادب آنا کچھ سیکھا کھام علوم میں شہسور عالم کامل اور فاضل بی بدل ہو گیا اور اسکی قطعی  
 بہت میں بہت شخص میں بہرہ و شہر اسکی ہیں ۔

قد یرج الحب بمشتا قک      فاولہ احسن اخلاقک  
 لا تجفہ وارج له حقہ      فانہ احسن عشاقک

اوسنے ایک کتاب تصنیف کی جس میں مثنوی کے مخصوص نکاحا ل بیان کیا ہی اسکا نام کتاب  
 الوصالہ میں المثنوی و خصوصہ ہی اسکی کتاب کے فہم کنے سے شخص کا فضل اور علم معلوم ہوتا ہے  
 اور یہ دریافت ہوتا ہی کہ کتنی اطلاع اسکو کتب قدیمہ پر تھی ۔ حاکم ابن عبدالعزیز نے  
 در بیان تاریخ نیشاپوری کے یہ ذکر کیا ہی کہ وہ در میان سلخ ماہ صفر ۳۶۶  
 ہجری کے شہر نیشاپور میں فوت ہوا ۔ اور بعضے شہدہ بیان کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بچہ بالک  
 تھا جب فوت ہوا مگر قول الخ ہی ثابت اسکا وہاں یہ جرجان میں لا کر دفن کیا



# البیاضی

ابو الحسن علی بن محمد بن نصر بن ابیام شاعر جو کہ معروف بنام البیاضی کہلاتے ہیں شاعر مشہور و معروف ہی والدہ اسکی الماریت حمدان بن مریم تھیں وہ شعر اور ادب نظر فرمائیے گزرا ہی یہ شخص بہت شوخ طبع و مزہب و اڑا جی تھا اسکی جو بیہ کوئی ہیر و زیبا و چوڑا ہرگز نہیں بچا ہی اوسنے تمام زمانہ کی جو کئی چانچہ اپنے باپ کے ہی اویسے بھوکھی رہی اور بہائیون اور یمنون اور تمام کنبی اور اہلیت اپنی کے بھوکے ہی رہے وہ شعر اس شاعر اچھے اپنے باپ کی بھوکے بنے

ہیک حمت عمر عشرين لرا  
اقری اتنی اموت و تبقی  
فلان عشت بعد موتک یوما  
لا شقن جیب مالک شقا

ولہ

افقرت عن طلب البطالة الصبا  
لما علا فی للثیب قناع  
لله ایام الشباب و لہو  
لوان ایام الشباب تناع  
فدع الصبا یا قلب لسل عن اللہ  
ما فیک بعد مشیک استماع  
وانظر الی الدنیا بعین متوج  
فلقد دنا سفر و خان و دایع  
والحادثات موکلات بالفتی  
والناس بعد الحاد ثان ہماع

ابن ابیام نہ کو رہنے در بیان ماہ صفر سنہ ۱۰۰۰ ہجری کی وفات پائی اور کچھ اور ستر بسکی اسکی عمر چوبیس

## ابو الحسن علی

بن عبد اللہ بن و صیف معروف بنام ماشی اصغر الکلام شاعر مشہور و اچھے شاعر  
یہ ہی اس شاعر نے الہیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حالین بہت تصدیق

لکھ میں وہ علم کلام بہت جانتا تھا اوسنے علم کلام اپنے عقاید ابو سہیل ابوعیل  
ابن علی بن نوخت متکلم سے پڑا تھا سات متکلم بڑی جلیل القدر جو گزری ہیں ایک  
اونین سے پہر شخص ہی جسکی تصنیف سے کتابیں بھی بہت ہیں دادا اوسکا ایک  
غلام ملک تھا اٹلا اوسکو اوسا طے کہتے ہیں کہ وہ زیور بنا یا کرتا تھا ہندی اسکی  
سٹاری ایک دفعہ دربار سیف الدوار ابن عدان میں درمیان حلب کے  
وہ گیا جب اوسی رخصت ہونے لگا یہ شعر اوسکو لکھ کر دیئے اوسنے اوسکی ساتہ  
بہت کیا تھا

اودع لانی اودع طایعاً	واعطیت الذہر ما کنت یافعا
وارجع لا القی سواد الوجه حیا	لنفسی وان القیت بالنفس راجعا
تخلت عنا بالصنایع والعلا	ففتوح اللہ العلا والصنایع
رعاک الذی برعی بسیفک دہ	ولقائک روض العیش خضر یافعا

اس شاعر کے مضامین بہت دلچسپ ہوتے ہیں درمیان ۳۶۶ ہجری کے اوسے وفات  
پائی پیدائش اوسکی درمیان ۳۶۶ ہجری کے ہوشی ہے

### الراہی

ابوالقاسم علی بن اسحاق بن خلف بغدادی معروف بنام راہی شاعر مشہور سی شاعر  
مداح بہت خوب ہی اوسکے مادات بہت میں خطیب نے درمیان تاریخ بغداد کے  
یہ کہنا ہی کہ یہ شاعر تشبیہات میں بڑا کمال رکھتا تھا اور وہ ذات کا قصائی تھا  
اوسکی دوکان گوشت کی درمیان قطیفہ الیریح کے تھے۔ اور عبید اللہ ابو عبید  
عبید الرحمہ نے طبقات شعرا میں لکھا ہی کہ یہ شاعر بروز دوشنبہ دسویں تاریخ  
ماہ صفر ۳۶۶ ہجری میں پیدا ہوا اور بروز چار شنبہ دسویں ماہ صفر ۳۶۶ ہجری کو

# پانچویں صدی کی شاعر

فوت ہمارے میان تھا برقریش کے مہرمن ہوا چار بیت اوسکی بہت مشہور ہے گستاخاؤں کی شہادت  
اہمیت کے حقیقت میں۔ اور سیف الدولہ وزیر ملی وغیرہ رساوی کے بھی مدح میں ہیں

یہ شعر اوسکی میں ہے  
وَعَاوَنَةُ الْبِكَاءِ عَلَى اشْتَوَارِي  
وَصَدَّ وَرَكَ الْمُهْنَى هَتَاكَ لَسْتَاكَ  
لَا عَانِيَتْ مِنْ حَسَنِ الْعَذَارَى  
وَلَمْ يَخْلَعْ عَذَارَى فَيَكْ الْآد  
عَلَيْكَ لَشَقَوَتِي وَقَعَ اخْتِيَارِي  
وَلَمْ يَبْعُوتْ مِنْ حَسَنِ وَلَكِنْ

ولہ ایضا

وَمَدَامَةَ أَصَابَ بِنَاتِي كَا يَسَا  
فَوَدَّ عَلَى ذَلِكَ الْأَصَابِ بَارِع  
وَقَدْ وَغَابَ عَنِ الزَّجَاجَةِ لَطْفُهَا  
كَأَنَّمَا الْأَمْرِ بِي مِنْهَا فَا رِع

ولہ ایضا

وَبَيْضُ الْخَاظِ وَالْخَفُوفِ كَا تَمَا  
هَزَنَتْ سَيْرُفَا وَاسْتَلَزْنَ جِلْعَلَا  
تَسْدِينَ لِي يَوْمًا مَبْفُوحِ الْتَوَى  
فَعَادَتْ قَلْبِي بِالْقَمِيرِ فَا دَرَا  
سَفَرَتْ بَدْوَرًا وَانْقَبَيْنِ اِمْلَا  
وَمِنْ حُضُونَا وَالتَّفَاتِنِ جَا ذَرَا  
وَاطْلَعْنَ فِي الْأَجْيَارِ بِالذَّرَابِنَا  
جَلَلْنَ لِحَابَاتِ الْقُلُوبِ صَرَا يَرَا

یہ بیضوں میں ہے چاند چاند اوسکی اور شعر ہے اوسکا یاد آ رہی لیکر صورت اور  
نچ پر کسی کا شعر نہیں کہہ سکتے اوسنے ادعا اور اشتہار کیا ہے۔ زانو ایک گائے  
دیہات میں پڑوسی ہی اوسکی طرف اوسکو منسوب کر کے زراہی کہتے ہیں اور لوگ بھی  
اوسکی طرف بہت منسوب ہیں تمام سوا صدی جو تھی کے شعر کا بیان

حصہ پانچواں

صدی پانچویں

## پانچویں صدی کی شاعر

اس میں اہل شعر کا بیان ہی نہیں ہے پانچویں صدی میں وفات پائی ہی یا اگر اس صدی میں زندہ رہے اور انکی وفات کا حال نہیں معلوم کہ کب پائی

### ابو الوفا الکافروچی

باخرزی در بیان اپنے تذکرہ دیتے القصر کی کہتا ہے کہ دستا سف اصغر ہانی نے میری سائیں یہ شعر پڑھے اور اوس نے یہ کہا کہ ابو الوفا نے میری سائیں یہ شعر میری ہرام طبخ کے حقین پڑھ کر سنائی تھے در بیان شکہ پھر میری کے وہ یہ ہیں ۔

اقل عن صلف لم توت عن سلف      والحق الامام علی قدر معرفۃ  
فان والدك الطباخ اعرفه      فالحشر حدیثك عن قدر معرفۃ

واضح ہو کہ دیتے القصر ایک تذکرہ ذیل تبتہ الدبر کے تصنیف ابو الحسن علی بن الحسن کی ہے  
مکمل ذکر الکی او گیا اس سلف نے اپنی ہم عصر و کلا ذکر اوس میں بہت لکھا ہے وہ تذکرہ  
بہ دیکھا اور اویس چند شاعر و ن کے شعر جنکی ضرورت تھے لکھے میری اوستا و حباب  
مولوی ملک علی مدرس اول مدرس دہلی کی پس وہ تذکرہ دہلی میں موجود ہے کہ  
خطا و سکا بہت خوب اور پرانا لکھا ہوا ہے لیکن غلط بہت ہے

### ابن بابا

یہ ایک شاعر ہی جہا نام معلوم نہیں ہوا باخرزی نے صرف اسکی حالتیں یہ لکھا ہے کہ باب  
ادب کا اوسپر لکھا ہوا اور سند فضل کے اس شاعر کی واسطے بھی ہوئے اور حقائق  
شعر کی اوسکی نے شغلہ زن یہ شاعر صاحب نظام الملک کے مذاخون میں سے ہی  
اوسنے اوپر دروازہ شہر سرین کے جو کہ ایک شہر شام کا ہی در بیان ۶۳  
ہجری کے یہ مدح کی تھے ۔

وعز ملک امضی الصامین زابا

یمینک ابدی العارضین صحابا

## پانچویں صدی کی شاعر

وانت احم الناس طولا وسودا . . . واطيب حير ثومة ونضا با  
واسرهم في الثنايات اغاثا . . . وامرهم ليعلم العطاء حيا  
یہ قصیدہ بہت بڑا ہی تین شعر بطور نمونہ بہت ہیں

## الحسین

بن الحسن الطیلبی ارموی اپنے یہ نظام الملک کی طرح آشنہ کی دروازہ پر اہ ذالحمزہ  
بحری بن اسر قصیدہ دے گئے تھے یہ شاعر ہی معاصر بن باختری سے ہی ہے۔ اس  
قصیدہ کے یہ دو شعر ہیں ۔

اذا عام خصلوا الذی لطردہ . . . تقاطر منها لتصل والذی بالری  
وان ظمئت للوحیل اخا نہا . . . لیسقی ظماہا فی نخیج من العذی

یہ قصیدہ بہت بڑا ہی

## عبد القدر

باختری کہتا ہے کہ عبد اللہ ابن محمد بن بکر جعفری نظام الملک کے خدمت میں جب  
درمیان ملک شام کے تھا ماہ صفر ۳۸۵ ہجری میں آیا اور یہ قصیدہ و ثویہ اوسکی  
اوسنے بڑا حسین کا ایک شعر یہی ہے

الشوق فوق بین الجفن والوسن . . . والتم اثری فی روحی و بدلی

## نظامی مہریری

کنیت اوسکی ابو القاسم غریبان بن محمد بن اسحق کی حاکم رجبہ نے بڑی عزت اور تکریم  
چنانچہ اوس سے نہایت اوسکو ہی محبت ہو گئی اور اوسکی سرکار میں جن اوشا کیا  
پہر تنگ اور غفل ہو گیا بہر دولت مند ہوا بہر اوس مدرسہ میں جویشا پوزین بنایا  
تھا درس ہی اطفال پر اوسکیا گیا اوسجا ہی بیت اچھی طرح عنیش میں وہ راکر رہتا

## پانچویں صدی کی شاعر

باخرزی کہتا ہے کہ اوستے نظام الملک کے روبرو مجھ کو یہ اپنی شعر پڑھ کر سنائی ہے  
وہ یہ ہیں

ان من ايقن ان لم تجده زخرف الدنيا سوي الذر الحسن  
كان سبط الكف طلقاه كالاحل الصاحب القرم الحسن

اور یہ بھی پڑھی ہے

لم احن الى ارضي وغير عجيب فكم حزن للاوطان قلب غريب  
دحت لي تباشير القباح كأنها لقد اخذت من غربي نصيب

الموفق

باخرزی کہتا ہے کہ موافق ابن خلیل بن احمد شیبانی ایک شاعر ہے جو صاحب نظام الملک  
حسن بلوسی کی طرح کرتا ہے یہ شاعر باخرزی کی معاصرین میں سے تھا اور سکی یہ  
شعر میں

دعيني وعلى والتقى ومناسكي فما انا في دهري انيس العوانك  
وان لشي عذفا وصفاء ولذة فاني الى غيري فليست هبالك  
ولست اروم الروم والروم والذو لست ارمها غيري فليست كذلك  
الى الله الا التمسك بالتقى وصدق نظام الملک صدق الملک

احمد بن محمد

باخرزی کہتا ہے کہ احمد بن محمد موری ادبی ہے یہ بھی نظام الملک کی مداحین سے  
شمار کیا گیا ہے اور سکا قصیدہ رائتہ دیکھنے میں آیا اچھا ہے اور سکی شعر یہ ہیں

اطلع الناس وجهها قمرا بطرفه قلب ذي التقى قمر  
لسان حسن الرست ملبسا لبرقي صحن حدة الزهر

# پانچویں صدی کی شاعری

۲۸

ما خلق الله مثله بشراً  
يشتره ظل تعين البشر

## ناصر بن سبک

باغزی کہتا ہی کہ اس شاعر نے ایک قصیدہ جو نظام الملک کے درج میں کہا تھا اور ممکن  
یہ تین شعر میں لکھ دیے ہیں۔ یہ شاعر اسکا بھائی مگر اس سے کہ ان شاعروں کے  
حالین نہ لب اور نہ اوں کا حال اور نہ پیدا میں یا وفات کچھ نہیں باغزی کہتا ہے اسکا  
تذکرہ کہی قصیدہ نہیں پڑھا ہے

فلا قطع الميك كل تنوف  
زوراء ذات سهولة وحزون  
تشكر النعام بها حفي اخلاقها  
والعين جلد مساج وعيون  
يوصف مامون الكلاله شفا  
موسومة بلطى الحيدرامون

## فنا خسرو

باغزی کہتا ہی کہ فنا خسرو بن ابی طاہر بن بہار الدولہ - میری سائے ابو الفضل  
یحییٰ بن نصر بن محمد یغیہ ادوی نے اس شاعر کی شعر پڑھی اور کہا کہ وہ انہی زبانی  
ہی سیف الدولہ ابراہیم بن نیال کی سرکار میں رہتا تھا یہ روایت در بیان اسکا  
ہجری کی ہے اسکا شعر یہ ہیں

ان لا اكون المقتنع البطون  
ما علني والشباب ليعدي في  
وكن كشاً نور في الذي فعلا  
احي تقبل الاعراب مستقنا  
انا عصاب لا مطرت نهدا  
ولا تخف فالنساء لو علمت  
برا كسيها الوهاد والقلان  
فخلمها والفجاج خابطه  
فوجدتها او تضادف اجلا  
حتى تنال العلى تعبطها  
مشترا نحوها فقد وصلنا  
وكل من بات دون بغيتا

## پانچویں صدی کی شاعر

ابوعلی محمد

شیخ حسن بصری کا باخرزی کہتا ہے کہ اس فاضل سے میں نے ملاقات  
کی تھی بہت خوب نیک خصائل اور عقل مند آدمی تھا اوسنے یہ شعر اپنی پڑھ کر سنائی تھے  
وہ یہ ہیں ۔

یا علی بن عبد اللہ باللہ العظیم      وضعت فی الکوکن اختلافک من الدر  
تکونت ابا الطیب من ماء النعیر      فلہذا انت کالادواح تحری فی الحیوم

ابوعلی

بن شبل بغدادی ۔ باخرزی کہتا ہے کہ اوسکو میں نے بعد اومیں دیکھا تھا اور یہاں  
شہداء بحر کے ادیب بڑی درجہ کا فاضل سب سے زیادہ اوسنے جذبہ سطر اپنی  
تصنیف سے چھستار دین ہر چند کہ میں بہت چاہتا تھا کہ اس خوش نوع عالم نیک  
کی صحبت میں رہوں مگر اوقات زمانہ نے اوسکی پس بجھوڑ چھوڑا اجدائی کروادی  
اوسنے جو آپ اپنی شعر بجھوڑ کر سنائی تھے یہ ہیں ۔

تالوا المشیب فقلت صبح      قد تنفس فی عیاءہب  
ان کان کافور القارب      دبی منک الذوائب  
واللیل احسن ما یكون      اذا ارضع بالکوکب

ابوالفضل

یحییٰ بن نصر سیفی بغدادی وہ درمیان شہر بحر کے چ روزن کے تھا میں  
پر از شعر سے زیادہ اوسکی تصنیف کی آیات بوجہ قول باخرزی کے موجود ہیں جن آیات  
میں کہ نظام الملک بانسہ بردیرا ڈالی ہوئی تھا اوسنے اوسکی مدح میں یہ قصیدہ  
جسکا اول یہ ہے ۔



## پانچویں صدی کی شاعر

نوی الا له ذخیرہ اللق مل      والبرخیر طیہ المقتل  
ولقد خلعت خلاعتی وفضتھا      وعقال لہوی مطلق لریقبل  
وجرت خلان الصباہ والصبی      وهوی معازاة الغزال الا کحل

### ابوطالب

خزہ بن عامر الاسدی باخرزی یہ کہتا ہے کہ یہ شخص سفر کرنا اور اوشبج پر پہنچنا وہاں جا کر وطن اور سکواپنا بنا کر رہنے لگا اور اوسین ایک مدرسہ موقوف اور کئی مدارس کی بنیاد رکھی اور اطراف و نواح سے تمام طلباء کی استعداد واسطے تحصیل علم کے اوس مدرسہ میں اوسکی پس اگر حاضر ہوئے جو آپا سوافضل ہو گیا جسے اوشبج پڑا کمال کو پہنچا مقلد باخرزی کا یہ ہے کہ اوشبج پر درمیان سب سے بڑی کے میرزا سائے یہ شعر پڑھ کر سنائی ہے یہ

اضعت الشباب وخت الشیب      برفق الوار و خلع الوسب  
ولم تزع سمعاً لی و اخط      لختی متی ذالما ان اب

### ابوسعید

باخرزی نے ذمیتہ القصر میں کہا ہے کہ نام اوس شاعر کا محمد بن حمزہ الموصلی ہی سادہ اختیار کر کے خراسان میں گیا اور سجا رہے تھے گلابیہ ایشاد کی موصی کے ہی باخرزی کہتا ہے کہ وہ میرا دوست اور پارا ہی دو برس سی مجھیں اور اوسین ربط پیدا شہب طبع کے علوم اور فنون وہ جانتا تھا مثل اے کے میں نے کوئی ذوق نہیں دیکھا اس پر تھخہ تر یہ ہے کہ فلک انجاء نے اوسنہ تجربہ کار پر ظلم کر کے اوسکی فضل اور علم پر مبالغہ کیا یہ قصیدہ نظام الملک کی مدح میں اور تصنیف کیا تھا میری پس اوسے پہنچا میں نے نعتیہ مندرج کتاب ذمیتہ القصر کیا کیونکہ یہ

## پانچویں صدی کی شاعر

۲۱۱

مارے اور اس کے شرط تھے وہ یہ بھی  
وہل ترکت فی الحوادث منہ  
والسیر خطب عاق عزمی عن الصبی  
اذا لم یکن عقل الفقی دارالہ  
اذا اعلام المیز الکمال فانہ  
اذا المیز لمرتنا نف المجد نفسہ  
اذا رتق العذب العزات فانہ  
یہ قصیدہ بڑی اختصار اولی ہی

### ابوالعلاء

ابوالعلاء محمد بن علی بن جہول بڑا فاضل اور واقف جمیع فنون سے اور اہم سب علوم میں  
بخاری کہتا ہے کہ یہ شخص نیک طبع اور خوش نویس تھا اور سچے نبی لغار اور فضلاء  
کی محبت اور سکو بہائی تھے اتفاق سے میں بھی درمیان رہی کے اوس کے گہرین جا کر اوس  
کا تہا زامہ ان کی کہانی بربطات ہوئی اوس نے اپنا قصیدہ منکوش کر سنایا جس کے ہر دو  
شعر میں

یا ہادی العید نقباء القواریر وقت فلیس بعار وفقة العیر  
واحلب ماء فی عین طالما قصرت حمر الدموع علی بیض المقاصیر  
بخاری کہتا ہے کہ یہ بیہوش و سطح کا ہی اگر میرے گھٹو نہیں سکتے نہ تو اللہ میں سب  
فرحت اور سرور کے مانچے گناہ یہ تمام کلام طیب ہی لیکن میری کہانی کے پیار کا  
طیب نہیں ہی اس فاضل نے ایک رسالہ ادب میں لکھا ہے اوس میں حرارت کو بردت پر  
فضیلت دی ہے۔ بخاری کہتا ہے کہ میں نے بھی ایک رسالہ اوسکی ضد بر تصنیف کیا

## پانچویں صید کی شاعر

۲۱۲

وسین برو دت کو نصیحت حرارت پر دی کتب خانہ ری میں درمیان ستم خرمی کے آگے  
یری سایہ پریشہ بڑی تھے

دخلت علی الشیخ فبین دخل  
واظہر من نجو الکبریا  
وقد یقبل النصح فمن یقبل  
وان كنت للحال فاذہب فخل  
اذا كنت سیدنا سیدتنا

## ابن البیض الاصفہانی

باخری کہتا ہے کہ شیخ ابو محمد حدائی نے یری سایہ پریشہ بڑی کر یہ کہا کہ میں نے ابن  
البیض کی زبان سے یہ شعر سنے تھے

وسیر الصبا کیف السبیل الی نجد  
تری حقطوا العهد الذی کان بیننا  
سلام علیکم سلام مودع  
ولکن سلام لا یرال علی البعد  
وکیف ہم بعدی تری وسلا ووجد  
فانی الی بوم المعاد اعلی العہد

## ابو نصر

باخری کہتا ہے کہ محمد بن عمر بن محمد ہمدانی یہ جو ان طرف بڑا شاعر نظام الملک کی  
خدمت میں دربان فیثا پور کی آیا اور پھر اوسے بہت احسان و اکرام کیا یہ شعر پڑھے  
میرے سایہ اوسنے بڑے

ان نظام الملک یا اذا طلعت  
الموالی کلہم فی نعمة  
لا تدع عندک من جلتہم  
من جبین الشمس ابھی مشرقہ  
ما تبقی منک علیہم بعد نہ  
خارجا کالحجۃ المسرفہ

## ماعیل

## پانچویں صدی کی شاعر

بخاری کہتا ہے کہ وہ استاد مہذب ابو الفضل اسماعیل بن علی العبیدی سہروردی  
 ہی میری اوسکی ملاقات آیام صاحب ابو عبد اللہ بن میکال غزنوی میں ہوئی اور  
 آیام میں دربار کا میں نشی تھا اور یہ شخص امیر کشن بن معرندہ کا وزیر کا  
 تھا جو جان میں ملاقات ہوئی میری گمان میں یہی بات نہ تھی کہ سہیل اور  
 ثریا دونوں ملجا و نیگے اوس جانی میری اور اوسکی بیہ ذکر آیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے  
 نزدیک یہ بات بہت آسان ہی کہ پر ہی ہمارے اور آپ کی ملاقات  
 ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نیشاپور میں وہ بھی سرکار نظام  
 الملک میں منسلک ہوا اور میں بھی اوس جانی نوکر تھا اوسکی یہ شعر ہیں  
 ہاں الحام مہیا فی القربا کذا      فی الزناب عناری یحتمل القصر  
 لا ید ان اتغی فالدمرد وغیرہ      یتاج فیہ الی الصہب صامۃ الادکم

## مہیا

یہ شاعر اول میں مجوسی تھا پھر درمیان میں ہجری کے مہمان ہو گیا اور  
 شریف رضی کے صحبت میں رہا کرتا تھا ایک روز اوسکو ابو القاسم بن  
 بران نے کہا کہ اے مہیا تو آگ سے بچ کر اس جہن میں ہو گیا گویا ایک کوئٹہ سے  
 دوسری کوئٹہ میں آ بیٹھا اوس نے کہا کہ ابو القاسم نے کہا اس طرح ہر اول میں  
 تو مجوسی تھا اصحاب ہی صلح کو اپنے اشعار میں گالیوں دیا کرتا تھا اب مسلم ہو گیا  
 اتس جہنم سے بچا اس شاعر کا حال ابن خلکان اور ابو الفداء اور یوسف بن ساجین  
 نے لکھا ہے یہ بڑا شاعر گراہی یہ چند شعر اوس کے وہ ہیں جن میں مذمت ہندوکان  
 عرب کے جو قبل ہجر خدا صلح کے تھے اوس نے بیان کی ہے وہ یہ ہیں  
 صارت مظلومہ دیاکر      حتیٰ انما کب فی ہاشر

## یا نوح بن صدیقی شاعر

نسب قریب و کنیت من قبلہ . سزیموت فی ضلوع کا قر  
 ترقی بلما فی دیبہ . نذر یک من غلار کونساو  
 نقصتموا عہودہ فی اہلہ . و جتر قر من سن الماسر  
 وقد شہد قر مقتل ابن عمہ . خیر فصل بعدہ وصناہ  
 وما استحل باعیا اما مکر . یزید بالطف من ابن فاطر  
 وھا الی الیوم الظبا خاصہ . من رعبہ مناسر القشاعر  
 اشعار او سکے بہت شہور ہیں ابو الفدا کہتا ہے کہ ہزار مذکور در بیان شاعر کے  
 فوت ہوا

## المحسن الصوری

تذکرہ ارجح التمیم میں لکھا ہے کہ کنیت او سکی ابو محمد نام عبد المحسن بن محمد بن احمد بن محمد بن  
 غالب بن غلبون صوری کا شاعر مشہور ہے یہ شاعر ہی ایک شعرا و حیدرین اور حسین  
 سے ہی شعرا و سکی بہت اچھی الفاظ اور معانی بہت خوب کلام عجیب لیکن دشمن  
 گہوات اور جتر تو بہت خوب او کا ایک دیوان شعر کا ہے  
 دھینا اجمار بیداد دیکھ . قوت غلت عروہ المقتک  
 وقد کنت ابکی ان تک شامنا . انا الیوم ابکی انھا لیس لیستک  
 صوری مذکور نے در بیان شاعر غری کے وفات پائی عمر او سکی اسی برکتی

## احمد بن کلیب

احمد بن کلیب اندلسی شاعر مشہور ہے وہ ایک غلام سہمی سلم کو بہت پیار کرتا تھا  
 او کا قصہ اس غلام کے ساتھ بہت مشہور ہے ابو او کے شعر ہی اس غلام کے  
 حنین بہت ہیں کیونکہ وہ او کا عاشق رہتا تھا اور کچھ شعر میں اسی غلام کی حنین

اسلمنی فی ہوا ۵ اسلمہ ذی الرشاد  
عزالہ مقبلہ ۵ یصیب بها من لیشاء  
وشاننا حامدا ۵ سیسأل عدا و شاء  
ولو شاء ان یوتشہ ۵ علی الوصل روحی ارشاء  
اس غلام کی محبت میں رنج کھا کر یہ شخص مر گیا ابن اثیر کہتا ہے کہ درمیان شمسہ بھری کے تو  
ہوا تھا

### القاضی عبد الوہاب

قاضی عبد الوہاب بن علی ابن نصر ابن احمد بن حسین بن ہرون بن مالک بن بلوق ہی شیر  
اوسکی تصنیف سے شہور میں جن ایام میں بغداد اوسینے چھوڑی ہے شعر مفارقت  
بغداد کی نسبت کہتے تھے ۔

سلام علی بغداد فی کل وطن ۵ وحق لہ منی سلام مضاعف  
وللہ ما فارقتہا عن قلی لہا ۵ دانی بسطی جائیدھا لعارف  
والکفایا ضاقت علی باسرها ۵ ولو لکن الاراق بینھا تساعف  
و کانت کحل کنت اھوی حی نوا ۵ واختلافہ بینای بہ وتخالف

ابن بسام اپنی تذکرہ میں یوں لکھتا ہے کہ یہ فقیر کو یا اصحاب عباس کی زبان تھا اسکی  
میں نے ایسی پائی ہیں کہ اوسکی معانی بہت شیریں اور الفاظ پاکیزہ ہیں وہ درمیان  
شمسہ بھری کے پیدا ہوا اور شمسہ بھری میں فوت ہوا اور اسکی سا شمسہ بھری ہے ۔

### قابوس

شمس المعالی ابوالحسین قابوسی ابن ابی طہر یہ بادشاہ شاعر اور ماہر فنون اور ناظم دار

## پانچویں کی شاہ

گدڑا ہی اوسکی رسالی بہت مشہور ہیں اور شعر اوسکے بہت اچھے ہیں ایک دفعہ جب اس کے  
 راجا یا پھر کئے تھے اور وہ گہر میں بسے محصور ہوا تھا اور وقت یہ شعر اوسکے بائیں  
 قل للذي يصبروف الدهر غيرنا صل عائد الدهر والدمر له  
 اما تري الجربيط فوقه جيف وان تكبر عيشت ابدى الزمانا  
 فان تكبر عيشت ابدى الزمانا ففى السماء نجوم لها عدا  
 ان شعرون کا قصہ یہ ہے کہ قابوس نے کہہ کر دوبارہ تھا اوسکی بہن جو تھی جو کوئی چرم خف  
 بھی کرتا اور سکو سزا سنکین دیتا اس پر اسطی اوس لوگوں کو بہت غصہ آیا اور اس کے  
 خفا ہو کر یہ ارادہ کیا کہ اس بادشاہ خاجو کو مار ڈالنا چاہے جب بادشاہ  
 نے دیکھا کہ میری مصدا جون کی نظر بدی پر ہے یہاں گہر میں جا چنبا اور گہر میں  
 بیٹھا رہا کرتا تھا کہ کتنی مار نہ ڈالے۔ اوسکا بیٹا سنوچر تخت پر بیٹھا لیکن اس کے  
 نے سنوچر سے کہا کہ آپ اپنے آپ کے قتل کا حکم فرماؤں اوس نے جواب نہ دیا  
 جب لشکروں نے دیکھا کہ سنوچر نے کچھ جواب نہ دیا تب یک دفعہ بطور بغاوت اوس کے  
 گہر پر جا چڑھی کل شاہی میں داخل ہوتے ہی بادشاہ کا سب لوگوں نے عیش و عشرت کا کافی کام  
 چھین لیا یعنی کپڑے بدن پر چھینے لگے اور ہاتھ وہ بھی اوتار لئے بائیں خیال کہ ماری جاوے  
 کے آپ ہی مر رہی کیا خانچہ ایسا ہی ہوا کہ سر دی کہا کہ دریاں سنکے چار سو تین ہجرت  
 فوت ہوا

## ابن شہید

احمد بن عبد الملک بن شہید ادیب و شاعر مشہور ہیں اوسکے شعر بہت اچھے  
 ہوتے ہیں یہ شعر اوسکے ہیں

## پانچویں صدی کی شاعر

صکت لہا است غاشق      علی موقع اللہ بالناظر  
 فردست الی جواب الهوی      باجور فی مایہ خاسیر  
 منعة نطق بالحقفوت      قدلت علی رقہ الخاطر  
 کان فوادی اذا عبر صمت      تعلق فی تجلی طائر

یہ شعر ماہ جادی الاول سن ۱۰۰۰ ہجری میں فوت ہوا

## ابن الحاجب

ابو الحسین یحییٰ بن الحسن المعروف بابن الحاجب یہ شخص عالم و فاضل نجفی اور شاعر گدراہی  
 اور کئی شعر بہت اچھے ہوتے ہیں یہ شعر اس کے ہیں رات کے وصف کرتا ہے  
 یا لیلۃ سلت الزمان      بطیبہانی کل ملک  
 اذا التقتی دوف المسرة      مدرکاً ما لیس یدرک  
 فاللیل قد دفع الظلام      فسقر عہ تہتات  
 وکانما زہر النجوم      بلعها شعل تحترک  
 یہ قصیدہ بہت بڑی اچھی شمس میں لکھا ہوا ہے یہ شاعر آخر ماہ رمضان سن ۱۰۰۰ ہجری  
 درمیان خلافت قائم بامرامد عباسی کے فوت ہوا

## ابو الفتح

ابو الفتح علی بن محمد بنی شاعر مشہور سیاحی عالم نے درمیان تاریخ نیشاپور کے لکھا ہے کہ وہ  
 فاضل اور ادیب اور کاتب افاق تھا اس نے امام شافعی کی مرج میں بہت تصدی کی  
 میں اس کی نظم اور شعر و نوہت اچھے ہیں مثلاً اس کی کا یہ نمونہ ہے  
 من اصلح فاسدہ از غمر حاسلہ ومن اطاع غصیہ اصنع اوبہ  
 عادات السادات سادات العادات



پانچون خدیجی

۲۱۶

اور تھم ام سکی میں یہ شعر بطور غزل لکھا ہوا ہے  
 وقد یلین العدا و جہا الشیاب  
 ومن دونہا حالہ النفسیة  
 وعلتہا ودم فی الزیة  
 حکین یکتسی خلا حشر

والہ

نیا دتہ المرد فی دنیاہ نقصان  
 ورجا غیرہ خط الخیر خندان

یہ پہلا شعر کا قصیدہ ہی اس میں حکمتیں اور صلح پوری ہیں۔ استوفی فی  
 کتاب طبقات الفقہاء ان فیہ کلبا ہی کہ یہ شعر اس کے میں فوت ہوا ہی ہے  
 در بیان کتاب عبرت کلبا ہی اور کلبا ہی کہ کلبا ہی کہ فوت ہوا ابن علکان نے بھی ان دو  
 کے موافقت کی ہے مگر یہ کلبا ہی کہ کلبا ہی کہ فوت ہوا۔ اور نصف تاریخ بغداد  
 یہ کہ کلبا ہی کہ در بیان کلبا ہی کہ فوت ہوا یہ بیت فرق ہی اس کی شعر میں ہے  
 تحمل اناک علی مابہ  
 فدا فی استقامۃ مطیع  
 دانی لا خلق واحد  
 وفیہ طبایع الاربع

مواقع ابن الجین

ان میں۔ ابن اثیر اپنی تاریخ میں لکھتا ہے کہ یہ شخصیت استور اور شجاع تھا شعر کرتا  
 وہ حکم تھا بعد اس کی تیس ابن تغلب اس کی چاکا دنیا الکتب ہوا اس کے شعریت ہے  
 ہوتے تھے۔ اور ملک جمیل ابوالغدا اور اپنی تاریخ مختصر فی احوال البشر میں لکھتا ہے  
 کہ یہ شاعر مرد استور اور شجاع تھا اس کا ایک آئینہ پوشی شہ شہاب میں کث لکھا تھا  
 اس کی شعریت اچھی میں یہ اس کی شعر میں ہے

لہا رقیۃ استغفر اللہ انہا  
 الذواشتہی فی النفس من المہ  
 ونام طرف لا ینال حیفہ  
 ولما رسی فاقط فی حیفہ یفد

## پانچویں صدی کی شاعر

قلت لها والعيش قد حوج بالضحى  
اعذنى لفقرى ما استطعت من الصبر  
ما نفق ريعان الشبية انفا  
على طلب العليا او طلب الاجد  
ليس من الخيران انت ليا ليا  
غدا بلا وصل وتحسب من عمر

ان شاعر کو ابن اثیر - اور ابو الفداء فی بی بی موافق قول ابن اثیر کی راضہ مذکور کی طرف بت  
کئی ہیں - لاکن ابن خلکان نے یہ کہا ہے کہ یہ شعر وزیر مخبر علی کے مین واقعہ علم - راضہ  
مذکور کے ہاتھ کٹنے کے خالین یہ لکھا ہے کہ اوسکی چچا کی کسی غلام نے دہنا ہاتھ کاٹ ڈالا  
تھا - حقیقت حال یہ ہے کہ اوسکی بہراہ شہر اب پتیا تھا آثار شہر اب نوشی مین دریاں اوسکی  
اور اوسکی چچا کی بیٹی کے فساد ہوڑا اوسنے تلوار کہنی راضہ واسطے صلہ کروانے کے  
کھڑا ہو گیا غلام نے اوسکے ہاتھ پر تلوار مار دی غلطہ مین اوسکا ہاتھ کٹ گیا -  
دریاں شہر ہجری کی فوت ہوا

## شکر اللہ

شکر اللہ علوی حسنی امیر مکہ شہرہ کا شاعر ہوا تھا اوسکی یہ شعر مین ہے  
فوج حیا ملک عن ارض تہاں بجا  
وجاہ الذل ان للذل یجتنب  
وارحل اذا کان فی الاوطان مبعضا  
فا المنہل الرطب فی اوطانہ حطب  
ماہ رمضان شہر ہجری مین فوت ہوا

## باخرزی

کنیت اوسکی ابو الحسن نام علی بیٹا الحسن بن علی ابو طیب کا رہنی والا باخرز کا شاعر ہوا  
ہی - استوی نے طبقات مین لکھا ہے کہ یہ شخص فقیہ شافعی اور ادیب تھا علم فقہ  
شیخ ابو محمد مین سے اوسنے بڑا بعد اذان علم ادب اور شعر خوانی اور نظم کا  
اوسپر غالب ہو گیا - اوسنے ایک تذکرہ دمیہ القصر تصنیف کیا ہے جس میں تذکرہ

# پانچویں صدی کی شاعری

اپنی دامن میں کی شرک کے بن کر کسی کی عمر و ولادت یا حسن تمشیں یا کامی نہیں کی اور حال  
 اچھا لکھا ہی اکثر شاعر و کلام لکھ کر اس کی شکر لکھ دی اس لئے یہ ذکرہ تبت مفید  
 نہیں اوستے دنیا میں یہ دعویٰ کیا ہی کہ قیمۃ الدہر تعالیٰ بنے مردوں کے حال میں لکھا  
 میں زندہ لکھا ایک ذکرہ بنا تا ہوں، سیوا سیطے اوسکو ذیل قیمۃ الدہر کہتے ہیں اس  
 کتاب پر ایک اور کتاب ابو الحسین ابن زید مرقی نے مسمیٰ و شراح الدیمۃ تصنیف کی ہے  
 و دیمۃ القصر کا ذیل کہلاتا ہے۔ باخرزی کی تصنیف میں ایک دیوان شکر کا بھی تبت  
 پیر الگوں کی پس موجود ہے یہ شعر اوسکی میں ہے

يا فائق العجب من سلا لا محتره	و ما على الليل من اضلاع منكنا
بصورة الزن استعبدتني و بها	فتنتني وقد بما هجرت شجنا
لا فدان احرقه لا للمعوى كبدى	فالنار حق على من يعبد الوثنا

فلا

يا فائق العجب من سلا لا محتره	عقار بها في وجنتك تحو
بصورة الزن استعبدتني و بها	يدير على الفجوات وهو يتير

فلا

عقار بها في وجنتك تحو	عقار بها في وجنتك تحو
يدير على الفجوات وهو يتير	وقد يعقري داء الزكام من الورث

یہ اسکی شریان شدت جلدی میں میں ہے

فقد الشكان الحجب حروا	فقد الشكان الحجب حروا
تحتار حرا النار والسفودا	تحتار حرا النار والسفودا
عادت اليك من العقيق عقوا	عادت اليك من العقيق عقوا

## پانچویں صدی کی شاعر

۲۲۱

یا صاحب العودین لا تہملہما  
 حذرت لنا عودا و حرق عودا  
 در میان باخرز کے شہر قتل میں چ مجلس ان کے ماہ و یقودہ شہر بحر میں قتل  
 ہوا سب اسکا یہ تھا کہ اوسکا خون ہر کیا گیا تھا کیونکہ اوسنی ایسی ہی عطا کی  
 تھی یہ امام السنوی نے اپنی کتاب طبقات میں لکھا ہے اور ابن خلکان نے  
 یہ کہا ہے کہ باخرزی مظلوم ہو کر مقتول ہوا۔ باخرز ایک شہر ہے مضافات شاپور  
 ابوالرضی

ابوالرضی فضل بن مغیر طریف فارقی امیر آدمی تھا شاعر چاہا کہتا تھا اوسکا ایک  
 دیوان شعر کا بیت اچھا ہے اچھی اشعار میں ہے اوسکی بہرہ میں ہے  
 و حطاف الحصر مطبوع علی صلف عشقته و دواعی العین بعشقہ  
 و کیف الطح منہ فی مواصلہ و کل یوم لنا شمل یفترقہ  
 و قد تسمع قلبی فی مواصلی علی السلو و لکن من یصدقہ  
 احاباہ و هو یملق الوجه مبتم و کیف یطمعنی فی السیف و فلک  
 در میان شہر چار سو تیس بحر کی فوت ہوا

## ابن البواب

علی ابن ہلال معروف بکینیت ابن البواب منشی مشہور ہے کوئی شخص مقتدر میں اور شاعر  
 میں ہے اوسکی بادی کتابت میں نہیں کر سکتا۔ گریہ ابن مقلد ہے اول ہی  
 اول خط کو فین ہے طریقہ نسخ کا نکالا اس ایجاد میں وہ اوسے پیشک سابق  
 ہے لیکن ابن البواب مذکور ہے اسطریقہ کو زینت اور رونق ایسی دی کہ  
 کسی نے ایسی ترسیم نہ کی ہے۔ بروز جہرات دوسری جادی الثانی شہر بحر  
 میں در میان بغداد کے فوت ہوا۔ امام احمد بن حنبل کو قریب مدفون ہوا یہ حال

## پانچویں حصہ کی شاعر

۲۲۲

حکامان فی کتبہ ہی اور کہا ہی کہ ابن العرب نے ان دو شعروں سے مرثیہ لکھا کہ  
وہ نہیں ہیں یہ

استنشجر الکتاب ذکرک سابقا وقضت نصیحتہ ذلک الايام  
فلذلک سودة الداء کتابہ استغاث علیک وصفت کلا فلا شمر

## ابن مہران

اوستاد ابو حاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن مہران افرابی لقبہ سکارکن  
الدین فقیر شافعی الذہب مستطعم اصول گذری ہے۔ حاکم ابو عبد اللہ نے اپنی  
تاریخ میں اوسکی جان میں یہ لکھا ہی کہ اکثر شیوخ میناپور سے اس شخص سے  
علم اصول اور علم کلام پڑا ہی۔ اور اہل حراسان اور اہل عراق سب اوسکی علم  
کی مقررین اوسکے تصنیفات سے بہت ہیں بڑی کتابیں ہیں اور اجمالاً ایک بہت بڑی  
کتاب ہی جسکا نام جامع الجلی فی اصول الدین والرد علی المحدثین ہی ابن حکامان  
کہتا ہی کہ اس کتاب کو پانچ جلد و مہینہ بنے دیکھا ہی ہے۔ اسی شخص سے  
قاضی ابو طیب طبری نے اصول فقہ سیکھے تھے اور اسی شخص کی دیانت  
میناپور میں مدرسہ بنایا گیا تھا۔ اور ابو الحسن بدیع العارف فارسی نے  
در بیان کتاب سیاق تاریخ میناپور کے اس شخص کا یہ ذکر کیا ہی کہ یہ شخص  
رتبہ اجتہاد کا سبب تھے علوم کی اور سبب تھے جو نے تمام شریعت امامت کی  
کہتا تھا۔ اور اس کا یہ بقول تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ میناپور میں مردن اکابر  
ہندوستان میناپور میری جنازہ کی نماز پڑھیں چنانچہ ای ہی ہو اگر حق عاشوراء  
ہو جی میں در بیان میناپور کے فوت ہوا دان یہ اوسکا جنازہ اشعرافین میں لیا کر شہر  
میں دفن کیا۔ جب نظام الملک نے در بیان جنازہ کے ایک مدرسہ بنایا اسی کہا

## پانچ صید کی شاعر

۲۲۳

کہ آپ مدرسہ اس مدرسہ کی اختیار کی تھی اور سنہ ۱۲۸۵ھ کی جب اوسنی زمانہ فوت  
 نظام الملک ابو نصر بن حبیب بن صلیح بن صنف کتاب شاہی کو تھوڑی دنوں کے واسطے  
 مدرسہ مقرر کیا پھر اوسنے مان لیا اور وقت وہ مدرسہ محل اوسی مدرسہ میں تعلیم طلباء  
 کو دیا رہا یہ تک فوت ہوا اس حال میں شیخ ابو نصر کی حالتیں ابن خلکان نے بہت کچھ لکھا  
 حکم منظور ہوا اوسکے بیان میں دیکھ لے۔ اوسکی تصنیفات یہ بہت کتابیں بابرکت  
 اور مفید ہیں ازاجلہ۔ کتاب مذهب مذہب ہی۔ اور کتاب غنیہ علم فقہ میں ہی۔ اور کتاب  
 اللع اور شرح اوسکی علم اصول میں ہی۔ اور کتاب النکت علم خلاف میں۔ اور کتاب  
 التصرہ۔ اور موعودہ۔ اور کتاب فیض منظرہ میں ہی سوا اوسکی اور کچھ تصنیف ہی  
 ہیں لوگوں کو ان کتابوں سے نفع ہوا ہی خلق کشمیر نے وہ کتابیں پڑھی ہیں  
 شعر ہی اس شخص کے بہت اچھی ہیں ازاجلہ دو شعر بطور نمونہ لکھتا ہوں۔

سالت الناس عن خلّ وفي فقا لواما الى هذا سليل  
 لمسا ان ظفرت بذيل حذر فان الحرفي الدنيا قليل

عاصم

وفیات الاعیاء میں ابن خلکان نے لکھا ہی کہ یہ شخص عاصم در بیان بغداد کی گذرا ہی  
 اوسنی شیخ ابو اسحاق قدس سرہ کی بہت مدح کی ہی۔ یہ لطیفہ اوسکا ہی

نراه من الذكاء خفيف جسم عليه من توقده دليل  
 اذا كان الغنى ضخم المعاني فليس يضيق الجسم الخليل

بہت بارسا اور بڑا دیندار یہ شخص تانکیان اس شخص کی تقد اوسی خارج میں پیدا ہوا  
 اوسنے در بیان ۹۲ ہجری کے فیروز آباد میں باجی رفرکت شدہ الکبیر بن جواد الاضر  
 کو فوت ہوا یہ بیان معانی نے کتاب الذیل میں کیا ہی۔ اور بعضی کہتے ہیں در بیان

## پانچویں کی شاعر

۱۲۲۲

جاد الاول شہدہ بحرئین میں صبح کی وقت بعد اذان دروازہ لہرز کے پاس امتحان ہوا  
 اور اب الدین ابن بخاری نے تاریخ بعد اذان اس شخص کے شخص یہ لکھا ہی  
 کہ اصحاب نے اپنی کلاہ امام تہا اور یہ وہ شخص ہے جس کا علم اور فضل تمام مبادا اور شہر فلان  
 مشہور ہوا اور اپنی لہل زمانہ پر فوقیت اوسے حاصل کی اور اکثر علماء اس وقت کے  
 اسکی شاگرد و تلمیذ ہیں فیروز آباد ایک شہر گارن میں ہی وہاں ملا اور پورس  
 پانی شیراز میں اگر علم فقہ ابو عبد اللہ عبادی اور ابو احمد عبد الوہاب سے پڑھا  
 بعد ازان بصرہ میں اگر جوڑی سے علم تحصیل کیا پھر درمیان ماہ ثوال شہدہ بحرئین کے  
 بعد اذان گیا وہاں ابو طیب طبری نے علم سکھا پدید الیق اوسکے درمیان ۹۳۰  
 بحرئین کی موتی۔ اور ابو عبد اللہ حمید بن عبد کہتا ہے کہ میں نے اوسے پوچھا تھا کہ اگلا  
 سن تو لکھ کو لکھا ہے اوسنے ایسی دلائل بیان کئے کہ اوسنے معلوم یہ ہوا کہ ۹۳۰  
 میں پیدا ہوا اور یہ بھی اوسنے کہا تھا کہ شیراز میں طالب علمی کرو فی درمیان ۹۳۰  
 بحرئین کی کیا تھا لے لے کہ میں نے پیدائش اوسکی ۹۳۰ میں ہوئی و اللہ اعلم جو کوزا  
 قول ہی بعد اوس کے مرنے کے اوسکے یاروں نے مدرسہ تعلیم میں بیٹھ کر اس  
 ماتم کیا جب ماتم ہو چکا اور سب کا سوگ جاتا رہا اور موقوف مؤید الملک بن نظام  
 نے ابو سعید کو بجائی اوسکے مدرسہ میں کیا جب نظام الملک کے منہات کی خبر ہوئی  
 اوسنے بہت برا مانا اور اپنے بیٹی کو لکھا کہ ایسی فاضل اجل کی تو نے کچھ ماتم داری  
 نہ کی مناسب یوں ہی کہ برس روز رنگ اوسکی خاطر مدرسہ بدر پڑا رہی اور سب دوسرے  
 فاضل کی ماتم میں ٹھکن رہے۔ اور ابو سعید کو بجائی اوسکے مدرسہ میں ہوا تھا کہ  
 موقوف کیا بجائی اوسکے شیخ ابو نصر عبد اللہ بن علی کو مدرسہ میں رہا اور  
 برس روز رنگ ماتم داری کروائی

# پانچویں صدی کی شاعر الحصری القیروانی

۲۲۵

ابو اسحاق ابراہیم بن علی بن تمیم معروف حصری قیروانی شاعر مشہور ہی اس کا ایک دلن  
شعر کا یہی ہے — اور کتاب زہر الادب — اور ثمر اللباب یہ دو تو کتابیں  
اوسے کی تصنیف ہیں ان کتابوں میں ہر ایک مادر شئی اوسنی جمع کی ہی اور ایک  
کتاب المصنوع فی ستر الہوی المکنون ایک جلد میں اوسکی تصنیف ہی اس کتاب میں  
لطیفی اور آداب کی طور اور علم ادب کے لطایف و ظرایف پوری ہوئی ہیں —  
ابن رشیق نے اپنی کتاب المنوج میں اس کا ذکر کیا ہے اور کچھ اخبار بھی اوسکی بیان  
کئی ہیں وہ کہتا ہے کہ تمام جوانان قیروان اوسکے پاس بیٹھ کر اس طرح شعر  
لیا کرتے تھے وہ اوسے سب کا سرور اور ستاؤ تھا جب اوسکی تصنیفات شہور  
ہوئیں تمام زمانہ میں واہ واہ اور تعریف ہونے لگے اس طرح ہر سنی نام یکے بعد  
کیا تھا اوسکی شعر یہ ہیں —

انما جئتک خبالیس میلہ  
انقصی نہایۃ علمی فیہ معرفتی

فہر ولا ینتہی وصفی المصنفۃ  
بالبحر متی عن ادراک معرفۃ

والہ

اور دقلے الردیے  
اسود کا الکفر یزے  
لاہم عذاب و تدبدا  
فی ابیض مثل البدر

ابو اسحاق مذکور در میان قیروان کی سنگم بحر میں فوت ہوا ابن سبام حکہ ابوز  
حصر کی حالہ کا بیٹا ہی در میان زنجیرہ کی بیان کرتا ہے کہ بحلو یہ خبر پہنچی کہ ۴۵۳  
بحر میں وہ فوت ہوا مگر قول اول اصح ہے — قاضی رشید بن زبیر نے در میان  
کتاب الجنان نے خبر اول پر یہ لکھا ہے کہ حصری مذکور نے کتاب زہر الادب در



## پانچویں صدی کی شاعر

۲۲۶

سیان شہر بحری کی تالیف کی یہ بات اور صحیح ہوئے قول انہی نام کی دلائل کو لکھ

### ابو العلماء

ابو العلماء احمد بن عبد اللہ بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن احمد بن سلیمان بن داود بن سلیمان بن زیاد بن ریح بن الخرش بن ریح بن النور بن اسحق بن ارقم بن ثعلبان بن جری بن علقمان بن عمر بن ریح بن قیدم بن تم القید بن سعد بن ذرہ بن ثعلب بن حلوان بن عمران بن لطف بن قضاہ تنوخی بحرانی شاعر شہسور بحری اور سکو علم ادب سپہی اچھا آتما تھا علم نحو اور علم لغت اپنی باب سے مقررہ میں اوسنی تحصیل کیا پھر علی محمد بن عبد اللہ بن سعد تنوخی سے حلب میں جا کر تحصیل علم کیا اور سکی تصانیف میں مشہور ہیں اور رسالی اور سکی بقول میں۔ ایک کتاب اوسنی نظم میں لزوم مالا لزوم تصنیف کی ہے یہ کتاب بہت اچھی مانع ہے پانچویں صدی میں۔ اور سقط الزاد بھی اس کی تصنیف میں ہے اوسنی آپ نے اور سکی شریعت کی ہے اور سسریج کا نام خود السقط رکھا ہے ایک کتاب اور سکی الایک والفسون ہے اس کتاب کا نام ہمرہ والروف شہسور بحری اس کی سو جز میں علم ادب میں یہ کتاب ہے۔ اپنی زمانہ کا علامہ تھا۔ اوسنی یہ ابو القاسم علی بن تنوخی نے اور خلیہ ابو ذکریا میریے شارح کتاب حمانہ نے علم پڑھایا یہ پیش اور سکی بزرگوں وقت غروب آفتاب تیسری تاریخ باہر بیخ الاول شہسور بحری میں در بیان شہر مقررہ کی ہوئی سبب چھک کی اندھا ہو گیا در بیان شہسور بحری کی اور سکی دہے ان کی یہ سفیدی سبب پہلی کی ڈھنگ گئی ہے اور باہر میں ان کا ہلکا جاتی رہی تھے مافط سلفی کہتا ہے کہ مجھ کو ابو عبد اللہ بن ولید بن غریب الایادی سے یہ کہہ کہ میں اپنی چچا ابو العلماء مذکور کے پاس گیا تھا اور سکو حیرہ میں اور سکی مصلیٰ پر لڑائی ہوئی تھے پایا وہ تھا مجھ کو بلکہ میری کاسر پہاڑ تھے پھر آیا اور دنوں میں

## پانچویں صدی کی شاعر

پچہتا میں نے اوسوقت اوسکی انکھوں کی طرف دیکھا انکھیں دھڑکتی تھیں اور ایک انداز میں  
 ہنسی بدن اوسکا ڈلاتا تھا۔ جب ابوالعلاء مذکور نے کتاب لامع غریبی شرح دیوان  
 قتیبی کی تصنیف سے فراغت پائی اور ایک جاہل نے اسی اوسکے شرح کو پڑھا اوسوقت  
 ابوالعلاء نے یہ کہنا کہ جگو گویا قتیبی غیب کی انکھوں میں دیکھ کر میری حق میں یہ شعر  
 کہتا ہوں وہ یہ ہے۔

انا الذی نظر لاعمی الی ادبی واسعت کلماتی منہ صم  
 اسی شاعر مذکور نے ابوالعلاء کی دیوان کو مختصر کر کے اوسکا نام ذکر کر کے حبیب رکھا ہے۔  
 اور دیوان مختصر کا بھی خلاصہ کر کے اوسکا لقب الوسید رکھا اور دیوان ہنسی کا خلاصہ  
 کر کے اوسکا نام سحرہ احمد رکھا ان لوگوں کے شعروں پر کلام بھی لکھی ہیں اور جو اولیٰ خطا  
 یا صواب ہوا ہے وہ سب اوس نے بیان کر دی ہیں اور دین در میان مشتمل بھی ہے کے آیا  
 اور دوسری دفعہ سند میں اگر ایک پرسنات ہنسی قیام کر کے چہرہ معرہ کی طرف مڑت  
 کی معرہ میں اگر اپنی گہرین میٹھ رہا ہو ورنہ کتاب تصنیف کرنی شروع کیں اوسے بہت آدمیوں  
 نے علم سیکھا دور دور سے طالب علموں نے اوس پر اگر ہجوم کیا اور علماء اور وزراء  
 اور اہل ائمہ لاریہ ذی رتبہ آدمیوں نے اوسے کتابت کی ہے۔ اس فاضل نے اپنا نام  
 لب خانہ نشینی کی مچھن لکھا تھا پتا لیس پرسن کی بلب وینڈاری کے اوسے  
 گوشت نہیں کھایا کیونکہ اوسکا عقیدہ مثل حکماء عقیدین کے تھا کیونکہ وہ لوگ گوشت  
 رسوا سٹے نہ کھاتے تھے تاکہ لوگوں کو عادت جانوروں کی ذبح اور قتل کرنے  
 کی نہ ہو جاوی اون لوگوں کا یہ مذہب تھا کہ کسی جانور اور جاندار کو رنج  
 اور تکلیف نہ دیا کرتے تھے جیسا کہ ہندو لوگ اکثر ہی استعمال میں لاتے  
 ہیں۔ کیا وہ پرسن کی عمر یہ شعر کہنا اس شخص نے اختیار کیا تھا یہ شعر

## پانچویں صدی کی شاعر

۲۲۸

در باب نثر و م او کے ہیں یہ  
 لا تظلمین بالآلة لك رتبة قلم البليغ بغير حد مغرل  
 سكن السماء مكان السماء كلالها هذا له روح وهذا أجمل  
 پر وزجہ تیسری تاریخ ربع الاول یا تیرہ وین تاریخ کو در بیان شاعر میری اوسینے وانا  
 پائی مکر مرتی وقت اوسینے یہ وصیت کی تھی کہ میری قبر پر کچھ نہ لکھا جائے  
 هذا جناب ابی علی وما جنیت علی احد  
 یہ مضمون بھی حکماء و متقدمین کی مذہب کے موافق ہی کیونکہ او کا یہ عقولہ ہی کہ پیدا  
 کرنا اور جونا اپنی کائنات کے عورت ہے یعنی اویسے جلا کر کے حل دیکھو انا اور پر  
 پیدا کروانا یہ بڑا گناہ ہی کیونکہ وہ پیدا ہو کر نہ رانا عذاب اور سزا میں گرفتار  
 ہو جاتا ہی اور کسا گناہ باب کی گردن پر ہونا چاہئے جسے او کو جوا یا کیونکہ  
 وہ نہ جوا نہ وہ معرض رنج و الم کا ہوتا — یمن دن پھر راجو ہے دن وفات  
 پائی او سکی پاس سوائی او کے چپا کی اولاد کی اور کوئی نہ تھا جب مرنے لگا  
 اپنی ہشتہ داروں سے کہا کہ داوات قلم میری سائے لیکر آؤ جو میں بتاؤں  
 وہ کہہ پاپا اوس بڑا ثراش میں در حالت نزع جو دل میں آیا لکھو ایا کیا جب مرکا  
 ابو الحسن علی بن ہمام نے او سکی مرنے کا بڑا رشہ لکھا تھا شعر میں او کا عقیدہ  
 ہے جانور دن کے اندر اوی وینی بیان کے پھر اور اخلاق ذکر کے — نثر او کے  
 سیکے اہل و کنبی کے لوگوں کے گہرین طیار ہوئی

ابو عامر احمد

ابو عامر احمد بن مروان عبد الملک بن مروان بن ذی النورادین الاعلی احمد بن عبد  
 الملک بن عمر بن محمد بن عیسیٰ بن شہید اشجی اندلسی قرطبی یہ شخص اولاد در صلاح بن الزنج

## پانچویں صدی شاعر

۲۲۹

کی ہے ہی جو رزمیہ راجہ ضحاک بن قیس فری تھا۔ ابن لبابم او کا ذکر در  
سیان ذخیرہ کی کیا ہی اور بہت تعریف او کی کی ہی اور بہت او کی نظم اور و کایج اور  
رسائون کا ذکر کیا ہی یہ شخص اہل اندلس میں سب سے زیادہ عالم تھا اپنی فنون اور  
علم میں نامی تھا۔ درسیان او کی اور درسیان ابو خرم طاہری کے بہت طرافت  
اور لطافت اور گفتگو نہ کر کرتی ہے او کی تصانیف بہت اچھی نادرین از اہل کتاب  
کشف الکدک والیضاح الشک ہی اور ایک توابع اور زوالج اور ایک علون عطار  
وغیرہ ہی باوجود ان فضلوں کی کریم اور سخی بہت تھا او کی حساب میں بہت  
حکایات اور نوادرین او کی اچھی شعرونین سے یہ شعر میں سے

وند ز ی سبب الطیران کاتہ اذا القیت حید الکما فاسباع  
تطیر حیا عافوت وتردها ظباۃ الی لاول کار دھی سبب

کریم یہ معنی اچھی ہون اس معنوں کو شعر راجہ بیت اور اہل اسلام قبل او کی بہت باندہ  
جکی میں اکثر شعر او کے بہت اچھی ہیں جدیدش او کی درسیان سبب بحر ی میں  
ہوئی۔ بعد کی روز دومہر کی وقت سلج جا دی الاولی سبب بحر ی کی درسیان زرقبہ  
فوت ہوا دوسری روز بمقرہ ام سلمہ میں مدفون ہوا

## ابو عمر

ابو عمر احمد بن محمد بن عاصی بن احمد بن سلیمان بن عیسیٰ بن دراج اندلسی قسطلی شاعر  
اور کاتب ہی۔ منصور ابن عامر کی سرکار میں عہدہ منشی گری اور شاعری پر  
ماور تھا درسیان اندلس کے اور شعرا جدیدین سی یہ بھی شمار کیا جاتا ہی۔ ابو  
منصور تعالیٰ نے تہ کرہ قیمتہ الدہرین اسکی حقیقت یہ کہہا ہی کہ یہ شاعر اندلس  
ایسا تھا جیسا کہ بتی شام میں گذرا ہی جو نظم وہ کہتا تھا خالی جوت سے

## پانچویں صدی کی شاعر

۲۳۰

ہوئی ہے۔ ابوالحسن ابن بیام نے کتاب ذخیرہ میں عبد اوسکی تعریف اور بیان  
رسائل اور نظم اوسکی کی یہ کہہ پایا کہ اس شاعر کا دورانِ وجہ میں ہی۔ تصویروں  
ابن عامر نے ایک دفعہ اوسکو حکم دیا کہ قصیدہ ابونواس کی نے جو خضیب بن عبد  
الجید عالم شہر مدینہ میں لکھا ہی اوسکا تو سارے صند کر اوسن قصیدہ کا اول پہنچے  
اجازت بیتینا ابولک عیود

اوسنے اوسپر ایک قصیدہ بہت اچھا تصنیف کیا وہ یہ ہے۔  
و ان تبت العاحبین قبرا  
لنقبیل کف العامری سیر  
و علینی ارد ماء المغاوذ اجنا  
فان خطیرات الموالک صمئ  
لنکبوا ان الجزاء خطیر  
یہ قصیدہ بہت بڑی اس کے ذکر کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ یہ پیش اوسکی ماہ  
محمد شہد جری میں ہوئی بروز یکشنبہ چودھویں جاویدی الاخر سال تک میں  
فوت ہوا

## ابو الولید

احمد بن عبد القدر بن احمد بن غالب بن زید بن غزوہی اندلسی قرطبہ شاعر مشہور  
ہے ابن بیام مصنف ذخیرہ سینے اوسکی حق میں یہ کہہ پایا کہ ابو الولید نظم  
اور شہر تمام ہو گئی یہ شخص گرم و سرد زمانہ چکنا مو اتہا بیان نظم اور شہر  
سب رفیقیت لیکھا اوس کے دربار علم کا کنارہ نہیں پایا جاتا۔ اور نہ چاند قوت  
ذالیف کو کہن لگا اور نہ اوسکی سحر بانی کا جادو و مقابلہ کر سکا اور نہ اوسکی نجوم کو  
اقران ہوا قرطبہ میں تھا اور فقید رہتے تھے او میں سے یہ سردار تھا اوسکا ادب

## پانچویں صدی کی شاعر

بہت اچھا اور شعر جید بڑی شان و شوکت کا حامل گذرہا ہی اسکی مدح مورخوں نے بہت کی ہے ابن خلکان اور کچھ بہت بڑا مدح ہے۔ قرطبہ سے متغذ بن عباد عالم شہساز ہے۔ پس درمیان ششم ہجری کی گیا اوسنے اپنے خواصو میں اوسکو بہر فی کیا اوسکی پاس بڑی عزت اور شان میں رہتا تھا جو یہ کہا کرتا وہی موتا خلوت میں اور شہر اور اسی سی باتیں ہوا کرتیں بہت رسائی اوسکی واسطے اسنے تحریر کے اور نظم بہت اوسکی حق میں اوسنے تصنیف کی ہیں از انکد یہہ ہٹار میں ہے

بنی و بینک مالوشت لو یضع  
سرا اذا دعت الاسرار لیدع  
یا یا عا حظه منی ولو بدلت  
الحیوة بحظی منہ لو ابع  
یکفیک انک ان حلت قلبی  
ما لا یستطیع قلب النالیستطع  
تہ احتل واستطل اصبر عن اھن  
دول اقبل وقل اسمع وصر اطح  
شروع ماہ رجب ششم ہجری میں درمیان شہر اشبیلیہ کے اوسنے وفات پائی اور دنیا  
میں ہوا۔ اور ابن شکوال نے کتاب الصدقہ میں بعد اوسکی مدح کی یہ کہا ہے کہ  
اوسکی کثیت ابوبکر تھے اور وہ میرہ میں درمیان ششم ہجری چار سو پانچ ہجری کے فوت  
ہوا خازنہ اوسکا قرطبہ میں لاکر بروز دو شنبہ چٹا ماہ ربیع الاخر سنہ مذکور کو دفن کیا  
پیدائش اوسکی درمیان ششم ہجری کی ہوئی تھی

### ابو جعفر

ابو جعفر احمد بن محمد غولانی اندلسی اشبیلی معروف ابن الابار شاعر مشہور ہے جیسے  
عباد بن محمد لخمی حاکم اشبیلیہ کی شعرا میں سے یہ بھی ایک شاعر ہے وہ عالم و فاضل  
اوسکو صناعت نظم میں سب پر فضل ہے اوسکی یہ شعر ہیں  
لو تد رما خلعت عنک فی خلدی من اعزام ولا ما کادیت کدی

## پانچویں صنف کی شاعر

اندیہ من نائر رام اللہ نوسل  
خاف العیون فوانائی علی عجل  
عاطبتہ الکاس فاستحیت مانتوا  
حتی اذا غازلت اجفانه سنه  
اردت توسیدہ حدی وقل له  
فیات فی حرم لا عذر یدعہ  
بدر التودید بالتمہ متعق  
تخیر اللیل منہ این مطلعہ

یسطعہ من ثرق فی الذمہ متعقہ  
منطاع جیدہ الامن اللبتہ  
من ذلک الشنب المصول والبر  
وصیرتہ ید الصوباء طویع یدری  
نقال کھاک عندی افضل الرسہ  
وبت ظسان لراصدہ رولوا  
ولا فقی محالک لا جاء من جیدہ  
اما دري اللیل ان اللیل را فی حصد

اسی اسلوب اور سکی قطعی اور زور لطیف بہت میں ایک دیوان ہی اسکی تصنیف ہے  
اسی اسلوب میں ذخیرہ میں کہتا ہے کہ وہ در بیان ۱۳۳۳ ہجری کی فوت ہوا

## ابوالضر

ابوالضر احمد بن یوسف السیکی منازنی ثری فاضلون اور شعرا و مہن ہے ایک  
فاضل و شاعر گدراہی۔ ابوالضر احمد بن مردان کردی حاکم میانہ قرقین و دیار کرکے  
سرکار میں عہدہ ذرات پر مامور تھا وہ فاضل جمید اور شاعر کامل تھا ایک دفعہ خطیبہ  
میں اوسنے جا کر بہت کتابیں جمع کر کے خرید کیں جب بہت بڑا کتب خانہ بنو گیا  
اوسوقت جامع مسجد میانہ قرقین۔ اور جامع آدر پر دو کتب خانہ بنا کر وہ کتابیں  
وہاں رکھ کر وقف کر دیں وہ کتابیں آج کی دن تک موجود ہیں دو نو کتب خانہ میں  
جب کو کتب منازنی کہتے ہیں۔ ابوالضر سعری ہے در میان سعری کی بہت فاضل مرقی  
ہا ابوالضر نے اپنا حال اویسے بہت بیان کیا کہ لوگ مجھ کو بہت ستاتی ہیں  
! و جو ذیل میں اویسے گوشہ نشینے اختیار کی ہی اویسے جواب میں کہا کہ لوگوں کو

## پانچویں صدی کی شاعری

منظوم گویا ہی میں تو دنیا اور دین دونوں کے واسطے ترک کر دیا ہی۔ ابوالعلا کو آخرت کا کلمہ سنکر بہت تعجب ہوا و مہدم ابوالعلا یہ کہتا جاتا تھا کہ اسی آخرت ہی ترک کی آخرت ہی ترک کی اور افسوس ہی کرتا جاتا تھا پھر سہجی کر لیا اور اوستے کلام نہ کہے بیان تک کہ وہ چلا گیا۔ وادی براغان میں جب یہ شاعر گیا وہاں کے حسن اور رنگ و روپ کو دیکھ کر بے کلمہ بھول گیا اور قوت یہ شعر بنائے

وقاۃ مضاعف المنبت العمبر	وقاۃ الفتح الرمناء واد
خوار مضاعفات علی الفطیر	نزلنا دوحۃ غنا علینا
الذمن المضاعفۃ للشدیر	وارشفنا علی ظمء زکلا
فیصحیہا دیا ذن للفسیر	یراعی الثمن انی قابلہ
فلمس جاب العقد النطیر	یروح حصاء حالۃ العناری

یہ شعر بہت اچھی اور نادر ہیں اس شاعر کا دیوان بہت کیا ہی مگر قطعی ہتھی جاتے ہیں۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ قاضی فاضل نے میرزا باہ کو جو سیلج کو تھے یہ وصیت کر دی تھی کہ اس شاعر کا دیوان جہان باہ کو کنیہ لاؤ اور ہوسینے بہت شہرہ و نام میں تلاش کی کہیں دستیاب ہوا۔ اوسنے سندھ بحر میں دھات پائی

ابن طباطبائی

ابوالقاسم ابن طباطبائی شریف علوی ایک سندھ جلیل القدر عالی مرتبت شاعر تھے کہ راہی کسی ایک نقد اور مسکو لکھا تھا جسکی جو رب میں اوسنے یہ شعر لکھ میں احوال اس بزرگوار کا میری ہاتھ ہیں آیا ارجحیم میں یہ شعر اوسکے پاس تھے وہ یہ ہیں

وقد رأیت الذی کتبتہ ما زال  
یحیی و میوایی و سمری



# پانچویں صند کی شاعر

۲۲۲

وفد البال باستزاج البطور  
شاهدًا بامتزاجًا في السطور  
واقتران الكلام لفظًا وخطًا  
حاکما باقتران دد الصدد  
وتبذرت باجتماع الكلامين  
رجا اجتماعنا في السرور  
وقد اتى بالظهور على الواشي  
فصارت اجابتني في الظهور  
ابن اثیر کہانی کہ یہ شخص درمیان شہ مجری کے فوت ہوا ہے ایک ہزار و چوبیس

## الوزير ابو السعد

محمد بن جعفر جرجس  
بہت اچھی ہیں اور شری اچھی ہیں از انجلی نمونہ یہ ہیں بہ

اودعك داني ذوا كتاب  
دارحل منك بالقلب ابي  
وان فراقك في كل حال  
لا وبع من مفارقة الشابي  
اسد ما دمت لكرج انا  
ولا ملت مناز لكرجاني  
واشكر كما اوطيت دانا  
ليالينا القصار بان اجتماعنا  
واذكو كسر اذا هبت جوب  
فيذكر في عذرات الثعالب  
لكر من المودة في اعتباري  
فانتر الف نفسي في اقتزائي

یہ شخص مقتول ہو کر فوت ہوا حال او کا مختصر یہ ہے کہ ابو کا لیجاریے او کو مگر گرفتہ کیا تھا چنانکہ ابو الفہ او میں اسکا حال لکھ چکا ہوں او رمضان میں وہ قتل کیا گیا۔۔۔ جسے کہتے ہیں کہ قید خانہ میں لوگوں کو بیچ کر قتل کر دیا تھا غرض او کے اکاون برس کے تھے وہ ششم مجری میں مقتول ہوا

## ابو الخطاب الحملي

ابن اثیر نے آجے تاریخ کامل میں لکھا ہے کہ یہ شخص نے ابو الخطاب حملي نام میں جا کر شعر

## پانچون کی شاعر

لاکڑی ملک نام یہ اوسنے راحت کی تھی اندام ہو گیا تھا اور کے شہر بہت اچھے  
ہیں در بیان شہر ہجری میں اوسنے وفات پائی تھی اور کے یہ دو شعرا جہاں الشیم  
یہ نقل کے حایتے ہیں یہ

ما حکم الحب فهو مثل  
وما جناح الحب مثل  
تھوئی و لشکوی الطباء و کل ہوی  
لا یحل الجسر فهو مثل

## ابو علی الحسن

ابو علی حسن بن رشید شہر قیروانی ایک فاضل ہی بلخ اور کی تصنیفات ہی ایک کتاب  
العدہ ہی اس کتاب میں حال شعر کا بہت بیان کیا ہی اسی آدمی کو اچھے اور بڑی شعر  
کے سمجھنے کے اور عیوب شعری کے جاننے کے ہو جاتے ہی — اور کتاب الاثواری ہی  
اس کی تصنیف یہ ہی — اور سوا اس کی اور رسائی بہت میں اور نظم بہت اچھے یہ  
ابن اب مینے کتاب ذخیرہ میں لکھا ہے کہ جگو یہ خبر ہو جی کہ یہ شخص در بیان سیکہ  
پیدا ہوا اویسی جانی علم ادب تھوڑا سا پیرا — بعد ازاں وٹانسی قیروان میں در بیان  
شہر ہجری کے آیا وٹان علم ادب پڑا — اور سوا اس کی اور گون نے یہ بیان  
کیا ہی کہ یہ شاعر ہمدیہ میں در بیان سنہ ۳۹۰ ہجری کے اور کا باپ ایک غلام رومی غلام  
ازد یہ تھا اور سنہ ۳۹۰ ہجری میں اس صنف نے وفات پائی اور کا باپ شہر ہمدیہ  
میں سنہ ۳۸۰ کا پیشہ کرتا تھا جب یہ پیدا ہوا اور وقت اس کی باپ نے اس کو علم ادب  
اور پیشہ الہ علم کا سکھایا شعر کہنا اپنے وطن ہی میں سیکھا تھا لیکن اس کی نفس  
ترقی جابی اور ازادہ کیا کہ اس ادب میں یہ شمار کیا جاوے اس لیے وہ قیروان میں  
آیا وٹان اگر اوسنے شہر پائی وٹان کے حاکم کے بیٹے کی اس بیٹی اور کی خدمت میں  
مشرف ہوا اور وہیں رہا کیا بیان تک کہ عربوں نے قیروان پر حمل کیا جب عرب قیروان

## پانچویں صنف کی شاعر

اُمی اور ادھوہوئے و ان کے ہشتادون کو قتل کر کے اور شہر کو ویران کیا اور وقت وہ  
 بزرگہ صفائی میں ایک شہر باندین جایا وہن وقت ہوا اور کے پیشہ عمر میں سے  
 احب اتھی وان اعزمت عنه وقتل علی مامعہ کلاہی  
 وطن فی وجہ تعطیب راض کا قنیت فی وجہ المداہن  
 وقت تعطب من غیر نقص و نقص کامن تحت البام  
 اور یہ شعر ابن بسام نے وغیرہ میں اور کے کہتے ہیں کیا اچھی عمر میں سے

المنی حب سلما فکمر الی ہوی الیرہ القتل  
 قالت لنا حیدر ملحات لما سدا ما قالت القتل  
 قوما ادخلوا مکذکمر قتل ان محطک اعینہ القتل  
 اور کی تصنیفات سے تراشہ الذب ایک کتاب کریم چوتھی جلد کی ہی لیکن اور میں یاد  
 بڑا ہی۔ اور کتاب الشہد و دوسری اور کی تصنیف سے علم لغت میں ہی اس کتاب میں  
 ہر ایک کلمہ شاد کا ذکر ہے

## الشیخ المجید

ابو علی حسن بن عبد الصمد بن شہناز غفلائی صنف خطیبوں مشہورہ کا ہی اور کی تصنیف  
 سے رسالی ہی بہت ہیں۔ شریک کہتے ہیں اور استاد کامل تھا قاضی فاضل کو اس شخص کے  
 حافظہ اور کلام کا بڑا اعتماد تھا اور اکثر اور کے کلام قاضی کو ذکر کو خط تھے۔  
 عواد الدین اصغر ہائی نے جس فاضل کے حق میں در بیان کتاب حمزہ کے لکھا ہی  
 کہ مجید مذکور مثل بہت نام کے مجید تھا اور اس کو کلام کے احقر اور ادب اور ارجاع کرنے کے  
 طاقت تھے۔ اور کی خطی بہت نامہ اور کہیں میں ابن بسام نے ہی در بیان وغیرہ  
 کے اور کا حال اچھا لکھا ہی اور یہ شعر اور کے نقل کے ہیں سو

ما زال یختار الزمان مملو کہ حق اصاب المصطفیٰ المختار  
 قل للادبی ساس الوری تقدیرا قدما ہلما شاہد والمناخرا  
 تجد وہ اوسع فی السیاسة منکر صدر اواحدا فی العواقب مصدا  
 انکان راعی شاور وہ احفنا انکان باس نازل وہ غنرا  
 قد ضام والحنات مل کتابہ وعلی مثال صیامہ قد افطرا  
 ولقد تحق قک العد ولجہد لوکان یقدر ان یرد مقدرا

یہ شعر بہت اوسنے لکھے ہیں بسبب خوف طوائف ہی پر لکھا گیا اور یہ بھی  
 ابن بسام نے لکھا ہے کہ وہ درمیان خزانۃ النبوءہ کے جو کہ درمیان قابرہ کی  
 ایک قید خانہ ہی بنایا ہوا معرکۃ ۱۱۶ ہجری میں مقتول ہوا

### ابوالجوینر

ابوالجوینر حسن بن علی بن محمد بن باری کاتب اسطی جو کہ فاضلین میں سے گذرا  
 مدت تک بغداد میں رہا۔ اور خطیب اپنی تاریخ میں یہ کہتا ہے کہ میں اوسکی  
 اخبار اور حکایات اور شخار اور خطوط اور مسودات ابن سکوتہ ہاشم کی پاس  
 دیکھتے تھے یہ شخص ثقہ تھا قابل اعتبار نہیں ہے۔ مگر ابن سکوتہ کہتا ہے  
 کہ وہ ادیب اور شاعر نیک فکری آدمی تھا اوسکے یہ شعر میں جو ابن سکوتہ  
 کے سامنے اوسنے خود پڑھ کر سنائی تھے یہ

دع الناس طرا و اصفوا و دعهم اذا کنت فی اخلاقہم کالاتح  
 ولا تبع من دھر قضا ہر نقہ صفاء بیتہ نا الطباع جوامح  
 وشیان معد ومان فی الاخر دھم حلال وغل فی الحقیقہ نا صح  
 ابوالجوینر مذکور کی تاریخات بہت اچھی ہیں اور خطابی بہت خوب ہیں اور شعر بھی

## پانچویں صدی کی شاعر

بہت اچھی ہیں ابن خلکان کہتا ہے کہ میں نے اوسکی قطعی بہت دیکھے ہیں مگر دیوان  
اوسکا کوئی نہیں دیکھا اور یہ بھی معلوم نہیں کہ اوسکے اشعار یہی تھیں  
ہوئی ہیں یا نہیں اوسنے درمیان ششم ہجری کے وفات پائی  
ابوالمطالع

ابن خلکان کہتا ہے کہ یہ ابوالمطالع ذو القرنین بن ابوالنظر حمدان بن ناصر  
الدولہ ابو محمد حسن بن عبد اللہ بن حمدان تغلبی لقب بلقب وجیہ الدولہ یہی  
شاعر خوش فکر نیک عقل آدمی تھا اوسکے یہ شعر ہیں

اے لاکھ لاکھ اسطر الصفح اذا دانت اعتناق اللامع لطف  
وما اطنعها طال اعتناقها ولا الا لما لقيت من شدة الشغف  
افدى الذي زده باليف مثملا ولحط عينيه امقى من مضاربه  
فما خلت لجادى فى العناق له حتى لبيت لجادا من ذوائبه  
كان اسعدنا فى بيل بغيته من كان فى الحب اشقانا اهل

اوسکے شعر بہت اچھے ہیں درمیان ششم ہجری کی ابوالمطالع مذکور فوت ہوا  
جن ایام میں کہ درمیان مصر کی ظاہر بن حاکم عبیدی حاکم تھا یہ بھی اوسکی پار  
گیا تھا اوسنے شہر کندہ ریکہ کا اوسکو صوبہ دار کر دیا تھا یہ شہر منہ مضافات  
مادرجہ ششم ہجری میں اوسکے زیر حکومت ہوا برس روزگ ومان رہا  
پھر دمشق کو مراجعت کی یہ حال سچی ہے اپنی تاریخ میں لکھا ہے

## ابو طیب جبری

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت حسن فاضل کی ابو طیب نام ظاہر بیاض عبد اللہ بن ظاہر  
بن عمر طبریکا فاضل اور فقید شافعی فقہ آدمی تھا سچ بہت بولتا تھا ادیب فاضل

# پانچویں صدی کی شاعر

۲۳۹

اصول نقد کا جاننے والا محقق سلیم الفکر نیک پیدائش صحیح المذہب تہا شعر بہی  
فقہ ہون کے طور پر کہتا تھا ابو طاہر احمد بن محمد سلفی کہتا ہی کہ میں نے یہ شعر  
ابو العلاء مہر کی پاس جو درمیان بغداد کی بازار غالب میں اوترایا تھا  
لکھ کر بھیجے تھے

وما ذات در لا یحل لحالب	تناوله واللحم منها محلل
لن شاء فی الحالین حیا و میتا	ومن رام شرب الدن فمطل
اذا طعنت فی السنن فالحم طیب	واكله عند الجميع مغفل
وخرفانها للاكل فیہا کرازة	فالحصیف الراي فیہن ما کل
وما یجتني معناه الامبراز	علیہ یاسر ادا القلوب محصل
جب اوسکی پاس پہونچی ابو طیب طبری نے یہ جواب لکھ کر بھیجا اوسکے شعر	

جوابان عن هذا السؤال كلاهما	صواب وبعض القائلین مضلل
فن ظنه كوما فليس يكاذب	ومن ظنه نخلا فليس يجهل
لحمهما لا عذاب والوط الذي	هو للحل والذرا الوجع السلسل
ولكن ثمار الخمل وهي عضيضة	تمر وعصن الكرم یجني ویوكل
يكفنی القاضی للجليل ما نالا	هی الخمر قد را بل اعسر واطول

دولہ واجب عنہا لکن تہجوا ہا  
حدیرا و لکن من یؤدک مقبل

طبری مذکور کے عمر ایک سو دہائیس کے ہوئی باوجود اس کبر سن ہونی کے  
اوسکی عقل یا جو اس میں کچھ غیر نہ آیا تھا فتوی دیتا اور فقہاء کی غلطیاں

## پانچویں حصہ کی شاعر

۲۲۰  
پکڑا اور خطائیں نکالتا بعد اود کا قاضی تھا سب فقہاء اور کسی زیر رہتے  
یہاں تک کہ اویسے وفات پائی پیدائش اعلیٰ میں درمیان شہر ہجری کے ہو  
ماہ ربیع الاول میں بروز ہفتہ دہنویں تاریخ شہر ہجری میں وفات پائی صبح  
وقت بمقرہ باب حرب میں مدفون ہوا۔ جامع منصور میں اوسکے جنازہ کا  
نماز پڑھی گئی۔ طبری طرف طبرستان کی منسوب ہی  
ابوزید

ابوزید عبد اللہ بن عمر بن عیسیٰ المدبوسی فقیہ حنفی بڑا دوست اور اصحابی امام  
ابو حنیفہ میں سے شمار کیا جاتا ہے کہ آج تک ضرب النسل ہی ہر ایک کوئی نہ  
باب علم اور فقہت کی اوسکے نام سے بطور ضرب النسل ابوزید کہا کرتا ہے  
یہ وہ شخص ہی جیسے اول ہی اول علم خلافت کی بنیاد دینا میں ڈالکی  
حقایع ظاہر کیا۔ اوسکی تصنیف سے کتاب الاسرار والنجوم للا  
ہی اور بہت حاشی اور رسالی اور کتابیں اویسے تصنیف کی ہیں۔ کہے  
ہیں کہ ایک دفعہ ابوزید کو رکاوٹ کا کسی فقیہ کے ساتھ مناظرہ ہوا جب ابوزید  
اوس فقیہ کو الزام دیتا تھا وہ منہس پڑتا تھا کئی دفعہ یہی ٹوٹ ہنسی کی  
ہوئی ابوزید نے اوسوقت ہر شعر تصنیف کر کے پڑھے  
مالی اذا الزمتہ حجتہ قابلنی بالصحت والفقہ  
انکان صحت المرد من فقہ نالذب فی العصر ما انقہ  
شہر بخارا میں درمیان شہر ہجری کے فوت ہوا  
ابو محمد

ابو محمد عبد اللہ بن القاسم بن المطهر بن علی بن القاسم السمرقندی شہر ہجری

## پانچویں صدی کی شاعر

۲۴۱

قاضی کمال الدین کا بہت دیندار اور فاضل آدمی تھا و غلط ایچے تقریر اور خوبی کے ساتھ کہتا تھا مدت تک بغداد میں رہ کر علم حدیث اور فقہ سیکھنے بعد ازاں صول کی طرف مراجعت کر گیا وہاں جا کر اوس شہر کا قاضی ہوا اور حدیث کی روایت بہت کی اور کئی شعر بہت اچھی ہیں از آنکہ ایک قصیدہ اس شخص کا طریقہ صنو پر بہت اچھی ہے جو کہ یہ قصیدہ بہت کیا ہے اور اوس کا لکھنا پر ضروری ہے لہذا تمام درج کتاب واسطے ضرورت فائدہ کے اور کیا ہے ہونی کے کرنا ہوں وہ قصیدہ یہ ہے

ومل الحادی وحار الدلیل  
علیل ولخط عینی کلیل  
وعوامی ذاک العزام الدلیل  
هذه الناد لیلی فیلوا  
فعا دت خوا سنا وھی حول  
خلب ما رایت امر تیل  
والهوی مرکی وشوکی الزمیل  
ولکب شوط التطلیل  
ان حجرت دونها طول محول  
زفرا ت من دونها علیل  
واسیر مکبل وقیل  
جاء یغی القری فاین التزل  
فاعة نا الضیف رحیل

لمعت نادم وقد عسعل اللیل  
فما ملتھا وفکری من البین  
وفوادی ذاک الفواد المعنی  
نرفا بلتھا وقلت لصی  
فرموا عیھا لھا صا ضعیفا  
نرما لوا الی الملام وقتلوا  
فجنتھم وملت الیھا  
ومعی صا حب الی ثقیفی الہا  
وھی تسلی ونحن ندنوا الی  
فدنونا من الطول فجات  
قلبت من الدیار قالوا حریج  
ما الذی جئت تلغی قلت ضعیف  
ناشارت بالرج دولک فاعفھا



من انا الفتي حتى السبعه  
 نخططنا الى منازل ق م  
 ورس الوحد منهم كل رسم  
 منهم من عني ورس الشكا  
 ليس الا لافاس لخرجه  
 ومن القوم من يشير الى وحيد  
 ولكل منهم رايت مقاما  
 قلت اهل الهوى سلام عليكم  
 وجفون قد افرحتها من الدج  
 لوزيد حافر من الشرق يجدد  
 واعتد اري ذب فهد عدن  
 جئت لاصطلي بهل لي الى  
 فاجابت شواهد الحال عنهم  
 لا ير وقتك الرياض لا ينقات  
 كراتها قوم على عزه منها  
 وقفوا شاخصين حتى اذا  
 وتبدت راية الوفا بيد الوحد  
 اين مرجان يدعيها هذا اليوم  
 حملوا حلة الخول ولا يصرح  
 بدلو انفسا تحت حين تحت

قلت من لي بها ذاب السبيل  
 صر عنهم قبل المذاق السبول  
 فهو رسم والقوم فيه خلول  
 ولا الذم من عني فبه مقتيل  
 وهو عنها مبدل من غير ولا  
 تبقى عليه منه القليل  
 شرحه في الكتاب مما يطول  
 لي فواد عنكم بكم مشغول  
 حشنا الى لغا كرسبول  
 اليكم والحاد ثا ن تحول  
 يعلم عذري في ترك عذري قول  
 نازك هذه العداة غليل  
 كل حدة من دونها مقلول  
 فن دونها زنا ود حول  
 وراموا امرافق الوصول  
 ملاج للوصول غرور و حول  
 ونادي اهل الحقائق حولوا  
 فيه صبح الذعاري حول  
 يوم اللقاء لا الفحول  
 بومال واستهضر المبدول

## پانچویں صدی کی شاعر

۲۴۳

<p>نوعا بوا مرصدا ما اقتحموها فدقہم فی الریسم وکل نارھا ہذا تفتی لمن یرى منہی الخط ما تر و دمنہ جاء هنا من عرفت یعنی اقتباساً فقال من المثال وعزت فی نفسا کما عہدت جیاری نذفع الوقت بالراء و احیک کلما ذاق کاس اس مریب فاذا سولت له النفس امرا ہذا عالمنا و ما وصل العلم ابن خلکان کہتا ہے کہ کسی بزرگ نے خواب میں یہ دیکھا کہ ایک شخص کہہ رہا تھا کہ کوئی قصیدہ آج تک مثل اس قصیدہ کے طریقت میں نہیں ہوا اور واقع میں یہ قول رست ہی آجیوا سطرے میں یہ قصیدہ تمام لکھ دیا کہ ہر ایک شعر کو سبھا ہو سکی اس قصیدہ کو موصیہ کہتے ہیں ہر جہد اشعار کی اور اشعار ہی لوگوں سے بہت اچھے اچھے اپنی کتابوں میں منتخب کر کے لکھتے ہیں لیکن چونکہ ایک قصیدہ بڑا لکھ چکا ہوں اب کچھ ضرورت اس کے لکھنے نہیں۔ اکثر شعرا و سکی اسی طبع ہیں۔ یہ اشعار اس کے درمیان ماہ شعبان ۷۷۷ ہجری کی ہوئی اور ماہ ربیع الاول ۷۷۸ ہجری میں وفات پائی درمیان موصول کیے اور اس کی قبر نام قبر بہار کی دن تک اس شہر میں شہرہ دی</p>	<p>بین امواجہا و جاءت سینول دما فی طلولیھا مطلول بلیل لکنتھا لای تنیل الخط والمداہ کون ذالقلیل ولہ البسط والمئی والثول عن دنو الیہ و ہورسول کل عزم من دونہا محذول بقلب عداوہ الثقیل جاء کاس من الرءاء معول حید عنہ وقیل صبر حیل الہ و کل حال تحول</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

# پانچون صدیکی شاعر ابوالولید

۲۴۴

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابوالولید عبدالمجید بن یوسف بن نصر اللہ فی اندلسی قرطبی  
اوسکو ابن قرظ کہا کرتے تھے وہ عقبہ اور عالم جمیع فنون حدیث اور علم رجال کا  
بنا علم ادب میں بڑی دست قدرت رکھتا تھا۔ اوسکی تصنیفات ایسے تاریخ  
علماء اندلس جبرائیل بنکوان نے ایک کتاب تصنیف کر کے اوسکا نام رکھ کر  
ادمن تاریخ کی ذیل مقرر کی ہے۔ اور ایک کتاب بہت اچھی مختلف اور برف  
حدیث کی تیانین اوسکی تصنیف ہے یہ اور ایک کتاب بیان احادیث شریفہ  
اور ایک کتاب اخبار شرع اندلس وغیرہ کی ہے در بیان سند بحری کے اندلس  
طرف شرق کی وہ گیا اور حج کیا پھر بہت علماء نے اسے علم تحصیل کیا اور اوسنے  
بھی لوگوں سے حدیث کی سماعت کی اور اشعار کہے یہ اس کے شعریں تھیں۔

اسیر الخطایا عند بابک و	علی و جل ما بہ انت عارف
یخاف ذنوبہا الریغ عنک عیبہا	و روحک فیما و جود اج و عاقب
ومن ذالذی یرجو اسواک و یثقی	و مالک فی فصل القضاء و عاقب
فیاستبدی لا تحترق فی صغیفی	اذا اشرفت یوم الحساب و عاقب
وکن مولی فی ظلمة الف رعید	بعضہ ذوالقرنی و یجف للولہا
لنضہای عن حقک الواسع الذی	ارحی لا تنہانی فانی لتالف

اوسکی بہت اشعار لوگوں نے کہے ہیں ایسے خوب اطالط کلام ترکیبی کی گئی ہیں  
اوسکی ماہ ذیقعد ۵۱۳ ہجری میں ہوا شہر طریقہ کا مالک ہو گیا تھا جب ہیریون  
قرطیبہ کو فتح کیا اوسنے دین اوسکو بھی شہید کیا وہ یکشنبہ چہنی تاریخ ماہ سوال شہد  
ہجری کا کہنے میں دن مکہ میں اپنی بدون غسل اور کفن کے پڑا دیکھنے میں کیا بعد

## حسین

بن عبد العبادو یہ باخرزی کہتا ہی کہ اوسکی شعر سمیہ مری پس آئی ہیں اونہیں ہے  
یہ یہ اتحاب کر لئی ہیں وہ نظام الملک کی مادھین میں یہ یہ ہے  
قد مرقد ایا دیہ بکل ید ولدائش معالیہ بکل فہر  
یعنی او امرہ فی کل محشم ویتبع الحق فیہر غیر محشم  
بدل کل عزیز عند سطوہ ویکفی منہ قبل الکبر بالکلم

## محمد ابن الجراح بکری

باخرزی نے اسکی شعر و مثنیہ القصص میں لکھ ہیں او حال کچھ نہیں لکھا مگر اتنا معلوم ہی  
کہ نظام الملک کی وقت میں وہ موجود تھا اوسکی یہ شعر ہیں  
انالنبی علی ما شیدہ لنا ایاؤنا العز من مجد ومن کرم  
لا یرفع الضیف علینا فی منازلنا الا الی ضاحک منا و مبتسم  
ان فان کان قوی فی الوری علما فانتی علوقی ذلک العلم

## محمد ابن احمد

باخرزی کہتا ہی کہ وہ محمد بن احمد بن حسین شطرنجی حلبی شاعر نظام الملک کا ہی وہ یہ  
قصیدہ جسکا ادلی کہتا ہوں دروازہ حلب پر درمیان ستم بحری کی لکھ کر لایا تھا  
وہ یہ ہیں

اتما علک و دنہا الجوز آء قد را فان انظم الشعر آء  
یرتد عنها الفکر و هو مہند و یضیق فیہا القول و هو قصاء  
شرف اناف علی الشاک و ہما ضاقت یسرح غرمہا الدہناء

## پانچون صدی کی شاعر

یہ قصیدہ بہت بڑا ہی

سعید بن علی

یہ شاعر ہی قسام الملک کی مداحین میں سے ہے۔ دروازہ شہر قلعہ شور پر یہ  
 قصیدہ اودھنے پڑا تھا جب نظام الملک نے یہ شہر ماہ ربیع الآخر ۶۹۳ھ میں فتح  
 کیا وہ قصیدہ یہہی سے

انی الضیاع قلب بین جنی قلب وعزم من الشیث الثواقب  
 وکلفی خوف الذی طلب العلی ولولا العالی ما اطمیائی مرکب  
 فانی والاحی یطیل ملا متی کانی لیسر الحداسی واداب  
 دیوم کانفاس المشوق قطعته وانفاسه من حدرہ تسلطت

یہ بڑا قصیدہ ہی باحرری نے سب لکھا ہی دینے پہ فرائد الدہر میں اوسکی نقل کیا

شریف رضی

ابو الحسن محمد بن طاہر ذی المناقب ابو محمد بن علی زین العابدین ابو الحسن ابن علی ابن ابی طالب  
 معروف موسوی ابن حکمان کہتا ہے کہ یہ صاحب دیوان ہے اس بزرگوار کا حال ثنائی نے  
 تئیم الدہر میں خوب لکھا ہی تھا ابی کہتا ہے کہ جب دہش برس سے اوسکی عمر نے تجاوز  
 کیا اوسوقت سے اوسکی شہر گوئی کا شوق دامگیر ہوا اور انجام کار تمام زمانہ کی شاعری  
 پر فوقیت لی گیا اور جتنے گذری ہیں سب اچھا شاعر ہوا اگر اس شخص کے حاکمین یہہ  
 کہوں کہ وہ تریش کے قوم کے تمام شعرا سے اچھا تھا تو بعید نہیں ہے اس دعویٰ پر  
 اوسکی اشعار دل میں کو طاقت دلیل کے نہیں ہے تا دواشعار اوسکے یہہ میں سے  
 عطفاً امیر المؤمنین فائزنا فی دوحۃ العلیاء لا تشرق  
 ما بیننا یوم الفخار تفاوت ابداً کلاً فانی العالی مغرب

لا لفلافة مین تک فانتی اما عا طل منها و انت مطوق

دیوان اس شاعر کا بہت بڑا ہی چار جلدوں میں لکھا جاتا ہے یہ دیوان بہت مشہور ہے اور بہت دستیاب ہوتا ہے اسے بہت شعر لکھنے کی حاجت نہیں بہت تیز ذہن اور درانا شخص تھا یہ پیش اور سکے شہتہ بھری میں درمیان فیداد کی ہوئی سجدہ انبار چھی مدھون ہوا

### محمد بن عمار

یہ شاعر اندلیسی ہی اوسکو ذوالوزن تیز ہی کہتے ہیں شاعر مشہور ہے ابن خلکان کہتا ہے کہ یہ شخص اور ابن زید و ن قرطبی دونوں اپنی اس زمانہ کی شاعر بنی بدل عالم فنون شعر و سخن اور علم بیان کی یکا یک افاق تھے۔ بادشاہان اندلس۔ اس شخص ابن عمار سے بہت درقی رفا کرتے تھے کیونکہ وہ بہت تیز زبان اور چالاک آدمی تھا حضور صا جبکہ محمد علی الدین عباد حاکم حزب اندلس کا جب اوس کی ملگیا اور اوسکو اپنا چہرہ صحبت اور قصہ خوان بنا کر اپنا وزیر بنایا پھر یہاں تک اوس کی ہی کہلا ملا اور پھر حکومت بھی بادشاہ نے اوسکو دیدی اور امیر کسپر بنا کر شہر اوس کی کی وہ زمانہ ہی اس پر ایامین کا گذر کہ پھر اوس کا سخت عذاب اٹھایا اوسی زمانہ میں کہوڑی اور اونٹ لشکر فوجین جہندی اوسکی سواری کی عہدہ چلتے تھے غرض کہ اوس نے شہر تدمیر پر حکومت پائی مگر یہ یہ یوقوی کی کہ تخت پر جا بیٹھا اور سب پر چڑھ کر خطبہ پڑھا یہ اوسکی بد انتظامی اور بی تربیتی کی نشان دہی ہے۔ بعد ازاں رقبہ میں جا کر حاکم اور بد سلوک سزا دی بہت عہدہ بچائی جو ترک میں آیا سو کیا یہ شہر دولت کا چرایا۔ سلطان محمد علی الدین نے جب یہہ حال دیکھا کہ اسکو سامانی نہیں لاجار ہوا اوسکی فریب اور غاسی کیج کر کبڑا رہا بہت مکر وہ لڑا یہ سب اپنی پھوڑ دانی کے واسطے کیا کوئی صورت غلامی کے نہ نکلا آخر شہر فتح

## پانچویں کی شاعر

۶۴۸

ایسے محل میں اویسکورات کی وقت قتل کیا اور راتوں رات ہی کار دانت کی آواز کر دیا  
 پیر و آخر شمشیر بحر میں دریاں شہر شہید کی ہوا پیدائش اور کسی شمشیر بحر میں  
 ہوئی تھے قصہ اوسکا شہر پوری سب مورخان نے لکھا ہی ابو الفدا ایسے ہی اوسکا ذکر  
 کیا ہی ہے باوجود ان بدذاتیوں کے پھر بھی ان کے فضل اور حکم کا انکار نہیں کیا  
 — صاحب تذکرہ قلائے عقباں اس کی کتاب میں اوسکی بہت تعریف کرتا ہی اور دیکھا  
 وہیں اور جو دست فیلج کا تو کوئی منکر نہیں مسلم الثبوت استاد کامل تھا پیر غزل اوسکی

ایک زوی لڑکی کے حق میں ہی جو زہر پھینک رہا تھا نہ  
 واعيد من ظباء الزمير عا ط  
 قسا قلبا وسحق عليه دن عا  
 بکیت وقد دنا و دانی رضاء  
 وقد نیکی من الطرب الخلیل  
 وان فی تلک یقعد  
 واحذر رقتہ لفتی سعید

## ابن جیس

ابو الفتحان محمد بن سلطان بن محمد بن جیس بن محمد رضی ابن محمد ابن شمس ابن غفری  
 عسوی لقب صلی الدولہ شاعر شہور ہی وہ نام امیر شہزاد تھا سب لوگ اوسکو  
 میز کہہ کر پکار رہے تھے ملک شام کے شاعر و شہین کمانہ اور وحید تھا ایک دیوان بھی  
 اوسکا پڑھی بہت یاد تھا ہون اور امر اور رو سار کو اوسنے دیکھا جس نے ملاقات  
 کی ہی اوسکی طرح کی ہی اور انعام یا باہی مگر بنی مرد اس نے حاکم بن ملک حاکم  
 کی بہت طرح کرتا رہتا تھا اسنو واسطی البشر اوسکی بہت تحفہ قصیدہ ہی اور نہیں لوگوں  
 بدعوت میں اوسکا حال اسطورہ بیان کو دیتے ہیں کہ امیر شمس الدولہ نصر بن  
 بن مرد اس کی کتاب حکم ملک کا پسماندہ تھے کہ شاعر کو بات انعام مرح کی ایک بار

## پانچویں صبیحہ کی شاعر

۱۲۹

دینار دئی تھے جب بجائی انبی باب کی قایم مقام ہوا اوسوقت ابن جیوس نے ایک قصیدہ  
اس نصیر کو کہی مریج میں کہا وہ قصیدہ یہ ہے اس میں اوسکی باب بھی محمود کا نام ہے  
کرا جا جا ہی

کفی الدین غراما قضا لك الدهر  
ثمانية لم تفرق مذجمعتها  
فمن كان ذا نذر فقد وجب النذر  
فلا افرقت ما ذب عن ناظر  
يقينك والتقوى وجودك الغنى  
ولفظك والمعنى وعزمك والنصر

اور ان شعر و نہیں اوسکی باب کی مرثیے اور اوسکی والی ہونیکا حال بیان کرتا ہے  
صدر اعلیٰ حکم الزمان الذي سطا  
عزائبا يوسى لا يمانها الا سنى  
على انه لو لاك لم يكن الصبر  
يقارب نعى لا يقابلها الشكر  
یہ شعر بھی اوسی قصیدہ کی ہیں

تباعدت عنكم خرقه لازهادة  
فلاقيت ظل الامن ماعنه حاجو  
وسرت اليكم حين منى الفتر  
يصعد باب العزم اذ و نه ستر  
وطال مقامي في اسير جميلكم  
والبحر يرب السموات وعدة  
يحاد ابن نصير لي بالف نصرت  
والى عليا ان سيخلفها نصير

جب تمام قصیدہ پڑھ کر اوسوقت نصیر نے کہا کہ تو اس شعر اخیر میں جو سب کچھ لکھا ہوا  
ہی سیب نے لکھا تھا تو میں ایک جگہ دیکھتا ہوں کہ میں دو چند عطا کر نیکی  
موجود ہوں - ایک چاندی کے طبق میں رکھ کر تیار دینا دے دے اشعار اس  
قصیدہ کہ بہت میں سب نام ہیں - پیدائش ابن جیوس مذکور کیہ در بیان ہے  
جیوی کے دمشق میں ہوئی تھے اور شہداء میں فوت ہوا



# پانچویں صدی کی شاعری

ابوالصنف

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابوالحسن محمد بن علی ابن عمر معروف بحکیم ابن ابوالصنف واسطی ضمیمہ شافعی تھا اور سید شیخ ابوالحسن شیرازی سے علم فقہ پڑھا تھا لیکن علم ادب اور سیرت آگیا تھا اور شعر کا بہت شوق غالب ہو گیا تھا اس واسطی شاعر بھی مشہور ہو گیا اور مسکو جامعہ مذہب شافعیہ کا بہت مقرب تھا شیخ ابوالحسن کی حقیقت اور سبب نبوت پر یہ کہے میں بلاغت اور فصاحت اور فضل و کمال اور عیش و نسی اور جودت شعر میں اور کئی مشہرت تھے ابوالحسن کی خطیر نے اپنی کتاب روضۃ الدہر میں اسکا ذکر کیا ہے اور یہ قطعی ہے اور سبکی کہے میں از احمد ایک پر قطعہ ہے یہ

بیت یہ صریح میں التعوی

کل رزق نرجو من مروق

مقالی الحار لا الخقیق

وانا قائل واستغفر الله

عبر ترك السجود للخالق

لست ارضى من فعل الملیس شئاً

اور یہ قطعہ اسکا بہت مشہور ہے

لا بنی لیس لی فی غیر کرم عرض

وجرمہ الود مالی عنک عرض

لکرم خیال و لکن لیس اعظم

اشتا کرم و لودی ان یواصلنی

بان قلبی لکرم من ذونکرم و منوا

وقد شرطت علی قوم صحتہم

نقلت لا زال لا ازال المرص

ومن حدیثی بکرم قالوا بہ مرص

اسکا یہ قطعہ بھی وہ بہترین ہے جو میں نے کبھی نہ دیکھا وہ یہ ہے

وہ بیان واسطی کی پیدائش باپ ابن خلکان نے تاریخ وفات اسکی بھی نہیں لکھی اور

کیسے بھی نہیں لکھی اس واسطی ترک کی گئی

الحمد علی اللہ

## پانچویں صدی کی شاعر

۲۵۱  
ابوالقاسم محمد ابن یوسف بغدادی ابو عمر و عباد بن ظافر المودبانی ابو القاسم محمد قاضی شہید  
ابن ابوالولید اسماعیل ابن قریش - بن عباد - بن عمر - بن اسلم - بن عمر - بن عطف  
- بن نعیم نجفی اولاد نعمان بن منذر نجفی سے جو کہ بچلا یا دشاہ سلیمان ملک حیرت  
میں سے گذرا ہی - معتمد مذکور جب کام حال لکھتے ہیں ایک حکم قرطبہ اور شہید کا اور جب  
شہر دن خبر یہ اندلس کا تھا - علی ابن قنطاع در میان کتاب الحج المذبح کی معتمد مذکور کے  
حق میں یہ کہتا ہی کہ یہ شخص سب بادشاہان اندلس سے زیادہ سخی گذرا ہی سیو علی  
ہر چار طرف کی آدمیوں کا او کے مکان پر اجتماع رہتا تھا اور شرار زمانہ کے اور معتمد  
ادسکی پس پڑی رہتے تھے اور فاضل اتنے کثرت او کی مجلس میں ہوتے تھے  
کہ کسی بادشاہ کے دربار میں اتنی فاضل با شاعر نہ تھے - اور ابن بسام در میان  
ذخیرہ کی لکھتا ہی معتمد مذکور کی شعرا میں جی کہ غلاف شکوفہ کو چیر کر کلی نکالتا ہی  
یہ دو شعرا او کے ہیں -

اکثرت محمک غیر اناک ربنا عطفناک احیاناً علی امور  
کما تمان من التناجر بدینا لیل وساعات الوصال بدود  
اخبار معتمد کی مثل او کے اشعار کے بہت ہیں ابونضر خاقان مصنف قلاید عقبان نے  
بہت شعر لکھے ہیں اور حال او کا مستوع او سے لکھا ہی اسی سے ابن خلکان نے  
اپنی تاریخ میں نقل کر دیا ہی مگر حال بہت عجیب اور غریب ہی جس کا دل جا ہی او سے  
دیکھ لے اور سوار او کے اور تاریخوں میں یہ کچھ کچھ حال او کا ذکر کیا ہی کیونکہ وہ ایک  
بادشاہ جلیل الشان تھا - پیدائش او کی تاریخ الاول شعبان ۳۴۴ ہجری میں در میان شہر مدج کی جو کہ ایک  
شہر بلاد اندلس کی ہوئی - گیا روین خوان شہر جو کہ قیدانہ باغیان قید ہوا اور وہیں ہوا

ابو جعفر سحر و البیاضی

## پانچویں صدی کی تبعاء

۲۵۲

الشرف ابو جعفر سعد ابن عبد الغزیز ابن الحسن بن عبد الرزاق البیاضی شاعر شہری  
وہ شعر کا حیدرین میں سے تھا اس کے شعر و کلام دیوان بہت چوڑا ہی مگر نسبت اچھی  
مضمون لطافت کے ہیں اس دیوان میں مدح بہت کم ہیں ایک اچھی قصیدہ  
کیے یہ شعر میں سے

ان غاض دمک والکالیق	مع ما بقلبك فهو منك نفاق
لا الخبیس ماء الدمی عفات	لا یا لایخ هوا هر ذریاق
واحدہ مصاحبة الغد ولانہ	مغر وظاھر عندہ اشفاق
لا یبعدن زمن مضت ایامہ	وعلی متون غصہ ہا اوراق
ایام نہ جہنا العیون وودنا	الفن الحدود وحن الاوراق
ولنا بدباء العراق مواسم	كانت لقام لطیفہ الاشواق
فلن بکت عینی دما شوقا لی	ذالك الزمان ومثله لیشاق

بیاضی نے کور بوزنگل سولوزن ذلیقہ شہری کو درمیان بغداد کی عزت ہذا اب  
ایرور کی مقبرہ میں مدفون ہوا۔ اس کو بیاضی اس واسطے کہتے ہیں کہ ہم سینوں کے  
تمام گروہ سوار اس کی روز سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ سفید پہن رہا تھا  
پادشاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا کہ بیاضی نے سفید کپڑوں والا کون ہی بیاضی نام کو  
اوسیدہ پڑ گیا اب بیاضی کہنے لگے جب شہرت ہو گئی بی نام شہور رہا

## الرمادی

ابو عمر یوسف بن ہرون کندی معروف بنام راوی شاعر شہری حافظ محمد احمد  
سے اس کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ککوالی خیال ہی کہ تمام اس کی احد ادب ہندو زادہ  
کی میں یہ شاعر قرطبی ہی وہ بہت شعر کہتا تھا اور بدینہ گوئی تھا۔ اوسے شعر میں

## پانچویں صدی کی شاعر

۲۵۳

وہ راہ اختیار کی تھے جو بہتادوں کی نزدیک پسند تھی اور اکثر اوسکی زبانہ کی بہتادوں کا  
 یہ قول تھا وہ کہا کرتے تھے کہ امر القیس - اور عقی - اور اس پر یف بن یارون ابن  
 شخصوں کی سب کمنہ میں شعر و سخن نے فرو غلیلا - پر عید نے جند وقایع اور کی قطعی  
 اوسکی ذکر کرتے ہیں - جانوروں کی حال میں ایک کتاب ہی اوسنے تالیف کی ہے - ابو  
 منصور ثعالی نے بے قیمتہ الدہر میں چند شعر اسکی لکھے ہیں اور یہ شعر ہی ذکر کرتے ہیں -  
 فی ای حارحة یصون معدنی سلت من التقذیب والتنکیل  
 ان قلت فی بصری فلتز مدامتی اوقلت فی کمدی فلتز حلیلی  
 یہ شعر اوسکے ایک تو ملی لڑکے کی حقیقت میں ہے -

سلا الزاء یطمع فی الوصال انا الحجر یحج حاضن سواہ  
 فاذا خلوت کتبتھا فی راحتی ویکیت مستحیا انا والزاء  
 ابن جان کہتا ہے کہ اوسنے در بیان شہد بھری کی وفات یاسی

## ابو نصر عبد الغفر

بن عمر بن محمد بن احمد بن ثابت تمیمی سعدی باقی نسب اوسکا شہوری وہ شاعر و جید تھا اوسکی  
 شعر و نثر میں غرض اسلوبی اور جودت یاسی جاتے ہی بہت شہر و زمین بہر اسلاطین اور  
 و در اور دوسرا کی مدح کی اوسکی مدایح سیف الدولہ ابن حمدان کی حقیقت بہت اچھی ہیں  
 ایک دفعہ اوسنے ایک کہوڑا سبزہ بچکلیان اوسکو دیا تھا یہ شعر اوسنے لکھ کر بھیجے  
 یا ایہا الملک الذی احلاقہ من خلقہ ووزارہ من رابہ  
 قد جاءنا الطرف الذی اهدیتہ ہادیہ یقصد ارضہ لسماتہ  
 اولایہ ولینا فبعشتہ رجاست العوف عقد لوانہ  
 یحتل منه علی اعتر محجل مال دیا حی قطرہ من ما بہ

## پانچویں صدی کی شاعر

کما تاملت النظر الفصاح حیت      فاقص منه قاض في احشائه  
 فمقولك والبرق من اسمائه      منت بقضا والحسن من لفظائه  
 ما كانت الشيران يكن حرها      لو كان بالنيران بعض ذكائه  
 لا تعلق الا لحاظ في اعطائه      الا اذا التفتت من علوانه  
 لا يكمل اللطف الحائس كلها      حتى يكون الطعق من اسراره  
 ابن ملک ان کہتا ہی کہ اس شاعر کا دیوان بہت بڑا ہی پیدائش اور مکی درمیان مشہور ہے  
 بہتر ہے کہ مشہور ہے طلوع شمس میری تاریخ ماہ سنال مشہور ہے میری دیوان بغداد کی  
 فوت ہوا مقبرہ غیر ان میں جانب شرقی کو مدفن ہوا  
**ابو القاسم عبد الصمد**

ابن منصور حسن بن باغل شاعر مشہور ہے وہ بھی ایک شاعر و حمید بن پرگووان میں تھا  
 ابن ملک ان کہتا ہی کہ دیوان اور کاتین ملکہ وین ہے دیکھا ہی اور سکا طریقہ شعر کہنے  
 کا خوب ہی بہت مشہور ہے میں چہر اسر و اردوئی مقامات کی اور مکی صبح بھی کی تمام  
 بھی اور سننے بہت اچھی جب صاحب ابن عباد کی پائیں آیا اور کسی کہا کہ تو اس باب کا  
 اوسنے ہم اب میں کہا کہ نہیں میں ابن تاک ہوں پھر کہا کہ میں ابن تاک ہوں مگر  
 اور سکا کہنا پسند آیا اور افسانہ دیا اور اسکے یہ شعر میں ہے

واعیذ معقول الشائل زارنی      علی فرق الفجر جبران طالع  
 فلما جلی صبح الدجا قلب حاجب      من الصبح او قرن من الشمس  
 الی اردنا والسخی زاید طرفة      کما رجع طلی بالضرعة رافع  
 فبارعنا الصبیاء واللیل لاس      رقیق جواشی الیروز والذراع  
 عفار علیها من دفر الضیف لفظہ      ومن عبرات السهام فوانع

## پانچویں صدی کی شاعر

تدبرا ذاسحت غیر نا کا فہم عیون العذار فی شفتها البراع

وہ در بیان شکر بحر کی قوت ہوا شہر بعد ادین

## التمہامی

ابن حکمان کہنا ہی کہ وہ ابو الحسن علی بن محمد تمہامی شاعر مشہور ہی صاحب دیوان  
اکثر شعر بہت اچھی اور منتخب مین یہہ دو شعرا و سکے بہت اچھی لطیف مین ہے  
فلحلی و تغور المورسے منبتات و تغور الملاح

ایہما احلی تر ی منظر فقال لا اعلو کل اقا حہ  
اوسکا چہوٹا بچہ ہی مر گیا او سکے حق مین یہہ مرتبہ نہایت اچھا ہی ارا بچہ یہہ دو شعر  
الی لا و ح حاسدی لحزما صفت صد و دھم مر کا لا و غار  
نظروا صبح اللہ فی عینو لغمر فی حینہ و قلوبہم فی سار

## یہہ شعر دنیا کی عزت کی مین ہے

طبت علی کدر وانت تریدھا صفوا من الاقدار و الاکدار  
و بحکف لایام ضد طبأ عھا منقلب فی الماء جذوة نار  
داد اطلت السخیل فاشما یبقی الرجا علی شفیرھا  
تلمح کحسب شیب مفرق و سہا ہذا الشجاع شواطئ تلك النار

شہر تابرہ مین مقید ہوا چوتھی ربیع الاسر سالک بحر کی کو اور نوین عمارتی الاول شہ  
مذکورہ کو مقتول ہوا زبردت ادسکی چہرہ کا تھا

## ابو محمد علی

ابن احمد بن علی معروف بابن خیران کاتب و شاعر ہی عہدہ بروانہ نویسی پسر کار  
ظاہر بن حاکم مصر کے دربار مین مامور تھا ادسکا ایک دیوان شعر و کما بہت چہوٹا ہی

# پانچویں صدی کی شاعر

۲۵۶

اوسکی شاعرین کی یہ دو شہریت شہورین سے

سعی الیک بی الراشی قل ترینا  
فلو سعی بک عندی فی الذکری

ابو الحسن علی

بن عبد الواحد نیکہ بغدادی معروف بصریح الدلائل۔ کتاب الجمان میں لکھا ہے کہ یہ  
شخص بہت اچھے اسلوب میں لکھتا تھا ابوالفتح کے ظاہر پر علی تھا اوسکے قصیدہ اور غزلوں  
شہور ہیں۔ یہ بیک شہریت اچھا اور عطا مال فضلا کے ہی نہ  
من فاته الخط و الخطا الغنی  
فذلک و الکلب فی حال سواہ  
و میان شہر عجم کی سفر میں گیا اطہار لا عز دین اللہ کی مدح کا غالب طبع میں ہی  
کہ وہ مصری میں فوت ہوا وفات اوسکے ساتویں رجب ۳۸۲ عجمی کو بطور ک  
نکالیا نے ہوئی

الصدر در

میں ابو منصور علی ابن الحسن بن الفضل شہر بصرہ خیر ویر شاعر شہور  
اوسکی شہریت عجم پاکیرہ مضمون اچھے ڈھنگ کی ہوتے تھے جو کاسا دیوان  
شعر کا اوسکا ہی وہ دیوان بہت لطیف ہی یہ اوسکی شہرین سے  
لہ اناک ان صل الشباب و انما  
شعر الفتنی اذ اذ اذ دی  
جنت علی اناہ الاعیاد  
ایک نوڈی سیاہ رنگ کی تعریف میں یہ شعر اوسنے کہ میں سے  
علقتہا سوداء منصقو

## چہٹی صدی کی شاعر

ما انكسف البدر على غما وفودہ الا ليحكيها  
 لاجلها الا زمان او قاتلها مورخات بليليا لها  
 اسکو صر اسواسطی کہتے ہیں کہ اسکی باپ کا نام صریح بربخل اور خشت کی مشہور ہو گیا  
 تھا جب کہ دنیا اسکا ہی تابع اوسیکا ہوا اور شعر اچھے کہنے لگا اسکو صر در کہنے لگے  
 اپنی وقت کی شعراء کی جوین بیت کی میں چنانچہ جعفر مسعود معروف بنام بیاضی شاعر مشہور  
 کی حقین یہ کہہا ہی سے

لان لقلب الناس قد ما ابا کا وسقوة من شعة صر بعا  
 فانك تنفر ما صرة عقوقا لا وتسميه شعرا

کیا انصاف کیا ہی اس جو میں شجاعت الیہ ہی جائے ۔ شعر اسکی بہت نادر ہیں  
 ناہ صفر شہم جری میں وفات پائی باعث اسکی موت کا یہ ہوا تھا کہ لوگوں نے  
 ایک کرٹا شیر کی بکڑی کے واسطی کہو در کٹنی سی خراسان کی راہ پر ڈانٹ کہا  
 تھا یہ نہ اوسین جا پڑا کرتے ہی فوراً مر گیا پیدائش اسکی قبل شہم جری کی جو بی  
 تھے اسجائی تمام ہوئی پانچویں صدی اب چہٹی صدی شروع ہوتی ہی انشا اللہ لکھا  
 حصہ چہٹا

## صدی چہٹی

واضح ہو کہ چہٹی صدی میں بہت شاعر نامور گزری ہیں لیکن جنکی تاریخ وفات ہمکو  
 معلوم ہی اوسین لوگوں کا حال ہم اس کتاب میں لکھتے ہیں اور جو لوگوں کا زیادہ سہی ہو

## شہر زوری

ابوالفضل ابن ابو محمد بن عبد اللہ بن احمد قاسم شہر زوری لقب بلق کمال الدین قسطن  
 ہی مشہور شخصیت اویس کمال اور فاضل ہا تھا پیدائش اسکی شہر زوری میں درمیان سوسل



## چھی صد کی شاعر

۲۹۹

ہوئی اوسکی شہرت ایسی ہزاروں سے روز جرات چھ محرم الحرام شہر مری میں دریا  
 و شوق کی موافق بیان مصنف ارجح شہیم کی وفات پائی شعرا و سکی سید میں سے  
 ولقد اتيتك والحق مر رواكدا والفرح والفرح في ضمير المشرق  
 وركبت ملاحواك كل عطية شوقا اليك لعلنا ان نلتقي

## ابن الدمان

ابو الفرج عبد الله بن محمد بن علی ابن علی معروف بام ابن دمان موصلی کی اوسکو محض سے  
 کہتے ہیں وہ نقیبہ شافعی تھا اوسکی اخلاق کی بہت تعریف ہی ابن دمان کا کہتا ہے کہ وہ نقیبہ  
 اور فاضل اور ادیب اور شاعر الیہا کہ اوسکی شہرت لطیف ہوتے تھے ڈالنا مضمون  
 اوسکو خوب آتا تھا مطلب ہی اچھی طرح پر بیان کرتا تھا مگر شعر گوئی اوسپر غالب ہی آئی تھی  
 چہاں سا اوسکا مشہور ہی مگر سب شعرا و سکی جدید ہیں وہ بہ شدہ موصلی کا ہی جت تک ہو کر  
 مخلص ہو گیا اوسوقت اوسنے ارادہ کیا اوسوقت اوسنے ارادہ کیا کہ صلیح بن رزیک عالم  
 مصر کی خدمت میں جاؤں لیکن جو رو کو ساتھ لیجانی کے طاقت نہ کہتا تھا اسلئے اوسنی بہ  
 شعر شریف ضیاء الدین ابو عبد الله زید بن محمد بن محمد بن عبد الله حسینی نقیبہ ملو میں کے  
 اس موصلی میں لکھنے بھیجے وہ یہہ میں سے

و ذات شجوا سال البین عمر تھا کانت تو مل بالتفنیہ اما کی  
 لجت فلما راتنی لا اصیح لولا یکت فاقح قلبی خفنا الباک کی  
 قالت وقد رأت الاحال محمدا والیین قد جمع المشکوة والشاک کی  
 من لی اذا غمت فی ذالحل قلت لیا الله وابن عبید الله مولا کی

لا تجزعی بانحاس الغیت عنک فقد سالت خود اللی باجود منک کی  
 جب یہ شعر شریف مذکور نے سنے حکم دیا کہ اوسکی جو رو کی حریں اور انجیل کی خبر لو کہ  
 کیا

## چھٹی صدی کی شاعر

۱۰۹

ناتواہ رہی خبر گیری میں کرونگا بعد از ان جب اوسکی خاطر جمع ہو گئی مگر گویا وہ ان مصالح بن  
زرینک کی طرح کی اس قصیدہ کی کہ جکا اول پہری سے

اما کفالك تلا في في تلا فيكا ولست تنقر ان فرط حببكا

اوسنے اچھا انعام دیا بعد از ان پہر وہ شہر حص کا عرس ہوا اوسجائی اقامت کی  
سیدو سطلی اس شہر کی طرف منسوب ہی عماد کاتب درمیان مریدہ کی کہتا ہی کہ سلطان

صلاح الدین یوسف بن ایوب رح فی شہر حص کی باہر آیا اور ڈیر کیا ہماری پسر اور  
الفرج مذکور آیا اوسکو فی سلطان صلاح الدین کی روپر دیا کہ گنا کہ اسی خداوند یہ

تقصیر ہی قصیدہ کافیہ میں ابن زریک کی حنین یہ شعر کہتا ہی سے

امدح الترك ابغى الفضل عندكم والشعر ما نال عند الترك عندكم

سلطان مذکور نے ہنسر انعام دیا۔ بعد از ان سلطان صلاح الدین کی قصیدہ عینہ سی

رح کی جکی یہ شعر میں سے

قل للجيلة بالسلام تورعاً وكيف استجبت دعي ولتتويع

دعوت ان تعلی بعام قابل هیہات ان ابغی الی ان ترجی

ابن حلکان کہتا ہی کہ شہر حص میں درمیان اہ مشبان سے ہجری کی فوت ہوا ساتھ سکا

ہو کر مرا

## الشرف عماد الدین

یہ شخص مذکور برا سخی رئیس صاحب فضیلت اور ملک حصایا تھا اوسنے بکر حماد الدین کاتب

درمیان خبر دہ کی کیا ہی اور بہت تعریف کی ہی اور کیا ہی کہ بنو بعد از ان چند گیت شعر کی

سے تھے وہ شعر حسن شریف عبد اللہ کی طرف لگو کر منسوب کرتے ہیں از انجا یہ شعر

يا ناه الوادي التي سفلت دمي لجا ظيلا بل يا فتاة الاخضر

## چہٹی صدی کے شاعر

لی ان ابنت الیک ما لقاہ من  
 کیف السبیل لی تناول حاجۃ  
 الیہوئی وعلیک ان لا تسعی  
 قصرت یدی عنہا کف  
 درمیان شہر حول کی سستہ میں فوت ہوا  
 الرفا

محمد بن غالب مشہور بنام رفا اندلسی اصافی شاعر شہر مدنی و دایچی حیدرآباد میں ہے۔ ایک لڑکا تھو کہ انکھوں کے نکا کر دیتے شکل انی بنا کر اسکی سائینے لہو را کرتا تھا اور واقع میں روتا کہیہ نہ تھا اسنے یہ شعر اسکی واسطے کہے تھے  
 غدیری من خذلان بیکی کا یۃ  
 واصلعہ فایجادہ صغیر  
 یبل ماتی و صبرتیہ بریقہ  
 و یحکی البکا عدا کیا البسم الزہر  
 دیوہم ان الدنبح بل حفونہ  
 و ہبل عصرت یومام الخیر  
 یہ شعر بھی اسکی ہیں۔

و مہفہف کا الغصن لا انا  
 اصغی بنیام وقد تکل خندا  
 تحید البایف عند لقائہ  
 عنرفا قلت الورد رش عیانہ  
 اہ رمضان شہر میں درمیان شہر القہ کی فوت ہوا۔ رمضان میں صوبہ طرف رمضان کا  
 جو کہ ایک چوڑا شہر اندلس کا ہی

## ابن الحنیط

ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن علی بن یحییٰ بن حیدر قشیری معروف بہ بیت بن الحنیط شاعر دمشق و دمشقی تھا اسکی شعرا و عبادت روز و رات ہی ہوتے تھے بہت شہر و میں پہا اور لوگوں کا بیج کی پہر بلا د عجم میں آبا و امان اگر نوح لوگوں کی کی ایک دفعہ علی بن کیا بہت تنگ خیال تھا اسکو قدرت کسی شئی کی نہ تھی لاچار ہو کر ابن حنیط نے کور کی پہن میں دو ٹوٹ کر کہی

## پہلی صدی کی شاعر

سبق عندي ما يباع بحبہ  
 وكفاك عني منظري عن مخبري  
 عن ان يباع واين اين المشتري  
 لا بقیہ ماء جا صنتہا  
 ابن جوس فی دیکر کہہا کہ اگر کہتا و انت نعم الشعر ہا ہوتا ہوا یہ اصطلاح ہجائی این این المشتري  
 کی دی اور حاجت اوسکی شعرون کی ذکر کر نیکی ہین کیونکہ دیوان اوسکا مشہور ہی ہوا  
 اوسکی در بیان شہ جری کی دمشق میں ہوئی گیا روین تاریخ رمضان ششم ہجری ہین  
 در بیان دمشق کی فوت ہوا بعضی کہتے ہین کہ ستر دین رمضان کو فوت ہوا قول اول

اصح ہی

## جال الملک

علی ابن افرح شاعر مشہور ہی یہ شاعر بہت ماہر اور ظریف خوشن اسلوب شاعر ہوا  
 ہاجی تھا خلفاء کی اسے بہت مدح کی ہی بہت شہر و مین ہوا ہی بڑی بڑی سردار و  
 ملاقات کی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکا دیوان دیکھا ہی متوسط ہی نہ بڑا ہی نہ چھوٹا  
 یہ دیوان آپ جمع کیا ہی اور خطبہ ہی اپنی آپ ہی اوسکا لکھا ہی یہ مین شعر اوسکی شعر مانی  
 رحومین ہین سے

استغفر الله من نظم القريض فقد  
 اقلعت عنه نألى فيه من ادب  
 اذ لست انغلك من نظمه اذ افرغ  
 امسا يغض عندي لذة الادب  
 اذ اصدقت بهج الناس فتمهر  
 وان مدحت حيث الله من كذب  
 در بیان نہ یاسنہ یاسنہ ہجری مین فوت ہوا اوسکی بہت اچھی اچھی شعر ہین

## ابو الحسن بصری

اسد اللہ بن سنان ابن سلیمان ابو الحسن بصری اسماعیلی باطنی مدعی خلافت اور حاکم چند  
 قلعجات اسماعلیہ کا تھا۔ ذہنی کہتا ہی کہ یہ شخص ادیب اور متفکر اور عالم علم طلسم کا

## چہٹی صدی کی شاعر

اخباری اور شاعر شیطان انسانوں میں تھا اور کسی حال میں پانچ روزی در بیان تاریخ کر  
 پڑھیں تفسیر کیف میں در بیان مجرم شہید مجری کی فوت ہوا اور کسی شہر وہ جو اس نے ملک امر  
 جلال الدین یوسف ابن ایوب کی حنین کہنے سے یہ میں سے  
 یا للرجال لا تمہال مقصعہ ما مرقط علی قلبی توقعہ  
 یا الذی یفراغ السیف ہدنا لا تاقام مصرع حینی حینی نصرہ  
 قام اللہام لی البانی یہد دلہ واستقرحت باسم اللہ واضعہ  
 ومن لیدم لا فعا باصبعہ فہو العلیہ بما یلقا اصبعہ

## الحراچی

محمد بن عبد اللہ بن عباس ابن عبد الحمید ابو عبد اللہ حراچی او سنے حدیث کی بہی ہوا  
 کی بن بیت لطیف و طرف آدمی تھا او سنے ایک کتاب سنی وحیدہ لادیا تیغ کی ری ابن جوزی  
 کہنا ہی کہ او سنے ایک روز مینی ملاک کی بہت دیر تک تیار رہا آخر کو لا چار ہو کر مینی کہا کہ بہت  
 دیر ہوئی اب میں جاتا ہوں او سنے یہ شعر اپنی میری سائے پڑھی سے  
 لئن سمیت ابرا ما وثقلا زیارتہ رقت بہن قدری  
 فاما رمت الا حبل و دہیے ولا ثقلت الا ظہر شکری  
 کسی ہننے شہید مجری میں فوت ہوا

## الابلہ

ابو عبد اللہ محمد بن بختیار معروف بنام ابلہ شاعر بغدادی ہی وہ او سنے کل اور طرف  
 اور بالاک آدمی ہی لشکر میں کہا گیا اس کہنا نا کر تا تھا اور کسی شعر بہت اچھی شہر میں  
 دیوان اس کا کو کون کی پاس موجود ہی ایک اور سکو سب فزاد کا کی باعتبار مقصود کی  
 کہ جس نے نہ نام نہ کی بکا غز کہنا کرتے تھے کیونکہ کتاب کشف الحان فی وصف الحال میں

## چہتی صدیکی شاعر

۲۶۳

شیخ صلاح الدین صفدی نے کہا ہے کہ آئندہ اسکو بسبب فروغ و کاؤر عقلمندی کی کہا کریتے  
ہے۔ ایک نوڈی کو وہ چاکر کرنا تھا ایک روز اسکی گھر کیا گھر میں نہ پایا اسکی دروازہ  
پر یہ شعر لکھا گیا ہے

دارك يا بذر الدجى جنہ      بغیر ہا نفسی ما تلتحقا  
وقد روي في خبر انہ      اكثر اهل الجنة البلاء  
زہبی نے کتاب عبرت میں کہا ہے کہ یہ شخص مذکور جادی الاخر ششہ ہجری میں فوت ہوا

## عماد کا تب

دیر د علامہ عصر ابو عبد اللہ محمد ابن محمد حاد بن محمد چہہا فی معروف کینت ابن اخی العزیز  
زہبی کہتا ہے کہ در بیان ششہ کی اصحابان میں پیدا ہوا فقہ اذ میں علم فقہ ابن زرار  
پڑا علم فقہ اور علم خلاف۔ اور عربہ میں بہت مہارت پیدا کی۔ اور علی بن الصباع  
سی حدیث کی سماعت کی بعد ازاں الشاکل طرف توجہ کر کے خطوط اور مراسلات و نظم کہنے  
میں استعداد معقول بہرہ ہو نچائی اسباب میں وہ فوقیت حاصل کی کہ کوئی اسکی زبان  
میں ایسے لکھا نہ کہتا تھا بعد ششہ ہجری کی دمشق میں آیا میر منشی مقرر ہوا اسکی  
نظم و شریعہ تمام سلطنت کو رونق حاصل ہو گئی اور اوسے بہی بہت ترقی حاصل  
صلاح الدین کی خاندان میں بڑا مرتبہ اوسکا ہوا بعد ازاں اوسے کتب ادبیہ تصنیف کیں  
اول تاریخ اہل رمضان ششہ ہجری میں فوت ہوا قبرستان صوفیہ میں مدفون ہوا اسکی  
تصنیف سی خرید ہی حسین اکثر شریک کا لکھا ہے۔ اور ایک کتاب برق سامی اوسین ملک  
عادل طاری سلطان الدین کی معین ہو شروع رجب ششہ ہجری میں قصیدہ لکھے ہیں  
کی یہ شعر ہیں

لؤلؤ جسد بالروح قال حبیبہ      مات الحب من الساج نصیبہ

چشمی صمدی شاعر

ما شمع ذو کلف علی احیایه <sup>۲۶۴</sup>  
بالروح الا فانه مطلوبه  
انقر عدد قمر من ذوقی حکمر  
ما کان اسعد من بعد ذوبه

علی ابن نعیم

علی ابن نعیم بن عبد الرحمن العار شکوری معروف با بن مرین اسکاذکر شیخاوی فی غرر مرین  
کیا بی و در کتشی که بعد ایک قرن کی تپوڑی بی عرصه بعد و پیدا هوا او نظم لکینه کا او کو  
مشوق هوا جو کتشتا تها سوا نظم کی او کچھ نہ بہا تها بہر دو شعر او کی میں سے

اقول نطیقة سلکت فوادی طوال الدهر وھی به مقیمة  
قتلت الصب بالهجران قالت اتقتل یا یحفا وانا سلمیة  
اسکی شعر بہت مشہور میں شروع ماہ رمضان ۹۷۰ ہجری میں سناسی بر گل سرگودھا

ابو اسحاق

ابو نعیم بن ابی الفتح بن عبد اللہ بن خواجه اندلسی شاعری اسکاذکر ابن سامی نے  
در میان ذخیرہ کر کی بہت تعریف او کی کی ہی اور کہا ہی کہ وہ اندلس کا شرق میں  
رمہا تها او کا ایک دیوان شعر کا بہت اچھا ہی پیدا ہوا او کی میں سے

وعشی النس اضجعنی لشوقاً فیہ تمہد مضجعی وتلدیث  
خلعت علی بہ الاراکہ ظالمیة والغصن یصغی والحمام یحدث  
والشمس تبیح للغرب ویرغیہ والرعد یرقی والغمامہ ینفث

کہ

اقوی محل من مشایک اهل فوقت اندبنا سما عاقبا  
مثل العذار یمالک تو باد اترنا واسودت الخیلان فیہ انا قبا

ابو اسحاق مذکور خبر پرہ شعر میں جو مضامین سنے ہی ملا اندلس کی تعلقات میں

۲۶۰  
واقعہ ہجری ۱۰۳۳ء بمطابق ۱۶۲۳ء  
چوتھی ماہ شوال روز یکشنبہ کو فوت ہوا

### القرنی

ابو اسحاق بن ابراہیم بن یحییٰ بن عثمان بن محمد کلبی اشہمی ہی ابن بخاری تاریخ بغداد  
میں لکھا ہے کہ ابراہیم مذکور شاعر شہرہور ہے۔ حافظ ابن عساکر نے بھی تاریخ دمشق  
میں اسکا حال لکھا ہے وہ کہتا ہے کہ شاعر مذکور نے دمشق میں داخل ہو کر علم فقہ نصر  
مقدس سے ۱۰۳۰ھ میں سیکھا اور بغداد میں داخل ہو کر مدرسہ نظامیہ میں بہت برس  
اقامت کی وہاں مرثیہ اور مدح مدرسین وغیرہ کی بہت کی ہے۔ پھر خراسان میں آیا  
وہاں کی سرداروں کی مدح کی اس سبب سے بہت جانی براؤ کا شعر پھیل گیا چند قطعی  
اسکی لکھ کر اور تعریف کے کی کلام نکالی۔ شاعر مذکور کا ایک ایک دیوان شعر کا ہی آپ  
اوپنے جمع کیا ہے اور خطبہ میں بیان کیا ہے کہ ایک ہزار شعر اس میں موجود ہے۔ اور عباد  
کاتب اسکی حال میں یہ لکھتا ہے کہ اوپنے بہت ملکوں کا سفر کیا گرد و نواح خراسان  
پہر اگر ان میں گیا بہت لوگوں سے ملاقات کی ناصر الدین کریم بن علاؤ الدین کرمان  
کی مدح قصیدہ انیسویں کی حسین کا یہ ایک شعر ہے

حلما من لا یام ملا انظیفہ  
کما حل العطر الکثیر العصا نیا

اور چوٹی ہوئی رات کی میں یہ شعر بہت لطیف ہے  
ولیل رجوان یدب عذارہ  
فما خط حتی اذا صار الفجر شائبا  
یہ قصیدہ بہت برائی اسکی قصیدہ بہت اچھی اور مادر میں از انجملہ یہ شعر ایک قصیدہ

بہت خوب ہے

ود السلام عداۃ البین بالفرغ

اشارۃ ملک تغیننی و احسن ما



## چھٹی صدی کی شاعر

جتنی اذا طاح عنها المطر من شمس  
ولخل بالظلم عقد التلك في الظلم  
تسخت فاضاء الليل فالتقطت  
حيات مستان في صبح منظر

غزنی مذکور در میان غره جو ایک بحر شام کی کنارہ پر افعال طین سے واقع ہے اور میں اتم  
میدنی صلح کی قبر میں پیدا ہوا اسکے مین او سکی پیدائش ہوئی اور اسکے بحر میں درمیان ہو  
اور پنج کی جو کہ بلاد خراسان ہی فوت ہوا وہاں سے او سکا آتوٹ لاکر بلخ میں دفن کیا  
۔ وقت وفات کہ شبہ خمس کہتا تھا کہ میں سب سے بڑی حضرت کا خدایا امید دار ہوں ایک  
یہ کہ میں ہم وطن امام شافعی کا ہوں۔ دوسری یہ میں پرانا اور دہما استاد ہوں۔  
تیسری یہ کہ او سکی بخشش کا امید دار ہوں۔ قول ہولف میری نزدیک دو دہلیں کہ  
بیجا یہ میں البتہ تیسری جو صرف امید داری کی ہلک موجب حضرت ہی

## ابن خازن

ابو الفضل احمد بن محمد بن الفضل بن عبد الحائق معروف کہتے ابن خازن کاتب اور  
شاعر دیوبند ہی تھے اور مین پیدا ہوا او سی شہر مین وفات پائی شبہ خمس فاضل الہ  
بڑی قسمت والا انہی زار کا کیا تہا وہ باب الواقع نصر الہ کاتب شہور کای او  
تہا ان کی بہت تسنی لکھی ہیں وہ تسنی لوگوں کے پاس موجود ہیں اپنی باپ کی بھی  
اویسے شرح کر کی ترتیب دیوان کی وہ بہت اچھی شرح مین از اکملہ میں شرح مین سے  
من لیتقر خیر من لا ومن یزغ  
انظر الی الالف استقام ففاته  
یختص بالاعصاب والفکات  
عجم وفانہ اعوجاج الثوب

## ولہ المینا

من لی باسم حجنوہ بمنزلہ  
فی لونہ والقدر والجلال  
من رامہ فلیدرع صبرا  
علی طرف السنان وطرف الوینا

راح الصبی نشینہ لاریج الصبا  
طوف کطرف جامع صریح متی  
سکران فی من حبہ سکران  
ارسلت فضل عنانہ عنا فی  
سینہ او سکی مضامین نیک سی پرین او سی ماہ صفر ۱۱۸۰ ہجری میں وفات پائی  
عمر او سکی سینا لیس برس کی تھی حافظ ابن جوزی اپنی کتاب منتظم میں لکھتا ہے کہ ۱۱۸۰ ہجری  
میں وہ فوت ہوا

### ابوبکر احمد

ابوبکر احمد بن محمد بن حسین ارجانی لقب بلقب ناصح الدین قاضی تشر اور لشکر مکرمل تھا  
او سکی شعر بہت نادر اور خوب ہوتی تھے عباد کاتب اصحاب کی کتاب خریدہ میں او سکا  
ذکر یہ کیا ہے کہ ارجانی مذکور عنفوان شباب میں دیر بیان مدرس نظام الملک کے مہض  
میں تھا اور شعر کہتا او سنے آخر وقت عہد نظام الملک میں اختیار کیا شاید کہ وہ  
سال حسین او سنے شعر کوئی کی غنیت کی شہ ۱۱۸۰ ہجری اور او پر چون آخر عہد نظام  
الملک تک یعنی ۱۱۸۰ ہجری تک او سکو شوق را وہ عہدہ قضات پر در بیان لشکر مکرمل کے  
دور بہاد و جذبہ بیگ نبٹ اور بڑا شریف تھا شراہ کی بیت میں وہ دیوان جو اس کا صحیح ہوا  
دسواں حصہ ہی او سکی اشعار میں یہ نہیں ہے۔ پیدائش او سکی ارجان میں ہوئی۔  
مقام او سکی دود و باش کا تشری۔ یہ شعر او سکی دیوان سی ابن خلیکان فی نقل کی  
ہی جو کہ جاتی ہیں۔

من النوائب انت  
فی مثل هذا الشغل نائت  
ومن العجائب انت  
صدرا علی ہذا العجائب  
چونکہ وہ فقیہ تھا اور شریعی کہتا تھا اس لیے اپنی تعریف اور بیان او صاف کرتا ہی ہے  
انا اشعر الفقہاء غیر هذا فاع  
فی العصر اوانا افقہ الشعراء

چشمی صمدی شاعر

مشرق اذا ما قلت دونه الودی  
کا الصوت فی ظلال الجبال اذا غلا

یا طبع لا یشکف الا لقا  
للمع حاج تجاوب لاصدا

عنه ایضا

شاو ووالک اذا نابتک نابت  
والعین تنظر منها ما دانا فی

یوما وان کنت من اهل اللول  
ولا تری نفسها الا بمیقات

اوسکا ایک دیوان ہی ہے یہ پیش اور یکی در بیان شکر سحر کی کہ - اور ذات مادی پر شکر  
در بیان شکر کی بات شکر کرم کی جوئی

ابن منیر

ابو الحسن احمد بن منیر احمد بن یحییٰ طرابلسی نقیب اوسکا مذهب الدین ہی شیعہ تھے مگر وہ  
اور شاعر مشہور اپنی وقت کا تھا صاحب دیوان ہی۔ سکا باب قرین از دیوان طرابلس  
گلابا کر کا تھا جب یہ پیدا ہوا اسکو قرآن حفظ کر دیا اور علم لغت سکھایا اور ادب پڑایا  
اور شکر مینا اوسنے سیکھا پڑوہ دمشق میں جا کر رہا مگر یہ شخص عقیدہ رفض کا رکھتا  
تھا جو بہت عجاہ کی کر کا تھا زبان اوسکی بہت گندی تھی جب یہ اوصاف اوسکی  
مشہور رہی پوری بن اناکب طغتنکین حاکم دمشق نے اوسکو قید کیا پھر بعد مدت کی  
ارادہ کیا کہ زبان اوسکی کاٹ ڈالوں تو گوئی تھا اوسکی واسطے منظوم ہے چنانچہ اوسنے  
ان لیا اور اس حرکت سے باز رہا۔ در بیان اوسکی اور در بیان ابو عبد اللہ بن نصر  
بن صغیر معروف کہنت ابن قیسرانی کی کلمات اور مباحثات جیسی کہ برابر کی یاد دہن ہوا  
کرتی ہیں چل رہے تھے یہ اور سکی شرا یک عقیدہ کی من سے

فی منزلنا لخدم ان یترجک

واذا الکفر ذای الجول تزییل

فی طلب الکمال فاجر متفلا

کالبد لما ان تضال حد

سقاها لحماً ان رضيت لشرب  
سرق و رزق الله قدماً المالك  
ساهمت عليك فرعيتك قاعداً  
افلا نليت بهن ناصية الفدا

والله اعلم

انكزت مقبلته سفك دق  
دعلا وجته فاعترفت  
لا تالوا خاله في حذو  
قطرة من دم جفني نطفت  
ذاك من نار فادى حذو  
فيه ساخت وانطفت فطفت

اشعار او سکی بہت لطیف اور ب سی بہترین پیدائش او سکی شہ جری میں در بیان  
طالعہ میں کی ہوئی بد وفات او سکی ماہ جادی الاخرہ شہ جری میں ہوئی قبر او سکی  
جیل جوشن ایک پہاڑی او سکی شہید میں ہی ابن خلکان کہتا ہے کہ میں نے او سکی گریہ سن کر  
بکھی ہوئی دیکھی میں سے

من دار قبري فليكن مقوقنا  
ان الذي القاء يلقاه  
فيرحم الله من دارني  
وقال لي يرحم الله

### قاضی رشید

قاضی رشید ابو الحسن احمد بن قاضی رشید ابو الحسن قاضی رشید ابو اسحاق ابراہیم بن  
بن حسین بن زبیر عسائی سہیلی فاضل اور عالم اور رئیس آدی تھا اور سینے ایک کتاب الخزان  
اور ریاض الاذکار تصنیف کی ہے اس کتاب میں بہت فضلاء اور ادباء کا حال لکھا ہے۔  
ایک دیوان بھی او سکا ہے وہ در بیان قاصرہ کی شہ جری ماہ رجب میں فوت ہوا  
او سکی بدن کا چہرہ سیاہ تھا اپنی زلف میں عم ہند سے اور ریاضی اور علم شرعی میں اور  
ادب اور شعر گوئی میں اپنا نظیر نہ کہتا تھا یہ نہ او سکی شعر میں سے  
حلت لدي الزايا بل حلت همتي  
وهل نصرت جلاء الصارم الذکر

۱۲۰  
 عیسیٰ فیثرتہ عن حسن شیختہ  
 صیرت الزمان وما یاقی من الغیر  
 لو کانت النبا والیا قوت محرقہ  
 کان یشتبه الیا قوت بالحرقہ  
 لا تغروق باطاری و قیمتہا  
 فاما ہی اصدا ف علی درہ  
 ولا تظن جفاء الخمر من معصہ  
 فالذنب فی ذالک محمول علی الضمیر

### ابوالصلت

ابنہ بن عبد العزیز بن ابی الصلت اندلسی دانی فاضل علوم ادبیہ اور عربیہ کاکہ ای  
 اویسے ایک کتاب سہمی حدیثہ اسلوب تہ الذہب پر تصنیف کی ہے فن حکمت جو مکہ میں  
 تھا اسلئے او بسکو ادیب حکیم کہا کرتے تھے علوم متقدمین جانتا تھا اندلس سے نقل  
 کر کے تورا اسکندریہ میں جابا تھا او سکی شعر میں  
 اذ کان اصلی من تراب کلاھا  
 بلا دی وکل العالمین اتا زلی  
 ولا یدی ان اسال العیش حاجتہ  
 تشق علی شمر الذی والغراب

### ولہ

وہ مفہم شریکت محاسن و جہ  
 ماحجہ فی الکاس من اویقہ  
 ففعلتھا من مقلتہ ولو نہا  
 من وجنتیہ و طعمھا من دیقہ  
 شعرا سکی بہت اچھی ہیں آخر وقت زندگی میں در بیان شہزادہ کی جا کرتا اسی شہزادہ  
 بروز دو شنبہ شہزادہ سال قیامہ و سون ماہ محرم کو فوت ہوا

### تقیہ

میر عورت والدہ علی کی مسماۃ تقیہ بی بی ابو الفرج غیث بن علی بن عبد السلام بن محمد بن  
 جعفر سہلی ارمنانہ کی صورت کی آبا و اجداد اس عورت کی رہنمائی و الاصول کی میں میر عورت  
 بڑی فاضلہ تھے اسکی شعرا و قصاید اور قطعی بہت اچھی ہیں - وہ حافظ ابو طاهر

## چہٹی صدی کی شاعر

امیرن محمد سلفی اصفہانی کی محبت میں دت مک نغرا سکندریہ میں ہی اویس نے اپنے اس عورت کا ذکر کیا ہے اور اپنی سہوا ت میں لکھا ہے کہ ایک روز میری گھر میں وہ آنی میری اونگھلی چاکری کا کٹی تھے اوس میں بے لہو کھٹے لگا ایک ٹوڈی نے جا بوسی اپنی اوڑھنی میں سی ایک کٹر اکٹر بکا جلدیسی ہوا کر کھنکو دیا اوس پر وہ کٹر اپنے بازو اسماۃ ثقیہہ بھی دیکھ رہی تھے اویس نے یہ شعر بنا کر فی البدیہہ پڑھی ہے

لَوْ جَدْتُ السَّبِيلَ جَدْتُ عَجْدِي عَوْضًا عَنْ خَارِ تِلْكَ الْوَلِيدَةِ

کیف لمان اقبل اليوم رجلا سَلَكْتُ دَهْرَهَا الطَّرِيقَ الْحَبِيدَةَ

سوار اوسکی اور بھی اوسکی شاربیت ابھی میں بد پیش اوسکی ماہ صغرتہ مجری میں دربان و شوق کی ہوئی۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ اپنے حلقہ نہ گھر کی انتہہ کا کھاسو ادیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ ماہ محرم سہ مذکور میں پیدا ہوئی اوایل ماہ شوال ششہ مجری میں فوت ہوئی

## ابو الیمون

ابو الیمون بنبارک ابن کامل بن علی ابن ثعلبہ بن نصر ابن مفعہ کتابی لقب بلقب سیف الدولہ علی بن سلطان صلاح الدین کی وقت اطوار میں سے تھا اور بڑا شاعر ماہر و لطیف تھا قلعہ شیرین دہرا ششہ مجری کی بد پیش اوسکی ہوئی اوسکی بہرہ و شتر میں سے

وَمَشَرْتُ لِيَجْلُ النَّاسُ قَتْلَهُمْ كَمَا اسْتَخْلَوْا دِمَ الْحَاجِّ فِي الْحَرَمِ  
اِذَا سَفَكْتَ دِمَامَهُمْ فَاسْفَكَتَ بِيَدَايَ مَزْمَةَ الْمَسْغُولِ غَيْرَ دَمِ

## ابن القوامی

ابو الفتح محمد بن عبید اللہ کاتب جوہری معروف کنت ابن القوامی باب اوسکا ابن غلام تھا اوسکا نام تشککن تھا اوسکے باپ نے اوسکا نام عبید اللہ رکھا اوسکی اشعار میں شیرین الفاظ اور زت و بارکی مضامین اور خوش الفاظی بہت ہی تمام جا نین اوسکی نظم مشہور ہے

## چشمی صمدی شاعر

اور یہ عراق پر اوسے حاصل کی اوایل چنے ترن میں در میان عراق کی پیدا ہوا اسی قسم کے  
ہفت کلمہ کر فوٹ ہوا اوسکی شعر یہ ہیں

لو سقی فیک لمشتاق اذا وقفنا      الا اذا كان زمان بیعتنا  
ونظیر غار بنا اولت واندھا      والظرف یکر من معناینا  
یا مان لا الموقی اوقت معالہ      لرعیف شوق الی سکانہ  
لو لاک ما احاجی نوح الخدام ولا      هغالی الشوق علویا اذا خطفا

تعاویذ ہی اسکو اسو اہلی کہتے ہیں کہ وہ تغویز بہت کہا کرتا تھا اور اسکا باب شعر اور جادو کیا  
کہ تھا اب اس معنای کہتا ہی کہ میں اوسے بوجہ کہ تو کہ پیدا ہوا تھا اوسے کہا کہ در میان  
میں کہ ہجرت کی کہ چھوڑا ہوا تھا

## ابن المعلم

بازندہ ہوا ابو الغنایم بن معلّم شاعر عراق کا ہی نام اسکا بیٹا فارس واسطی کا لقب لفظ  
دارین وہ بہت ایک بہت تھا یہی ایک شخص اوس شعر میں ہے جکا شعر مشہور ہو کر پھیل گیا  
تمام تر ایسے تو اس شعر میں ہی کہتے ہی کہ شعر غزل کہتا تھا اور یہ ہی ابن علکان کہتا ہی کہ یہی  
مشائخ بطایع یہ یہ سنائی کہ اس شخص کو غزلین اور قیروں کی جکو سید زعمی کی تقریر کے  
میں وہ گزرا کہا کرتے ہیں یاد میں چنانچہ یہ حالت ہے کہ کوئی غزل ایسی نہ ہوتی تھی جو شعر  
کہتا تھا اور وہ یاد نہ کرتے تھے اسکا بہت اعتقاد وہ غیر کیا کرتے تھے نہ در میان ابن معلّم  
کہ گوارا ابن تغویز کی ہجری و چل اور کہنے اور جو ہو اکتی تھے شاعر ہجری میں شاعر کو فوٹ  
ہو انوی برس یہ زیادہ عمر ایسی پیدا ہوا اسکی سترویں تاریخ جادو الاخر شبہ ہجری میں  
ہوئی تھے پرات یغم ایک گانوی اعمال ہر شعر میں در میان اسکی اور در میان  
واسطی کی شمس فریح کا مصلی وہ گانو اسکا وطن اور کن تھا یہاں تک کہ اسکا ہی سند

# چشمی کی شاعر

۱۰۳

والتی بانی یہ شعر اوس کے ہیں

ما یزید العذال واللوا م  
امقلنا فی العوراد لا مقام  
مل الی زامنا فک الارجع الارجع  
حسننا ولا البشام البشام  
کیف یحی مغال الحب ولا تار  
فلا رکت المعانی کما قبل  
ولعمری ان الوقوف علی غیر  
دیار بها الحبيب حرام

## ابو علی

ابو علی حسن بن حسین بن عبد القد بن بندار بن ابراہیم الشافعی لقب بقیہ علم الدین فقیہ  
آدمی تھا مگر علم ادب اور شعر اوس پر غالب ہو گیا تھا اوس کی سب سے بہت ہی پائی اپنا  
وطن جوڑ کر موصل میں آ رہا تھا بغداد میں بہت آیا جا کر رہا تھا وزیر ابو الفطر اس پر میرہ  
اوس کا بہت اکرام اور اعزاز کیا کرتا تھا۔ عہد کا یہ ہے اوس کا ذکر در بیان خریدہ کی  
کیا ہی چند شعر اوس کی ذکر کرتے ہیں اور کہا ہی کہ سلطان صلاح الدین کی روح اوس کی نصیحت  
کہ حسین کی پیشہ مریں ہے

اروی المضمر معقود ابرائیک الفضا  
فسر واقعہ الدنیافانت بجا جری

میں نے یہاں یمن والی بیوی  
بشری لمن یحیا لک دنیا بشری

بیرہ شیراز کی درمیان شامہ جری کی ہوئی ماہ شعبان ۱۱۹۹ شہر جری میں درمیان موصل  
موت ہوا

## بارع

ابو عبد اللہ حسن بن محمد بن عبد الوہاب بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ بن قاسم



## چہٹی صدی کی شاعر

۲۷۴

بن حمید الدین سلیمان بن دہب وزیر عارفی - اولاد حضرت بن کعب بن عریظہ  
 بدوی مشہور بنام بارع شاعر مشہور اور دہبیدادی ہی وہ کوی اور  
 لغوی اور بقرنی اور بک نہت لوگوں کو اوسکی دانت ہی یاد ہے انھوں نے ان شریف  
 پڑتالی تھی وہ غازیان وزارت سی تھا کیونکہ دادا اوسکا قاسم نے وزارت خلیفہ  
 مقتدر اور خلیفہ مکتفی بعد اوسکی کی ہی رہی وہی قصیدے انھوں نے بنام ابن روی شاعر  
 دکھاتا تھا اور حمید الدین بک مقتدر کا وزیر تھا اور سلیمان ابن دہب کے وزیر  
 اوسکی شہرت اوسکی حال کے لکھنے سے عجیب تھی اور بارع مذکور بھی نصلا میں سے  
 گذرا ہی اوسکی تصنیفات بہت اچھی ہیں اور تعلیقات بہت یاد ہیں ایک لوان  
 شعر کا بھی بہت تھوڑی - درمیان اوسکی اور درمیان شریف ابو علی ہمارے کی نوکا  
 چوک رہا کرتے تھے کیونکہ وہ دو نور فقی اور ہم صحبت تھے ایک قصہ کا ذکر ہے کہ  
 بارع مذکور کسی امیر کی سرکار میں ملازم ہو کر حج کرنے گیا جب حج کر کے واپس  
 کئی دفع شریف مذکور اوسکے ملاقات کو گیا جب نہ پایا ایک ٹرائفیدہ خنکی امیر  
 اوسکی پس لکھ کر بھیجا اوس قصیدہ میں اگر خوش ہوتا تو ذکر کیا جاتا لیکن  
 صرف ایک شعر لکھا جاتا ہی وہ یہ ہے  
 یا ابن ودیع ابن منی دین دہی غیرت طوف الریاسۃ بعدی  
 جب بارع وہ قصیدہ پڑھا اور کہا جواب اوس جوان میں میں خوش ہی لیکن اول  
 شعر میں ہے

وصلت رفعة الشرف لا یبلی	خلت محل لقیاء عبدی
فتلتها باحلا وسہلا	فرا الصقعا بطرقی وحدی
لقد نصیب الحیام عنی انما	ظلت بالانصاب ادیشا الشید

## چہمی صد کی شاعر

بین حلو من القتاب و مر  
هو اولی به و هزل و حد  
و نحن علی من حیر جوم  
بکلام یکا و یخرق جدر  
بدعی اتنی حجت و قد داد  
مردار احاشا لا من قیج و رد  
فخرج ذاماً للریاسه و الحج  
این لی من جل انف و ضد  
فما د اعلمت بالله الی  
قد تنکرت و تغیر عهدی  
من ترانی ام عامل ام وزیر  
کامیر ام عارض الخیر

بر قصیدہ بہت بڑی ہے پیدائش اوسکی دسویں تاریخ ماہ صفر سنہ ۱۲۲۳ ہجری میں ہوئی بعد ازیں پید  
ہوا۔ بروز شنبہ شہر دین تاریخ جادی ۱۲۳۰ ہجری میں فوت ہوا  
آخر عمر میں اندام ہو گیا تھا

## العبد طغرائی

عبد خسر الکتاب ابو اسماعیل حسین بن علی بن محمد بن عبد الصمد لقب بقیب مویہ الدین اصفہانی  
مشہور نام طغرائی تھا بہت شخص بہت فضل اور علم اور لطافت طبع رکھتا تھا اپنی ہم عصر و بہتر نظم  
نماں میں وقت لیکتا تھا اور شہر ہی خوب لکھتا تھا۔ اسمعانی نے اوسکا ذکر کتاب الانساب  
میں کیا ہے بہت تعریف اوسکی لکھی ہے اور ایک قطعہ بھی اوسکی شعر و کلام لکھا ہے وہ کہتا ہے کہ شاعر  
شہر ہجری میں مقتول ہوا طغرائی کہہ کر کا دیو ان بہت اچھا ہے اچھی بھاریں ہے اوسکی ایک  
قصیدہ اوسکا لامیہ العجم شہر ہی بہت قصیدہ و دیباچہ اور کئی شہر ہجری میں لکھا تھا اسکی حال  
کو زمین بیان کر رہی اور زنا کا شکوہ بہت کیا ہے اوسکا اول بیہ ہے

اصالة الراي صاننتني عن الخطل  
و حلية الفضل زاننتني لدى العطل

یہ بہت بڑا قصیدہ ہے سائنہ شعر اس میں بہت ایک شعر میں بہت تھک کیفیت ہے اگر بڑا ہو تا  
تو اوسکا ذکر کیا جا نا مگر لوگوں کی پاس بہت موجود ہیں ایک شعر اوسکی یہ ہے

# جہتی صیدی شاعر

۲۷۶

یا قلب مالک والھوی فی من بعدہا طاب السلو واقصر العشا  
او ما بد اللک فی الامانة والا ولی ناز غنم کاس العذام افا ورا  
مرض الصیر وفتح والداء الذی تشکر لا یرجى له اراق  
وهذا فوق البرق والقلب الذی تطوی علیہ اضا لى خفاش

والہ ایما

اجا البکایا مقلتی فانی علی موعد اللبین لا شک واقع  
اذا جمع العشاق من عذر غدا فواجلت ان لوتعنی المدا مع

عہد کا تہی در میان کتاب نفرة الفرة اور نضرة الفطرة کی جو ایک نیا تاریخ دولت سلطنت کا  
یہ نین ہی ہو کر کیا ہی کہ طغرائی مذکور تمام استاد مشہور ہو گیا تھا انھوں نے سلطان محمود کو  
سلجوقی کا موصول بن دیر تھا ۔ جبکہ در میان محمود اور اسکی بیانی سلطان محمود کی تربیت  
مہمان کی ٹرائی ہوئی اور محمود کی فسخ پائی اول سب وزیر مذکور یعنی استاد و پوز و نا عمل  
وزیر محمود کا بڑا گیا سلطان محمود کی وزیر کو خبر کی گئی کہ مسعود کا وزیر گرفتار ہوا اور مسعود  
وزیر کا نام نظام الدین ابو طالب علی بن احمد بن عرب سمیری تھا سبھی شہاب احمد نے جو کہ  
اور وقت میں بطور ریاست منشی اصغر کی کار طغرائی کرتا تھا یہ عرض کی کہ یہ شخص محمد بن وزیر  
مذکور کا فری ۔ محمود کی وزیر نے حکم دیا کہ جو محمد بن اور مسعود قتل کر دو فوراً مسئول ہو جائیے  
اور سپہ راقہ میں غلام ہو اگر بدو نہ تھیں ہر ایک لوگ ہی سبب اسکی خوف کی کہتے کہ  
سکے کیونکہ وہ سبھی غلام تھے یہ واقع مشہور ہے عجمی میں ہوا ہے ۱۱۱۰ھ بیان کرتے ہیں  
یعنی مشہور ہے کہ عجمی میں ہر تقدیر اور اسکی عمر ساتھ ہو سکی تھی اور ایک شہری اور اسکی  
یہ وہ معلوم ہوتا ہی کہ ستاون برس کی عمر پائی اور اسکی سچے پیدا ہوا تھا جب اسکی یہ شہر کہا تھا  
نزد الصیر الذی والی علی کبری ۔ اقر علیی ولكن زاد فی فکری

## چشمی شاعر

سبح و خمسون لو مرت علی حجر لبان تاثیر فی ذلک الحجر  
گرچه بہن معلوم کہ بعد اسکی کہنے نزدیکی برس زندہ را۔ طغرائی او سکو کہنے میں جو طغرائی کہنے پر مہر  
ہو کہنے میں کہ روز شہید سخی حضرت امام مجری میں سلطان محمود کی وزیر کو قتل کیا او سکی ایک نظم  
کیونکہ اسنے اسکی آقا کو مردا یا تھا او سکا بدلا لیا

## حیص صیص

ابو الفراء بن سعد بنیامحمد کا وہ بیٹا سعد بن صفی بنیامی کا لقب بلقب شہاب الدین معروف نام حیص  
شاعر شہرہ پر ہی بہت شخص فقیہ شافعی مذہب تھا قاضی محمد بن عبد الکریم دران سی علم فقہ  
اوسے بڑا اور سبائل الخلاف میں ہی اوسنے کلام کئی میں الا علم ادب اور نظم بنانا او سکو  
بہت مرغوب تھا لیکن اس میں ہی بڑا رتبہ پیدا کیا الفاظ پاکیزہ مضامین مرغوب باہر تھا اور کیا  
رسالی بہت صحیح اور بلین میں حافظ ابو سعید معانی فی کتاب ذیل میں او سکا ذکر کیا ہی اور شریف  
بہت کی ہی وہ کہتا ہی کہ اویسے لوگوں نے بہت روایتیں سنے ہیں دیوان او سکا بڑا ہی اور  
رسالی بھی بیکے میں بہت لوگوں فی علم ادب سیکھا وہ اشعار عربیت جانتا تھا اور اخلاذ لغت  
کا بھی او سکو سب یاد تھا مگر کہتے ہیں کہ اس شخص کو غرور بہت ہی تین کنجی ہی رہتا تھا  
کسی سی بدون عربی کلام کی نہ بولتا تھا اور عربی ہی لباس پہنتا عربوں کی ہی طور پر کپور لٹکاتا  
عماد فی خزینہ میں ذکر کیا ہی کہ وہ شہید مجری میں فوت ہوا ابو القاسم بن فضل نے او سکی  
طرز و روش میں یہ شعر بنا کر او سکی پاس بھیجے

کرتادی و کمر طول طرطری      دک ما نیک شعرت من تسمیر  
تکل الثوب وافرط الخطل الیاس      و اشرب ما شرب بل الظلمیر  
لیس ذ اوجه من یضیف وکلا      یقری وکلا یدفع الا دی عن حیر

جب ابو الفراء نے یہ شعر سنے او کی جواب میں یہ شعر بنایے

# چھٹی صدی کی شاعر

۲۷۸

لا ترفع من عطر قد مران      كذبت مشاء اليه بالتعظيم  
فالشريف الكرم يفيض قدرا      بالقدي على الشريف الكرم  
ولع الحس بالعقول ربحي الحس      بتجنيها وبالقصير  
شيخ نصر الدین محلی شارف الصفا کہ جو کمال یک نقہ اور مہر قد اہل سنت و جماعت میں ہے  
گذرایی وہ کہتا ہی کہ ایک شب کو حضرت علی ابن ابیطالب ریح کو مینی خواب میں دیکھا میں کھا  
یا امیر المومنین جس دور میں مگر فتح کیا تھا اوس دور میں یہ کہتا تھا کہ جو کوئی ابو سفیان کی گھر میں آتا  
لیکا اور جاگرتے گا اور مگر اس ہو گئی تھی اونکی ساتھ یہ سلوک کیا اور اسکی فائدہ ان سے آپ کی مٹی لا  
حیدر کی ساتھ کیا سلوک کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ ان ارشاد کیا اگر کیا تو فی ابن صفی سے  
شعر نہیں ہے جو اسے اسی زمانہ میں بنایا میں مٹی کہا کہ میں ضرور سنو گا اس حال میں  
میری اگر کہل گئی میں اوسی وقت دور اسنا خیم میں کی گہرا یا اور سلوک کیا راجعہ مار لیا  
سب حال اسی کہہ کر بنایا وہ چرخ کر دینے لگا اور یہاں تک کہ یہ پوس ہو گیا اور کھنکھ  
جیسے یہ کہہ کہ آج ہی کی رات یہ شعر اللہ میں بنایا میں کسی کو اطلاع ان پر نہیں ہوئی  
وہ یہ میں ہے

ملکنا مکان العفو بنا بعب      فلما نلکنا سال بالدم الطبع  
وحللنا قتل الامیازی وظالما      قد ونا علی اسری نعف ونعف  
نحسبک هذا التقاوت بیننا      وكل اناء بالادی فیت

خیم میں اسکو ہوا طی کہتے ہیں کہ ایک روز اوسے لوگوں کو انصاف میں دیکھ کر یہ کہتا تھا  
کیہ یہ لوگ کس خیم میں ہیں پھر میں نے بھی لقب اسکا ہو گیا میں خیم کی شدت اور  
میں کی احتلاط میں غربت بولا کرتے ہیں کہ آدمی خیم میں بیٹھ رہی ہو میں ہی کا وہ  
اردو میں مشتعل ہی ہر روز چار سبب چھٹی تاریخ شعبان گذشتہ میں در میان بغداد کی صبح کی وقت



## چھٹی صدی کی شاعر

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو انفارات طلحہ بن زریک لقب بلقیہ ملک صالح وزیر مصر کا جو کہ مذہبی  
 خبیث مضامینات صورت مصر کا والی تھا۔ ایک روز ظافر بن ماحیل مقتول ہوا اور سوت بھلی کی طرف  
 سینے صالح سے مد طلب کی یہ کھا تھا کہ عباس اور اس کی بیٹی مصر کو جو دو نو متفقہ اس کے  
 قتل پر تھے سزا دے سکتی صالح مذکورہ قاتلہ کو کھپٹ گیا اور اس کی ہر اہر کے لوگ  
 بڑی شجاعت بہت کثرت سے تھے جب شہر کی پاس پہنچا اور بوقت عباس اور اس کا بیٹا شہر میں  
 پہنچ گئی ہر اہر اور دو نو کی مسامحہ بن مقدر ہی تھا کہ گورہ ہی اس قتل میں شریک تھا  
 اور صالح فی شہر میں گھس کر وزارت پر فضا پایا یہ حال ایام غازیہ میں گذر اور خود مستقل ہو کر  
 تعمیر بند و بست دولت کا کرنے لگا وہ اسیوں اور بروج الاول تسلیم جری میں وزیر ہوا  
 تھا فاضل اور دلاور آدمی بڑا سخی تھا۔ ابن فضل یہ بہت خوشی اور خوشی پیشانی سی  
 ملاقات کیا کرتا تھا شہر بہت جید کہتا تھا ابن خلکان کہتا ہے کہ فیہ اس کا دیوان دیکھا ہی  
 دو قصون میں ہی اس کی یہ شعر ہیں

عبد اوفینا الصد ولا عواض  
 کوزا یبنا اللہ فی احدانہ  
 فیاضہ کنابہ الا مراض  
 نفسی الی مات و لیس بحری ذکرہ

ولہ

مشیک قد نضابیح الشباب  
 وحل النبان فی وکی الغراب  
 تنام ومقلۃ الحدثان یقظی  
 ومانات النواب عنک ناب

وکیف بقا عمرک وہی کنز  
 وقد انقشت منہ بالاحباب

بعد وفات بانی خلیفہ فاری کی جیکہ عاصد نجاشی اس کی کئی نشین ہر اصالح مذکورہ اس طرح ہے  
 وزیر رہا بلکہ اور غرت اس کی بڑھ گئی۔ اور عاصد فی اس کی بیٹی سے اپنا نکاح کیا اور بیٹا

## چہٹی صدی کی شاعر

صالح کا اقتدار یہ تھا کہ عاصد اوسکی قید اور قبضہ میں ہو گیا آخر عاصد فی تنگ اگر یہ تہجوز کی  
 کہ کسی صورت سے صالح مذکور کو قتل کیا جائے چنانچہ اسنے اوسنے چند آدمیوں کو بھیجا کہ  
 گہرین چہار کہا کہ جس وقت صالح گہرین آدھی یا گہر سے باہر جاوے فوراً اوسکو قتل  
 کر ڈالنا چنانچہ وہ لوگ جو کین میں کہاں لگا کر بیٹھے تھے رات کو جاتے تھے کہ اوسپر حملہ  
 کریں اوسنے جلد کوڑ بند کر لیا اوس حال ہی اطلاع اوسکو نہ تھی اور نہ ان لوگوں کو غرض  
 صبح کو جب باہر نکلا اوسوقت اون لوگوں نے جالوف سے هجوم لاکر جہرمان مارین کئی  
 زخم شدیدی ایک زخم سر میں بھی آیا تھا مجروح ہو کر آواز دی اوسکی نوکر جا کر گہر میں آئی  
 دیکھا کہ آقا کا یہ حال ہوا اون لوگوں کو جنہوں نے اوسکو قتل کیا تھا سب کو مارا اور اوسکو  
 اوشاکر گہر میں لینگے وہاں تھوڑی عرصہ زندہ رہ کر فوت ہوا وہ دن دوشنبہ اور فیضان تارخ  
 رمضان سنہ ہجری کی تھے پیدائش سنہ ۱۱۰۰ ہجری میں ہوئی بعد اوسکی مرینے کے اوسکا  
 بیٹا محی الدین زریک بزرگ شنبہ یعنی دوسری روز انہی باب کی وفات کی وزیر مواب  
 اوسکو خلعت و زات ہوا اوسکا لقب عادل نامسر رکھا گیا صالح مذکور قابرہ میں دفن  
 ہوا پھر اوسکا بیٹا عادل وہاں سے لڑکھا کر اور جانی پر لنگیا قراؤہ گیری میں ایجا کر دفن  
 کیا اوس روز اوسکی تابوت کی ہمراہ سلطان عاصد تھا

## ابو المنصور

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو منصور غلام بن قاسم بن منصور بن عبد اللہ بن خلف بن عبد الغنی خدا  
 سکندری معروف حداد شاعر مشہور ہی وہ اچھی شعرا میں شمار کیا جاتا ہے اوسکا ایک یوں  
 بھی ہے شعرا و سکے بہت جدید مصرع والوں کی بہت شج او سینے کی یہ شہر شعرا و سکے بہت  
 لوکان بالصبر الجمیل ملاذہ  
 مانتع وابل دماہ ورداذہ  
 حتی دھی وقطعت افلاذہ  
 مانال جلیش الحب یغیر قلبہ



چندی صدیقی شاعر

لوریق فیہ مع العذام بقیتہ	لاوسیتش محتویہ جنادہ
من کان یرغب فی الشاکر فلیکن	ایمان الخندق المراض عیادہ
لا تخذ عنک بالفتور فائتہ	نظرونیق بقلیک استلذاذہ
یا ایہا الرشاء الذی من طرفہ	سہم الحب القلبی نقاذہ
و دیلوج بنیک من نظائہ	خمر یحول علیہ من نباذہ
وقناؤ ذاک العتد کیف تقیت	وسناک ذاک الخط ماقر لادہ
رفقا بجسمک لا یندوب فائتہ	لجشی بان یجفوع علیہ لادہ

یہ قصیدہ بہت بڑی ہے۔ اوسینے در بیان سر کی ماہ محرم ۱۲۸۵ ہجری میں وفات پائی  
 ابو محمد عبد اللہ

ابو محمد کنیت نام عبد اللہ بن محمد بن مبارک کاکر زار فی شترخی شاعر مشہر ہی پیر شاہ عوام  
 انظم وافر تباگر بنیب تہا او سکا ذکر صنف ظاہر عقبان اور ابن لبام فی ذخیرہ میں کرک  
 بہت تعریف او سکی کی ہی اورد ذکر کیا ہی کہ دلیل خبرن یہی آگیا کہ اتہا بے شقت اور محنت کی  
 کسی عالم کا او سکر کتاب بنیب ہوئی۔ اپنی حال میں یہ کہتا ہی سے

اما الوراقۃ فهو انکد حرنہ	اور اقوا وغارہا حروان
شبہت صاجہا بصاحبہ	نکوا العراۃ وجسمہا عریان

ولہ

ومعدن رقت حواشی حسنہ	وقلونا وعبدا علیہ رقای
لریکین عارضۃ السواد وادغیا	نفعت علیہ سوادہا الاحدا

کیری نکتہ الی ترکی کی زمین یہ کہی بنی

وسہ فوف البصر فی اطرافہ	قرا باطواق المحاسن یشرف
-------------------------	-------------------------

یغنی الی الحجات منه صعدۃ متعلق فیہا سناق از دقت

والہ

وصاحب لی کداء البطن صحتہ یونانی کو داد الذیہ للوای  
یثنی علی حبزہ اللہ صالحہ ثناء ہند علی روح بن زبائی  
یہ نزدیکی نعمان بن بشیر انصاری مصر کی ہی اور روح بن زبایہ خدای یا عبد الملک بن  
مروان کا تھا اوسنے اس عورت سے نکاح کیا تھا وہ اوسکا بہت اکرام اور غرا کر رہتا  
تھا۔ اوسکا ایک دیوان شعر کا ہی اکثر اوسین اچھی شعر ہیں اوسنے درمیان شائد  
بحری کی شہر مریمین جو جزیرہ اندلس کا ایک شہر ہی وفات پائی

### ابو محمد عبد اللہ

بن محمد بن سید بطلیوسی غوی عالم علم ادب اور لغات کا فاضل تھان دو فوعلون میں بہت  
خواب تھا۔ شہر غریب میں رہتا تھا اوسکی پاس آدمی آتے جاتے تھے علم پڑتے تھے  
وہ یہی اچھی طرح سے تسلیم کرتا تھا ثقہ آدمی تھا کتابیں بہت پڑھے اور فایہ مند اوسنے الیف  
کتاب میں از اجملہ ایک کتاب منکث ہی دو جلد و نہیں یہ کتاب بہت اچھی تالیف کی ہی عجیب و  
غریب باتیں اوسمیں لکھے ہوئی ہیں اور ایک کتاب الاقتصاد فی شرح ادب الکتاب  
اسمیں مطالب اور قصائد کا خوب بیان کیا ہی یہ کتاب شرح ابو العلاء صاحب دیوان  
حکما نام خود السقطہ کہلای بہت اچھی ہی اور ایک کتاب با پنج حروف کی بیان میں اوسنے  
تصنیف کی ہے۔ یعنی سین۔ اور صاد۔ اور ضاد۔ اور ظ۔ اور دال۔ انکی ہائیں  
کہی ہی اس کتاب میں عجیب اور غریب باتیں لکھے ہیں اور ایک کتاب الجمل فی شرح  
ابیات الجمل ہی۔ اور ایک کتاب التنبہ علی الکسب الموجه لا خلافا لامہ ہی اور ایک  
کتاب شرح مرطاک کی اوسکی تصنیف سی ہی ابن حکمان کہتا ہی کہ میں سنای کہ دیوان میں

# چشمی صید کی شاعر

۲۹۲  
ہی روئینے شرح کی ہی کر دیکھنے میں نہیں اسی حاصل کلام یہی ہے کہ جو کچھ روئینے تصنیف کیا ہی  
یا کلام کئی میں خالی جوت سے نہیں اوسکی نظم بیت یہی ہی از انجمن یہی قول ہی سے  
اخو العسحر حی خالد بعد موتہ  
و ذوالجول میت و هو مائت علی القبر  
واوصاله تحت التراب ویم  
نظن من الایام و هو غدر

درازی شب میں بیت تراوسکی میں

تری لیلنا ثابت نواصیه کبر  
کان اللیالی السبع فی الجوجیت  
کاشیت امر فی الجوز ورض بہار  
ولا فصل فیما بینہا لہزار  
پیدائش اوسکی شہر بحر میں  
دریان شہر طبرستان کی تھی جب کی تھی شہر طبرستان  
دریان شہر سید کی فوت ہوا

## ابو الحکم

ابن فلکان کہتا ہی کہ وہ ابو الحکم حبیب بن مظفر بن عبد ربیع بن محمد بن ابی حکیم راہب صوفی  
مغربی اصل اوسکی شہر بہرہ کہ جو ایک شہر اندلس کا ہی تھا اور بیان ہوا اور پیدائش اور  
بادین میں پائی۔ ابو شجاع محمد بن علی بن الدمان قرصی کہتا ہی کہ ابو الحکم مذکور  
دریان انداد کی اگر اقامت کی تو کون کو وہاں تعلیم دیتا رہا وہ علم ادب اور طب  
اور ہندسہ خوب جانتا تھا اور ایک شخص نے یہ بیان کیا ہی کہ وہ کائنات کی  
مازف ادب و حکمت تھا اور سکا دیوان بہت جید ہی اور سین ظرافت اور خوش  
طبعی بہرہ ہوش ہی۔ اور عاد کا تب فی در بیان خریدہ کی یہ کہتا ہی کہ ابو حکم مذکور  
طیب دار الشافعی لشکر سلطان محمود سلجوقی کا تھا اوسکی ہمراہ جو اسی خانہ آغا  
کچھ رہتا تھا کہ جالینس اوٹ لدا کرتے تھے جہاں خیمہ پڑا وہاں وہ پاروں کو  
دوا دیتا اور کھا حال دیکھتا اور یہ بھی کہا ہی کہ اوسکی تصنیف ہی ایک کتاب سیح الارضا

## چہٹی صدی کی شاعر

۲۸۵

لا اول الخلائق ہی جبرابو حکم نہ کور شام میں جا کر دمشق میں رہا اوسکی اخبارات اور جبری  
ظریفہ اوسمیں ذکر کی گئی ہیں ابن خلکان کہتا ہے کہ میں نے اوسکی دیوان میں دیکھا ہے  
کہ ابو الحسن احمد بن منیر طرابلسی نزدیک امراء بنی سقہ کی قلعہ شیرین تھا اور ایک  
شاعر در بیان دمشق کی ابو خوش نامی تھا اوسمیں اور ابو حکم میں بہت ملوث الفت  
و اتحاد تھا اوس ابو خوش نے ارادہ کیا کہ شیرین میں جا کر بنی سقہ کی طرح کردن  
اسلمی ابو حکم نہ کور سی الناس کی کہ ایک خط اپنا ابن منیر کی نام میری سفارش میں لکھے  
دو ابو حکم نے یہ شعر لکھ دیئے تھے

عوجل فیما یقول فان تجنلا  
القوم فتوقا به اذا وصل  
الروح من شرح حاله جملا  
ما ابصر الناس مثله رجا  
لا یتغنی عاقل به بدلا  
معترف انه من النقا  
واما بما سوا فلا  
ما یصد عنه فکت منه خلا  
والهون ورحب به اذا رجا  
وامرچ له من لسانك العسلا

ابا الحسین استمع مقال فتی  
هذا ابو الوحش جاء ممدوح  
وانزل علیہ من حسن شروک ما  
وغير القوم انت رجل  
لنوب عن وصفه شاملا  
وهو علی حقه به ابدا  
یت بالثلث الرقاعة والسف  
ان انت فاحتہ الخیر  
ضمہ ان حل حظہ الخسف  
رسقہ السحر ان طمرت مبه

پیدائش اوسکی شہسہ ہجری میں در بیان میں کی ہوئی ہے کہ ابن دیمشی نے اپنی ذیل میں  
بیان کیا ہے اور بروز چار و شبہ چوتھی ذیقعد شہسہ ہجری میں وفات پائی

ابو الفرج

# چہتی صدیقی شاعر

۲۴۹

ابن خلکان کہتا ہے ابو الفرج عبد الرحمن بن ابی الحسن بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن  
عبد اللہ بن حماد بن احمد بن محمد بن جعفر جویری بن عبد اللہ بن قاسم بن نصر بن  
قاسم بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن قاسم بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما  
شہور ہے وہ قرشی تھے مگر یہ فقید حبلی واعظ عظیم لقب جمال الدین حاطہ  
تھا اپنی زمانہ کا علامہ عصر اور امام وقت تھا علم حدیث اور وعظ و بند خوب عیار تھا  
چند فنون میں اوسے کتابیں تصنیف کی ہیں اور اچلہ زاد الکبیر علم لغت میں جاچکر  
یہ کتاب ہی اس میں اشیاء عجیبہ اور غریبہ ذکر کیں ہیں اور حدیث میں اوسکی تصانیف  
بے بہت ہیں۔ علم تاریخ میں کتاب منظم بہت بڑی ہے اور موضوعات خارجہ و  
داخلہ اس کتاب میں ہر ایک حدیث موضوع کا ذکر کیا ہے اور کتب مقبولہ اکثر ایک کتاب  
اور کتب تصنیف میں ہی یہ کتاب المعارف ابن فقید کی طور پر حاصل کام یہ ہے کہ اوسکی  
تصنیف ہی بہت کتابیں ہیں اور اپنی اہم سی اوسے بہت کتابیں لکھی ہیں۔ کہے ہیں کہ  
اوسے اون قوموں کے پروفٹری جیسے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھی تھے حج کر لکھی تھے  
اور نہ پروفٹری دیکھا ہو اہل عراق نے وقت یہ وہیت کر دی ہے کہ اس بڑا  
قلم ہی میری غسل کا بانی گرم کر کے غسل دینا چاہتا ہے کیا اوسکی اشعار بہت  
لطیف ہیں اہل بغداد کو ان شعر و نثر خطاب کرتا ہے  
عذیری من فتیہ بالعراق  
یرونی العجیب کلام الغریب  
میانہ فخران قندشہ بخیر  
وعذرہنر عند تو یجب  
وہ بہت اضر جوابات اور مزید گو آوی تھا اوسکی جوابات مجلس وعظ میں بہت مادی

قلی یومر الجفا قلب

وقول الغریب فلا یجوب

الی غیر حیرانہم تغلب

مفتیہ الی لا تطرب

ہوتی ہے کہ یہ کہ ایک دفعہ منبر پر بٹھا ہوا عطا لہر رہا تھا عید اومین درمیان شیعہ  
اور شیعوں کی بہرہ جگر اہوا کہ خلیفہ اول ابو بکر افضل ہے حضرت علیؓ یا حضرت  
علیؓ شیعہ کہتے تھے کہ حضرت علیؓ افضل ہے اور سنیہ کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر افضل  
تھے غرض کہ دو فرقوں کی آدمیوں نے یہ تجویز کی کہ جو ابو الفرج کہے وہ مانی  
گی وہ نوجا بنیہ تسلیم کر کے عین حالت عطا میں کہ وہ منبر پر بٹھا ہوا، جس کہ  
رہا تھا اور صد ہا آدمی سن رہی تھے یہ سوال کیا کہ آپؐ کی فضیلت دیتی ہیں یا حضرت  
ابو بکر افضل ہے یا حضرت علیؓ ابو الفرج نے یہ خیال کیا کہ جواب الیاد دیا جاتا تھا کہ وہ  
فرقی عیش رہیں یہ سوچ کر فوراً یہ کہا کہ افضل ان دونوں سے وہ جسکی اپنی جی اوسے  
یہ کہتے ہی منبری اتر کر اہوا کہ یہ پوچھنے نہ پاؤں کہ اس سے مراد کون شخص ہے کیونکہ  
شیعوں نے اس کلام کی یہ معنی سمجھی کہ حضرت عائشہؓ مر جو ابو بکرؓ کی بی بی معشہؓ خدا کی بی بی تھے  
وہ افضل ہوئی حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے اس کلام کی یہ معنی سمجھی کہ حضرت جعفرؓ خدا کی بی بی  
یعنی حضرت عائشہؓ تھی تھے حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کی بی بی تھی وہ افضل ہوئی ابو بکرؓ سے یہ بھی اس  
کلام کی یہ معنی ہو سکتی کہ دونوں بی بی اپنی اپنی نزدیک سمجھ لیا فیصلہ کہ بی بیو کیوں کہ اوسے جواب ہی  
محلہ یا جسکی دونوں معنی ہو سکتے ہیں ایسی ایسی لطیف جواب اس فاضل کی شہو ہیں وہ بہت  
اچھا آدمی تھا اوسکی خوبیاں بہت ہیں جسکی شرح بہت بڑی ہی پیدا ہوئی اوسکی شہدائے  
بہر میں ہوئی۔ اور جمعہ کی رات کو بارہویں تاریخ ماہ رمضان شہدہ میں درمیان بغداد کی  
وفات پائی باب حرب کی باہر مدفون تھا

## ابو القاسم

ابن حنبلان کہتا ہے کہ وہ ابو القاسم وابو زید دو کنیت رکھتا تھا نام اوس کا عبد الرحمن بن خلیل  
ابن محمد بن عبد بن خلیل ابو عمر احمد بن ابوالحسن اصبح بن حسین بن سعد بن بن رضوان بن فتوح



## چشتی صیدی شاعر

۲۸۹

تصانیف نحو میں بہت مفید ہیں از انجملہ ایک کتاب شرح الايضاح اور مکملہ ہی تینا ایسے ہیں  
 اس کتاب کی ہیں اور ایک فصول کبریٰ - اور ایک فصول صغریٰ - اور ایک  
 شرح کتاب اللغ کی جو ابن جینی کی تصنیف سی ہی اس کی شرح اسینی کی ہی  
 اس کی دو جلدیں ہیں اس کتاب کا نام اوسنے غرہ رکھا ہی - ابن خلکان کہتا ہی  
 کتابا وجود بہت دیکھنی شروع اس کتاب کے اس جیسی شرح نہیں دیکھی - اور  
 کتاب البروص ہی ایک جلد میں - اور ایک کتاب الدروس علم نحو میں ہی  
 اور ایک کتاب رسالہ صحیدہ ہی مافذ کندہ کی بیان میں اس کتاب میں تفسیری جو رہا  
 اور سرقات کا بیان ہی ایک تذکرہ مسعی زہر الریاض سات جلدوں میں ہی  
 اور ایک کتاب الغنیہ بیان ضاد اور طارین اور ایک کتاب العوض و مقصور اور  
 محدود کی بیان میں ابو محمد مذکور کی وقت میں در میان بغداد کی یہ نحو مشہور ہی  
 سیے ابن جالیقی - اور ابن خشاب اور ابن شجری گران ب پر ترجیح ابو محمد  
 مذکور کو لوگ دیتی تھے باوجودیکہ نحو یوں مذکورہ میں سے ہر ایک شخص اپنی کتاب  
 امام تھا لیکن سب آدمی ان پر فوقیت اور ترجیح دیتی تھے - پھر ابو محمد مذکور  
 بغداد کو چور کر موصل میں پسر وزیر الدین ہعبانی کی آیا اوسنے بچہ بہت خاطر  
 اور تواضع کی مدت تک اس کی پس رہا - ابن خلکان کہتا ہی کہ بہت طالب علم اس کی  
 کتاب میں موصل میں پڑھنی لگی تھے اور میں دیکھا کہ داخل درس اس کی تصنیفات  
 ہو گئی تھے اوسنے اتوار کی دن ۱۰۷۰ھ ہجری میں در میان موصل کی وفات  
 پائی اور مقبرہ معانی میں مدفون ہوا پیدائش اس کی جعرات کی شام کو چھ سوین چھ  
 میں در میان بغداد کی محلہ نرطاق میں ہوئی تھے اس کی قلم ہی اچھی ہی



چھی صید کی شاعر

لا تجعل الهزل دایا وهو منقصة والحذر یحلو به بین الوری القدر  
ولا یغرنک من ملک تنسمة <sup>ما یضی السحب الاحیاء یتم</sup> وله ایضا

لا تحسبن انک بالشر مثلنا مستصیر  
فللدخا حة رلیش <sup>لا کثیرا لا تطیر</sup> وله ایضا

لا یغرو ان احتی قرا <sup>قکر و تحشای اللیث</sup>  
او ما تری الثوب الخلیل <sup>من التفرق یستغیت</sup>  
عاد کاتب لی در بیان خریدہ کی او سکا ذکر کیا ہی بیت قریف او سکی کی اور عالی ہی و سکا  
کی لکھا ہی

الابووردی

ابو محمد بن مظہر محمد بن احمد بن محمد الامام محمد بن اسحاق ابو الفکیان بن الحسن بن ابی مرزوق  
منصور بن معویہ الاصفہر محمد بن عثمان ابن عتبہ اصغر بن عتبہ بن ہشرف بن عثمان بن  
عبثہ بن ابی سفیان بن مخزوم بن حرب بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف قرشی ابو یوسف  
ابووردی شاعر مشہور ہی پیشہ شخص اور بار مشاہیر میں سے تھا شاعر طرف گذر  
اوسے اپنی دیوان کی کئی قسمن کی ہیں۔ ایک قسم کا نام عراقیات کہ ایک کتاب  
۔ ایک و حدیث مشاعر میں سے تھا عالم انساب خوب غائب تھا جدید علوم  
اپنی زمانہ میں لکھا تھا قطیہ اپنی رنگینا تھا تصنیف کتب میں حادق عقائد حاصل تھا  
مگر غرور اور نفس پروری سے او سکوارا کیا تھا یہ نام و ذکر و افت سوتا  
بہر دعا و دعا لکھا کرتا کہ الہی حکو مشرق سے مغرب تک حکومت اور بادشاہی دی او سکی

ملکنا اقالیر البلاد فادعنت      لنا رغبة اودھبہ عطا وھا  
فلما استھت امانا علققت بنا      شد ایدا یا مر فلیل رخا وھا  
وكان الیسا فی السردا بقناھا      فصار علینا فی العین من بکا وھا  
وصرنا بلا فی الثابت با وجہ      رفاق الخواشی کا یقظروا وھا  
اذا ما هم منا ان ینوح بما خبت      علینا اللیالی لوریدنا حیا وھا  
وله ایضا

تکرلی دھری ولریدرا اتنی      اعز و احداث الزمان تعین  
فبات برینی الدھر کیف اعتدا و      وبت اریہ الصبر کان یكون

اوسکی تصانیف بہت ہیں ان کا تاریخ ابیورد - اورسا - اور مختلف مؤلف -  
اور طبقات کل فن - ما اختلف وایتلف فی الساب العرب لغت میں بھی اوسکی تصانیف  
السی میں کہ او سے پہلے کوئی کتاب السی مایف نہیں ہوئی نیک جو خوبصورت آدمی  
تھا اوسکی وفات ہجرات کی زور میں الصلا میں دسویں ماہ ربیع الاول سنہ ہجری کو  
درمیان اصحاب کی اسطور پر ہوئی کہ کس نے زہر کھلا کر مار ڈالا تھا - ابیورد اوسکو  
باورد - اور ابیورد ہی کہتے ہیں وہ ایک چھوٹا سا شہر خراسان میں سی ہی  
و ان بہت علمائید ابو سی ہیں

### ابن الہباریہ

شرف ابو علی محمد بن محمد بن صالح الہاشمی عباسی معروف ابن الہباریہ لقب بلقب نظام  
الذین بعد ادبی شاعر مشہور سی وہ شاعر جدید یک گفتار پر گو تھا لیکن زبان اوسکی  
بہت جلیٹ باجی بہت تھا تو گوئیے لڑ مار تھا تھا کوئی شخص اوسکی زبان سنیں

## چہی صدیکی شاعر

۲۹۲

بچا تھا اور سکا ذکر عدا دینے پر خوردہ میں کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ شعراء نظام میں ہی تھا  
 اسکی شہر پر جو اور غزل غالب تھے اور وہاں بیت بکھا تھا اس حاج کی اسلوب پر اسکی  
 شعر میں بلکہ اسی ہی دو چار قدم آگے بڑھا ہوا ہی تمام ہونے کا نام ملا دے۔ نظام الملک  
 کی سرکار میں ملازم تھا۔ کہتے ہیں کہ نظام الملک اور صلاح الملک ابو الغنیام بن واریک  
 درمیان بیت چہر چہار اور نوک جو کہ رکھتے تھے۔ ایک روز ابو الغنیام نے اس پر  
 یہ کہا کہ اگر نظام الملک کی توجہ کو کرنی تو میں تجھ کو آنا کہ انعام دوں گا یہ وہ کہ  
 کیا اس پر ہار دے کہ اگر کس طرح میں ایسی شخص کی جو کروں جسکی تمام شہار پر ہی گزرا  
 موجود ہیں اور کوئی چہر پر یہ کہ میں ایسی نہیں ہی جو اسکی دی ہوئی ہو پر  
 کس طرح جو کروں اسے کہ اگر ہم تم کو انعام ہی دیتی ہیں اور تم کو انعام ہی دیتی  
 ہیں اسے کو طبع انعام غالب ہوی اسے یہ شعر نظام الملک کی جو میں کہے  
 وہ یہ ہیں۔

لا ضرر وان ملک ابن	اسعای وساعده القدا
وصفت له الدنيا وخص	ابا العنا قریا لکدما
فالدهر کالدولاب	لیس ید وکالا بالقر

جب یہ شعر نظام الملک نے سنے کہہ برانہ ما الملک یہ کہا کہ وہ سچا ہی کہو کہ یہ بات  
 مشہور ہی کہ اہل طوس ہی سر میں اس محاورہ مشہور کی تواتر وہ کہتا ہی اسکی کہہ رہا ہی  
 نہیں ہی نظام الملک رضی اللہ عنہ ہی کا تھا یا وجہ اس محو کی نظام الملک نے  
 اسکیے اگر نافرمان میں کہہ کی نہ کی بلکہ اور زیادہ اسکی خاطر گئی یہ بات نظام  
 الملک کی جو چون میں یہ تھے۔ یہ شعر غریبہ اس کے قول کی رو میں ہیں  
 یہ کہا کرتے ہیں السرفوسیدہ انظر سے

قالوا ائت وما رزقت وانما  
 فاجتہر ما کل سیرافاً  
 لا السی یکتب اللبیب یزق  
 الحظ ینفع لا الودیل للفلق  
 کمر سفرۃ نفعت واخوی مثلها  
 فحوت ویکتب الحریص یخفق  
 خمیان اوسکی بیت میں اوسکی ایک کتاب ساج الفطیۃ در بیان نظم کلید و دمنہ کی ہے اوسکی شہکار  
 دیوان بیت بڑی اور ایک کتاب صارج و باغمی اوسکی بھی کلید و دمنہ کی طور پر نظم  
 کیا ہے اوسمین از جری میں گنتے کی ایک نر از شعر اس بر حسن کے عرصہ میں یہ کتاب اوسنے  
 منظم کی ہے۔ ابن ہبار یہ در بیان کران کی منسبہ جری میں فوت ہوا۔

## ابن قیس رانی

ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن مغیر ابن ذاعر ابن محمد بن خالد بن نصر بن ذاعر بن عبد الرحمن الہاجر بن  
 ولید مخزومی خالد بن حلی بن عقیب شرف معالی عدۃ الدین معروف ابن قیس رانی شاعر مشہور  
 وہ ادباجید اور شعرا و نامی ہے یہ گذرانی وہ اور ابن نمیر لک شام میں اپنی زمانہ کی شاعر کیا  
 مشہور ہے ان دونوں بیت ماجری اور ذیل اور نواد اور لطیف و طریف گذرتے  
 رہتی ہے۔ ابن نمیر مذہب شیعہ رکھتا تھا اسلئے ایک دفعہ خالد مذکور نے یہ شعر اوسکی  
 طرف لکھ کر بھیجے وہ یہہ میں سم

ابن سید حجوت منہ  
 خیرا فاد الوری صوابہ  
 ولریضق لک صد ریے  
 فان لی اسوة الصوابہ

## ولہ الصبا

کر لیلۃ تب من کاسی وریقتہ  
 ورات لا لحتی عفی مراشفہ  
 نشان امج سلسال لبسال  
 کا ثاقبہ شغریلا والی  
 ابن خلکان کہتا ہے کہ میں اوسکا دیوان دیکھا تھا اوسکی ہاتھ کتاب لکھا تھا اور ابن ابی امیہ

### چہل صدیکی شاعر

درمیان حب کی تھا اوس پران سی جسے بہت کچھ نقل کیا۔ وہ دت خانہ مذکور کا شہسوار  
ہجری میں درمیان جنگا کی ہوئی۔ اکیسویں شہسوار شہسوار ہجری کو درمیان دشمن کی فوت ہوا

### ابن کیزانی

ابن خلکان کہتا ہے کہ کینت اوسکی ابو حیدر احمد نام محمد بن ابراہیم ثابت بن فرج کہنا کی شہسوار  
ادیب شافعی مصری معروف باین کیزانی شاعر مشہور سی ماہ زاد اور با رسا درمیان  
مصر کی تھا ایک طایفہ اوسکی طرف منسوب ہی وہ لوگ اوسکا بہت تمناؤں رکھتے تھے  
اوسکا دیوان شعر کا ہی ہی جسے نہیں نہیں دیکھا ہی ایک بیت اوسکی جسے سننے ہی اوسکا  
یہ جگہ تعجب آ رہی وہ یہ ہے۔

اذ لا اقی بالحب عذاب فکذا الوصل بالحبيب یلیق

اوسکی شہسوار ہجری میں ہندو شہسوار نوین ماہ ذریعہ الاول کو فوت ہوا۔ جسے کہتے ہیں  
کہ محرم میں شہسوار ہجری میں فوت ہوا درمیان قبرستان امام شافعی اوس کی قبر کے  
ترویکہ حسین امام شافعی کی قبر میں دفن ہوا پھر اوسکی اوکھا کر کر قریب عرض کی کہ  
مردف بنام سودو کی ہی فرمان لجا کر کار آج کی دن تک اوسکی قبر کی زیارت لوگ  
کرتے ہیں۔ کیزان اوسکو سوسلی کہتے ہیں کہ اوسکا دار اکوڑی بنا کر چا کر تاتھا  
ہندی میں جسکو گوندہ کہتے ہیں اوسطور سی گوندہ کی طرف اوسکو منسوب کر کی کیزانی  
کہتے ہیں

### شہاب الدین ہروردی

ابو القاسم اسماعیل

ابن خلکان سے نقل کر کے کہتا ہے کہ درمیان شہسوار ہجری کی ابو القاسم محمد بن حسن بن  
عقب شہاب الدین ہروردی حکیم فیلسوف زمانہ قلعہ حلب میں حالت تدفین فوت ہوا ملک  
ظاہر عازمی نے بموجب امین والد سلطان صلاح الدین کی اوسکا حکم کھنڈوا کر مار ڈالا تھا

## جہی صیدی شاعر

۲۹۰

مذکورہ اصول اور حکمت درمیان شہر مراغہ کی محمد الدین جلی شیخ الاسلام محمد الدین بی بی پڑا تھا  
 سہروردی مذکور نے طرفہ سے سفر کیا اور سکو علم حبیب کی بیعت تھا اسو سطلی اور سکو  
 در حبیب ملا سکو کی اعتقاد کا مہتمم کر گئے اور باتھا فقیہوں نے فتویٰ دیا کہ اسکو قتل کرنا جائز ہے  
 کیونکہ اسکی بد دینی اور سوزندہ بھی ظاہر ہو گئی۔ زین الدین اور محمد الدین جو دو جہی حبیب  
 سے برہنہ تشدد اور جلدی اسکی قتل کی کرتے تھے شیخ سیف الدین امدی کہتا ہے  
 کہ ایک دفعہ سہروردی کی پاس درمیان حلب کی میں جمع ہوا اوسے مجھے کہا کہ ضرور  
 ہی کہ نام زمین بر ایک دفعہ میرا راج ہو جاوے میں نے کہا یہ لہام ہی خبر آپ کو  
 کہانی ہو اوسنے کہا کہ میں نے ایک خواب الیاسی دیکھا ہی اسکی تعبیر ہی کہ میں بادشاہ ہوں  
 میں نے کہیں فراموشی تو ہے میں بھی ستیفید ہوں اوسنے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہی کہ  
 کا بانی میں مانتہ میں ہر گز فراموشی میں نے کہا اسکی اور بھی تعبیر ہو سکتی ہی کہ ابکا علم اور  
 بتقر مشہور ہو اوسنے ہر گز نہ مانا جو تعبیر آپ دی چکا تھا وہی اسکی دلکین رہنمائی  
 ہرگز نہ نکلے جب سے میں نے جانا اسکو علم زیادہ مگر عقل کم ہی بروقت مقتول ہوئے  
 اسے اسکی عمر اٹھتیس برس کی تھی جبکہ کتابیں اسکی تصنیف سی حکمت میں ہیں از انجلہ  
 لموجات اور تفصیحات اور شائع اور مطاوعات اور کتاب الہیاء کل اور حکمہ الاشرب اس  
 شخص کو لوگ کہا کرتے تھے کہ وہ کیمیا بانی جانتا ہی نظم اسکی بیشک کیمیا ہی وہ یہی ہے

ووصالکم دجائنا والناح  
 والی لذیذ لقا تم ترحا  
 ستر المحبة والحرى فضاح  
 عند الوشاة الدمج السحاح  
 کما نهر قفى العزائم وباحوا

ابداً نحن اليكم الادواح  
 وقلوب اهل ودادكم لشتاتكم  
 وارحمنا للعاشقين تحلفوا  
 واذ اهرکتوا اتحدت عنهم  
 لا ذنب على العشاق ان قلب الحق

چندی صدیک شاعر

یہ قصیدہ بہت بڑی اتنی ہی پرکشش کیا جا رہی

ابو عبد اللہ

محمد بن یوسف بن محمد بن قاید ملقب بقلب موفق الدین اربلی الاصل کا بخاری ازروی مولد اور  
 شاعر شہرہ ری و مسلم عربیہ میں امام اور انوار شعر کا حاصل تہا تب آرمین سنی زیادہ وہ  
 عروض و نفاذہ جاتا تھا شعر کا علم اسکو بہت تھا جید اور وہی کی تہر خوب کرتا تھا بارگاہ  
 اور وہ مقتدر میں کا جاننے والا تھا۔ اسنے کتاب اقلیدس کو مکمل کیا اور بچپن ہی ہی شعر  
 کہنا سیکھا۔ شہر زین سفر کر کی گیادت تک وہاں وقامت کی ہر طرف و شوق کی گئی  
 وہاں ہاجر سلطان صلاح الدین کی شوح بہن ایک بڑا قصیدہ کہا اسکا دیوان بہت اچھا  
 اور رسالی بہت خوب بہن شیخ زین الدین کا ریل کی طرح میں ایک قصیدہ اسنے کہا  
 جسکی اول کی شعر یہ لکھا ہوں

علف الوب علیہا فکاحا  
 سم اللہ ربہا ثرمحا  
 فسق اللہ زمانہ وسقاہا  
 الصقت حوثا علیہا  
 عن جفونی احسن اللہ ثمرہا  
 کلا احکمت ہانت واما  
 شجرا لم یبلغ الطیر ذراہا  
 حرسین رشح بالمرث طراہا  
 کف جان قطعہ دون جناہا

رب داب الفضا طال بلاہا  
 دوست لا بقایا اسطر  
 کان لی فیہا زمانہ واقضی  
 وثقت فیہا الخواہی وثقت  
 ربکت اطلالہا نائتہ  
 تلجیران من اشیہر  
 کنت متغونا لک اذ کنت  
 لاسنت اللیل الاحلہا  
 واذا امدت الی اعصا نہا

یہ بڑا قصیدہ ہی بہت اچھا کہا ہی اسکا باب رہی والا کہ تھا تجارت کیا کرتا تھا بحر میں

## چٹھی صدی کی شاعر

جا کر غوطہ لگو کر سوتی لایا تھا اتفاق سی بہرہ لڑکا سوتی ہی اوسکی وہاں ہی جدا ہوا وہاں سی  
ارسل میں آیا اسو اسلی وہ بحرین کی طرف منسوب ہی ہر فرد یکشہنہ تیسری ماہ ربیع الآخر کو  
ششہ ہجری میں در بیان ارسل کی فوت ہوا اپنی قبرستان میں مدفون ہوا

### ابو سعید

الموید بن محمد الوسی شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ اپنی زمانہ کی اعیان میں  
کر دہی غزل اور بحر بہت کہتا تھا شاعروں کی اکثر ترسیوں کی اوسنے مدح کی ہی  
اوسکا ایک دیوان ہی ہی وزیر عون الدین یحییٰ بن بہرہ کی پس وہ راکر تھا اوسکی  
حق میں اوسنے اچھی طرح کی ہی عداوت اب فی اوسکا ذکر در بیان خریدہ کی اسطور پر  
کیا کہ وہ ذی قدر اور ذیشان تھا شعر اوسکا بہت مقبول ہوتا تھا اوسنے بدلت  
شعر کی بہت کچھ بد کیا املاک اور جاگیر اور سکنات بنائی جب بہت پر لگ گئے  
اور فی لگا زمانہ نے ایک چوٹ اوسکو ایسی دی کہ چوڑوں کی بل بٹھہ کیا کیونکہ لڑکے  
پرس تک امام مفتی کی قید میں رہا اول ایام خلافت سنجہ کی میں خلاصی پائی بیٹے  
ششہ ہجری میں قیدیہ چھوٹا جو کہ اتنی دن تک اوسنے زمانہ کو نہ دیکھا تھا ایک  
گرمی تاریک میں قید تھا اکہین جاتی رہیں بہین اوسکا لباس جنگیوں اور لشکریوں  
گایا تھا ہر موصول کی طرف سفر کیا اوسکا شعر اچھا ہوتا تھا یہ شعر صفت قلم میں  
و متقف یغنی و یغنی داغا فی طور ی المیعاد ولا لیساد  
قلریل الجلیش وهو عنزم والبیض ما سلت من العمداد  
وہبت لہ الامام جین نشایا کوم الشیول وھیبہ الاساد  
ابن خلکان کہتا ہی کہ یہ شعر میں کسی اور کی طرف منسوب پائی میں والہ اعلم بالصواب  
پیدائش اوسکی ششہ ہجری میں در بیان اوس کی سوئی وہیں پرورش پائی ہوا ہے



## چشمی خدیجی شاعر

چشمی بن مہینہ ماہ رمضان شدہ کو درمیان موصول کی فوت ہوا اس کی ہر شعر میں سے  
 رحلونا فافئیت الدائم مع تحرقا ومن بعدہم وحجت اذانا باقی  
 وعلت ان الغود یقطر ماؤدہ عند الوقوف لفرقة الاکراف  
 لا تنکر والبلاوی سوار مفاہیقی فالحرق یحکم صبغة الحراق  
 وہ ہند اوسی شدہ ہجری بن نکلا تھا

## ابو مرثد شاعر

نصر بن منصور ابن حسن بن جوشن اولاد نزل بن سعد بن عثمان سی نحوی ضرری شاعر  
 مشہور ہے ابن ملک ان کہتا ہے کہ ہجری بن مین درمیان ابتدا کی اگر را کا وقت دنا  
 اس کا بی آقا ست کی قرآن شریف حفظ کیا امام احمد بن حنبل کی مذہب کی فقہ پڑھی  
 متقاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری سے حدیث کی سماعت کی اور ابو البرکات  
 عبد الوہاب بن مبارک انطاکی سے اور ابو الفضل محمد بن ناصر وغیرہ سے علم حدیث پڑھا  
 شعر کہا خلفا اور وزراء کی طرح کی وہ زام اور پارسا ایک مقاصد اچھی سمجھوں کی شعر  
 کہنے والا صاحب دیوان گدراہی اور اوسمین اور جریر بن نوک چوک اور ہجوراکر تے  
 تھے اس کی انجمنیں بسبب چمک کی جاتے رہیں بہین عمر اس کی جب چودہ برس کی تھے  
 یہہ قطعہ اس کا ہے

تری یتالف الشمل الصدیح دامن من زمان تا یزوع  
 ونا لسن بعد وحشتنا بسجد منا فلنا القلیمۃ والربع  
 ذکریت بامین العالمین مصفی الشمل ملت کوجیم  
 فلما ملک لد معی رد عذب وغند الشوق تفصیل الذنوع  
 ینازعنی الی خفاء قلبہ ودون لقاھا بلد شنوع

واخوف ما اخاف على فرادي اذا اتخذ العرف اللوع  
لقد حلت من طول التناي عن الاحباب ما لا يستطيع  
شراوسکی بہت باریک و نادر ہوتے ہیں وہ درمیان بغداد کی سرکار وزیر عون الدین  
ابن بھرہ کی مین نوکر تھا اوسکی اوسنے بہت مدین کی ہیں اوسنے بروز شنبہ  
بعد عصر تیر دین جادی الاخر ششہ بحر کی ولادت پائی بروز شنبہ اٹھایسویں  
ماہ ربیع الاخر ششہ بحر کی کہ درمیان بغداد کی فوت ہوا

## قاضی راعی

ابن ملک ان کہتا ہی کہ کینت اوسکی ابو الفتح نام نصر الدین مخلوق بن علی بن عبد القوی بن  
قلاسی لجنی ازہری اسکندری لقب قاضی راعی شاعر مشہور گندراہی وہ فاضل جید اور عالم  
کمال تھا۔ ابو طاهر سلفی کی صحبت میں بہت رہا اوسے اوسکو نفع ہی بہت ہوا اوسکی  
حقین شعر ہی بہت نادر اوسنے کہے ہیں اوسکی دیوان میں ہیں ابو طاهر مذکور بہت  
خوب آدمی تھا۔ آخر اپنی وقت میں بلا دین میں آیا دمان اگر بہت سہ و ارون  
اور ریشون کی مع کی سبا بن سعود ازین بن عباس نامی حاکم بلا دین کی تعریف  
اوسنے بہت حسان اوسپر کیا اور اچھا صلہ دیا دو قلمند ہو کر دریاء کی راہ  
سوار ہوا راہ میں کشتی ٹوٹ کر دریاء برد ہو گئی مال سب ڈوب گیا آب ایک  
تختی برجان بچا کر بروز جمعہ پانچویں ذیقعد ششہ کو مراجعت کر آیا مگر تنگ  
سجالت خراب و پریشان آیا اور یہہ قصیدہ جبکا اول شعر یہہ ہی پڑنا۔  
صدرا نادق نادی نہمان بنار ودا فعدا نا الی معنالك والعود واد

یہہ قصیدہ بہت اچھا ہی اگر اور کوئی شعر مروں اس بیت کی اوسمیں نہوتا  
تو یہی کافی تھا یہہ حال اپنا بیان کیا مال ڈوب جانے کی واردات میں ہی اوسکا

# چشمی صدیقی شاعر

۳۰۰

اول شعر یہ ہے

والماء یکتب ماجری طیب بار یخشت مہا استقر

یہ بھی اوس کے تھیں

لليلة او الدار البقية بدلت بالبحر فمرا

بارادیا غن باسیر خیر دلو معزہ حیرا

اقراء بعزۃ وجهہ صحت البی ان کنت قرا

والثربان عینہ قتل السلام علیک حیرا

وغلظت فی تشیہہ العز واللہم غفرا

اولیں نلت بذات عنہ جاؤنت بذات تقرا

وعهدت هذا لوزل مہا وذاک یعود حیرا

یہ بڑا قیعدہ ہی آسمین بہت خوبی سی اپنا حال اوسینے بیان کیا ہی اور اس

قلافس کے خوبیاں بھی خوب طرح سے بیان کی ہیں یہ پیش اور سکی تفریق

میں بروز چہار شنبہ چوتھی ربیع الاول سنہ ہجری کو ہوئے ماہ خوال

ہجری میں عید لب پر وفات پائی

## البدیع الاطرلابی

ابن خلکان کہتا ہے کہ وہ ابو القاسم بن ہبہ القاسم بن حسین بن یوسف باوند

شہر بنام بدیع اطرلابی شاعر شہدوری وہ ایک ادیب اور کامل

اور فاضل فضلا رہا یہ نگاہ افاق اپنی زمانہ میں آلات فلکیہ استاذ گزرا

در میان خلافت مستبر شد باوند کی سبب اس عمل اور علم کے بہت مال اوس نے

کیا تھا اوس کے شعر و سخن سے یہ قول اوس کا ہی ہے

## چہٹی صدی کی شاعر

۳۰۱

اھدی لہ ماخوت من نعمائہ  
فضل علیہ لآلہ من مائہ

اھدی لجلہ الصبر و النقا  
کالجھ مطرہ السحاب و ما لہ

ولہ ایضاً

لما اکتمی حضرتہ العناد  
و کاتفی بعد فی العباد

اذا فتی حراً المنا یا  
وقد تبدی السوارفہ

ولہ ایضاً

وقد قیل انہ نکر لشیب  
کان اذا ما علک علیہ الرشید

قال قوم عشقتہ امرء الخد  
قلت فسخ الطاء و سلی حسن یا

نکر لشیب لفظ عجیب ہی اوسکی سنی دائری بڑی کی بین ۔ وہ اپنی شمار میں الفاظ طرافت میں  
کہا کرتا تھا یہاں تک کہ بعضے جاہلی الفاظ محسوس ہی لکھتا تھا اسی شخص نے ابن حجاج  
کی دیوان کو اکٹا لیس بابوں پر مرتب کیا ہی اور ایک باب کو فن فنون شعر ابن حجاج  
سے مقرر کیا ہی وہ بڑا لطیف تھا اوسنے مسئلہ میں بعلت فالج انتقال کیا مقبرہ  
ور دیہ میں مدفن ہوا

## ابن القطان

ابو القاسم متہ الد ابن الفضل بن عبد الغیز بن محمد بن حسین بن علی بن احمد بن فضل بن  
یعقوب بن یوسف بن سالم معروف بابن قطان شاعر مشہور بغدادی ہی ۔ ابن  
خلکان کہتا ہی کہ ابو القاسم مذکور نے حدیث کی سماعت بڑی بڑی فاضلوں سے  
کی تھے اور وہ نہایت تیز اور لطیف آدمی تھا مثنوی اور مزاح اور ہنس کی طرف بہت  
ایل تھا جیسے جیسے شاعر مذکورہ بالا کی ہمراہ بہت چہرے چار اوسکی رہتی تھے ایک  
افندہ کا ذکر ہی کہ وزیر کی مجلس میں جیسے جیسے چہرے چار ابو القاسم مذکور گیا اور کہا

## چندی صدیقی شاعر

کہ وہ شعر میں ایسے باتیں کوئی لگا لگی نہیں بنا سکتا کہ وہ میں نے سب شعور  
انہیں پر دیا ہی وزیر نے کہا کہ پڑھو اسے یہ شعر پڑھی ہے۔

زار الخيال بخیلا مثل مرسله فاشغاني منه الفسح والقبيل

ما زاراني قط الا في الواقع على الرقاد فينقبية ويرقبيل

وزیر نے جیسے جیسے کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اس کی دعویٰ پر تم کیا کہتے ہو جس میں

جلدینہ شعر بنا کر پڑھا وزیر نے بہت تعریف کی اخبار اور سکی بہت میں پیدائش اور سکی

ہجری میں ہوئی۔ ہر فریقہ انہماقیوں میں ماہ رمضان کو یا ہر فریقہ الفطر شدہ میں

دو بیان بعد اس کی خوش ہوا مقبرہ معروف کرنی میں مہنون ہوا۔

## ابن خلیل تبریزی

ابن ذکر الایچی ابن علی بن محمد بن حسن بن نظام شیبانی تبریزی معروف بابن خلیل ایک نام

اچھا لغت ہی گذر چکی وہ علم ادب اور نحو وغیرہ خوب جانتا تھا۔ شہر صوفیہ میں اویس

علم حدیث پڑا فقید ابو الفتح سلیم بن ایوب رازی۔ اور ابو القاسم عبد الکریم بن محمد بن عبد اللہ

بن یوسف دلال ساوی خندادی وغیرہ سی پڑا اور بہت لوگوں نے اس کی مجلس حاضر

علم سیکھا شاکر دی اس کی اختیار کی علم لغت میں ثقہ تھا علم ادب میں اچھے کئی کتابیں

مفید تصنیف کی ہیں از انجملہ کتاب شرح حاشیہ اول میں اس کی شرح اس کی چوٹی ایک

ہے۔ ہر دوسری شرح جامع الفاظ شعر کلام ہر ایک جیت کی معنی کو جو محیط ہے وہ کئی۔

بعد ازاں ابن خلیل کی شرح مطول کی ہر ایک لفظ ادب کی تفصیل اور تطویل ہی میں یہ شرح

پہلی چوٹی تمام میں اولیٰ آخرہ دیکھتے ہی وہ شہر بن میں در بیان شمسہ ہجری کی چھ

ہی بالفعل مدرسہ ملی میں داخل درس ہو گئی ہے۔ اور ایک کتاب شرح دیوان

شمسہ ہی اس کی تصنیف ہے۔ اور ایک کتاب شرح معطی الرعد و کتاب لفظ الرعد و

## چہی صدیقی شاعر

العلا و سہری کا دیوان ہی اوسکی اوسنے شرح کی ہے۔ اور ایک شرح مغلقات - اور شرح مضامیات اور ایک کتاب تہذیب نادرات لغت کی بیانیہ ہے اور ایک تہذیب اصلاح النطق اور نحو میں ایک مقدمہ اوسکا بہت اچھا ہے وہ غزیرۃ الوجود ہے کم بایا جاتا ہے وہ قابل اسکی ہے کہ داخل درس ہو مگر مزہ و سنان میں نہیں ملتا اور ایک کتاب کافی علم عروض میں اوسکی تعریف ہی ہے۔ اور ایک کتاب اعراب قرآن کے بیانیہ ہے اوسکو غصص کہتے ہیں یعنی اوسکو چار جلد و نین و یکمی ہی اور سوار اوسکی اور کتابیں ہی اوسکی تعریف ہی ہیں مدرسہ نظامیہ میں اوسنے علم لوگوں کو پڑایا اوسکی یہ شعر ہیں :-

خلیلاً ما احلی صبحی بد حلة	واظیب منه فی الصباح عبوقی
شربت علی الماءین من ماء کرمۃ	فکان کذاب و عقیق
علی قری افق فارض رقبا بلا	من شایق حلوا الهوی و مشوق
فما زلت اسقیہ و اشرب رقیہ	و ما نال لیسقینی و لیشر ربی
و نلت لبدر التوقیر فذللیتی	فقال نصر هذا انو شقیتی

یہ شعر بہت نکلین اور شیرین اور طریف ہیں اوسنے سبکہ بحر میں ولادت پائی - مرگ انکبابی میں گرفتار ہو کر دوسری تاریخ جاوی الاخر سبکہ کین در بیان بند اوی بروز شنبہ فوت ہوا مقبرہ باب لہر میں مدفون ہوا

## ابو بکر رحیمی

ابن بی ادب کسی شہور ہی مصنف موشحات بدیع کا بزرگ حضرت نیک نظام کثیر الادب و تبحر ایک خوبت حسن آدمی تھا مگر زمانہ ہی نے اوسے بہت عداوت کی اوسکی امید منقطع کر دی اوسنے شہر گوئی کی طرح اور عروض و غازیہ کی بھی بہت ڈھنگ نظر رکھی تھی

## چٹھی خدیجی شاعر

جہ قلم کہتا تھا تو قلم عقود کو شرمندہ کرتا تھا اگر افسوس کہ کہی زمانہ نے اوسکی حاجت  
 پوزی نہ کی اوسکی بیہوشی میں سے  
 باہی غزال عازلتہ بقلتی  
 و سالت منہ ذیارتہ تشفی الجوی  
 و من الفجور الیہ رحت مرادق  
 و من الفجور الیہ رحت مرادق  
 عاطیتہ واللیل لیحب فیہ  
 و ضمنتہ من المکی لیفہ  
 حتی اذا مالیت بہ سنہ الکری  
 ابعادتہ من اضلع تشاقہ  
 لما رایت اللیل آخر عمرہ  
 و دعت من اھوی و قلت ناسفا  
 و دعت من اھوی و قلت ناسفا

## درمیان شمشیر جرمی کی فوت ہوا الخطیب حنفی

ابو الفضل محمد بن سلام بن حمید بن محمد لقب اوسکا معین الدین معروف خلیف حنفی تھا  
 و ہوا ان ہی اوسکی خطبی اور نہالی بہت بن طریقہ میں مہاسو اقلہ کیفا میں پرورش پائی بعد ازاں  
 میں اگر علم ادب پڑا۔ خطیب ابو دکر یا تبریزی اوسکا دوست تھی۔ علم فقہ شافعی  
 کی خوب پڑھی پڑھنے اسی فضیلت یا کراچی آباد کی طرف مراجعت کر گیا مینا مار کتن  
 میں جا کر اوترا اوسکو انجا وطن بنایا و ان لوگوں نے اوسے پڑھنا شروع کیا بہت  
 نفع اسی پایا۔ عا دخریدہ میں کہتا ہی وہ علامہ زمان تھا قلم اور شرافت راہ میں  
 ایسی کہتا تھا کہ تلبیس اور انانی اوسکا معقود تھا عا د کہتا ہی کہ کچھ بہت شتیاق تھا  
 اوسکا

## چہی صدیقی شاعر

تہا موصول کی پاس ملاقات ہوئی اوسکا پرہ قطعہ ہی ہے

وخلیع بیت اعتدالہ  
قلت ان الجرح غبشة  
قلت منها القی قال اجل  
وسابعوها فقلت متى  
قلت کالارقات يتجوها  
یہ شعر اوسکی بہت مشہور ہیں ہے

ولا یزال متی فی الخمر لہ  
قمر واسقنی حمرا صدائیہ  
فان یکن حلوا بالطبیخ نفی  
قالوا فکم متقیما فقلت لہم

اکثر شعر اوسکی بہت لطافت اور جودت کی ہیں مذہب اوسکا شیعوں تہا بہر اوسکی شہرت  
ہی معلوم ہوتا ہی اوسکی خطی اور رسالی ایقہ مشہور ہیں عیشہ اپنی ریاست اور جلالت  
اور افادہ غلام کی اشتغال میں رہا یہاں تک کہ در بیان شہدائے شہد میں قوت ہوا  
ولادت اوسکی در بیان شہد مجری کی ہوئی ہے۔ حصنگی اوسکو لبس مہربان  
طرف حصن کیفا کی کہتے ہیں۔ حصن یعنی قلعہ کیفا اوس قلعہ کا نام ہی

## ابن سکرہ

ابو الحسن سعد بن عبد بن محمد معروف ابن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر مشہور ہی وہ  
بن مہدی بن ابی جعفر ہضون علیہ عباسی کی اولاد میں سے قبائلی کہنا ہی کہ وہ شاعر  
بڑی دست قدرت انواع ابداع و تکلف و یکدن گفتار میں کہنا تہا طرافت اور دانیش



## چہٹی صدیقی شاعر

۳۰۶

بہت کہتا تھا کہ میں کہ ابن سکروہ کی دیوان میں کجاں ہر شعر میں یہ شعر ایک لڑکی تھیں  
 کہے ہیں جسکی باتہ میں ایک چڑی ہے اوسکی اوپر ایک کھی بھول گئی تھے  
 غصن بدا و فی الید منہ غصن فیہ لؤ لؤ منظور  
 فقیرت بین غصنین فی ذاقمر طالع و فی ذابخو مر  
 ولہ العینا

قالوا لقی و ستلوا عنه قلت لہم مل بحسن البروض الی مطلع الرض  
 مل القی طرفہ البانجی فاجزا ام مل تر حنج عن لحنہ الخوذ  
 اور ایک ننگہ کی غلام کی تھیں کہی ہیں  
 قالوا بلیت یا صرح فاجتہر العین یحدث فی غصون البان  
 اقی احب حدیثہ ولدی لا للثوم لا تلجہ فی المیدان

ابن ہبیار اسچ شمیم میں لکھائی کہ یہ شعر قاضی ابن خلکان کی ہیں اوسنے اپنی مشق کی  
 حقین کہے ہیں اور ابن خلکان اپنی تاریخ میں لکھتا ہے کہ ابن سکروہ کی یہ شعر میں میری  
 نزدیک یہ ہے کہ ابن سکروہ کی شعر ابن خلکان نے اوسر نو بڑی کی تھیں جسکو وہ کہتا  
 تھا چودہویں ہون گے حقیقت میں اوسکی طبع زاد نہیں میں ابن سکروہ کی جو میان بہت  
 درمیان ۱۳۰ ہجری کی وہ فوت ہوا امداد کہتا ہے کہ میں اوسے و مشق میں ملا تھا درمیان  
 اسی سال مذکورہ کی بعد نوان تہوڑے چرم بعد وہ فوت ہوا

## ابو محمد قاسم حریری

ابو محمد قاسم بن علی بن شہان حریری بصری مصنف مقامات حریری کا یہ شخص فزا و خوب  
 جانتا تھا اور سواد اسکی اور خون سے بے آگاہ تھا ابن خلکان کہتا ہے کہ میں نے کسی مجروح  
 میں دیکھا ہے کہ جب حریری نے جالینس مقامات مذکورہ کی تصنیف کرتے جیسے

## چہ صدیکی شاعر

یہ بغداد میں آیا اور دعویٰ کیا کہ یہ کتاب میری تصنیف سی ہی ہے اور اس کی فصل اور پے  
 اس کی دعویٰ کی تصدیق نہ کیا کسی کو یقین نہ آیا کہ یہ مقامات اس کی تصنیفات سی ہی بلکہ  
 ان لوگوں نے انکار کیا اور کہا کہ یہ تمہاری تصنیف سی نہیں ہے بلکہ ایک شخص مغربی اصل کا  
 ہے تھا اور اس نے تصنیف کی تھی بعد میں وہ مر گیا تھا اس کی تصنیف سے ہی تیری انتہ  
 یہ ورق لگ گئی تھی یہ دعویٰ کیا کہ میری تصنیف سے ہی واقع میں خلاف ہی۔ وزیر  
 بغداد نے اس کو دربار میں بلوایا اور اسے پوچھا کہ کیا پیش کیا کرتا ہے صاحب مقامات  
 حریری نے کہا کہ میں ایک شے ہوں یہ میرا پیشہ ہی وزیر نے ایک حال میں کر کے اسے  
 کہہ دیا کہ اچھا اس واقعہ کو تم لکھو اور حکم دیا کہ ایک کوئی میں دربار کی میٹھ جاؤ اور اپنے  
 دوات قلم لیکر بارادہ لکھنے کا کوشش نشینی کی بہت دیر تک سوچا کیا وہ واقعہ نہ کہہ گیا  
 کہ یہی نہ لکھ سکھا آخر کو شرمندہ ہو کر اوٹھ کھڑا ہوا انتہی۔ بعد ازاں اس نے دس  
 مقامات اور کہہ کر اس مقامات میں طائی جب پچاس نسخہ ہوئی یہ کتاب تمام ملکوں اور  
 شہروں میں مشہور ہو گئی علماء نے اس کی بہت شرمین کی ہیں بعضوں نے بہت طویل  
 شرح کی ہے بعضوں نے مختصر لکھے ہیں سب سے بڑی شرح شرح شری ہی  
 اور سب سے اچھی شرح۔ شرح العلوی الزبیدی یعنی ہی سطرز کی بہت اچھی شرح  
 ہی اس شرح کا خلاصہ ایک جلد میں ڈاکٹر اسپنجر صاحب پرنسپل مدرسہ دہلی کی پاس ہے  
 ۔ ایک شرح ولایت میں کئی شروح سے منتخب کر کے چھاپی گئی ہے یقیناً یہ کتاب بہت  
 مفید ہوگی۔ ایک شرح ابوالقاسم ہی اور ایک شرح مولوی ملک علی صاحب مدرسہ  
 مدرسہ دہلی کی پاس موجود ہے مگر اس کا نام مجھ کو معلوم نہیں وہ شرح ہی بہت سلاطین نے  
 دیکھی ہے۔ موقوفات حریری سے ایک کتاب بحجۃ الاعراب ہی نظم میں در بیان علم نجوم کی  
 اس نے خود ہی شرح لکھی ہے وہ طلباء کی حقین بہت مفید ہے۔ دیار میں میں طالب علم

### چہی صند کی شاغر

اس کہ تہ تلوم کو حفظ کر سیتے ہیں ہندوستان میں داخل تعیل نہیں ہی اگر وہ جادی تو بہت  
 بہتر ہو گا۔ سہراہ کی حیرت کی تصنیف سے بہت سیالی ہیں اور شریعت پر ہیں۔ ہر جری  
 او کو ہر سلی کہتے ہیں کہ وہ حیرت بنا یا کرتا تھا اور یہاں کہتا تھا کہ ہر جری میں در بیان ہجو کی  
 فہم ہوا او کی یہ وہ شعر کافی ہیں کیونکہ مقامات اور کی جو مشہور ہیں وہ کافی ہیں۔  
 قال العواذل ما هذا الغرام به اما ترى الشعر فحدیہ قد نسا  
 ومن اقام بارض دھی عید یاف کیف یصل عنہا والربیع

### ابو الحسن علی

بن ابوالوفا سعد حسن بن علی بن عبد الواحد بن قسبر بن احمد بن شہر موصی ابی کاکا  
 ہند ب الدین وہ شاعر حادث اور رئیس دہلی تھا اکثر شہر و دیہات میں ہر روز غزل  
 اور ملک اور امر اور کی طرح کی ہی۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ میں نے اپنی کسا دیوانہ دہلیہ و دیہات  
 اسنے اپنی دیوان میں ذکر کیا ہے کہ وہ شہر آمد میں پیدا ہوا اور ہر شعر چلی کی تعریف میں لکھا کرتا  
 والشمس مذلقبوجا بالغرالة اعطیہ الزباجدا من دھما اللقی  
 ونقطتہ حیاہ کی تاسا علی المنا یا بیاج الرمل بالحدیق  
 وهذا اولیہر زامع سلجانیہ یوما لنا ظرہ الا علی فریق

اسی قصیدہ کی شکر کپڑی کی تعریف میں یہ ہیں

سودجوا فرہا بعض حجانہا مع تولد بین الصبح والغسق  
 باطول ما طویت ظہر الدجی وطول ما کرعت من منہل الفراق  
 در بیان شہرہ صفر شہر ہجری میں فوت ہوا

### عمارہ

ابو محمد عمارہ ابن ابو الحسن علی بن زیدان بن احمد بن محمد بن سلیمان بن ابیون محمد بن محمد بن عبد اللہ بن شاعر

مشہور ہی پہ شاعر قطان کی نسل سے ہی پیدائش ہوئی تھی۔ اس کی مہبت انہوں میں ہوئی اسی  
 حاشی پر درشل پاکر شہدہ میں بالغ ہوا شہدہ جری میں درسیان زبید کی آیا و انسی  
 قاسم بن ماشم ابن قلیتہ حکم کہ شہر تھا امدت عالی فی دیا مصر کو اس کو ہجرت دیا ماہ  
 ریح الاول شہدہ جری میں وہاں داخل ہوا اور ابامین وہاں کا حاکم فایز بن ظفر  
 اور وزیر صالح بن ازبک تھا اس کی طرح میں قصیدہ سیمیدہ اوسینے پڑھا اور وہ لوگوں  
 نے اچھا صلہ اس کو دیا شہدہ ماہ شوال تک وہاں تھا اسی تاریخ میں مصر چھوڑ کر  
 مکہ کی طرف آیا بہر طرف زبید کی ماہ صفر شہدہ میں گیا پہر حج کیا پہرا و سکو قاسم  
 حاکم مکہ نے دوسری دفعہ مصر میں قاصد بنا کر بھیجا پہرا و سینے وہاں جا کر مصر میں  
 اختیار کر کے رہنا شروع کیا پہر نہ چھوڑا۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ مینی اس کی تاریخ  
 یمن میں دیکھا ہے کہ اوسینے اپنی شہزادہ شعبان شہدہ جری میں چھوڑی تھے وہ قبیہ  
 اور شافعی المذہب شدید القصب تھا سنت رسول اللہ پر بہت تعصب کرتا تھا اور یہ  
 ماہر اور شاعر جید تھا۔ صالح اور اس کی بیوی نے اس پر بہت احسان کیا اور  
 باوجود اختلاف عقیدہ کی اس کو صحبت میں رکھا کیونکہ وہ شخص بہت ظرفیہ اور لائق  
 صحبت تھا اوسینے صالح اور اس کی بیوی کی بہت تعریفیں کی ہیں۔ اس کی تعریف  
 تاریخ مینی ہی یہ شعر اوسینے کامل بن شاور کی حقین کہے ہیں جب وہ وزیر ہوا  
 اذا لم يملك الزمان غارب  
 ولا تحقر كيد الضعيف فرما  
 و باعد اذا لم تتقاع كمالا غارب  
 موت الا فاعی من معمر الغارب  
 اذا كان راس لئال عمر ك فاحترق  
 عليه من التنيخ في غير واجب  
 فبين اختلاف اللیل والصبح معمر  
 بكر على احدث بالبحانجب  
 اور جب سلطان صلاح الدین رح باؤشاہ ہوا اس کی طرح کی اوسینے اور اس کی تعریف کی ہے

پہلی صدی کی شاعر

۳۱۰  
 تاریخ کی ادویہ کی دیوان میں اور کئی اور میں بہت سے کتبہ شرا و کتبہ ایچی میں سے بولڈا  
 اور ایچی کے مہمندان نے اتقان کر کے تیرہ ارادہ کیا کہ پھر مصر والوں کو سلطنت نصیب  
 ہو کر وہاں تیرہ میں اسباب بیج کرنے اور زمین پر کرے شروع کی تیرہ میں سلطان صلاح  
 الدین کو بھی تیرہ ادویہ شرا و اس جو زمین سے اراچیکہ ایک عمارت یعنی بی نہا پر حال انیم  
 اور الفد الی آخر میں حب لکھنے بکا ہوں جو کہ درود فقہ دوسری تاریخ رمضان ۶۶۰  
 کو طابہ میں اور کچھ حویلی میں کئی اور کئی اہمیت سے تاریخ میں اور کتبہ حضرت فی حار

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِتْرَاقُ الْبَنَاتِ وَتُفَاهِي الْغُيُوتِ

[illegible][illegible]

# چہلی صدیکی شاعر

۳۱۱

خلعت بزوا العبراق و رعیہا  
 نحن الیوم کما دنا شارق  
 لصفان نایق منہم و طلیح  
 و کس فی جمیع الذخ و تنو ح  
 اذا ذکر منہم حیت الابل  
 و کادت یبکونم العدم بروج  
 بارج من وجد لکرا کر متے  
 نالین برقی اولکسمر ریح  
 پیدائیں اوسکی شہر حاتم میں ہوئی اسکا ہی قتل ہوا در بیان شہید ہجری کی

## ابو محمد عبد الجبار

بن ابی بکر بن محمد بن حماد بن صدیقی علامہ شاعر شہسورہی وہ شاعر ماہر گدراہی معانی بدیدہ کو  
 الفاظ لغیبہ میں پروا تہا یہ شاعر اوسکی صفت تہذیب میں

و مطرد الا حیزاء بصیقل متہ  
 صفا اعلنت العین مافی خدیوہ  
 جریح باطوف المحی کلما حبری  
 جلیحاً شکی ارجاعہ بحزیرہ

شہید ہجری میں در بیان اندلس کی داخل ہوا مستند ابن عباد کی مدح کی اوسنے اپنا انعام  
 اوسکو دیا اوسکا وہ ان بہت شراہی سب شعر جدید میں شہید ہجری میں خبر یہ در قہ میں فوت

## ابو نصر الفتح

بن محمد بن عبد اللہ بن صفی تلامذہ عقاب کا اوسکی چند تصانیف میں از اجماع تذکرہ تلامذہ  
 عقاب ہی اس کتاب میں شواہد عرب شہر مع او کی حال کی ہر یک شخص کا حال مستوعب اور  
 بخوبی بیان کیا ہی عبارت بہت اچھی سجع و مقفہ بہ تذکرہ مولوی سلوک العسلی مدرس اول مدرس  
 امی کی پاس موجود ہی ہے یہی دیکھا ہی بہت اچھی عبارت اوسکی ہی داخل ہو تو قابل اسکی  
 کہ ظلیما اوسکو ہڑا کرین۔ ایک کتاب طرح الفس ہی اس کتاب میں نوادرات اہل اندلس کے  
 اوسے جمع کئی میں اس کتاب کے میں نسخہ میں۔ ایک کبری۔ دو سہرا صغری۔  
 خبر الاوسطی وہ کتاب بہت جدید ہی لیکن افوس کہ باقی نہیں مابقی فانی الوجود ہی ان کتابوں  
 اوسکی استعداد اور ملکہ معلوم ہوتا ہی کہ کیا کچھ ملکہ کتابتا تھا مسئلہ ہجری میں در بیان شہر

## ساتویں صدی کی شاعر

۳۱۲  
مراکش کی مقتول ہوا۔ حافظ ابو الخطاب بن وحید اپنی کتاب میں سہی المغرب و اشعار ابن  
المغرب میں لکھا ہے کہ اپنے اوسکی بہت دوستوں سے ملاقات کی اور انہوں نے مجھ کو اوسکی وفات  
مجربہ اور غریبہ کا حال بخوبی بیان کیا اور کہا کہ تالیف اوسکی مثل سحر اور اب شیرین کی تاثیر  
رکھتی تھی وہ خندق میں اپنی قبر کی فصیح کیا گیا سلسلہ میں اوسکو امیر المومنین مذکور ہے  
بیہانی اسحاق بن یوسف تاشقین نے قتل کروایا تھا جیسا کہ ابو نصر مذکور ہے فلا یہ صبا  
میں رہتے بیان دیا کہ کتاب کی کیا ہی یہ کتاب اوسیکے واسطے اچھے تالیف کی ہے۔  
تمام تہی چہی مدی ایسا توین صدی شیریں ہوئی ہا اے ابد تعالیٰ

## حصہ سیا تو ان

## صدی ساتویں

اس صدی میں اون شاعروں کا بیان ہے جو ساتویں صدی میں فوت ہوئے

## ابراہیم بن سہیل

اسرائیلی اشبیل یہودی اپنی زمانہ میں شاعر کہ سن کا تہادہ دیا میں سطر کلمہ در بیان  
ہجری کی فوت ہوا یہ بیان نہیں ہے کتاب العبر میں کیا ہے اوسکی یہ شعر میں ہے  
سل فی الظلام افاک البدیع  
تدعی الخوم کاندی الودی حری  
ابیت احف بالشکی اضرمت  
دمعی والشق ریالشک العطر  
حشی اخیل انی شارب غل  
بین الریاض و بین الکاس والوقت

## المہذب

اسد بن ماقی ابن حصین لقب اوسکا مہذب وہ دیا مصر میں دیار بادشاہی کا نام تھا  
شعر اچھا کہتا تھا اصلاح الدین بن ایوب کی تاریخ منقوش ہے اور کلمہ و منہج نظم میں  
اوسنے تصنیف کی ہے صاحب دیوان ہے وہ دیوان لوگوں کی پسندوں لوگوں میں بہت ہے

تہی قوافی الشعر لامية  
بعضها جهلك فسودت  
لما على وسوا من الفاظها  
طننها حيث قصيدتها  
شعرہ بحر میں فوت ہوا اور اسکی ہائے شہدہ پر جس کی غے اپنے ایک کتاب ستمی فاشوش  
احوال قرا قوش میں لکھے ہی اوس میں ایسی آواز ذکر کی ہیں کہ اور سی طرح بہت مشکل سی  
ہوتی ہی بلکہ ممکن نہیں کہ وقوع میں آوین اسکی ظالم اسعلوم ہوا ہی کہ وہ بائیں بنائی ہوئی  
مسافت میں کیوں کہ صلاح الدین کو بیشک راہی قرا قوش پر بہت اعتماد تھا قرا قوش ایک عام  
سلطان شیر کوہ کا تھا وہ شعرہ میں فوت ہوا تھا

## ابن عیین

ابوالمحسن محمد بن نصر بن حسین بن عیین النصارى لقب اوسکا شرف الدین دمشق کا رہنے والا  
ادیب ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت شہور ہے شعر اوسکی بہت اچھی جو بہت بڑی ہیں  
اوسکی شعر ایک اسلوب پر نہیں ہیں جو کہنے کا اوسکو بہت شوق تھا عزت آدمیوں کی بی  
ذات تھا ایک قصیدہ اوسنے تمام خلفاء اور ساء دمشق کی حمد میں لکھا کہ اوسکا نام قرا قوش  
الاعراض رکھا ہی سلطان صلاح الدین نے اوسکو دمشق سے نکال دیا تھا کیونکہ وہ ہر ایک  
پہلے اس سے بڑھ جاتا تھا اور اوسکی جو کہتا تھا حاج و انسی نکال دیا گیا شہر کی باہر نکلیں  
شعر اوسنے بنائی ہے

نصلا بعد قرا خائفه  
لو یقدم دنیا ولا سرقا  
انفر المودن من بلاد کر  
انکان یبغی کل من صدقا

بہت شہر دین پر عراق اور جزیرہ آذربایجان - خرمسان - غزنہ - خوارزم ماوراء النہر ان  
شہر دین پر کہ منہرستان میں گیا پر میں میں آیات تک وہاں رہا پر مجاہد کی رستی



## سازندگی شاعر

۳۱۲

صحن کیا پر دشت میں چلا آیا جہانسی نکالا کیا تھا او سکایا ہوا ستون تھا ایک شہر ہی دوسری  
شہر میں دوسری سی خبری میں پرکارا تھا اس مکان کے بلکہ کسی کشتے او سکوا دل میں دیر میں  
بحری کی دیکھا تھا۔ علم و توجہ جانتا تھا او سکوا معرج کرے ہی کہ عرصہ ہے اسکو اسکی  
اویسے انی دیوان کی مدون نہیں کہ کسی کشتہ ہی دشت میں او سکوا دیوان معراج  
گر جو ہی دیوان جہدی او سکوا نظم اور شہر کی مقال میں ہی بہت لوگوں ہی بہت  
ظریف اور نصرت اور نیک نوا اور اچھی تھا ایک شعر او سکایا بہت خوب ہی ہمیں  
اپنی ہر کا جو جانب سخن کی کیا تھا ذکر کرانی وہ یہ ہی ہے

اشق قلب الشوق حتی کانتی افش فی سوداۃ عین العجرا  
میں کہتا ہی کہ او سکوا دیداری میں تم کی کیو کیو خبری اصل او سکوا ریح کی ہی یہ ایک  
بلادہ دیوان میں ہی دشت میں پروردگار نے نبی شہان شہر بحری میں پیدا ہوا اور روزگار  
میں میں ریح الاول شہر بحری کو دشت میں ہی انت ہوا او سکوا بہت شعر ہی اصل ہرگز میں  
فرایہ الدہر میں لکے میں

## البہار زلیخہ

بن محمد بن علی ابن یحیی صاحب شی ابو الفضل اور ابو الفکی از دی مہلی کا بیہ شخص شہر تھا او سکوا  
دیوان شہر ہی پیدا میں اویسے درجیان شہر بحری کی مکہ میں باسی نہ ملک صالح عم الدین  
کی دہلی بلاد شرق میں اتنا کہ جب وہ تسلط اور مالک سلطنت ہوا او سکوا شہر عرت  
اور قند کی بہر او سکوا ایچا پایا جب ہوا او سپر خا کو گیا اور حکم دیا کہ وہ وہی آدمی  
تھا او سکوا خیال ہا چند بہت جلد آئی تھے اور وہم پر آدمی کو شہر ادیتا تھا علیہ عقد ہو  
جانتا تھا پر وہ ملک امر حاکم شام کی خدمت میں گیا اویسے دکان جاکر او سکوا معراج  
بہت کہہ لکھا ہی وہ شخص صاحب غروت اور حویہ نکالا اچھی تھا اہ وہ عقد شہر بحری میں

# سائو بن محمد کی شاعر

در میان مصر کے قوت ہوا اوسکی یہ شعر میں ہے

وعند الزمان طوفان المعلق  
وبلا قلبی من جفون تنطق  
انی لاهوی الحسن حیث وجدتہ  
واہم بالقد الرشیق واعشق  
لما عاذلی انا من سمعت حدیثہ  
فغساک یجنوا ولعلک ترفق  
لو کنت منا حیث تسمع اوتری  
ولایت الطف عاشقین تشاکبا  
الشوی منی العذال عنک تصیر  
وحیاتہ قلبی ارق واشفق

## ابن الساعی

شاعر مشہوری اور کاتب بہار الدین اور نام علی بن محمد بن ابراہیم بن ہر روز و شقی بنی ہاشمی  
در میان مصر کی ہتھالی کہ وہ بڑا شاعر اور ذوقدار آدمی تھا اوسکا ایک دیوان ہیبت  
مشہوری دو جلد و تین ہی لوگوں کی ہسرت پایا جاتا ہی اوس میں بہت اچھی اچھی شعر  
کے ہیں اور ایک اور دیوان ہی اوسکا نام مقطعات نعل رکبا ہی شعر اوسکا کہ میں نے  
لا اخرج عن الامر صوت تدرکہ  
فلیس فی کل حین یحج الا مثل  
والبدن فی کل شعر لا لمقصا  
یہ نصیر ہلاک لا شریک مل  
ماہ رمضان سنہ ہجری میں در میان قاہرہ کی فوت ہوا شیخ معظم میں فوت ہوا اکابر  
چمچے جسے دس دن کی عمر پائی وہ قاہرہ میں پیدا ہوا تھا اوسکی یہ شعر میں ہے  
فہو یوم فی سوط ولیلہ  
وتبنا وعمر اللیل فی غلواہ  
والظیل فی مناک العصون کلواہ  
والطیر یقرأ والعید صغیرہ  
صرف الزمان باختلاک لا یغلط  
والہ نور البدق درع اسط  
رطب یصافحہ التیم فی قط  
والریح یمکتب والغمام یختبط

## ساتویں صدی کی شاعر

ابن فارض

ابو حفص عمر بن فارض ابو القاسم اوسکی کنیت ہے اور شرف الدین لقب غلام میا علی اور  
حموی مصری الاصل ہے وہ ایک بڑا صوفی تھا قاسم اوسکی بہت اچھی ہے اور کادیا  
بہت مشہور ہے لوگوں کی پاس بھجودے ایک نسخہ بھی میری ہاتھ کا میری پاس ہی ہے  
— اور ایک نسخہ میری اوستا ذمہ مولوی ملک العلی صاحب مدرس اول مدرسہ ملی  
کی پاس ہے۔ اور ایک نسخہ بد خط مگر صحیح اور خوش آغون شیر محمد صاحب نے اپنی ہاتھ  
سے یہ لکھا تھا وہ حکیم یوسف خان صاحب کی پاس موجود ہے جو درمیان کوچہ چلوں  
رہتی ہیں اوسنے اپنی تصانیف میں صوفیہ کل مضمون لکھے ہیں یہ دیوان بہت جانی  
دستیاب ہوا ہے اول قصیدہ اوسکی دیوان کا یہ ہے اول کی شعر لکھتا ہوں نہ  
ارج القلم یبعی من الزبوان  
اھدی لنا ادراج یجد عوفہ  
دروی احادیث الاحیاء مسندا  
فلجو منہ منتبیا لا رجا  
عن اذخر باذ احسن و سخا  
وسرت حمیا اللبرد فی اذ قنا  
چونکہ یہ قصیدہ بہت بڑی اور دیوان ہی اوسکا بہت جانی ہے یہ لہذا زیادہ شعر لکھے کہ  
ضرورت ہیں ایک مشنچ اوسکی قصیدہ تائید کی جناب مولوی ملک العلی مدرس اول کی پاس  
موجود ہے لیکن اور مشنچ اوسکی بھی کوئی نہیں دیکھ کر ہم سینے میں آیا ہے کہ اوسکی  
دیوان کی بہت مشنچیں لوگوں نے لکھے ہیں۔ ابن فارض ماہ باء الاول نسخہ بحر  
میں چہن برس ایک سینے کم کا ہو کر فوت ہوا

## شیخ الشیوخ

شیخ شرف الدین عبد الغفر بن محمد بن عبد الحسن الفارسی دمشقی ہر حموی شافعی اور کب رانی

## ساتوین صدیقی تناع

فرہی کہتا ہی کہ باب او سکا قاضی حیات کا تھا وہ ابن نقاش شہور تھا دمشق میں در بیان شہر  
بحری کی سپر اسوا علوم اور ادب میں سیکھا وہ بہت دلی آدمی تھا حافظ ہی او سکا وزن بہت  
کچھ او سکا یاد تھا او سکی پرہ شعر میں سے

سرودی باقیہ جاریہ  
و وحیدی بخاریہ ساقیہ  
مہات نشات علی جبہا  
کما ہی فی حنہا ناشیہ  
علی الجسر حاکمہ بالصنا  
وفی القلب امرۃ ناهیہ  
تعالی علی المنذلی فشرہا  
بطیب بہ الندو الغالیہ  
واولت من الوضیل اصناف  
مارجوت ولمرتکفی کافیہ  
فادی علی رقیب طہا  
یطافہا عینی الصافیہ  
تقرب قلبی فأرجو العلا  
واجلس فی الدست والحاشیہ

وہی بحرین کہتا ہی کہ رمضان کی پہلے شہر بحر میں فوت ہوا

## ابن بیہ

شاعر مشہور ہی نام او سکا علی بن محمد بن بیہ یہ شاعر بابر طریف اور خوش گفتار تھا  
نصیب میں در بیان شہر بحر میں چہ سو گیس کی فوت ہوا او سکی پرہ شعر میں شعرا و لکھا  
الابابین سے کہتا ہوں وہ یہ ہی سے یہ قصیدہ بہت بڑا ہی

وہی لکھتا ہے شکا نما  
اھدی الشقام لمدنف من مدنف  
ارج شمیم میں پرہ شعر او سکی کہتے ہیں سے  
ماکر صبحک اھنی العیش باکرۃ  
فقد تفرق فوق الاہل طائفۃ  
کالروض یطفو علی نھار اھرۃ  
واللیل یجری الدار ی فی حجرۃ

## ملک افضل

## سنانوین کی شاعر

۲۱۸

نام اوسکا علی لقب ملک افضل بن عبد الدین بن سلطان صلاح الدین یوسف ابن نجم الدین ابو  
بن صدیقی بن مروان بن یعقوب پیدائش اوسکی مکریت میں ہوئی ملک افضل بن سلطان  
صلاح الدین کا تہا جد مرثی سلطان صلاح الدین افضل بن محمد مکت شام بر حکومت کرتی تھا  
اور چوٹا بھائی اوسکا عزیز عثمان مکت مصر کا قاضی ہوا۔ اور طرابلس مکت و ایتھنا صلاح  
الدین شمس بن وقت کا تہا جاب ملک افضل بن دمشق بن بندہ است خوب کر لیا اور وقت سنی  
غریز اپنی بھائی سے پر عاشق کا ارادہ کیا اسلئے عزیز مذکور مصری شمس بن وصال لیا اور جوان  
تھا ایسی بھائی سی دمشق لینے آیا اس واقعہ میں ملک عادل بن چچا ان دونوں کو خارج میں آگیا  
اور قاضی فاضل کو سمجھا کہ دونوں کی صلح کروائی۔ عادات کتاب برق سانی میں  
کتبنا ہی کہ جب ان دونوں بھائیوں کو مل گئی اور غریز نے کوچ کیا بھائی مصر و دمشق کا چوڑ دیا  
اور وقت میں ملک افضل کی خدمت میں گیا مہمی مذکور ایک کدی پر بھائی بھائی بھائی کے لگا  
کہ ای عادی نے چند شعر منظوم کہی میں چاہتا ہوں اپنی بھائی غریز کی تالیف تلوک کے پہلی کہوں  
نوبیس سی ہماری اوسکی مفارقت ہی اس آباء میں ملاقات نہیں ہوئی اس الین ہو دی کہ  
شعر کہہ دو یہ ہیں

تقصت بالتفرق من سنان  
مسافہ قریب طرف من حنان  
تفوق العینون من العین  
لعبد الی الحشا عدم السکون  
رویت حیث لعد فی الکلیت

تظنک نظرت من بعد لسمع  
وعض الدهر من طرف عذر  
وعاد الی بیتی باحری  
تبع الدهر لشرع لوصیل  
ولا تند ی جیش القرب

عادات نے کہا کہ واہ واہ غائب الی بیت ہی خوب شعر کہے ہیں اینچ اس شخص کی مستوی  
ابو الفدا لکھ چکا ہے لہذا اب حال چوڑ کر ایک سانچہ تصور کر کے مثل اور شاعروں کی حال چوڑ

## ساتویں بیکی شاعر

۳۱۹

کہا جاتا ہی ملک افضل فی عبد العزیز بری کی سماعت کی خطا چہا لکھتا تھا قلعہ مسیافت  
کیا یہ قلعہ شام میں دریا فرات پر بلاد روم کی طرف واقع ہی مدت تک وہاں راہ شہنشاہ  
بہت عادل اور عظیم اور سخی اور ادیب تھا مگر وہ شیعہ رکھتا تھا سنیہ سہری میں دریا  
صفر اللہ کی فوت ہوا اور اسکا شعر بہت اچھا ہوتا تھا جن ایام میں کہ ملک عادل اور سخی چھا  
اور عثمان غریز اور سخی بہانی نے دمشق اور سب چین لیا اور نہین ایام میں ملک ناصر کو  
یہ شعر لکھے تھے

مولائی ان ابابکر و صاحبہ عثمان قدا حذا بالسيف حق علی  
فانظر لی حفظ هذا لاسم کیف من الاول اخر مالا ما من الاول

مگر اوسنے بھی بہت اچھا جواب ان شعر لکھا وہ یہ ہیں

واقا کنا ملک یا بن یوسف معلنا بالودیعین ان اصدک طاهر  
عصوا علیا حق اذ لو یکین عبد النبی لا بی ثرب ناصر  
ناصر فان عدا علیہ حسابهم و اشرف ناصرک الامام الناصر

## ملک ناصر

داؤد بن سغلم بن عادل حاکم کر جستان مشہور بنام صلاح الدین ابو المعافروہی کہتا ہی کہ او  
نہد الدین ابو الحسن قطیعی ہی حدیث کی سماعت کی وہ حنفی الذہب فاضل آدمی تھا مشاطہ کرار تھا  
اور ذکی پر یے سری کا تھا نظم بہت اچھی بتا سب خوبیاں اوس میں تھیں بعد اپنی باپ کی  
دمشق کا ملک ہوا بعد از ان اور سخی چھا شرف فی اوس کی بی بی پر گزشتہ رسرک سلطنت  
ماہ حمالا اول شیعہ سہری میں فوت ہوا باہر دمشق کی ایک گائون میں جھکوا نو بیا کہتے ہیں  
پس ایسی والد کی مدفن ہوا یہ شعر اور سخی میں شرح حال کی میں جو خلیفہ کے سامنے  
بیان کرتا ہی

# سباق توین صدیکی شاعر

۳۶

الحسن فی شرح المعالی ودینہا وانت الذی یغزی الیہ مرابہ  
یا لی احرص الذوالد و مقدر بناریت مغبرۃ و سیاسہ  
و یاتیک غری من بلاد قریہ لک الامن ذیوا صاحب لا یخانیہ  
فیلقی ذنوبک لولای مثله و یخطی و لا یخطی عما انا طالما  
و یطس من کلا فلا قد شک تطرہ و تخرج و العقد الامانی صلیہ

## قاضی فاضل

ابو علی عبد الرحیم بن قاضی اشرف ابن حسن علی ابن حسین بن محمد ابن نوح ابن احمد بن محمد  
مولد او سکاسر معروف بیا قاضی فاضل لقب علی الذین ابن حلیان کہانی کہ وہ دیر ملک امر  
صلاح الدین کا تھا صداقت الشاک بہت خوب جا رہا تھا متعدد میں سے فوہیت لیکھا او سکی  
غرائب اور نواد بہت ہیں علامہ صفحہ ۱۱۷ نے کتاب خبریہ کی درمیان اسکی نفس کے  
حقین یہ کہانی کہ وہ مالک سلم اور بیان گفتگو اور زبان کا تھا طبیعت بہت غیر دان  
پر کہنے والا تھا بدینہ گوئی میں اچھا کرتا تھا فضل اوسین جتنا پایا جا رہا تھا بحر دان کے  
اور کسی میں نہیں سنا اگر ذلیل او سکی زبان میں جیسے ساہو تار وہ بھی او سکی طبیعت کی  
قدار میں روزا جا جا وہ مثل شرمیت مجیدہ کی تاسخ حین شرایع شریعہ نظم کا تھا  
قیس سے زیادہ فصیح تھا حاتم اور عمری زادہ جو انور کبھی تھا اوسے روز  
دوشنبہ پندرہویں ماہ جمادی الاول ۷۸۲ ہجری کو شہر عقیلان میں ولادت پای  
اور جس روز ملک عادل بصرہ میں ایلینے بروز چار شنبہ ساتویں ماہ ربیع الاخر ۷۹۹  
ہجری میں ذات پانی درمیان تاجرہ کے اس شاعر کا ذکر اس مدی میں ہو گیا کیلک  
کہ وہ قریب اسکی تھا کیونکہ یک برس قبل کہ فرق نہیں صدی اول چپ چکی تے وہ  
مرک نا کہانی میں مبتلا ہو کر فوت ہوا یہ شعر اس کے ہیں

## ساتون صدیکی شاعر

۳۲۳

ابو محمد عبد الحکم ابن ابی اسحاق ابراہیم بن محمد بن مسلم خطیب علم صغریٰ کا بعد وفات اپنی والدہ کی اس عہدہ پر شرف ہوا اور اسکی خطبہ بہت اچھی اور شعر لطیف ہیں عمار بن جبریل معروف ابن اخی کی حقین اور بنی بہت اچھی شعر کہے ہیں وہ بیت المال کا منشی تھا مصر میں کسی مقام سے کپڑا پہنا تھا اسکا ٹوٹ گیا تھا یہ شعر اویس نے کہے تھے

ان العاد بن جبریل اخی علم  
تاخر القطع عنی اوحی سارقہ  
لہ بد اصبح منذ مومۃ الا ان  
فجاءھا الکفر لیستقفی عن الجبر

سوار اسکی اور شعر بھی اسکی بہت نادر ہیں۔ جب وزیر صفی الدین ابو محمد عبد اللہ بن علی معروف ابن شکر وزیر ملک عادل ابوب فی اسکو عہدہ خطابات سے موقوف کیا اور اس پر یہ شعر اویس نے کہے تھے

فلائی باب غیر بابک ارجع  
سددت علی مسالکی ومد اھبی  
دبائی حق وغیر خودک اطبع  
کما نما الا لباب بابک وحدا  
الا الیک فذلنی ما اضعع  
یہ ابنی حور وکی حقین کہے ہیں

سددت وجھها بکف علیہ  
قلت لم یغن عنک سترک شیئا  
شک النقش وهو تجلی عروسا  
وصتی غطت الشبک الشھوسا

ولہ

وما دہ بنا بها فی لدا  
من فومنا الا فاک والعلک تحشا  
یخیل لی انا علی الماء نوم  
ففی تلك اثار وفی تیک الحجم

ولہ

علی رھل فی الاحوال ریش  
الحشی ان قصاص دانت لیت



## سأقول في مدح أبي شعاع

بعض من ائمت فانت شيل وان سدت الشام فانت عيش  
ولادت او سكرات کو ایتر اور کی انیروین جادی انفسر ششم جری کو ہوی - انہا نیوز  
شیان س۳۳ جری کو سمرین فوت ہوا سغ مقلم من مدق جوا

## ابو اسحاق

ابو اسحاق ابراہیم بن نصر بن مسکرتب او سکا طبر الدین فاضی سلاسیہ کا فقیہ شافعی  
ہی - ابن دہی نے اپنی تاریخ میں او سکا ذکر فرمایا ہے کہ وہ ہشہد کان موصل میں  
- فاضی ابو عبد اللہ حسین بن نصر بن خیس موصلی ہی علم فقہ اوسینے موصل میں پڑھا اور  
حدیث کی بھی اوس سے سماعت کی بعد اومیں اگر بیت لوگون سے سماعت کی پھر سلاسیہ  
شہر کی طرف مراجعت کر گیا وہن جا کر ایک کانو سلاسیہ کا فاضی ہوا میرے ایک کانو  
موصل سی ہی وہ فقیہ فاضل تھا اصل او سکی عراق ہی مدرسہ نظامیہ میں درمیان بغداد  
کی علم تحصیل کیا اور حدیث کی سماعت کی اور روایت بھی حدیث کی بہت کی لیکن نظم اور شعر  
گوئی او سپر غالب ہے یہ شعر او سکی ہیں -

عذری فليس العذر من شيق

وبالنسبات التي دلت

وعقد الميثاق ما حلت

لا تنسوني يا فتاتي -

انتمت بالذاهب من عيشنا

اني على عهدكم لو احل

وله ايضا

وقد تاخر لوليسلم من الكدر

فقطا اذا هي لم تخطو على الاشر

يداه من بعد طول البطل بالند

يغرها وهو محتاج الى القمر

جود الكريم اذا امانان من عدا

ان الجانيك لا تجدي بوارقيا

ونيا طيل لومد مذموم وانجحت

يا دوحه البلى ولا عتيت على رجل

## ساتویں صدیکی شاعر

لتراشف من ماء الفرات علیلا  
انکان حنفی بالذموع نجیلا

ناقص لللیل عنی انی  
وسل العواد فانی شاهیلا

وله ایضا

نرفا الخفاف کلهم امان  
وافقد بها الجوزاء فھی عیان

واذا السعاد لا لخطنک عیوننا  
واضطربها العیفا فھی حبال

## عوف ابن ملحجم شیبانی

عبد اللہ ابن معمر کہتا ہے کہ یہ عوف قبیہ بنی سعد سے تھا اور شیبانی سوار اور سکی اور تھا  
عوف مذکور ایک ادیب معدود شاعر و ظفر فار و متاخرین سے گذرا ہے وہ صاحب  
اور نوادر کا اور جاتی والا اخبار ایام عرب کی ۔ طاہر ابن حصین بن صعب نے اپنی صحبت  
و اعلیٰ خاص او سکو خاص کر لیا تھا سحر اور ضرر و نوہن اپنی ساتھ رکھتا تھا جو سحر  
کرنا او سکو ساتھ لیتا وہ قصہ اور کہانی او سکی ہر اہ سفر میں کہا کرتا اور جب کہیں آتا  
کرتا وہ مصاحبت میں رہتا علم اور دہش و تدبیر کا باز اور گرم رکھتا طاہر ابن حصین  
ادیب اور شاعر تھا علم ادب کو بہت دوست رکھتا تھا ابلی او کے ہی بڑی محرت کرتا تھا وہ  
ہشتمہ حران کا تھا اور بیٹے کہتے ہیں کہ اس میں کا تھا قیث بن یس بن ہجر اور طاہر  
وہ رہا او سینے او سکو نہ چھوڑا اگر کچھ کوخ او سینے اپنی وطن جانی کی درخواست کی طاہر  
او سکو بہت انعام دیا کرتا تھا یہاں تک کہ وہ بڑا مالدار ہو گیا جب طاہر سینے وفات  
پائی شاعر مذکور نے جانا کہ اب میری مجلس جوئی اپنی کہنی اور رشتہ دار زمین چلا جاوگا  
لیکن عبد اللہ بن طاہر جب بجائی او سکی گدی نشین ہوا او سینے پر مثل اپنی باپ کے  
اپنی صحبت میں ہر دم رکھنا شروع کیا اور اپنی باپ کی وقت سے بے نیاز وہ او سکو  
رہا دیا عبد اللہ مذکور ایام عرب خوب جانتا تھا علم ادب بھی او سکو بہت تھا چند شاعر

## ساتویں صدی کی شاعر

۳۲۲

مذکورہ بہت تہذیب پرانی چٹے اور علاقہ کی کی گہرے پس رفت نہ گئی تھا تاکہ کہ عہد اندیش  
عراق سے خراسان کو چلا ہوا وہ اس کی خوف نہ کہد موافق عادت کی تہاجب ری کی اور  
گئی اس جانی ایک درخت بر قری در دناک آوار سی بول ری سے عہد اندیش کو رہا  
عوف سی کہا کہ ای ابن عم کیا خوب قری بولتی ہی اس کی اور نہ تو سنے دینے پر ایک سر  
ہدی کا عہد اندیش کی یاد آیا وہ پیرا اور کہا کہ اسی پر شعری عوف تو ہی بنا او سنے کہا  
کہ میں بوڈا مس ہوں فی العہد یہ محسوس کیا تم کہلاتے ہو میں ہدی کا عہد اندیش کہ کہتا  
عہد اندیش کی کہا کہ شجکو میری باب طائر کی قسم تو شعر کہہ او سوقت عوف ہدی یہ شعر کہ  
ان شعرون میں ابی وطن اند احبار کو یاد کر کی او کی مہاجرت اور عمارت میان کی اور  
حب دیا وہ بہرین سے

ای کل یوم غزبہ و شروح اما اللہ یمن دینہ فتریح  
لقد طلع البین المثبت رکابی فہل ابن البین وہن طلیح  
وانق بالری فوح ححما مہ صحت و ذال نوح الحریین یوح  
علی انہا باحت ولوتہ رعدا ولخت واسراب الدموع سنوح  
یہ شعر بہت میں ارج شمیم میں تمام لکے ہوئی میں جکا دل چاہی اس کتاب میں یکایک پوری شد  
سے ان اشار کی عہد اندیش ہی انو بہر آئی یہ شعر ہے - خوار حکم داکہ ای ابن عم  
تو ابی کہے اور وطن میں سہا جنتک تو نہ آو گیا میں اسی جا بیتم رہو گا کیونکہ محکم کسی  
بہت محبت ہی اب میں شجکو روک نہیں سکیا اور حکم دیا تیش برادر دم او کو دوسرا جان  
ہی او سنے شعر کہ میں اسکن عجب نصیب تھا کہ ابی ابی وطن کو نہ پہونچا تھا کہ راہ میں

ادب و ابرکات ابریں ستونی نے تاریخ ازبلی میں اوسکا ذکر کیا ہی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور جید قطعی  
اور کتابیات جو ان دونوں میں جاری تھے وہ غینے کہے ہیں اور عماد کاتب خریدہ میں کہنا ہی  
کہ وہ جو ان فاضل تھا اوسکی یہ شعر میں سے

اقول له صلتی فیصرف وجهه  
کاشی ادعوه لفعل محسوم  
فان کان خوف لا اثر لکوه و صلتی  
فمن اعطاه الا نام قتله مسلّم  
بروز جبرائیل تیسری تاریخ ماہ ربیع الثانی ۱۲۱۰ ہجری کو سلامت میں فوت ہوا

### ابوالعباس

ابو العباس احمد بن ابو القاسم عبد الغنی بن احمد بن عبد الرحمن بن خلف بن مسلم الحلی مالکی فطری  
شہور نام بغیس وہ ادیب تھا اوسکا ایک دیوان بھی بہت اچھی مصائین اور بین بین قصیدہ  
یہ امیر خلیع الدین والی دہراٹکی مرج کبری سے

قل للحبیب اطلت صدرک  
ان شئت ان اسلو  
اخلفت حتی فی زیارتنا  
وانا علیک کما عهدت  
احرق یاتشر الحبیب  
وشهدت انی ظالم  
انظن غصن البان یجھن  
ام یجدع التفاح الحامی  
ام خلعت اس عذارک المشون  
لا الذی جبل المری  
وجبلت قلی فیہ وکدک  
فرہ علی قلبی فھوندک  
بطیف منک وعدک  
وان نقضت علی عھدک  
حشای لما وقت بردک  
لما طلبت الیک شھدک  
وقد غایت قدک  
وقد شھدت حدک  
محی منک وردک  
مولای حتی صبرت عھدک

یا قلب من لانت مقاطعاً  
ساقون صد کی شاعر

انٹنی جلد الوافی  
اوان لی عزمات جلدک

یہ قصید بہت بڑا اور چابی نہیں نہ کہ یہ بہت نثر و کھا مگر کیا اور لوگوں کا مزاج کی سوا  
کاتب نے غزلیہ میں ذکر کیا ہے کہ وہ قبیہ مالکی عرب تھا اور کوثری دست درت علم و تدبر  
میں رہتا اور ادب میں خوب ماہر تھا اور اس کے شعر میں ہے

یَسِّرْ بِالْعِدِّ اقَامَ لِي وَسْعاً  
من التراء داما المقادير فلا

ہل سترنی و نیالی فی قوم سبا  
اور اقی و علی راسی با این حالہ

عمادنی ہی اور سکا ذکر کتاب سبیل میں کیا ہے کہ وہ ایک قبیہ تھا اور عرب میں تھا اور قاضی ناصر  
میری سائے اور سکی بہت تعریف کی ہے ابن ملک ان کتابی کہ میں نے اور سکا ایک قصیدہ دیکھا ہے  
جو مصر میں اس نے میری پس کتبہ چاہا تھا وہ یہ ہے

یا داجلاً وجیل الصدیق  
ہل من سبیل الی لعلک یقعن

ما انصفتک حقونی و عی امیہ  
لا وناک قلبی و هو محرق

چونیکوین ماہ ربیع الاول سنہ ہجری ۷۰۰ در میان شہر قوس کی شہر سکا کو کر فوٹ ہوا

### قاضی احمد

قاضی احمد ابو الکلام احمد بن خطیر اوسید مہدی بن سیان کرکاتن الی قدامہ بن الی علیج

ماتن حصری ہی وہ شاعر تھا دیا مصریہ کا ماطر تھا بہت خوبصورت کاادی تھا اور سکی تصنیفات

سے چند کتابیں ہیں تاریخ سلطان صلاح الدین کی اوسے نظم میں لکھی ہے اور کلید منہ کو

نظم میں لکھا ہے ایک دیوان شعر کا ہے اور سکی فوجی کی ہمت کا لکھا ہوا تھا ہے دیکھا ہے

چند قطعی اور سکی نے نقل کی ہیں اندازہ ظہر شعر میں ہے

تعاقتی و تنہی عن ا موقوف  
من سبیل الناعن ان یقول غنفا

اعلم ان تکرر کما علی وحقق ما علی اضطرر منها

ولا

لنیراته فی اللیل ای محرق علی الضیف ان الطاراتی تلهب  
وما خسر من یعشو الا ضیق ناره اذا هو لم یزل یال المہلب

عما وکانت کہنای کہ میں اوسے ہرہ میں ملتا تھا اون ایام میں گناہ صر کا شکر کا فشی تھا اور کہن  
وہ سہانی کردہ کی مذہب نصاری کہتا تھا ابتدا اور سلطنت سلطان صلاح الدین میں سلمان  
ہو اسعد مذکورانی جان بچا کر وزیر صفی الدین ذکر کر چھٹیدہ مصر میں نہاگ شہر عرب میں جلا آیا تھا  
سلطان ملک طاهر کی پوس باوقات فی سیرج جادی الاول سنہ تک مقیم رہا اس کے بعد  
بروز کشیدہ اسٹہ برکسا کو گرفت ہوا

النبہا

ابو السعادات محمد بن محمد بن موسی بن منصور بن عبد الغفر بن وہب بن تہان بن ہواز بن عبد  
بن رفیع بن ربیع بن سلمان سلمی سخاوی تھیں شافعی معروف بنام بہار فقید تھا اس شخص نے  
علم خلاف میں ہی کلام لکھی ہیں مگر اوس پر علم ادب اور شعر غالب تھا اوس کی سبب سے مت ہوا  
ملوک کی حدیث کی اور انعام اچھے بائی ملکوں میں بہار برکون کی طرح کی اوس کی شعر لوگوں کے  
اس میں بہت میں نقید ی اور قطعی بہت اوس کی موجد ہیں مگر معلوم نہیں کہ اوس کا دیوان ہی جمع  
ہوای یا استعارہ شعر قہ پڑی رہی ابن حکمان کہنای کہ شے و شوق کی کثرت میں ایک دیوان بہت  
پڑی حلد کا دیکھا ہی شاید اوس کا سہویدہ اوس کی شعر فاضل کمال الدین شہر وری کی طرح میں  
دھواک ما خطر السلو مبالہ ولایت اعلم فی الفخرام بحالہ  
ومتی وشی واش الذیک بانہ سال هواک فذاک من عذالہ  
اولئس الکلف المعنی شاهد من حالہ یغنیہ عن لسانہ

## سازوین صدیک شاعر

خدات قوت مقامه و خدات  
 افتراة سبقت له ام خلة  
 یا اللجائب من اسیر دایه  
 بانی داعی نایل طباظ  
 زیان من ماء الشبیه والصباء  
 نسری النواطف فی مرکب حنة  
 فکفنا عین کماله فی فنة  
 کتب العذائ علی صحیفه خلة  
 فساد طرقة کلیل صدوق  
 او کی ایچ شمر مشهورین ده دت او کی  
 سنجار کی قوت هوا

## ابن خلکان

قاضی القضاات معز کا ابو العباس احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابی بکر ابن خلکان بن تادک ابن عبد  
 بن شاکل بن حسین ابن ملک بن جعفر بن یحییٰ ابن خالد بن برکات توم سی برکی شہا۔ مکی النیر  
 ہستوی نے طبقات میں لکھا ہے کہ وہ فقیہ تھا اور بنی دویان مشہر عجمی کی پیداوار  
 بعد افعال باقی اپنی والد کی مومل میں آیا۔ شیخ کمال الدین ابو یونس کے مدرس میں  
 موجود رہا قاضی حلبی سے علم فقہ پڑا۔ ابن عربی سے علم نحو سیکھا پھر دمشق میں آیا ابن  
 صلاح سے کچھ علم سیکھا پھر دویان مشہر عجمی کی دمشق کا قاضی ہوا پھر مغول ہوا پھر قاضی  
 موافر مغول ہوا دوسری دفعہ مغول ہی رہا مدینہ ارضیہ کا مدرس ہو گیا۔ حافظہ ہی  
 نے مغول اور کمال حال لکھا ہے بہت تعریف اور مکی کی ہوا لکھا ہے کہ وہ شخص ملک اور دنیا کی

# ساتویں صدی شاعر

۳۲۹

دی و تر آدی تہا اوسکی الیفات سی ایک تاریخ و نبات الاعیان بہت مشہور ہی یہ کتاب ہند  
 من بہت جانی پر موجود ہی اب ولایت میں جہاں بی بے گئی ہی جہاں کچھ ایک شعر جہاں کا  
 ڈاکٹر اسیر صاحب کی پس سرود ہی ۔ ابن حمد فی کتاب ثمرات الاوراق میں لکھا ہی  
 کہ شیخ ابو العباس حسن برکت تھا کسی دکنی بادشاہ کی کو وہ جا کر کرتا تھا  
 یہ عشق اوسکا بہت مشہور ہو گیا تھا جب یہ بات پہوٹ نکلی اوس بادشاہ زادی کو  
 حکم ہوا کہ سوار ہو کر یہ اوسوقت ابن خلکان نے اوس لڑکی کی واسطی یہ شہر لکھنؤ

سے وہ یہہ میں

فی حکم منکر یا ید مطلب  
 وار ستر حیر ی و فرط عجب  
 بیم الخیس جا لکر فی الس کب  
 القاء من مکد اذا المر ترکب  
 کولاک لربک حلوا من مذہبو  
 ولیل طرئک التی کا الغیب  
 اخطارہا فی الحب اصعب مرکب  
 العهد القد یوصایہ للنصب  
 خلع العذار وان الح مع نبی  
 قد جن هذا الشیخ فی ہدی الصبی  
 کشف القناع لبحق ذباک النبی

یا سادہ افی تغت وحقنکر  
 ان لہ تجود واما لہصال تقطعا  
 لا تغنوا عفی القریۃ ان تری  
 لو کنت تعلم یا حبیبی ما الذی  
 ارجعتنی ودریت لی من حالہ  
 قتما بوجہک وھو بدیر طالع  
 وبقامۃ لک کا القصب رکبت  
 لو لراکن فی ریبۃ ارجی لہا  
 لہنکت مستری فی ہواک وکذلی  
 لکن حبیت بان یقول عواذ لی  
 فارحم فذبتک عجبۃ قد قاربت

قاضی حال الدین ابن عبد القادر گریز ہی کہ جس بادشاہ زادی کو قاضی شمس الدین  
 ابن خلکان جا کر تہا وہ ملک سودین ملک زاہر تہا اوسکی محبت میں تمام ہو گیا تھا کہ



## ساقی صید کی شاخ

۳۲۰ کہ ایک شب میں شمس الدین ابن خلکان کی پسن رہا اویسنے اپنے مشتوق مذکور کا مال  
ایک کہنا شروع کیا کہ سب آدمی چلی ہی گئی رات بہت ہو چکی گراؤ کا قصہ ہی تمام ہوا  
آخر کہ اپنا پوسٹین بجوا اور مارا اور کہا کہ لیکی شب میری پسن ہم دھوا اور آپ ایک  
عوض کی گویا ہوتا تھا اور یہ شعر پڑھتا تھا جاتا تھا

اذا الله هالک  
اوادی القامة لله  
الین من سلا متی  
قد قامت میا سے

یہاں تک کہ صبح ہو گئی اوس پہلی اختر نید ایک لفظ نہ لی طرح کا اوس لڑکی کی  
عشق میں جو بہڑ تھا استوی کہتا ہی کہ ابن خلکان مذکور یہ وقت شب کی تھی چیسو  
رجب شدہ عری میں فوت ہوا مدہ جیتہ میں

## ابن اسرائیل

نجم الدین محمد بن اسرائیل بن حصر ابن اسرائیل شیبانی دمشقی وہ ادیب و شاعر  
نقدہ کامل تھا یہ شخص مختلف مقامات حیرری کا دوست تھا اگر اوس میں یہ عیب ہوتا  
کہ کسی ملکہ ہوا تھا اگر کسی سلمان تو بیشک بڑی قد کا آدمی تھا جو دہویں اربعہ الاسر  
ہجری میں جو ہتر برس کا ہو کر فوت ہوا اوس کی نظم یہ ہے

ما صو طیفک حین زار وصادی  
علاذ حقن ملا منا هو الحالی  
لو کان سماع مقلتی عرفاد  
قد ما قدر حیدری عنہ و تنالی  
علاذ حقن ملا منا هو الحالی  
علاذ حقن ملا منا هو الحالی

## السدری و صابن لولو

شاعر شہرہ دار ہی کہتا ہی کہ وہ بڑا شاعر شہرہ دار و ذلت نامہ رکھتا تھا اوس کی شعر بہت اچھی  
تو بے باکی نظر غیہ میں سے

## ساتویں صدی کے شاعر

ومن القمل اتنى ارجو الصبا بعد وثبتت تحتى وتروح  
او اطلب الاحباب بين معاہد قد صناع فيها رزها والشيخ

وله

فعاطى الصهباء مشموله عذرا فالتواشوت فوامر  
واكثر اصاديئ الهوى بينا ففى خلل الروض فمناظر

وله

وشادن كلما مررت به يفتق قلبى له ويصطرب  
قد مدت بالقلب فى هواه طنا ذاتا فمت بالذى يحب

وہ ۱۰۰ شہان شہر جری میں شتر برس سی زیادہ کا ہو کر فوت ہوا

## سیف الدین

سیف الدین ابن شہید امیر کبیر کنیت اوسکی ابو الحسن نام علی ابن عربی قرظی ترکمانی  
صاحب دیوان شہور کا ہی اوسکی نظم بہت اچھی ہے شہر جری میں پیدا ہوا اور دنیا  
میں کب مرے شہر اوسکی بہت اچھی میں

وانا الى دكاس الواح فى يدہ تخلت من لطفه ان الشير مری  
لا يدرك الراح معنى من شائله والشمس لا ينفى ان يدرك القرا

دست میں دسویں محرم شہر جری میں فوت ہوا ہمارے ہاں ستون کی بجی مدون ہوا

## ابن سبأ

ملک فاضل ابو القاسم شہید اللہ بن جعفر نصری ادیب و شاعر دیوان شہور کا ہی علم ادب میں  
اوسکی تصنیفات بہت ہیں اوسنے کتاب الحيوان باخط کا اختصار کر کے اوسکا نام روح الحيوان  
کرکھا ہے یہ نام بہت لطیف ہے اعلیٰ ابن ربیع سے علم تحریر ہوا اور شریف خلیل ابو جعفر اسلمی سے



سائقین حیدر کی شاعر

۳۲۲

علم پر در نظر کم انصاف کیا جانی ۔ وہی کہنا ہی کہ اوسے جامع ترمذی حدیث میں علی ابن ابی طالب  
پیشی ماہ رب ششم ہجری میں مای بر سر کا سر گرفت ہوا اوسکی پریشانی سے

ماہ طلبا لیس لی فی عہد ادب	الیک آل التقوی و انتہی الطلیف
وما طحت لصدای اولیٰ سمع	لا لعلی الی علیاک ینسب
وما ارانی اہلک ان تو اصلنی	حسی علوا بالی فیک مکتب
لکن نتائج شوقی نافذ ادبے	فاطلب الوصل لما یقنعک الادب
ولست ابرح فی الحالین و اقلق	ناد و شوقی لہ فی اصلنی لہب

ابو فضل میر

ابو الفضل میر بن محمد بن علی بن محمد بن حسن بن جعفر بن منصور بن عاصم بھٹی شکی لقب و سکا بہار  
الدین کا تاج پی وقت کی مصلا میں سے شہر کیا جانی اور ب سی اچھی نظم اور شعر اور خط  
کہنا تھا بھٹی سی زیادہ مدت میں تھا کہ علی بن محمد الدین ابوالفتح ابوبن ملک بن  
ساکل کی حدت میں در میان بلاد مصر کی تھا اوسکی حدت میں علامہ شریف کو کج کیا و ان  
جب تک کہ ملک صالح نے شہر دمشق فتح کیا پھر اوسکی پاس بلا گیا اوسکی پاس جہنک واکہ  
وہ حال جو ملک صالح پر گذر لشکر اوسکا پھر گیا اور دمشق اوسکی ہاتھ سی کل گئی وہ مال میں  
تھا اور اوسکی حاکمی میں ملک ناصر واد و حاکم کر جہان فی اوسکو کر قلعہ کرک میں قید کیا  
اون ایام میں بہار الدین نو بہرہ کو زنا پس میں اگر انی صاحب کی حفاظت امور کی واسطے  
مقیم ہوا کسی سے نہ ملا اسی حال پر وہ رہا یہاں تک کہ ملک صالح نے قید سی طلسمی پر پھر مصر کے  
شہر فتح گئی پھر اوسکی حدت میں جامہ و ہوا پھر حال حاضر ماہ ذیقعد ۸۵۲ ہجری میں ہوا ۔  
ابن حاکم کہنا ہی کہ اون ایام میں قاہرہ میں موجود تھا اور حکمران ہشتاد ہوا اوسکی شہر میں  
اور لاپ کا تھا اتفاق سے میری اوسکی مقام ہوئی جو کچھ کہہ سنا اوسکی حواس سے نہیں

ساختن کتیبه

تا دینی را زاده با یاد و نیت داشت که تا بهاری آفتابان کربت جهان را گوی و دامن

بر کتا بهار احسبه برین نیکو سداي اندک به یمنی

بیاورد و نیت الحسن حیدر

قتل را نیت و نیت

کجیف ملک من جوی

و نیت اقصی من

یا بد زان نیت

و دعه با عین النقا

نام نیت در وجه

نیت الحی قلم

و یا له من عجب

نیت من نیت

نیت من عیب منوی

نیت النیت الذی

نیت من نیت

نیت من نیت

نیت من نیت

نیت من نیت

نیت من نیت

نیت من نیت

نیت من نیت

نیت من نیت

# ساتویں صدی کی شاعر

ولہ العنا

وانت يا نرجس عييدہ کو کثرب من قلبی وما اذ بک  
مالک فی حنک من مشہ ما تفری العالم ما تفرک

شعر اس کی بہت لطیف ہیں اور کسی اپنی دیوان کی بڑائی کی اعزازت دی وہ بہت جابجای موجود  
ہی۔ ابن خلکان یہ بھی کہتا ہے کہ بہادر الدین مذکور سے ملکہ کہا کہ میں باجوہن ماہ و بجوہن  
جرجی میں در بیان کہ کے پیدا ہوا اور ایک دفعہ کہا کہ وادی قری میں میں پیدا ہوا تھا وہ  
بہ قریب کے کی واقع ہی ابن خلکان کہتا ہے جو کہ یہ شخص زندہ تھا اسلئے میں تاریخ وفات  
بہین لکھ سکا مگر اس معلوم ہی کہ وہ قاہرہ میں جب تھا اور سکوا یہ مرض عظیم ہوا تھا جس کی  
کی زندگی کی توقع بہین رہتی یہ مرض بروز جمعرات جو بیسویں ماہ سنہ ۸۰۱ ہجری میں اور  
شروع ہوا تھا باقی حال معلوم بہین فقط

## شاعر خیلانی

ابوالفضل طبرانی ابراہیم بن جواد بن علی بن سہیل بن احمد بن یحییٰ بن محمد الزرقانی شاعر  
خیلانی حبشی ذہب کا لقب اور سکا موثق الدین شاعر شہر مصر کا ہی وہ دیب اور عروضا  
اور شاعر چید تھا اور کسی علم عروضا میں ایک کتاب مختصر بہت اچھی تصنیف لکھی اور سکا دیوان  
ہی مگر گہری اندام تھا یہ شعر اس کے ہیں

قالوا عشقت وانت اعجمی صبیا کحیل الطیرت الی  
وخلہ ما عانتہا نقول قد شغلتک وھما  
فاحبت الی موہی سوتہ العنقینا وھما  
اھوی لجارحہ السماع ولا اری ذات السما

جب وزیر مصری الدین ملک شام سی خود کو کر کی طرف مصر کی آیا بہت اور سکے دوست بلور مستقال اور

## سابقہ صید کی شاعر

اور ملاقات کا اسی ہونی کو ایک تمام سچی جیسی پر لکھی اس شاعر اندھی نے یہ شعر کہہ بھیجے تھے

انہیں انجیل نے حاضر ہو کر مقبول علیہ بیان کیا ہے

فلانانی الخیالی فیہ ما علی عجل  
یلقی الودیع جمیعاً من ذوی الودیع

وہ لہر بندر ایک لہر لہجی فقلت لہر  
لو احسن من تقب القی وہ القی

وہ لہر بندر ایک لہر لہجی فقلت لہر  
خفت الجمع بین الفار والکثیر

چند شہین اس کی باجوں پر ایسے ماہِ جادو  
جس پر لکھی ہے بحر میں ہوتی ہے

محمد ابراہیم کو شکر ہے بحر میں ہوتی ہے

محمد ابراہیم کو شکر ہے بحر میں ہوتی ہے

ابو یوسف یعقوب

ابن عباس بن مرثد بن عباس بن علی بن حسین بن علی بن عثمان بن عفان بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب

گو کہ بنیانی اور سکھو اب آتی ہے اس صفت میں اور سکھو اب رویت سے میرا اور اس صفت میں

قبلت وجنتہ فالوی حیدہ  
جھلک دھال بطفہ المیاس

فالہل من حدہ یا فوق عذارہ  
عشق لیا کی الطل فوق لاس

مکانی استقطرت و دھند  
بصاعد الزفرات لمن نفا من

تب اور مکی ولایت کا مال پہا گیا کہنے لگا کہ وہ پہر کی وقت پر زور دے شہر میں

بحری میں پیدا ہوا تھا - اور اٹھائیسویں ایسے ماہ صفر لکھی بحر میں وہاں بعد اویس

بروز جمعہ فوت ہوا

ابو المحاسن یوسف

ابن اسماعیل بن علی بن احمد بن حسین بن ابراہیم معروف الشوالق اور کاتب الدین کو دیکھا

لہ نہی والہ جلبت میں پیدا ہوا اور وہ میں پرورش پایا وہ ادیب اور ناصح عالم علم عروض اور

تذکرہ کا تراغیب شاعر تھا اور سی جو شعر جوای یاد ہوای رویت اور کثرت کتابت اور کثرت

تذکرہ کا تراغیب شاعر تھا اور سی جو شعر جوای یاد ہوای رویت اور کثرت کتابت اور کثرت





## ساتویں کی شاعر

اپنی زمانہ کی کار میں گزرا ہی ہر روز جو آئینہ جادو کسر ششم بحری میں فوت ہوا

### ابو یحییٰ علی

ابو یحییٰ اور ابو الفضل بیسی ابن سخنیں بہرام بن میرا بل بن خمار کین بن کاش کنن اربلی معروف شاعر  
لقب اوسکا حاتم الدین ایکب لشکری آدمی تھا اوسکا ایک دیوان شعر کا بھی یہی بیت با یکدیگر  
اور جید کہتا تھا اوسکا دیوان میں شعر اور دو بیت ایسی ہیں ابن خلکان کہتا ہی کہ اکثر ارب  
اوسنے اپنی شعر جو سنائی ہیں از انجملہ یہ ہیں ۔

وہیف من شمد و جینہ امی الوری فی ظلم و ضیاء  
لانتکر و الحال الذی فی خذہ کل الشقیق بنقطۃ سوداء

یہ شعر جو اپنی ہائیکو جو اربلی میں تھا ششم بحری میں اوسنی لکھی تھے

اللہ اعلم ما لقی سوی رمق منی خرافک یا من قبلہ کلامہ  
فابعث کتابک واستمع عاتقہ فرغامت شوقا قبل ما یصل

ابن خلکان کہتا ہی کہ جب میں اربلی سے آخر ماہ رمضان ۱۲۲۰ شہ جری میں نکلا وہ قتلہ میں  
قید تھا اوسکا حال اربلی ہی اوسکا شیخ بہت لینی چڑی ہی اسی کے ذکر کا مناسب نہیں ہر جگہ  
مخبر ہو چکی کہ وہ غلطی پا کر کل مظفر حاکم اربلی کی بوس کیا اور ملازم سوا اور لباس اوسینے  
دیا بدل کر صوفیہ کا لباس پہنا بعد وفات مظفر الدین کی اربلی سے کوچ کر گیا تھا پھر وہیں  
آ رہا بعد از ان ہر روز عبادت و کسریٰ شوال ۱۲۲۰ شہ جری میں فوت ہوا باب المیدان میں  
مدفون ہوا

## فتیان

بن علی بن مہال منی دمشق معروف شاعری وہ فاضل اور شاعر ماہر تھا پادشاہان کی خدمت  
میں بہت رہا اوسکی اولاد کو قصیدہ کی اوسکا ایک دیوان بھی ہی اوسینے قطعی بہت اچھی

## ساتویں صدی کی شاعری

راہ ہانی ایک زمین ہوا وہاں مدت تک وہ رہا اوسے غلطی ہو اوسکی مع میں کہ میں بہر اوسکے  
شعر میں

فنا خمر الخمر کا نون بکل قلع      فاحمد الجلی فی الکانون حیان قلع  
یا حنہ الزیدان انت مسفرة      بحسن وجہ اذ اوجہ الزما کلہ  
کالمشج قطن علیک السخب مثلہ      وللمو الجلی والقوس قوس قرح  
جب حمام میں شدت حرارت سی گہا یہ کہا

ای مہاء حمامک کا الحیدر      تکابد منہ عناء دیوسا  
وعہدی بکر تسطون الحدی      فیاباکم تسطون التیوسا  
نیتان مذکور چہ بیرون محرم شدہ سوری میں فوت سوا باب صفر میں دفن کیا گیا

## سعدی شیرازی

شیخ سعدی شیرازی معید خط اور ملک طالع شہر شیراز میں پیدا ہوا اوسکی ظاہر سونی ہے  
ادب کی رونق ہوئی ہر ایک ملک میں اوسکی تصانیف نے رواج پایا نظم اور شعر دونوں کی  
بہت اچھی ہیں۔ اوسکی تصنیفات میں ایک کتاب گلستان شری جو ہندوستان میں اور  
ایران و قیرہ میں داخل درس اور بوستان نظم میں ہے۔ اور ایک دیوان شری  
بہت اچھا ہے اشعار اوسکی بہت پاکیزہ ایک دیوان عربی ہے اوسمیں تصانیف بہت اچھی  
عربی زبان میں کہے ہیں عربین عربی بھی تعریف کی ہیں۔ کہتے ہیں کہ سعدی مذکور در  
حالات خسرو ملو طوطی ہند کی ہندوستان میں آیا تھا اور شیخ مذکور نے اردو میں یہ  
شعری ہیں لیکن وہ شعر جو اردو سعدی کی طرف منسوب کرتے ہیں واقع میں سعدی  
دکھتے ہیں اوسکی نہیں شیخ کی کلام و کہ نہیں یہ غلطی مذکورہ نویسوں کی ہے وہ  
شعر یہ ہیں۔

# سأشوق صدی کی شاعر

۳۴۰

تشفہ چو دیدم پر بخش گفتم کہ کیا دیتے  
 کھتا کہ درسی باوری کسی شہر کی درستی  
 بنے تبین کر دل دیا تم وال ایسا اور کہہ دیا  
 ہم یہ کہتا تم وہ کہتا ایسے پہاڑ بہت  
 سعدی کیفیتا ریختہ در ریختہ در ریختہ  
 شیر و شکر ہم ریختہ ہم ریختہ ہم ریختہ  
 واقعہ میں ایک سعدی دیکھ گدھا ہی اوسکی یہ شعر میں سعدی شیرازی نے اردو میں  
 نہیں کہا الا انا سعدی کا ہندوستان میں اور ہوا اوسکی اور ملکوں میں شعر گزشتہ  
 اوسکی کتابوں میں لوگوں کو بہت نفع ہوا ہی واقعہ میں وہ کتابیں بہت مفید ہیں اور صاف  
 صاف زبان شستہ فارسی ایسی لکھی ہے کہ ایسی لطافت اور کثیر رنگی کی کوئی نہیں دیکھ  
 غرض اس حاشی ہمارے صرف عربی شاعر و کاتبان کرنا چو کہ منظور ہے اس کلام سے ہی ہا  
 ہو کر یہ بیان کرتے ہیں کہ سعدی کا ایک دیوان عربی بہت اچھا اور لطیف ہے جیسی فارسی  
 اشعار اوسکی حالی فراق اور کیفیت سے نہیں ویسی ہی اوسکی عربی اشعار و دین خلاصہ  
 موجود ہی سعدی شیرازی در بیان ۱۹۱۰ء بحر نکاتی فوت خوا اوسکی قبر شیرازی میں  
 یہ شعر اوسکی ہیں سعدی نظر میں اور الفرج ہی ہم یہ کہتا ہوں کہ اوسکی لکھتے ہو ایک شعر  
 فاح نشو الحی وحب النیر  
 لیل الوصال مبع سیر  
 وداع الحبيب خطب جنرل  
 فتن العابدین صدقہ سیر  
 یا وحید الجمال انی وحید  
 سلوقی عنکر احتمال بعید  
 منغشراً للامین فیما جلت  
 ان نار الهوی لادی کل صبت  
 وبقار الفراق لیل نفیر  
 وفراق الانیس داء الیر  
 آہ لو کان فی قلب رعیر  
 یا عدیم المثال قلیبی کلیر  
 واقض لکی بکر ضلالتی کلیر  
 لو رایت حلالہ لم تلوموا  
 مع ذکر الحبيب روض نفیر

## ساتویں صدی کی شاعر

کُلُّ مَنْ يَدْعِي الْمَحَبَّةَ فِيكُمْ  
فَرَجَحْتِي الْمَلَامَ فَمَنْ مَلِير

یہ شعر بہت اچھی ہیں

وَأَسْقِنِي وَأَسْقِ الْغَدَا عَلَى	يَا بَدِي قَبْرِي وَمَنْ
وَدَعِ النَّاسَ يَا مَا	حَلِي اسْمُهُ لَيْسَ
الرَّعْدُ قَدْ أَبَى الْغَامَا	اسْقِيَانِي وَهَدِير
عَلَى الْعَصْنِ وَحَا مَا	فِي رَمَانِ سَمِعَ الطَّيْرُ
عَنِ الرَّحْمَةِ اللِّثَا مَا	وَأَدَانِ كَشَفَ الْوَرْدُ
وَدَعِ هُنَاكَ الْمَلَا مَا	أَيْهَا الْمَصْغَى إِلَى الزَّهَادِ
يَحْلَاكَ الدَّهْرُ عِظَامَا	فَزِيهَا مِنْ قَبْلِ أَنْ
الْحُبُّ بِالْجَهْلِ وَلَا مَا	قُلْ لَنْ عَيِّرَ أَمَلُ
وَلَا ذُقْتَ الْعِزَامَا	لَا عَمَرْتُ لِحَبِّ هِيَامَا
أَوْدَعِ الْقَلْبَ سَقَا مَا	لَا تَكُنْ فِي غِلَا م
مِنْ سَيِّدِ أَمْنِي غَلَا مَا	يَدَا لِحَبِّ كَم

## جمال القرشی

ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد معروف بجمال قرشی مصنف کتاب صراح اللغة کا وہ کہتا ہے کہ ہر شے  
مجاہد صراح جو ہر کی تلاش ہے یہ خیال تھا کہ اگر کہیں سے کہیں باور تو خریدوں یا کہہ لوں چنانچہ  
ایک نسخہ اس کتاب کا مدرسہ صاحبیہ برائے سعودیہ میں درمیان کا شعر کی مینی بابا وہ چاہتا رہا  
مجاہد شوق ہوا کہ اسکو مختصر کروں مگر یہ کہی ارادہ کرتا تھا اور کہی اس خیال سے باز آتا تھا آخر کو  
اس نسخہ کا انتخاب کیا جو اوسمین اطالہ الاطباء تھا وہ چھوڑ دیا یعنی اشعار عرب جو  
بطور تمثیل اوسنے داخل کئی تھے وہ چھوڑ دیئے مگر انار اور آیات کی گواہی و دلی ہوا

## سابقین صید کی شاعر

رہی دی اور چند اشعار ہی جہان او کی بہت جانت تھے کچھ اور حرف تعریف حذف کر کا  
 مفردات کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا اور مثل صحاح جو ہری کی ترتیب اور سکی کی اور نام اکثر کیا  
 صحاح من الصحاح رکھا اور پھر شعرا و شیعہ جو ہری کی تعریف میں اور اس تعریف میں کچھ ہیں  
 لله در الجوہری فانت لعلی اذری التصفیٰ لحن مرتق  
 عمل الصحاح و حاذی فی ترتیبہ قصب السباق لما بہ لولیس  
 هذا الصحاح من الصحاح مرق یعقوب شاربہ و ما بعد تق  
 یستی بہ القرشی زندمان التھی کاسی قوایب ما مطوف و متق  
 فاشرب الخفلی کاسا اذکتی یغنی بہا لا حزنہ لا حزن  
 و شنبہ کی اور پھر کو میسون ذی القعدہ شنبہ جو ہری میں نسخہ صحاح کا وہ مصنف لکھ چکا تھا اور  
 اور تہذیبی بروز شنبہ مولویں ماہ صفر ۱۰۹۱ ہجری کو وفات دریاں کا شعر کی یا  
 اور تاریخ وفات اور سکی معلوم نہیں ہوئی

ابو الحسن علی

بن عبد النبی المہری القری یا مینا حصوی قیروانی شاعر مشہور تھے۔ ابن ابیام صاحب غزو  
 کتبہا ہی کہ وہ بلاغت کا دیا اور صناعت شعر کا استاد تھا عالم شجر اور سبے قرآن شریف  
 لوگوں کو بہت پڑھایا ایک قصیدہ دو سو نو شعر کا قرأت نافع میں اور سبے کتبہا ہی ایک  
 شعر کا ہی اور اسکا صفحہ ہستی پر یاد گاری یہ شعر اس کے ہیں مشہور ہیں  
 یا لیل الصب متى غدا اقیام الساعة متى غدا  
 لقد السمار فارقة اسف اللین پر دہ

والہ

قد بل من یفک عودہ و ذی لاسیرک حد

## آٹھویں صدی کی شاعر

لایق حفاکے سوی نفس زفات الشوق تصعدہ

ہاروت ہعیص علم السحر الی عینک ولسدہ

مین کہ جاتی ہوئی آخر ماہ صفر ششم ہجری مین وفات پائی - تمام ہوئی عید سی توین

اب آٹھویں صدی کی شاعر دن کا بیان کرتا ہوں

حصہ آٹھواں

صدی آٹھویں

اس آٹھویں صدی مین ادب شاعر و کتابیان ہی چار س صدی مین فیت ہوئی یا زیدہ

شہاب الدین

محمد بن خطیب بن نبات اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ وہ شیخ اور امام زمانہ یکانہ روزگار

الدین محمود بن سلمان بن محمد علی شہی تھا شریف دمشق کی دیار مین کارانشا کا اوسکو

تغویض تھا اوسکا یہ حال ہی کہ وہ دیاتھا اپنی نظم اور شری عجیب و غریب ہوتی تھی

فکر مین عوط لگا کر نکالتا تھا ادب اور عالم اور لغوی صاحب سیالوں اور قضاید کا گداز

ہی اوسکی پرہ و شعر مین

فالدین منتصر بیوم جلادہ

والملک منتظم عام ثلثہ من

یہ ادیب میان شہد ہجری کے موجود تھا تاریخ وفات اوسکی نہیں پائی

درا الدین

محمد بن خطیب اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ وہ صدر کبیر اور عالم فیظ در الدین محمد بن صدر

الکبیر اور شہید فی ہر وف ابن عطاری وہ سرور اور بزرگ شہسوار ادب کا نام تھا خطیب

مذکور اوسکی جہت مین لکھتا ہے کہ اب تک کوئی شخص دمشق مین اوسکی برابر نہیں پایا اور شاعر

## آئینہ صمدی شاعر

۳۴۳

اور پہنچو لیا نہیں ظاہر نہوا بیت تعریف اور سکی کی ہی نیدہ شعرا و سکی میں جو کتاب سبج مطوق ہے  
لکھ گئے

نفس میں نہا سہما جتو	کالغیث عترو لیس ضمیر
سبحان من للوجود صوق	ملک کا کریمان بشر
ولہ صنایع ابدت کو	قتلی آدمی من التور
و کمثل ما شرف الزمان بیا	فیہا حال الکتاب والتبر

آئینہ صمدی میں در بیان دمشق کی وہ تھا اور سکی وفات کی تاریخ معلوم نہیں ہوئی

### علاؤ الدین

محمد بن خلیف لکھنؤ کی وہ صمد کبیر فاضل باریع علاؤ الدین علی بن صمد کبیر شمس الدین محمد  
بن قائم نشی شریف ملک شام کا تھا ان بلاد اور شہر وغینہ فنی اور شاعر شہر تھا  
اور سکی میں در بیان کتاب سبج مطوق کی لکھا ہے کہ اگر وہ جا تیار ہوا ایک دیوان  
تصنیف کر سکتا تھا کیونکہ اور سکو شعر گوئی کی بڑی دقت تھی یہ شعر ایک ہم  
میں خلیف مذکور کو اویسے لکھ کر بھیجے تھے جو داخل سبج مطوق اور سکی کے

ملکا اذا واناہ کل موئل	ادبی علی الاطماع منہ وزاد
شاد العلی و یقہ ساد الوردی	افدیا اذ ساد الانام و شاد
کو قدا جاد مبالغائی فضلہ	و علی و فہ محله کر جاد
واذا فی ابواب مستصرخ	یلقی بہ الاسعاف والاسعاد
و بریدی علوم الدین عنہ و کیف	لا اذ کان للذین الخیف عاذا
کو قدا زال لمسیفہ من مارد	ولشیعہ کو قدا بال مراد
من حل نادبہ فنادی علنا	منہ التبدالہا چین تناد

# شعیرہ کی شاعر

۳۲۵

مستطهر هو فی الحدال بقصد  
منضطر ہرہ فی العدا وحلا د  
لا زال بالقصر الشدید یکد  
من عاد و یکتب الحساد  
در بیان ششہ ہجری کی وہ زندہ تھا اسکی تاریخ وفات کی محکو اطلاع نہیں ہے

## تاج الدین

شیخ تاج الدین ابوالحسن عبدالباقی بن عبدالمجید بن عبداللہ یامانی اچھا شعر کہتا تھا  
وہ در بیان قابرہ کے ششہ ہجری میں فوت ہوا اسکی پریشہ میں سے  
لا اعرف الذوم فی لیل ضا وضا  
کان حق مطبوع علی السیہ  
قلیلہ الذمل غصی کلہا سہا  
ولیلہ الحجر لا اعنی من الکد  
طینفا حا ولی

اچھا شعر کہتا تھا یامانی استغاثی سب شہ ہجری میں فوت ہوا اسکی پریشہ میں سے  
شیخ فقد لاح برق الثغر بالرد  
واستش کاس الطلح کف درجہ  
مستغرب اللفظ لا تراک سبتہ  
لہ علی کل صب علو لا صند  
اعا فالی غلنی فالحسن قلدہ  
عقدان الدل لا حبان المسد

## ابوحنان

شیخ اور امام و عالم اشیر الدین ابوحنان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حنان الرسی  
قرا علی وہ ہی شعر کہتا تھا ششہ ہجری میں ماہ صفر کی باریہ میں تاریخ ہفتہ کی دن  
فوت ہوا یہاں دو شعر کسی اورن پوش کے جو میں اسکی میں سے  
ایا کاسیا من حیا العوی نفسا  
ویا غایا من کل فضل و من کسین  
اثر ہی صوف دھوا کاس من معج  
علی نجا والیوم اھنی علی تلین

## ابن حبلی



آبشویں حدیث کی تباہ

محمد بن ابی بکر شہید و معروف ابن علی بیت آپا شکر تھا تھا کہ شاعر کی جو مکتوبات

و شاعر بن عمر من غنوة و فخر طہل ان لیس

یصفی الشیخ و لیس یحدث من قیہ و لا یثغر

شہد بحر من یحییون محرم کو فوت ہوا

الحسن

حسن بن بیتہ الدرب عبد السید ادنی معروف بنام شمس شاعر شہری و شاعر

ظریف اور سبک روح تھا کہتے ہیں کہ وہ ایک دفعہ اصول بن علی کے پڑھتا تھا

پڑھتی پڑھتی تنگ آ گیا اور سوخت یا ضابطہ میں لپکر بہ شعر کہے

ان السلیح و اللیلح کلاهما ان یخضر و من مات غنا الذی و

والرو و من فتن العبا اکامہ فکات سبک یفوج و غن

شہر حسن بن در میان شہد بحر کی فوت ہوا

ابن حنیب

ظاہر بن حسین عرب بن حب الزمن ابو العز ابن بدر ابن محمد طبری متوفی

سناوی کہتا ہی کہ شہد بحر بن در میان حلب کے پیدا ہوا۔ خواہ

اور فقہ تحصیل کی شہر اب بیتا تھا اور شعر کہتا تھا نظم اور شہر چہ کہتا تھا

او سبک و شعر بن سے الملک الطاهر فی عنوة فتنہ دل من ظل و من طامنا

ور و فی تبنت طسا یفنا یفنا العاصی و من طامنا

ناظم منہاج

آٹا شمس الدین محمد بن عبد الکریم بن رضوان بنو سبلی ناظم منہاج ہی وہی کے حنین

یہ شعر اوسے کہے ہیں

مازلت بالطبع احواکر و ماذکرت صفا کمر قط الامت من طرب  
ولا عجبت اذا ما ملت نحوکر فالناس بالطبع قد مالوا الى الذهب  
سماوی کہنای کہ وہ ایک امام ائمہ ادب سی گذرایی شہاج کی نظم کی لغت  
اور فقہ سیکھے شدہ بھری من فوت ہوا

جعفری

علی بن محمد ابن ابراہیم علاء الحسن جعفری ناظمی ضلی یہ شعر اوسے کہے ہیں  
عجبت لاصوات الحمام اذا علت عنا المسدد فوجا الخرد  
ودنا لمفقد و سبوا العاشق وشوقا المشتاق و تہید لمفقدون  
سماوی کہنای در میان کتاب خود کی کہ شدہ بھری من بیدار ہوا تاریخ وفات کی  
ذکر نہیں کی الفخر عبد الرحمن

ابن عبد الرزاق ابن ابراہیم ابن مکافس کاتب وزارت برشق کا والی قاہرہ  
میں اوسکو بلایا تھا راہ میں کینی زہر کھلا کر مار ڈالا غشی گری خوابتا تھا  
فن حساب سے خوب ماہر تھا ذکی پڑا تھا شعر اچھا کہتا تھا یہ سکی شعر میں سے  
علقہا معشوقہ خالہا قد عمها بالحسن بالحق صا  
یا وصلها الغالی و یا محبتہ لله ما اغلا و ما ارحصا

در میان شدہ بھری کا فوت ہوا

الحمد فضل اللہ

وہ میثا عبد الرحمن بن عبد الرزاق ابن ابراہیم ابن مکافس کا در بیان ماہ شعبان

بحری کی پیداوار لاڈ اور جاؤ اور نعمت میں بلا پر گریں جگر عمر ادب سیکھا شعر کہنے  
شعر ادب کی بہت اچھے فن اپنی باب کی قلمیہ میں بوقت شاعر کے کہنا ہی نہ  
صفت یا ابی بعودك سالکاد و قیامت ما طریق الظلام نواہ  
ملئت بطون الکتابك مدائحاً حتی لقد عطيتك الاسفار

عقیقت تمسالی

وہ سیدمان ابن علی ابن عبد اللہ ادیب شاعر عربی و فارسی زبان کی کہنا ہی کہ وہ ایک  
کا در حضور میں بنے گئے راہی اور شعر ادب کے پڑی رہا ہے کہ بن ملاحت اور بیان  
اوس میں گویا ہر اچھے راہی مگر الحاد ہی اور میں بہت ہی پانچوں رجب شاعر کو  
فوت ہوا اور اس کی استی پر سن کی عمر تہ پیدا اس کی شعر ایک غزل کے ہیں کہ  
یادیاں کا احباب لا زالت الہ جمع فی رب ساحر مہ الہ  
ویمشی السیر وھی علیہ فی معانیك ساحناً اذیا الہ  
ای علیس مفعی لنا فیک ساسی ما کان کالغیا ل دہ الہ  
من فئات بدیع الحسن تر نو یحقوق لحاظ یسا الہ  
ورغیر الدلال علو المعانی فکشی اعطافہ القتالہ  
طلبہ یتھیر العیقول حاکم الہ وعثر الانعام منہ الفالہ  
فترحمی اللہ ذلک العصر حفظا وسقاء من الوفی بیا الہ

عمر ابن علی

عمر ابن علی بن نصر بن محمد بن علی بن احمد بن حسن بن حسین بن احمد بن عمر بن حنیف بن  
بن عبد الرحمن بن شافع بن ثابت بن تیم بن عسیر بن عبد اللہ بن عمر بن عثمان بن  
بن کعب بن محمد بن تیم تیمی امیر نجد الدین المظفر علی بن علی بن احمد بن علی بن شاعر ہوا

## آرتون صدیقی شاعر

یہ او کی شعر میں سے

نہری کلا وصفی ما فی الحافل  
ہنا لک ان اجزی علیہ بنا ایل  
لا قولہ معروفا فی قبا ایل  
یا بدما اندیت سبل الا فاضل  
طبع علیہا من سجا الال وایل  
اذا حققت فی صحتها والاصایل

وما الشعر ما انقضى كشيء به  
ولا قلت في استغنى بقصا له  
ولا كن دعيت شفا مصبرة  
فاندیت ما فندجال فی النفس الكا  
فلا تنكر واما ابرقته بحجة  
فلا تنكر الاقوام بجمع حمامة  
اه سوال شدہ بحری میں فوت ہوا

## جمال الدین

جمال الدین ذوالکفئی محمد بن شمس محمد بن محمد بن حسن فاروقی حیرت میں پیدا ہوا وہ فوت ہوا  
دوہن ہر دوش باہی و شوق میں اگر این نباتہ کی نام سے مشہور ہوا دی کہتای وہ علامہ  
اور امام اہل اب کا گذرا بی او سے ابو الفداء اسماعیل صاحب کتاب المختصر فی احوال  
البشر موصی مذکور کی تعریف بہت کی ہی تھی یہ دیا جو میں ابو الفداء کی ترجمہ کی اور سکا  
ذکر کیا بی او کی یہ شعر میں سے

وما نقد یو کتابی فی الازل  
لشکوا علیک ولوقی اصغر الزل  
ولوا لیت نظام النفس کالمجیل

ان انت صدقت ما جاء الحدیث به  
وحیت فی الشعر مطلقا بل احد  
رایت فی الحال ما انقضى به عجباً

در بیان قہارہ کی ماہ صفر شدہ بحری میں آتشی برس ہی زیادہ ہو کر فوت ہوا باب انصر کی  
فرستان میں فوت ہوا

مطرزی

## آشوب صمدی کی شاعر

۲۰۰

شاعر و مکتوبین ادبی بر اقسام نام عبد اللہ محمد بن محمد بن یوسف کاسطریزی ہی وہ شاعر مشہور ہی ادبی کیفیت سب کی کیا میں علم ادب میں بن شعر ہی اچھا کہتے ہی ایک شرح مقامات حریر کی اس شاعر کی ہی تھے ہی وہ ہندوستان میں ہی بہت موجود ہی ادبی یہ شعر بن

وکل ناد علی العشاق مضربہ	من ناد قلبی او من لیلة الصدف
فان تجلت بها الظلماء واشتجعت	لبد فیہ الدلیل تبعاً عن الفلق
وزادت الشمس فیہا الدرد واصطلا	علی الکواکب بعد الغبط والفق
مدت علی الارض بسطاً من جواهر	ما بین مجمع دار ومفارق
مثل المصابیح الا انها تولت	من الشمال لارجم ولا تحرق

شعر بحر یمن فوت ہوا

## صلاح الدین خلیل

صلاح الدین ابن ایک صمدی کینت ادبی ابو الصفا صنف کتاب وانی والوفیات کا یہہ حروف علم کی ترتیب پر شمس جلد دین ہی وہ ادیب اور شاعر اچھا نظم اور شعر کا بہت خوب تھے سخاوی کہتے ہی کہ وہ علامہ عصر اور چند فنون ادب کا جامع ہی والا تھا ادبی تعریف اس نے کی ہی یہ ادبی شعر بن

ان لو تو اصلتی بصدق بالکری	لایزدنی فی الخیال الزایل
وانظر الی فقری لو ملک غنم	اخیری وقل للدمع فقیر سائل

## ابن سقطی

علی ابن احمد بن خلیل بن ناصر بن علی بن علی نور الدین اسکندری الاصل تاریخی شافعی ہی ابن سقطی ادسکو کہتے ہیں درمیان ماہ محرم ۸۷۳ ہجری کی پیدائش ادسکو شافعی ہی

## نویں صدی کی شاعر

اگر کسی نے کہو کہ وہ مہر خانات بہت کہتا تھا اور بچہ بہتر شمار ہو تو یہ کیا کر پڑنی پراد سے کہیں

بنی سلطاننا الموند جامعاً حوی حناد جھجہ زونف

سہی بوا کل جامع ممبر لہ منارۃ بغیت فوق برج عقیق

صالت من ثقل الحجار بوا علی مفضل بقول لسان الحال اطواق

## جمال الدین

جمال الدین ابوالحسن عیدادی اور شاعر اور ادیب اور ماہر تھا بارہویں و سبب الاول شہد

بحری میں پیدا ہوا اس کی پیدائش ۷۰۰ھ

لینت العواذل للعشاق ماخلقوا کمر عذوب الیر اللوم شنائنا

اسجاء نوح حمامات فصاح لها من اسود الدمع یوم البنین اطواق

شربت اچھا کہتا تھا دیوان بھی غنہ بہت ہی موجود ہی افسوس میں تاریخ جاد اللہ ۷۲۰ھ

بحری میں فوت ہوا تمام سببی اٹھویں صدی نویں صدی ہجری میں ہی شروع

## نوان حصہ

## نویں صدی

جو ادیب یا مصنف یا شاعر کسی صدی میں فوت ہوا اس کا بیان ہوتا ہی

## نہر مہسی

نور الدین علی بن محمد بن عبد اللہ ابو محمد نہر مہسی محلی ہی سخاوی کہتا ہی کہ ۷۶۰ھ

تقریباً یہ شخص پیدا ہوا علوم محصلہ اور ادب حاصل کر کے فاضل ہوا چند کتابیں لکھی

تالیف کیں اور کچھ ایک کتاب کا نام تلاید الخور و الخور الجوری سواد اس کی ادبی ہی اس کی تالیف

تظم اس کی پید ہی ۷۶۰ھ

جاء فی حبیب قلبی کتابت عجب الناس اذ داوار سالہ

## نویسنده کی شاعر

قلت لا تقبوا فان حبیبی ۳۵۲

بروز نهفته و دوسری تاریخ باد الامیر شکسته مجری من فوت ہوا

## ابن شحمنہ

فامی محب الدین ابوالولید محمد بن محمد بن محمود علی سرور بن ابن شحمنہ سجادی کتبا کی کہ کتب الدرا  
اور صاحب استغفار اور عالی ہمت آدی تھا بہت کچھ اور سکویا تھا ایک تاریخ بہت لطیف کہ  
تالیف کی ہی شعر اوں کی ایچی میں سے

اسیر بالجوع اسیر ومن ۳۵۳  
فی سجن الاصلع واخی الغضا  
ہی الاصرہ کیف الطریق  
و فوق سبع الخلد و اد العقیق  
شکستہ مجری من فوت ہوا

## ابن ابوالوفاء

ابوالفضل ابن ابوالوفاء سجادی کتبا کی کہ او سکوحید الرحمن اور محمد ہی کہا کرتے تھے وہ علی  
احمد بن محمد بن محمد بن وفاق ابوالفضل ابن شہاب ابوالعباس بن عبد اللہ اسکندری الاصل  
مصری مالکی شافعی وہ بہت اچھا طریقہ استعمال میں لانا تھا نظم کا او سکو  
بہت شوق تھا اپنی باپ اور چچا کا مرثیہ او سینے کہا ہی قطعی بہت اچھی طریقہ  
نبا لکھتے ہر کہ میں ایک اپنی محبوب کی مرثیہ میں شہرہ او سینے کہ میں سے

مصنعت قامة كانت الیفہ مصغری ۳۵۴  
والله اسداع حکیم عفار با  
فله الخاف ط لعا و مراشف  
فون علی حکم المصنی سواف  
وبہر کنت اجشی اسل من الحیا  
فانی علی ذالت الخفا الیوم اسف

ابوالفضل نے ذکر کرد کی نیک خلقی تھا لطیف طبیعت رکھتا تھا دریا نیل میں ڈوب کر فوت ہوا  
وہ ہمراہ چند شخصوں سے فقیر الذیل یعنی محمد بن عبد اللہ بن کاسی - اور عبد اللہ ابن احمد

## فہم صدیقی شاعر

بن محمد بن قاضی مالکیہ - اور اوکئی قاضی کی بیٹی کی ساتھ میران شہید پوری کی دیا نئی  
 میں ڈو کرے گیا ہر چند اوکئی لاشوں کی تلاش کے مگر نیٹے وہ دن عاشور کیا تھا جس روز  
 بد لوگ ڈوبی تھے

## ابن خنق

خلیل

ابن احمد بن عرس خلیل بن خنق اوکو عرس الدین یا صلاح الدین ہی کہتے  
 تھے وہ قاہری اور خفی تھا ابن عزیز اوکو کہا کرتے تھے ماہ ربیع الثانی  
 درمیان قاہرہ کی پیدا ہوا وہ میں پرورش باپنی علم خواہ وقتہ وغیرہ پڑھی مدبر  
 تشنگی کی پاس باپنی علم ادب بہت پڑایا تاکہ کہ فاضل ہو گیا وہ دانا اور ذریعہ  
 وعقلندہ خوش آواز آدمی تھا قرآن شریف بہت اچھی آواز سے پڑھا کرتا تھا  
 شکر یوں کا سال باس پہنا کرتا تھا یہہ دو شعر سخاوی نے کہے ہیں یہ

خلیل البطلانی لانس الف  
 فقیہ مت فی حب العوائف  
 وان تجدا مدا متا او متا متا  
 خذ الی الدامۃ والقیانی  
 جرات اشعبان شہد قاہرہ میں فوت ہوا

عمر ابن محمد زہری  
 عمر بن محمد بن قلع بن علی بن محمود ضمری حلی حکیم سی سخاوی کہتا ہے کہ اس نے ایک  
 فقیدہ علم عروض میں منطوم کیا ہے یہہ دو شعر اوکئی میں یہہ  
 احب ابن اتی ولا استھی  
 اری قط انی ہذا ی تلوح  
 لانی ادا شمت فارقتہ  
 و ذی ما نقاد قے عمر نوح  
 سخاوی کہتا ہے کہ اشہر شہد پوری میں میری سائے پڑی ہے

سمیٹ

علی ابن محمد لقب اوکا سمیٹ بیٹا علی کا جس کا لقب سمیع تھا وہ قاہری ہی ضمری ہے



نصیب کی شاعر

اوسکو کہتے ہیں سجاد کی کہتا ہی کہ درمیان ششم بحر کی در فابہ کی پیدا ہوا اور  
 پرورش پائی شہ باب جباری کا شاگرد تھا ہے  
 یا باعنا شہد انتظارا لقامہ مالہ حافظہ دیرا  
 الموت من ناظرہ لکھ من شعرک العیب والنشور  
 اوسکی وفات کی تاریخ شیخ جبار الدین ہمدانی نے اور سجاد کی بچہ دونوں نے نہیں  
 لکھ

ابن الاوی

علی بن محمد بن احمد صدر ابو الحسن ابن امیر دمشق حسینی معروف کینت ابن ادبی سجاد  
 کہتا ہی کہ وہ شہ بحر میں درمیان دمشق کی پیدا ہوا اور سجاد ہی پرورش پائی  
 اوسے شہر میں انواع علوم اور ادب کی تحصیل کیے اور شعر کہنے کا شوق کامل  
 کیا اوسکو برگی کی چاری تھے جسکی مساندہ فوج بھی تھا اوسے چاری میں در  
 ماہ رمضان شمسہ بحر کے فوت ہوا یہ اوسکی شعر میں ہے  
 یا مہدی بالسرکف عذی وہ انطل و قفی فانی علیل  
 انت خلیلی فحق الطوی کن شجونی راحا یا حلیل

عبدالقدور

عبدالقدور بن محمد بن محمد بن احمد بن ابی الفتح ابن الفتح ابن شمس الضاری  
 حجازی شاعر مشہور ہی کہتا ہی کہ بعد نماز جمعہ عشرہ آخر ذیقعد ۳۰۹  
 بحر میں پیدا ہوا۔ علم پڑھنے کا خواہ اور ادب سیکھا شعر بنا ہی ایک مجموعہ  
 مسی المتقی فی الادب شہی جمع کیا اوسمیں مضامین نیک تھے اور بڑی نصیہ کا  
 آدمی تھا کئی دفعہ حج کیا ملک شام کی طرف سفر کیا اوسے چار وطن اختیار کیا

نویں صد کی شاعر  
 یہاں تک کہ بارہویں تاریخ ریح الاول ۹۳۲ھ ہجری میں انتقال پایا یہ وہاں کی شاعرین

و شوق کی مدح میں  
 قالوا دمشق جنة لا يفنا اعينها تقي بها الخبان  
 قلت فسر عيونها كثر دقة لكنها ليس بها انسان

و شوق کی تحسین  
 دمشق عدي بها حالي عديا وفيها ضاع مالي مع قماش  
 واسهال بيطني مستمر خالي واقف والبطن ماش

عبد الرحمن  
 بن عماد الدين شامی حنفی ملک شام کا مفتی تھا علوم متقدمین کے لوگوں کو بڑا یا کرتا تھا  
 بہت رہت کو ایک صفات آدمی تھا اچھا فاشی اور شاعر تھا شہاب الدین افندی  
 نے ریحانۃ الاشیاء میں اوسکی بہت مدح کی ہے جو کہ وہ خالی مبالغہ ہی نہیں ہی  
 سلی اوسکا ترجمہ چور کر یہ کہہا جاتا ہے کہ نظم اوسکی بہت اچھی ہے یہ اشعار  
 اوسکی میں سے

قد شاب فودي حين تاب فوادي كفا تكافا انا على ميعاد  
 حسن الخواقر ارجي من محسن قد من لي قد ما لحسن بوادي  
 و عماد التوحيد فهو وسيلتي في نيل ما ارجو عند معادي  
 ان قيل ائى سفينة تجري بلا ماء وليس لأهلها زاد  
 تل رجة الرحمن من انا عبدة تسع العباد من هو بن عماد

وله  
 فالوصائدات القلب قبلن كالموا وقلن راسي ما قبل من راسي

# نورین صید کی شاعر

۳۰۶

وقد كنت ادعت الحج فاستردتني الى النيقوشينيت قد احاد وثا لها

وكان شباب سب نار صبا بتي فذلاح نور المشيب اخذ نارها

## احمد شيرين شامی

شهاب الدین از غنوی کہتا ہی کہ وہ میرا دوست تھا آئین خوینون اور حسن میر سے تعلق

تھا ادیب و فاضل و خوش و شیرین گفتار آدمی تھا نظم اور شعر و نوا و موسیقی بہت

اچھی تھے جب شہاب الدین نے کہہ دیا کہ شام کے سفر کیا یہ پشیدہ بوقت ملاقات کو اپنے

سنا یا تھا جسکی اول کی پرہیزگریں تھیں

ای دھند قد جادلی بابو حاج و صبا قد لاج لی بابو لاج

وزمان قد مندی بغیر و قرآن و افا باسند نیاز

وارد یار من غیر و عجب کشفاء من غیر سبق غلام

واجتماع لنا بغیر اتفاق کفنی جاء طالبا ذا احتیاج

و شفاء من الزمان با حسن نغیا قد انت لا حرج راجی

لقدوم المولی الامام المقد احد السید القدام الخفا جی

الشهاب الذي اضا فضات شامنا من سراج الوهاج

وار نافی دمشق عیث روئی عیث علم من طبعه الحاج

یہ قصیدہ بہت بڑی اختصار اور بی

## ابو طیب

ابو طیب بن رضی الدین تریل شام اور اپنا منسل اور ادیب تھا کہیں سے تعلیم کیا اور نون

اور سکر خون جو کیا تھا ہر ایک غزلی و موسکرات تھا عبت اور غنی کا تخم اور سکی ولین

نہا کر بڑا درخت غمزدہ ہو گیا ہر لوگ کو جو چہ کر رہا گئے گناہات گن ہو وائون کہ طیرم

## نوبین صید کی شاعر

۳۵۴

پر کیا اسکا یہ دستور تھا کہ ایک آدمی یہ خوف اور سوسہ کرنا تھا طبع اسکی بہت بزرگ  
اور شعر باریک سمون کے کہتا تھا خوش خطیبی تھا بروقت مصافحہ کر کے اوسے کہتے وہ یہ

صادقہ والحسن حلیۃ      کمالیہ لادعنا ولا قلبا  
والعبد للالحاظ ابرزہ      والبدر اقرب منی اثر با  
اھوی لتوینقی ومذایدا      وفق المنی فتاؤل القلب

یہ چند اشعار اسکی ایک قصیدہ کی ہیں جو بحیثیت الامام ہیں کہ ہیں

مؤنی کا رحت فی عذیب      فبذا حبۃ علی ولی  
عصن دلال اغوطلمتہ      شمس الصبحی فوق ناعم خصل  
یحول فی عطفہ الدلال اذا      یجل لقوبہ فترۃ الکمل  
رقت فی طوس حذۃ صلا      فطل تحمناۃ قبلی  
واحمل الورع فی نظارتہ      شقیق حذقی ودر دقی عجل

## ابن الحر اطر

سلمان بن محمد احمد الزین ابو الفضل بن العاصی لائے الشمس مروزی الاصل جو بی مولد حلب  
اوسے سچائی پرورش اور بڑا ہوا شافعی مذہب تھا چند علوم میں بھی علم ادب سیکھا  
شعر اور کہ ادب سے سنا طرہ کرنا راہ برگون کی بہت مدد کی خصوصاً حلب میں ایام  
حاکم حلب کی مدد میں ایک نثر قطعے کے ایک کتاب سنی الفیہ ابن مالک جمع کر کے نذر  
اوسکی گذرایے یوسف ابن مالک اوسے حاکم کا نام تھا یہ شعر اوسکی ہیں

ولما بد ابد را الدجی لابن مالک      فیضنا دون العجب منہ سناہ  
نقلت وتنادی الیہ لیکرو      اذا یوسف اوالیہ احناہ

نوح صدیقی شاعر

ان مات والذى الشفقت فان لي  
ولربا كلف العزيم ح سعه  
حيف الوقيعه قبل وقت وقوعها  
سعادتي ودرمیلان خود را مع کی کتابی که شروع بحشرم می نمود بر حسن بی زیاده که  
سود گرفت هوا

## توین صد کی شاعر ابن خطیب داریا

ایک شاعر مشہور بنی نام اوس کا تھا ابن محمد ابن سلمان ابن یعقوب بن علی بن سلامہ ابن عساکر بن جعفر  
ابن قاسم ابن محمد ابن جعفر ابو الدیالی ابن الشہاب انصاری مشہور ابن خطیب دار یافہ ہجرت  
تیسری تاریخ رجب الاول ۵۳۳ ہجری میں پیدا ہوا علم فقہ سیکھا علوم عقلیہ تحصیل کی کتابیں  
بہت اچھی تصنیف کیں از ان حدیث ایک کتاب الاستماع بالاتباع ہی بہت ندرت میں  
ہی معروف کہ ترتیب پر مرتب ہے ۔ ایک کتاب محبوبہ الغلو بہ ہی  
۔ ایک طرح الحصاصہ شرح خلاصہ اس کتاب میں شرا و نظم  
دو اور ایسے کچھ ہیں اپنی وقت میں در بیان تمام کی شاعر بنی طبرستان اوسکی بہت غزلیں

یا عین ان بعد الحبيب ودارة      دہات منازلہ وسط فزارہ  
فلک الحسناء فقد طمرت لطايل      ان لرتب لہذا الاثان

ولہ

هات استقى الصوباء ياموسى	قد فاح لشر الورد والنرجس
والوقت قد داق وراق الهوى	دعا بالعطف الزمان المني
والروض قد دافا بازها رة	يتيه في زارہ من اللبس
كانما الأعصان عید وقد	لبس الثوب من الاطلس
كانما سحر ودها زاهب	برد دال انجیل فی برنس
كانما منثورها عاشق	صب باثواب المنا مكنت
كانما عصن البان قد الذي	اهواه في ملوك سنة السند
كان بدرا الترخيت الدحي	جبینہ الباهر فی الحدس

بہت بڑی

## نویسندگی شاعر

۳۶۰

سخاوی گنہاں خلیب دنیا، مذکور بر اعتقاد او ذکی او ذکی مکر مشهور یا خاص کلام پیرایہ کرده  
اجزید مذکور کا اور عقل میں تہا وہ بیچ الاول یا صغریٰ در بیان ششہ کی سائیدہ پس یہ  
زیادہ کا سر فروت ہوا

## نواجی

شمس مجرب حسن علی عثمان نواجی بہر قاری شافعی ایک نام نہا جسے لوگوں کو پڑا یا  
اگر تب تصنیف کین نظم اور شعر او سکی ابھی یہی مرجع اور جو دو نو گنہا تھا جنون ادب کے  
خوب جاننا تھا باوجود اس فضیلت کی خوش خدا تھا یا بہت کچھ کہتا تھا  
لحم بن اشیر اشی و فضل بسلسلۃ الرواۃ ذوی العناۃ  
یجامعہ الاصول علت منارا ووفی الغریب لہ النہایہ  
سخاوی گنہاں مذکورہ جاد الاول ششہ جری میں فوت ہوا او سکی سر شریہ زیادہ ہے

## سلمولی

شاعر شہر عبد اللہ ابن محمد بن ولس بن ماء سلمولی کا رہی والا قاری شافعی شاعر  
۱۰۰۰ وجب ششہ جری میں در بیان سلمولی کے پیدا ہوا قاریہ میں اگر تہوڑی روز شغل کیا صورتوں کا  
کلمات بہت یاد گئی پر شعر کہنے پر متوجہ ہوا بہت دیوانوں کا مطالعہ کیا پیرایہ اور دم گئے لگا  
پیدا او سکی شعر ہیں

و ملزجی بالبروض القنہ و ذالک مالا اراد لی اربا  
فقلت دعنی عما یکلفنی فالطبع لا مشک ینقلب لا ذبا

## الحمد الوالغدا

الحمد الوالغدا اسماعیل ابن ابراہیم بن محمد بن علی کیا کی تہی قاری شافعی شاعر  
تھا او سکی تصنیفات علم فرایض میں بہت ہیں اور سینے اکثر فنون کا ذکر کری او سکی نظم

دوون اپچی بن قصیدہ بردہ کا اوسے غمہ کیا ہی نہیں دو غرضاعت شعر گوئی کی فہم میں  
اوسے کہے ہیں

لا تحسن الشعر فضلا بارعا      ما الشعر الا محنة وخيال  
الجهود والوثاق متاحة      والعتب ضغن والمديح سوال

ماہ ربیع اول سنہ ہجری میں فوت ہوا

### عمر ابن عبد اللہ

عمر ابن عبد اللہ السراج او سکوزی کہتے ہیں انصاری اسوانی تھا اسوان میں در  
سیان سنہ ہجری پیداموا ماہ ربیع الاول سنہ ہجری میں فوت ہوا پیشہ خراؤ کی  
ان محمدی لما اعطیت من ادب      فذلک اعقبہمرا اعقب الواری  
کذلک الابلین لما راح من جد      لادم حقب الادخال بالنار

ولہ

سنت حیاتی میں من لا احبہ      ومن عاشق ما بین الا اذا ذل لیسام  
فلو کان جہدی ارتقاء لاسلم      لی فایة فیہم رقیف اسلم

### عمر ابن اسحاق التاج

عمر ابن اسحاق التاج سمیری سنہ ہجری میں فوت ہوا ایہا و سکی دو شعر میں سے  
ومن رام فی سرع الہوی ہے      ولجلولہ وصل العجیب وبعذب  
یطالع دیوان الصبا یہ انا      وفی عاتھوی النقی من ونطون

### شہاب ابو الفضل

شیخ و امام علامہ عصر امام مشرق اور مغرب کا شہاب ابو الفضل احمد بن علی ابن محمد  
محمد ابن علی بن احمد کما فی عسقلانی معروف ابن حجر اصل او سکی عسقلان کی مسکن تھی



نویں صد کی شاعر

طاہری شاعر بخاری شریف کا اوسکی چند کتابیں علم حدیث میں اذکار پنج وغیرہ میں

تصیف سی میں یہ اوسکی شعریں سے

لشخص فخر بخشی من الصور الفیض

ثلاث من الدنیا اذا همی فحصلت

دفعاً جسر فرخانة الخیر

حقی عن بیجا والسیلانة منهم

مفتہ کی رات اٹھایوں ماہ و الجور ششم بحر میں فوت ہوا

علی بن حجاج

علی بن حجاج بن علی بن شداد شرف سعدی طاہری شاعر شطرنجی ادسکر علیا

او عالیہ ہی کہتے ہیں سخاوی کہتے ہیں کہ وہ ششم بحر میں در بیان قاسرہ کی یادگار

و شاعر ماہر تھا ملک شام میں گیا صلاح سعدی سے ملا اوسکی علم سیکھا کہتے

ہیں کہ صفی علی سی یہ اویسے علم پڑھا تھا یہ دو شعر بحر میں اوسکی ہیں سے

نکلیہ الراحب منور

التشتکی السدہ له لحیہ

قلنا له فاستقبل الثوب

قال انا اشعر هذی الودی

کہتے ہیں کہ ترکی زبان ادسکو خوب آتی تھی۔ محمد بنے اوسکا دیوان بھی مرتب کیا

بعد مرنے عولین کے اوسکا دیوان تلو دنیا کو فروخت ہوا ماہ شبان ششم

بحر میں فوت ہوا

الصدر علی

الصدر علی بن محمد بن محمد دمشق حنفی از دی سی سخاوی کہتے ہیں کہ علم ادب وغیرہ وہ تھا

تھا خط ادسکا اچا تھا نائب حکم دمشق اور قاهرہ کا تھا یہ شخص پارسا تھا اور نگاہ

سے بجا ہوا تھا شعر اوسکی اچھے تھے سے

ولا یطل رفقی دانی علی لی

یا شہی بالصیکن محمدی

نورین صدیقی شاعر

انت خلیلی فحق التھوی  
کس لشخونی راحا یا خلیلی  
بیاری تونیج کی سب ماہ رمضان ۱۳۸۵ ہجری میں فوت ہوا  
اوسنے ولادت پائی

فصل التہ

فضل اللہ بن عبد الرحمن بن عبد الرزاق بن ابراہیم بن مکان مجری الفخر مصری قبطی  
تہا سجادہ کی کہانی کہ وہ ماہ شعبان ۱۳۸۵ ہجری میں پیدا ہوا علم ادب پڑھا اچھا ماہر و مہر  
خوب کہتا تھا

لحق الله دع ظلم المعص  
او منعه کما یھوی بالثبات  
وکف بامو کلا ی عن من  
نیومک صحت فھر یوامک  
بیاری طاعونین بروز یکشنبہ بند روین ماہ ربیع الآخر ۱۳۸۵ میں فوت ہوا

عبد اللہ دعونی

عبد اللہ بن محمد بن عینی بن محمد جلال الدین جال ابو محمد دعونی قاضی شافعی ہی اوسکو عبد الرحمن  
بن دعونی کی طرف منسوب کر کے دعونی کہتے ہیں۔ ابن جلال کی نام شہرہ تھا ابن زینونی  
بھی اوسکو کہتا کرتے تھے عالم اوفقیہ بی نظیر قاضی تہا شعر اچھا نا تھا ماہ ربیع  
ہجری میں فوت ہوا

و وعدتني وعدا حسبتك صادقا  
ومن انتطاردی کا دل ہی یذہب  
فلن رانا ان بقول منادیا  
ھدی بمسيلة وھدی استعب

شہاب حجازی

امام یکانہ روزگار احمد ادیب کا شہاب الدین ابو طیب ابن محمد بن علی بن حسن قاضی قاضی  
شاہی معروف حجازی ہی اوسنے حدیث کی بہت روایت کی ہی اور لوگوں کو پڑایا ہی

نویں صدی کی شاعری

۳۶۴  
اور نظم و نثر بہت تعریف کی ہے و خطابی تھا چند نمونہ سیکھیں تھے فن ادب اور شعر پر تیار  
بزرگوں کی اس کی بیج کی یہ وہ شیریں کلام تھا یہ شعر اس کی ہیں یہ

قالوا اذ المرء خلف متباعد كثر  
لستى قلت لغيره من اشعارى  
بعد الیما ات اصحابی مستند كثر فی  
ما خلف من اولاد افكاری  
ماہ رمضان شمسہ پجری میں پچاس برس کا ہو کر فوت ہوا

صاحب قاموس

محمد ابو طہار محمد بن یعقوب بن محمد شیرازی فرزند ابادی سخاوی کتبائی کہ وہ زید میں  
نامی تھا حدیثات فیصلہ کیا کرتا تھا اور سینے علم لغت خوب سیکھا تمام لغت و قانون میں اہتمام  
ایک کتاب قاموس عربی کا لغت کی اور سینے تعریف کی ہے یہ کتاب اصل میں اس کی الیف  
سی ہے کیونکہ ایک کتاب لایع میں شمسہ جلد میں لغت کہتے ہیں اور سینے اس کا اقتضا کیا ہے اپنی  
طویر پر قاموس کہہ ہی مگر اقتدا اس کا وہ کتاب لایع ہی اس کی یہ شعر ہیں یہ

احلانا لا انا ما احبنا ان رحلنا  
دور بعو النبا عوفنا و اولاد  
یود عکودین و حکم قلی با  
لعل الله یجمعنا و اولاد

ماہ شوال شمسہ پجری میں نوی برس کا ہو کر فوت ہوا  
سکر و زبی

فر محمد بن احمد ابن عثمان بن عبد اللہ کروزہ اصل تاروقی تاجری الکی معروف کروزہ  
ہے سخاوی کتبائی در بیان خود لایع کی کہ وہ بہت صاحب توانع اور ذہنی تعلق تھا شعر  
اس کی ابھی ہیں یہ

سفکت القلب یا حید  
فان لا موافلا تدع  
ولبت من عندی غمہ  
فما فی قلبہ من رحمة

## نورین ہدیہ کی شاعر

جادوالہ اول ششم ہجری میں فوت ہوا

## حسین ابن علف

حسین بن محمد بن حسن بن عیسیٰ بن محمد بن احمد بن مسلم بن محمد بن علف مدبر الدین ابو علی جال  
شہر اچلی علی سندھ نامی حلوی ہی وہ مشہر حلو کا بیٹا تھا پہر کہ میں جا کر رہا غریب شاعر  
ہی احمد ابن علی کا والد ہی معروف ابن علف ہی ششم ہجری میں درسیان کہ کی  
پیدا ہوا وہ میں پرورش پائی قرآن شریف حفظ کیا مقامات اور نحو اور لغت پڑھا  
فنون ادب میں بک زیادہ فوہیت حاصل کی شعراچی کہتا تھا علماء مکہ کی او سینے میں  
کی ہی کو کون یہ بہت تھا جتنا تھا اکابر رؤسا عرب سی ملتا رہتا تھا۔ خراجی سی  
اوسکا ذکر کیا ہی سخاوی کہتا ہی کہ وہ ماہ محرم ششم ہجری میں فوت ہوا اسلٹ میں  
مدفن ہوا یہ او کی شعر ہیں سے

عذرة النفس نفیمة الکرماء	والقلی بخلیة الاولاد
داد عاء الکمال بالجهل نقص	معرب عن جواله الاعیاء
وامتوان العزیز بالذل ذاء	کامتحان الکرم بالذل ذاء
لا تجازی السفیه بالجهل حلاً	کل شرط لا بد منه من حذاء

## ابن علف

علی ابن محمد بن حسن ابن عیسیٰ بنی پہر کی شاعر شہور ہی ششم ہجری میں پیدا ہوا میں سے  
بمراہ اپنی والدہ کی کہ میں جا کر رہا واک کی باشندہ دن کی اور امر کی مرغ کی او کی یہہ  
شعر ہیں سے

ان نام بعد فراق الحی انسانی

فما قل مراعاتی والناس فی



# نورین صیدی کی شاعر

ما اکرم الغصن فی الوبیح قد اشرفت الوبیح فیہ تاشیرا  
لما اتی النهر سائلا حلافت اوراقہ کف قد دنا تیرا

## تقی الدین

ابو بکر بن محمد تھوی او سکا مقدم ہوا اہل علم پرستار البشوت ہی اور فضل او سکا ارباب فضل  
اور بیان پر بیشک مثل سلطان مشارالہ کی ہی حافظہ خواہی ضرور لایعین بیان کرنا ہی  
کہ وہ امام اور عارف فنون ادیبہ کا ناظم و ناظر تھا نیک خلق صاحب مروت شاعر کامل تھا  
اسی و شعر ہی بدرشتگی کی جو کرنا ہی سے

صبیح دعاویہ لا تنفہ و یحطی الصواب ولا یشر  
تفکرت فیہ و فی ذقتہ فلما دانا ہما احمر

اوسکی تصانیف سی ایک کتاب بشرح لامیتہ الحجری اور ایک کشف الغمام عن وجہ التوہید  
والاستخدام ہی۔ اور ایک قہوۃ الانشاء و جلد دومین ہی۔ اور ایک ثمرات الشہیدین  
الفواکہ الحمویہ ہی۔ اور ایک کتاب امان الخائفین من اللاتہ سید المرسلین سواد اسکی اور بھی  
اوسکی تصانیف سی ہیں ایک دیوان شعر کا بھی ہی یہ اور اسکی شعر ہیں سے

دیوان شعری جاء و هو محترہ برشتیق نظر لفظہ مستعذب

فاذا ابدلا لا تستقلوا حجا و حیوتکوفیہ الکثیر الطیب

وہ ماہ رجب ۳۳۰ ہجری میں درمیان حجات کی فوت ہوا او سکوپ جباری کی بیماری ہو

تھی او سجال بن یہ شعر اوسنے کہ میں سے

برذیلة ترذنت عظمی وظا بقومنا معونة الفتیہا قد رة الباری

فامین تنفرت الضدین من جدی یاذا المؤلف بین الشیخ والدار

الحاجی

نویں صدیقی شاعر

علامہ احمد الرحمن شیرازی معروف جانی شاعر کا قلم کا جکی تعریف ہی فوائد ضیاء سبکو مشہور و عام  
 شرح ملاکر کہا ہی بیشخص علوم و نمیکہ کا شمس اور جمال السعادین کا نور تھا کہتا ہیں او سکی  
 ملکہ ارکی حقین بہت سفید ہیں دو نور با نور ہیں سینے قاری اور عربی دو نور ہیں اوسے تعریف  
 کی ہیں ایک کتابہ زیجا فارسی میں حضرت یوسف علیہ السلام قصہ میں بیت اچھی اوسے تعریف  
 کی ہے جو داخل درس فارسی ہے۔ ایک کتابہ شرح مازعان فارسی نظم کہی ہے۔ ایک  
 دیوان جامی فارسی میں مشہور ہے عربی اشعار میں او سکی بیت میں گرجہ پریدہ معلوم ہیں کہ دیوان  
 جامی عربی ہے یا نہیں اصل او سکی مصنفان کی پیدائش اوسے جام میں پائی او سکی تاریخ  
 وفات ایک شاعر فارسی نے کیا اچھے لکھے ہیں۔

کاشف سر الہی بود چنگ زان سبب گفت تاریخ و دانش کا شف ستر الہ  
 بہت کتابیں تعریف و تالیف ہی او سکی ہیں در بیان ششم جہری کی فوت ہوا۔  
 اسی سال میں مشعر ملاکی تبیین اس شخص نے کہ ہے۔ کسی نام کی کیرف بہر  
 عربی اوسے لکھے تھے۔

کشف الودیع بکادیر و سور	شمس اللہ کا طور العلین اللہ
فی طلی منثور و فی منظور	حلت فرایند ملاحہ ان تملوی
متایدا بالواحد القیوم	لا زال فی حل الامور و عقدہا
علما یؤدیہ الی المعلوم	وجاہ فیاض العیالوم یفصلہ

ولہ انیاء

الاستہام خیرین کتب	کتاب الی من مہاء العنلی
کو میل الحیدر و فقد الرقیب	نالقاہ متجععا للسنہ

فارسی اور عربی پانیر شاعر او سکی ہیں

انتہی بعد ما طال اشتیاقی      صحیفہ حکمت من ارض یونان  
خطابی ناشیہ از غصہ لطف      کتابی منبعث از فرط حسان  
شیم الفش قانع ز مضمون      قسروغ دولتش لایح عنوان  
تمام ہوئی نوبی صدی اب دستویں شروع کرنا ہوں انشا و اللہ تعالیٰ

حصہ دہوان

صدی دستویں

جو شاعر اس صدی میں فوت ہوئی اونکا حال لکھا جاتا ہے

حسنکفی

علی بن محمد بن علی بن منصور العلار ابو الفضل بن عبد اللطیف حسنکفی عشرہ اول  
ماہ جادی ششمہ ہجری میں پیدا ہوا علم ادب میں کامل تھا سخاوتی کہتا ہے  
کہ ظاہرہ میں محبی ملاقات او کی ہوئی تھے یہہ دوشتر او کی ہیں ۷

قال الرفاق استعددا      من اهل اهل و مال  
نقلت من عظم بالی      یا اکرم الخلق مالی

سامین در میان ششمہ ہجری کی فوت ہوا

ابن شداد

عبد الغنی ابن احمد بن عمر محلی پھر قاری خفی مذہب شرفی تھا او کو شرف بن و اسم کی  
طرف منسوب کرتے ہیں اور شرفی کہتے ہیں معروف ابن شداد تھا وہ ششمہ یا ششمہ  
ہجری میں در میان محلہ کی پیدا ہوا پھر در میان دمشق کی اگر علم و ادب سیکھا اور کئی  
وضع او سینے چچ کیا ایک دفعہ ششمہ اور ایک بعد موصوم ششمہ ہجری میں بین کے  
جانب جا کر چچ کیا پھر او سنے ایک خط اولیٰ تاریخ ریح الثانی شہر بیدسی لکھ کر بھیجا



## دوسرے کئی شاعر

اوسین زبیر و شعر کہے ہوئے تھے  
و اذ اراد الله ان يثقی المواء  
و اذ اراد ان یثقی المواء  
بلا سبب و اسکنہ بازوین

اوس چالیس فوٹ ہوا دریاں ماہ جاوی الاول سلمہ جری میں

## مشہاب الدین

احمد خواجه افندی اوسنے ایک کتاب رجحانۃ الالباء تصنیف کی ہے اپنا تالی آپ  
اوسین لکھا ہے لہذا اوسکا ترجمہ کرنا ہوں وہ اول اس کتاب کے دیباچہ میں کہتا ہے  
کہ زندہ کر نیوالی مردوں کی اور قریان اکثر بیوالی مردوں کی مصنف علامہ عقباں  
— اوس مصنف دمیہ القصر — در رجحانۃ العصر و عقود الجمال کا مصنف و غیرہ تھے  
یعنی اوسہوں نے اون لوگوں کا حال لکھا ہے کہ مگر مین میں زندہ کوئی حال کی ایک  
کتاب ہے اپنے معاصرین کا تذکرہ کہتا ہوں اوس کتاب کا نام رجحانۃ الالباء اور  
الحیوة الدنیا لکھا ہے یہ کتاب نسخ خط بیت میجر میجر اوس استاد مولوی ملک علی  
صاحب کی پاس موجود ہے بروقت غائبے کعبہ الجوام کی وہاں می خرید کر لائی تھے  
چند ادبا اور شعرا کا حال اوسین لکھا ہے وہ خوب سنجیدگی مگر کتب کے سند یا سال کا  
ذکر نہیں کیا ہمیشہ شخص جابر میں پیدا دینہ سنوہ میں بلکہ شراسو اپرا اوسنے سیر اطراف  
ابلا لکی چنانچہ دوم اوس مصر اور شام اور میں عین ہر معلوم حربہ اوسنے اپنی مامون  
سیویسی شراسو یہ وہ سبب یہ ہے ہی جو معروف ہوئی کہ اسی بعد از ان خیالی اور منطق  
اور باقی بارہ علم شراسو امام شافعی اور امام ابو حنیفہ دو نوعی مذہب کی کتابیں اوسنے دی  
اور کہہ مسلم شیخ الاسلام بن شیخ الاسلام رمی سی شراسو — اور تاحی ذکر کی تمام مولانا  
اجازت حاصل کی — علم حدیث علی بن عثمان مقدسی مصنفی ہے شراسو — اور علامہ ابراہیم علقمی

## دشون صدیقی شاعر

تمام کمال شفا پڑھی ہے۔ اور شیخ احمد علقمی سی علم ادب پڑھا۔ اور شیخ محمد منیر بی معروف ابن  
 کروک سی علم عروض سیکھا۔ اور شیخ داؤد بصیر سی علم طب پڑھی اور بہرہ مراد والد  
 حرمین شریفین میں آیا اور سچائی بھی شیخ علی بن جابر الداد وغیرہ عصائی وغیرہ سی علم پڑھا  
 پھر مصلطیہ میں گیا اور سچائی بہت فاضل اور مصنفوں سے استفادہ پایا اور ان ایام میں در  
 میان اس شہر کی بہت فاضل اور ذکی مثل عبد الغنی اور مصطفیٰ بن عربی اور محمد داؤد وغیرہ  
 کی پڑھی ہوئی ہے اور نسبی تحریر اقلیدس اور ریاضی پڑھی۔ اور سکی تالیفات سے  
 یہ کتابیں ہیں رسائل اربعوں۔ حاشیہ تفسیر قاضی کا چند جلد و مین۔ حاشیہ  
 شرح ورائض کا شرح الدرہ۔ طراز المجالس۔ حلیۃ السحر۔ کتاب السوانح والرحلہ  
 عمر شمس رضی اور جامی کی۔ شرح شفا کی وغیرہ اور ایک دیوان شعر کا بھی ہے اور ایک  
 تذکرہ سنی ریگائے الالباء اور ایک مقالات ہی یہ کتابیں اور سکی تصنیف سی میں یہ  
 اور سکی شعر ہیں۔

تھا ہی عندہ الامل	وقتر دونہ العذل
رہا یتر عن برد	یجاد یدبہ القتل
یامر عطفہ مثل	یمیل بہ وبعثد ل
بمثل ما یروقہ	بصعۃ خدۃ الخجل
علیت بہ کما اتصلت	حشا الطرف لیصل
اذا ما الخدر ابررہ	تتاہب حسۃ المقل
لقد اعزاه فی تلف	شباب باضر حصل
وقد حشوة هیف	وطرف ملاہ کحل
فما الخطی غیر متا	قوام زانہ المیل

وما الهندى غير طبا  
 سقى جلبا بدى اقتر  
 عينا حين اذ كره  
 وديا كنت اعهده  
 بكيت دما على زمن  
 ليال كلها سحر  
 بهر قصيده اوسيه عالم مرموم شيخ احمد مقرى مغربى فقيه كى عشق من كهانى سه  
 فخر ادمشقى على كمال البلاد  
 المقرى الذي في بعض الميرما  
 شمس من الغرب كان مشاها  
 اغتر ما حدثت ايدى الفطام  
 تكاد تقرا في لا لا غرت  
 له من الفكر ما يجنو الميسره  
 وسيرة عن ابى حقيق تلقنها  
 مصاحب حسن فعل الخير يمشقه  
 نقضى النهار يا راد مسدده  
 لاى ورد نولى النوم وجهتنا  
 لثمن منحنى بلحظ من هواهيه  
 نلنا الثريا وكان الخير عقدا

بهر قصيده براهى ريحانه من تمام كهانى سولارى

تمام سولارى وثنوين صدى اب افشاء الله تعالى گياره من صدى شروع سولارى

گیارہویں صدی کی شاعر  
اس صدی میں بجز ایک شاعر کی اور کوئی دستیاب نہیں ہوا  
حقہ گیارہواں  
صدی گیارہویں  
بہاء الدین عامی

شیخ علامہ نوذبی بہاء الدین بن حسین عامی صاحب سلفیہ العصر مکنہا ہی کہ وہ ائمہ  
اعلام سرور اور علماء اسلام کا جہت اٹھا اور اسکی علم کا دریا سلاطین فضیلت کی موج میں  
رتنا آتا ہے علم اور سکرتا کہ اسکی تعداد اور محاصرہ نہیں کیا جاتا ریاست مذہب اور  
اہل شیعہ کی اس سر فہمی تھے تمام خون جاتا تھا اجماع ب اہل اسلام کا اسکی فضیلت پر  
کوئی ایسا نہیں جس میں وہ بڑی دست قدرت برکتا ہو اسکی تصنیفات سی کتا ہیں  
ہیں۔ ایک تفسیر حکو عروۃ الوفی اور جبل التین کہتے ہیں۔ اور شرح اور سین  
اور جامع عباسی تاری میں اور مفتاح الصلاح اور زبدہ علم اصول میں۔ خلاصۃ النہای  
حاشیہ خلاۃ اور کنگول اور شرح الافلاک بہت ہیں۔ اور حاشیہ کشف اور حاشیہ  
بیضاوی کا تفسیر میں۔ اور فوائد صدیہ علم عربیہ میں سوار اور سیالی اور سیالی اور سیالی  
سے میں بہاؤ اسکی بہت اور شعر میں

هداك الله ما هذا التوا في  
فهل انما الف رويها  
وفي قوب العبي والعي رافل  
وفي وقت الفنا في رانك يا بحر  
وفصلك لورنك ابد اجمي حيا  
فويالك يوم يوخذ بالنوا صي

لا يا غارضا جولا ما في  
امعت العر عصيا نا و جهلا  
مفني عصر الاشباب وانت غافل  
الكر كالجهان وانت هار  
وطنك لا يري الا طسوحا  
وقيلك لا يفيق عن المعاصي

## گیارہویں صدیقی شاعر

بلال الشیب نادى فی الفارق  
 یجرک لایرک لا یقنی لواعط  
 وقلوبک ہاں فری کل رادی  
 علی تحصیل دنیاک اندیشہ  
 وعبید المر فی الدنیاستدینہ  
 وکیف نیال فی الامر فی راقہ  
 یہہ ہماراوش شخص کی مالین حکوکتا کوئی غم کر سکا اورکت ہمارے مانی کا بیت ہوئی  
 علی کتب العلوم صرفت الک  
 وافتت البیاض مع السواد  
 نطل من المساء الی الصباح  
 یتصح مولعا فی غیر طائل  
 وقوضیع الخفا فی کل باب  
 لعمری قد امکنک العداۃ  
 وبالجمول حاصلک الذہامہ  
 وذلکرة المواقف والمواضع  
 فلا یجی الخجاة من الضلالہ  
 ویا لرشاد لریحصل رشاد  
 ویا لایضاح اشکت المذہب  
 ویا لتلویح ملاح الذلیل  
 ہمنورفت خلافتہ العشر العزیز

لحنی علی الذہاب وانت غارق  
 وان الطری والمہب فی المواقف  
 وحوک کل یوم رات د یادی  
 مجد فی الصباح وفی العشیہ  
 ولین نیال منها ما یرید  
 ولیجہد لطلبہا قلا مہ  
 وکی کر سکا اورکت ہمارے مانی کا بیت ہوئی  
 وفی تصحیبا افتت بالک  
 لی مالین یتصح فی الغاد  
 نطل العما وقلوبک غیر صاخی  
 بحر بالمقامد والدلالہ  
 وقویا السوال مع الخجاب  
 مہلک لا مالہ استدانہا یتہ  
 وخیر مان الی یوم القیامہ  
 لشد علیک ابواب المقامد  
 ولا یثنی الشفاء من الخبالہ  
 وبالشیان ما بان السداد  
 وبالصباح اعلت الباک  
 والتوسیع ما اتفق التلیل  
 علی تنقح الجمات الوجیز

# گیارہویں صدیقی شاعر

بہذا کلام سرسبز المرحوم  
 رجع عنك الشروح معطوشتی  
 فقر واجهد فانی الوقت مہل  
 فہن علی البصائر کالغواشی

یہ شعر اس کی بہت اچھی مین غر حجاز میں کہی تھی

یا ندی ضاع عمری وانقضی  
 واعسل الادماس عنی بالمدام  
 قر لا مستدر الی وقت قد مضی  
 واسقی کاسا نقد لاج الصیاح  
 واملا الی قد اح منها یا غلام  
 وزج الصہباء بالماء الزلال  
 والثر یا غیبت والدیک صالح  
 خمرۃ من غیر مہل یا ندیر  
 من یدق منها من الکونان  
 واجعل عقیلہا مہرا حلال  
 دثنا قلبی وصدری طورهما  
 بنت کرم تجلج الشیخ شاب  
 لا تصعب شربہا فالامر سهل  
 خمرۃ من نار موسی نورہا  
 لا تحف فاللہ ثواب عفور  
 قر واللق الذای فیذا بالثغر  
 والصبأ قد فاح والقری صدح  
 ان عیشی سوا طلا لا یطیب  
 فافتح منہا بنظم مستطاب  
 ان ذکر العبد کما لا یطاق  
 قد صرقت العمر فی قیل وقال  
 ان یترا لاسن فینا والطرب  
 فلتہ فی بعض ایام الشباب  
 کی یترا لاسن فینا والطرب  
 یا ندی قر نقد ضاق الحال  
 واطردن ہما علی قلبی حمر  
 نور اطربنی باسعار العجم

## بارہویں صدیکی شاعر

قمر و خاطبتی بیکل الانسا      عل بقلی نیشہ من ذی السنہ  
 انہ فی غفلۃ عن غافلہ      خائبط فی قیلہ مع قائلہ  
 کل آت دھو فی قید خداید      قائل من حجلہ حل من فرید  
 نایۃ فی الخی قد ضل الطریق      قطع من سکر الہوی کیستغیث  
 عاکف دھرا علی انماہ      تھرا و الکفان من اسلامہ  
 کمر اناری و هو لا یسفی التناد      یا افراد ی یا فردا ی یا فردا  
 یا بھائی لتخذ قلبا سواہ      فہو ما معبود لا الہ الا ہواہ

شبہ ایک ہزار تیس چرخی میں انتقال پایا — تمام مہوئی گیارہویں صدی  
 اب بارہویں صدی شروع ہوتے ہے

## حصہ بارہویں

### بارہویں صدی

اس صدی میں وہ شاعر بیان کئی جاتے ہیں جو اس صدی میں موجود ہیں اگر وہ اب  
 انتقال اس صدی میں ہو یا انکے موابہ کیونکہ مصنفوں کی تاریخ وفات نہیں معلوم  
 ہوئی واضح ہو کہ عجمی اور ہندوستانی شعرا کا ذکر اس صدی میں اور تیسری صدی  
 میں بحسن و شاعر معرووف کی گناہا باہمی کہہ کہ حال اون شعرا کا جو بالفعل عرب  
 ہیں یا انکے گرو نواح میں عرب کی بود و باش رکھتے ہیں معلوم ہوا متعذر ہے لہذا  
 ہندوستانیوں کا حال جنہو نے عربی شعر کہی ہیں اور وہ میری استناد کامل اور  
 عالم کی بدل گذری میں لکھتا ہوں

## شیخ احمد ولی اللہ

## بارہویں صدی کی شاعر

۳۷۷

بن شیخ عبد الرحیم دہلوی۔ اس شیخ اور استاد کا نام اور عالم اجل پروردگار تعالیٰ کی بڑی رحمت  
اور نوازش ہے کیونکہ اس کو فیض علوم کثیرہ اور فنون عہدہ کا ایسا ہوا اور ایسا پایہ  
وہ شخص تھا کہ آج کی دن ایک سبب تصانیف تفاسیر اور کتب حدیث اور اوراد و تہجد  
وغیرہ کی تمام ہندوستان میں فیض عام اویسی ہوا اس فاضل کی تصنیفات میں  
اور فاضلون کو رہنمائی ہوئی اور سب کو اگر امام احمد مقلد کہوں تو بجا ہی اور اگر مقلد  
مقلد کہوں تو سہرا ہی اور انہوں نے درمیان شیخ ابوالحسن علی بن ابی اسیر اور ابی اسیر  
شیخ ظہور الدین حاتم جو کہ ایک شاعر اردو گو گو گد را ہی وہ اور کلام عصر تھا یہ شخص  
اردو گو گو گد را ہی وہ اور کلام عصر تھا یہ شخص  
اس نے اکثر قصائد عربی اور عبارات عربیہ شتر اور نظم اور کتب کتب کتب  
اردو ہی کہتے تھے اشعار اردو میں اشتیاق اور نکاح تخلص ہی آج کی زمانہ تک سب سے  
تفسیر اور حدیث اور فضیلت کی اور ان کی نام کی تصنیف بھی احمد عربی اپنی کتاب میں لکھتا  
کہ شیخ ولی اللہ صاحب کی تصنیف سی ایک کتاب قرۃ العین فی المطالبات شہادت میں  
دوسری جنت العالمیہ فی مناقب معاذیہ مگر محکمہ یقین نہیں آتا کہ ایسی فاضل پرورد  
نے یہ کتابیں اس طور کی تصنیف کی ہوں کہ جو دیکھنے میں بہت آئین مگر جہد لوگوں نے  
یہ حال لکھا ہی ہے اور زبانی اکثر عوام و خواص کی سینے میں آیا چنانچہ لطف نے  
ہی اپنی تذکرہ میں ہی لکھا ہی والدہ اعلم بالانوار ابی ایک ترجمہ قرآن شریف کا فارسی  
بہت اچھا اور ان کی تصنیف سی ہی محمد شاہ یا شاہ کی عکداری اور انہوں نے دیکھے تھے یہی جہا  
مولوی شاہ عبدالغیر دہلوی قدس سرہ کی والدہ ماجدہ میں اور کتابیں ہی اور ان کی تصنیف  
سے دہلی میں موجود ہیں یہ تصنیفہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور انہوں نے لکھا ہی  
اس تصنیفہ کا چہنچا لیب ضرورت کی بہت مناسب ہی ہے تمام لکھا جاتا ہی ہے



كأن نجرنا أو مغت في الضباب  
 عيون الأفاعي أو دفر من العقارب  
 إذا كان قلب المرع في الأمر حاشا  
 فاضيق من تسعين رجك السباب  
 وتغفلني عني وعن كل راحق  
 مصائب تقفوا مثلها من مصائب  
 إذا ما اتيتني أزممة مد ليحما  
 تحيط بنفسي من جميع جوانب  
 تطلبت هل من ناصر أو مساعد  
 ألذبه من خوف سوء العواقب  
 فليست أدي إلا الجيب عني  
 رسول الله الخلق جم المناقب  
 ومعتصم الكروب في كل غمرة  
 ملاذ عباد الله ملجأ من فزع  
 إذا ما التوفيقا وموسى وادما  
 إذا كان يغني عنهم عنده هذا  
 نبي ولويطفرهم بالمادب  
 هناك رسول الله يحولك  
 شفيعا وقتا خال باب الواجب  
 فيرجع سرورا بنيل طلبة  
 أصاب من الرحمن أعلى البراقب  
 سلا لاسماعيل والعرف نازع  
 وأشرف بيت من لوى ابن غالب  
 لبارئ عيسى الذي عنه عبروا  
 لشدة آياس بالفحول المحارب  
 ومن أجبر داعية أن يخلق  
 بفظ وفي الأسواق ليس صاحب  
 ودعوة إبراهيم عند بيانه  
 جميل الحيا أبيض الوجه ربة  
 صبح مليم أوج الصبيان اسكل  
 وأحسن خلق الله خلقا وخلقة  
 وأجى خلق الله صبرا وناكدا  
 وأجى خلق الله صبرا وناكدا

# يا تروين صديكي شاعر

٣٤٩

الى الحد ساجي الغطاء فخر خا طيب  
 اذا احمر باسن ينشس المواجه  
 ولحم يذ هبوا من ذينة هذا حب  
 وان كان قد قاسي اشد للناعب  
 كما كان منه عند جبهة جاذب  
 عن البسط في الدنيا وعلش الراب  
 يكون له مثلا ولا عفا رب  
 وتحريف اديان وطول مشاعب  
 ويهجر صنوف من وحيه للنايب  
 كتحريم حرام واحتواء السواب  
 واقتوا عصفور علفظ المناصب  
 فثما لا رب الخلق اطراء خائب  
 تكلف ترويق وحب للناعب  
 تحيئ كسرى واصطلام الضراب  
 وقد اوجبوا منه اشد المعائب  
 ولهم نيك فيما قد بلوه بكاذب  
 اليهود ولهم نيك الهز خطاب  
 ومن تبعلير عن كل راعب  
 وعن مقام ضيف بين ايدي الحاسب  
 وعن حكم تروى لحكم التجارب

واعظم خسر للعالي فهو ضاب  
 تري الشجع الفرسان لا ذ يظهم  
 واذا اء قوم من سفاهة عقلم  
 فما زال يد عوارث الهذ اثم  
 وما زال يعفوقا دواعي ميهم  
 وما زال طول العمر لله معر ضا  
 يدع كمال في المعاني فلا امراء  
 انا ما مقدم الدين من بعد فقرة  
 ويا ويل قوم ليسون برهيم  
 وديهم ما يفترون بر ايهيم  
 ويا ويل قوم حرقوا دين ريهيم  
 ويا ويل من اطري بوصف بنيه  
 ويا ويل قوم ذابا ريفو مسهم  
 ويا ويل قوم قد اخفق عقولهم  
 فادركهم في ذلك رحمة ربنا  
 فامرسل من عليا قرأش نبيه  
 ومن قبل هذا لم يحاط مدارس  
 فوضع مناج الهدي لمن اهتد  
 واخبر عن بدء السماء بهيم  
 وعن حكم رب العرش فيما يعهم

واصناف الخنا وابداهم  
وتبشر من اعطى الرسول قيادة  
واعد من ياتي عبادة رب  
فانجلي له من شاء من انجاته  
فامشهد ان الله ارسل عبدا  
وقد كان نور الله فينا المهتد  
واقوي دليل عند من ترعقله  
تواطي عقول في سلامة فكره  
سماحة شريع في رزاة شرعه  
مكارم اخلاق واتمام نعمه  
نصدق دين المصطفى بقلوبنا  
براهين حق اوضح صدق قوله  
من الغيب كراعى الطعام للجان  
وكرم من مريض قد شفاه وعاده  
وورث له شاة لذي ام معاه  
وقد ساح في لرض حسان برآه  
وقد نجا طيبا كنت من سقاه  
والقى شقي فوث جزوه  
فالمقاييد برش قلب مجتهد  
ولما اخبر ان اعطاه سحلا ففروا

واصناف نبي للعقوبة جالب  
بجته تعمير وحوذ كراعب  
عقوبة سيوان وعليته قاطب  
ومن خائب فلتندبه شر النوادب  
بحق ولا شيء ههنا البرائب  
ومصامر تد مير على كل ناكب  
على ان شرب الشرع اصفى الشارب  
على كل ما ياتي به من مطالب  
وتحقق حق في اشارات حاجب  
نبوة تاليف وسلطان عالي  
على نبينات فهدى من غراب  
رواه اوزري كل شرب وشائب  
وكم مرة اسقى الشارب ثارب  
واخوان قد اشقى لوجبه واجب  
حليب با ولا استطاع حلبة حاب  
وفيه حديث عن براد بن غارب  
وما حل راسا حبس شير الذرائب  
على ظهيرة والله ليس بعارب  
وعمر جميع القوم مشوم المداعب  
وزعبا الي شهر مديرة سار رب

# باب سحر صديقي شاعر

٣٨١

واعطى له فتح الثوبك وما رب  
الى ما اري من مشارق ومغان  
فتوحا توارى ما لها من مناكب  
وتكليم هذا النوع ليس برب  
فان فراق الحب ادهى المضاي  
وما هو في اعجازة من اعجاب  
بغسل سواد بالسويداء لا رب  
فياخير مركوب وياخير راكب  
لدى الشجرة العظمى فوق الكواكب  
كمثل فرار وافر من راكب  
خضير تهادي في مرأى المطالب  
بلادة اقوال واجبار غائب  
تبين ما اعطى له من مناقب  
مقفي ومفضل يسمى بعاقب  
تقود ببحر راخر من كتاب  
بجليش من الابطال غير المساك  
ومن كل قوم بالاسنة لاعب  
نفوسهم من امهات نجائب  
جميعا كما كانوا له خير صاحب  
قويًا على ارقام انق النواصب

فان واه وعد الثوب والوعاء جلا  
واخبر عنه ان يبلغ ملكه  
فاسئل رب الارض بعد نبه  
وكله الاحجار والجسم والحصى  
وحسن له الخندق القدير تحزنا  
واعجب تلك البدر ينشق عند  
وشق له جبريل باطن صندرا  
واسرى على متن البراق الى السما  
وشاهد ارواح النبيين حلة  
وشاهد فوق الفوق انوار رب  
وداعت بليغ الاى كل مجادل  
براعة اسلوب وعجز معارض  
وسماه رب العرش اسماء مد  
رؤف وحكيم احمد وعبد  
اذا ما اتار وافتنة جاهلية  
يقوم لدفع الباس اسرع قوما  
اشداء يوم الباس من كل باسل  
توارث اقدما ونبلا وجراة  
جزى الله اصحاب النبي محمد  
والرسول الله لا زال اموهم

# يارسوخ كمشاعر

٣٨٢

ثلاث خصال من تعاضيب ربنا  
 خلافة عباس ودين نبينا  
 يؤيد دين الله في كل دولة  
 منهم رجال يدعون عدوهم  
 ومنهم رجال يعلمون عبدهم  
 ومنهم رجال يبتغوا شر ربنا  
 ومنهم رجال يدرسون كتابه  
 ومنهم رجال بالحديث تولعوا  
 ومنهم رجال مخلصون لرفعهم  
 ومنهم رجال يهتدي بطلانهم  
 على الله رب الناس حسن خاتمهم  
 فمن شاء فليذكر حال بشيئة  
 ساذكر حتى للحبيب محمده  
 واذا ذكر وجدنا قد تقادم عهد  
 ويبدو ومحيا لا لعيني في الكرى  
 وتذكر كني في ذكره تشعير  
 والفي لروحي عند ذلك هزة  
 وصلى عليك الله يا خير خلقه  
 يا خير من ربي لكشف رذيلة  
 فاستهد ان الله را حمر خلقه

نجاة اعقاب لوالد طالب  
 تنال في الاقطار من كل جانب  
 عصائب تتلوا مثلوا عصاب  
 يستريح القنا والمرحفات القواصم  
 باقوي دليل مفتح للمغامر  
 ومن كان من حرام وواهب  
 يتجدي ترنيل ويحفظ مران  
 وكان منه من محب وذاهب  
 بانفسهم حبيب البلاد الامانة  
 فنام الى دين من الله واصب  
 بكلايو في عداة ذهاب جاسية  
 ومن شاء فليغزل بحب الزمان  
 اذا وصف العشاق حب الجاني  
 حواء فوادي قبل كون الكواكب  
 بنفسى اقدية اذ اول انوار  
 من الوجه لا يحويه علم الايمان  
 وانما ورد جادون وثبة وانت  
 يا خير ماسول يا خير واهب  
 ومن جوده قد نال خرد الشما  
 وانك مفتاح لكثير المواهب

## باب ہون کی شاعر

وانت اعلیٰ المرسلین مکانہ  
وانت شفیع یوم لا ذوق وشفاعة  
وانت مجیری من هجوم مسلمة  
فانا اخشی زمامہ مد کھنڈہ  
فانی منکر فی قلاع حصینہ  
ولیس ملوئماعی صبت اصابعہ  
وانت لہر شمس ہم کالذوق  
بمعنی کما اننی سوادین قارب  
اذا انشبت فی القلب شرا الخالب  
ولا انا من ریب الزمان براهب  
وحدہ حدید من سیوف المحارب  
غلیل الهوی فی لاکہ کومین طائب

## آرزو

سراج الدین علیخان آرزو اکبر آبادی سبب شہرت علوم اور فنون کی اس شخص کے  
اوسکی حال کہنے کی کچھ حاجت نہیں گاہی کہ وہ فیہ فیہ و فی طبع کی فکر شعر عربی اور اردو کا  
ہی کرتا تھا فارسی بہت کہتا تھا بہت کتابیں اوسکی تصنیف سی ہیں یہ شاعر  
نکتہ شیخ شیرین زبان طرف الطبع تھا کتب متداولہ علوم رسمید پر بھی بدرجہ کمال عبور  
رکھتا تھا ایک دیوان بیج جواب بابا فغانی کی — اور ایک دیوان جواب میں  
کمال مجید کی بحر حقیف میں اوسنے لکھا ہی اور ایک بہت بڑا اوسکا دیوان  
مشتمل انواع سخن برہی علاوہ ازیں اور تصانیف اوسکی بعض بعض شروع کہیں  
فارسی مثل شرح کلستان شرح زلیخا شرح سکندر نامہ یہ اوسکی یادگار صنف مستی  
پر ہیں — ہر امجد رفیع السواد — اور خواجہ میر درد اور محمد تقی میر نخل فیض انوار  
اوس کہاں خود پوسن برداری کی ہیں آرزو کو بارہ برس کی عمر ہی شعر کہنے کی آرزو  
جو پوسن کی عمر کتب سب علوم و رسمید سی فراغت پائی بعد حصول مہارت فنون مذکورہ  
کی قاضی القضاۃ درمیان گوارا کی ابتدائی عکداری سلطان محمد فرج سیر کی میں ممتاز  
نواہر وہ ۱۱۳۶ ہجری میں درمیان دہلی کی آیا اسجاہی لیاقت نظم و شراہی ظاہر

پایزہ ہون کی شاعر

بود از ان در میان ایک ہولیک سوستنا لیس جری کی جیکہ شیخ محمد علی خیرین فارسی  
 دارد و مٹی سوا ایک شخص روانہ وارد او سکی ملاقات کو گیا آرزو کو او سکی ملاقات  
 کہہ آرزو نہوسے بلکہ آرزو نے ایک کتاب او سکی خوردہ گیری میں مسمی تہ افعالین  
 تصنیف کی آرزو بڑا مستعد شاعر گندہ راہی اور دہن اس پر تہ کا تھا کہ اکثر انہی طبعیت سی  
 اختراع کرتا تھا اور خوش کلام ہی بہت تھا برفت برادری قدیم دہلی کی آرزو لکھنؤ کو گیا  
 اوسے شہر میں در میان ۱۶۱ ہجری کی رحلت پائی لیکن نواب سالار جنگ نے  
 موافق او سکی وصیت کی جنازہ او سکا دہلی کو روانہ کر دیا چنانچہ وہ دہلی میں مدفون ہوا  
 وہ کتابیں جو آرزو کی تصنیف سی شہر میں یہ ہیں - محیط عظمی - عظیمہ کفر  
 - سراج الفتن - چراغ ہدایت - خیابان - تذکرہ شعر و شاعر احمدی  
 کہتا ہے کہ یہ شعر آرزو ہی مذکور کی عربی زبان کی میری دستباز ہوئی ہیں  
 یا اول الا وائل یا مبدأ السدا یہ  
 لما افضت نوراً تقدی الاصلہ  
 انی ندمت لان موسوء اختاری  
 منی مخلوق و ذبا لقلب جنایہ  
 ما زلت فی رضاک ما افکرت فیہ و  
 ما اشتکی الیکر یا معشر المجان  
 یا ہادی الخلائق یا کاشف البقا  
 و اللہ انت مشہود و الخلق فیک معقول  
 من جودک و جودی فی ملک مشہود  
 یا مبدع البناجیع یا صانع الصنائع  
 یا آخر الا و آخر یا منتهی الخلق  
 نجیستی و اہلی من عجب العوایہ  
 از جو من التفانک اللطف العناہ  
 منہ العناد و الخیر و العفو السفا  
 لا اعلم خلیل ما الشکر ما النکایہ  
 من سورۃ المحمۃ من شدة النکایہ  
 افض علی حیا الكشف الہدایہ  
 لکنک بری من و مہ الشہر اب  
 یا کافی للہدات لی فیضک کما یہ  
 یا صمد الودائع منک لنا وناہ

# تیرین صدی کی شاعر

۳۵۰

ما فی الوجہ غیرک یا مہر حلقائے من لطفک الروایۃ من فضلك الذریۃ

## خرین

شرح محمد علی حبیب لانی مع سرف تخلص حسین ترنیل ہارس ایک عالم تھا جبکہ اور طرے  
ماہد کالت کا بہا تھا وہ عابد اور ادیب اور باطلم اور نثر تھا ایک یوں کا  
انفارسی سستی زنتہ الانصار بہت بلین اور لطیف تھا اور کسی بہت نثر عربی میں  
اسم علی برتقی کرم اللہ وجہہ کی روح کرنا ہی سے

دلیس خاک سوار العین منصرفا  
اسمع کلایم ورجع کلایم سفلت  
من الی فی جام لایک فی طوب  
مبی کلایم ومنکر ما یلیق بکر  
والذی تحت الزوار کعبہ  
حبری مجادی دمعی حب حضرة  
لیس اصطباری ببعدار عن کن  
دکر دعوئک یا کفی ومعمدی  
یہ شخص سراج الدین علیخان آرزو کی معاصرین میں سی ہی خان مذکور سی بہت طاہر  
اور شاہد کرنا رہتا تھا خان مذکور نے ایک کتاب قیہ النسا فیہن اور کسی  
علیہون میں طیار کی ہی

## حصہ تیروان

## صدی تیرین

کس ہندی میں وہ شاعر جو تیرین صدی میں بالکل موجود ہیں یا انکے فوت ہوئے



شیرین معد کی شاعر

مولوی حمید الدین بلگرامی

یہ شخص اپنی زبان کا لیکنہ روزگار اور بلیغ اور فصیح بقرآن ہی اوسکی انشا  
اور عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس فن میں بہت سبقت اور یاد دہشت کہتا تھا  
اوسکو اچا طریقہ نظم کا آتا تھا اوسکی یہ شعر ہیں :-

مداغفارت لجوم اللیل فی لانی	وما من باختفت لاعصمان الوقی
لاخروان قتل العشاق ناظرہ	فکر سیا صبح لایا ذالحدیق
واسوع حقلی وحالی مذ شفت	فالجسم فی البر والقلب فی فلق
کولامنا یقتل الصب ما لبث	خرو دہ خلت من عمرہ الشفق
یلائی لا لانی فی ہوی رشاء	ذری قلبی اسیر غیر منطلق
الوجه صبح بلبل الشعر متور	یفرق حسنا ضیاء الدیر فی الفیق

انشاء اللہ خان

انشاء اللہ خان بیامیر شاہ احمد خان کا ایک امیر اور بڑا شاعر تھا اور سندھ و بستان  
گذرا ہی گویہ میں بھی اوسکو بہت دس تھے کہ چون سنہ ۱۲۵۰ بستان کی کتابیں  
جو متاخرین نے داخل تحصیل کی ہیں اوسے سب پڑھیں ان شعر گوئی کی طرف اور  
دیکھنا کہ وہ شعر پر دلیل تھا افسوس کہ اوسکی شعر عربی بہت دستیاب نہیں ہوئی  
صرف یہ دو شعر احمد عربی کی کتاب میں ملے پاس ہیں اس شعر عربی بدل کا  
حال مذکورہ اردو میں بہت کچھ بیان کر چکا ہوں لہذا اس جانی آتا ہے کہنا ضروری  
کہ وہ شعر فارسی کہتا تھا اور عربی بھی کہی کہی بنالیتا تھا کہ وہ اوسکو مستند و کامل  
اوسین اتنی نہ تھے اور اردو کا اگر بادشاہ کہیں یا امام کی لفظ سی تعبیر  
نویکے مضامینہ نہیں اوسکی بہت جو خوبی کی شعر جو سنے ہیں اور کہی کہی اردو اور فارسی

## تیردین صد کی شاعر

للاکر کتبا ایک مصرعہ اردو ایک مصرعہ فارسی لکھتا وہ درمیان ۱۲۳۱ ہجری کی فوت ہوا  
اور مرشد آباد میں پیدا ہوا تھا اوسکی بہرہ دو شعر ہیں یہ

سکتا لطیف متانۃ بقى التلاذذ سارياً

سماء لا يتخللون ويزعمون عاكفا

## مولوی الہی بخش

بڑا فاضل متبحر شاعر اور پرگو و اعطا اور ادیب اور نیک بخت گذرا ہی انجانب اتران  
اور اتراب سے فوقیت رکھتا تھا شری بہت اچھی لکھتا تھا ایک خط عربی زبان میں تھانی  
القضاۃ محمد نجم الدین خان کو اوسنے لکھا تھا جس کے اول کی تہید و شعر اوسکے  
لکھی ہوئی تھے یہ

صبا بلغ رباحین السلام بذل وابتغال والفقای

الی من فاق جم الخلق فضلا للجبر الہدی بذل الظلام

وہ قصیدہ کا نذرین سکوت پذیر تھا بہت کتابیں اور چھوٹے چھوٹے رسالے اردو زبان

اور فارسی اور عربیہ میں ہے ترویج مذہب امام ابو حنیفہ میں اور مشہور میں اردو بیت اچھی

پاکیزہ وہ لکھتا تھا چند رسالے اوسکی نظم میں بھی مشہور میں مینی اپنی استاد

عالم خفی و جلی خباب مولوی ملک العلی مدظلہ میرہ سنائی کہ مولوی الہی بخش مدظلہ

ہجری کی اوسی حدود میں فوت ہوئے

## مولوی اکبر شاہ کابلی

میر شاہ مشہور بیت فنون اور علوم میں مہارت رکھتا تھا علم خواہ سکون خوب اُتی تھے

اور بہت کثرت سی اوسکو تبحر علم میں تھا شعر عربی زبان میں لکھتا تھا یہ شعر احمد عرب کو

لعبہ اوسکی بہرہ بخشے کی درمیان کلکتہ کی اوسنے لکھے تھے یہ

# تیروین کی شاعر

ما زال قلب التوسل فی حرجی  
وعیونہ دون الکتابۃ ماطر  
شیخ الامام یاسرہا وحفوتہ  
کما رایت ولولتک طعم الکمر  
خصبت الکف جفونہا عن محبی  
لما رنت لغوی الفیض المزمز  
ما زال قلبی یغیرنا وینیبہ  
حق القصابۃ واکبابہ والنوی  
لما فوت عن الفتاة لفتلہ  
ولان شربت عن الخذود کلا  
تعبیت وعلی الفزان قہیات  
ولما طربت من خذلها حرجہ  
فالتذمات بقبلۃ متبعت  
دلیل طرقت من بعد وفتحت  
وان العونی زاد الحرج من له  
فاجبت کلا اسجی لوصلاک  
واریت ان کما رنا طلی العمی  
ادایت من طلب العذوب فی الورد  
هذا التوسل یکف بالرحمة بنا  
والی حق ابکی بیدع من ضعی

یہ شعر تمام حقہ الہین میں مندرج ہیں مثنوی میں اصل تذکرہ میں لکھے ہیں ہمیں اتنی ہی  
کافی ہیں یہاں اور درمیان مسئلہ کی موجود تھا اور اسکی دعائ کی اربع معلوم ہیں جو  
مثنوی ابو جعفر اللہ خان

نہ فاضل اجل اور خان شہور واقع من خوان محارف اور فضائل کا تھا اور اسکی شریعت  
قدت نظم اور شعر ہی لکھے کی ستن ایک قصیدہ اور سینے مثنوی کی اور قصیدہ مشہور کا  
مقابل پر لکھا ہی چکا اول مصرعہ یہ ہے  
وہ قصیدہ خان مذکور کا یہ ہے

منقب الحدیث ولام النازی  
ظفر اللیث ثلج البازی  
بل لیل الی لیل قریبان  
ومثال اللیل طلت اند

احمد عربی نے اس شعر کو اخیر پر یہ اعتراض کیا ہے کہ قصیدہ قرآن پر شاعر نے صرف کی مراد

# تیسری صدیق شاعر

۳۹۹

عید الخری کیونکہ عرب میں عید قربان نہیں کہتے یا عید النحر۔ یا عید الاضحیٰ یا عید الحج  
 یہ کہتے ہیں اگر کوئی یہ اعتراف کرے کہ مصنف نے عید بان کی کیا معنی لی ہیں  
 کیونکہ عید قربان عربی محاورہ میں نہیں ہے اور شعر عربی ہی بلکہ معنی کی مقابلہ برتاؤ کو  
 یہ جواب دینا چاہیے کہ جب معنی اس کی سمجھ لئی تو حاجت لفظ کی نہیں کہ عربی محاورہ  
 ہو اور اگر یہ خلاف استعمال مہر ہو

حاجب زان عین محبوسہ      لعلوب الصباب جواز  
 رن سینا حجتہ قطعاً      کدلیل الفخرنا للرازی  
 احمد عرب کہتا ہے کہ ان دو شعر و نسی مجکو معلوم ہوا کہ یہ خان اعجمیہ ہندوستان ہی  
 لیا ل الوریہ مفصلاً      لقتال العنید مجرنا  
 مستقیم العراق معوج      مستقام لہذا الفنازی  
 سجان اللہ مضاد کا رنخ اور محراز اور محراز پر کسرہ پڑنا یہ دلائل اعجاز خوان  
 موصوف پر دلالت کرتا ہی لایق اسکی ہی کہ قسطم خان مذکور کی کچاویہ فر صک  
 احمد عرب فی اسکو خوب بنایا ہی تاریخ وفات اور حیات اسکی معلوم نہیں

## مولوی حسین احمد لکھنوی

علوم ہند اولہ اور فنون درسیہ ادیبہ پر شخص کی اچھی نظر ہی نظم اور شروہ سے  
 بہتر جانتا تھا علم منطق اسکو اچھی آتی تھے احمد عرب کی طرح میں اوسنے بروقت  
 خبریائی تصنیف فقہ الیمین کی جبکہ احمد عرب نے کتبہ اللہ کا ارادہ کیا تھا ہی وہ  
 شعر بہت ہی سہ

بانت سلیمی نافتی ہجر بدی      ولا تخشی لذل الاشواق لہرتی  
 کسیت برداً الی الاخوان و لا نجت      ان منت یوم النوی اھیک عنی

## تیر وین صید کی تباغر

فلا یطی شیء قلبی بغير قتها  
 لکنی لا اری ارکان مرعبه  
 تو ما زق دمنا حرا علی طلل  
 قفا خلیل نسکب دمنا آسفا  
 ان البلاغه طوار یجوار کدت  
 لم سبق فی الدهر بحکر من قاتها  
 فبینما نحن بنکی من تذکره  
 اذ طیبت نسمی و صاف من ریح  
 رب البلاغه بحر العلم و ادب  
 علامه لا یجاری فضله اخذ  
 سأمی الفخار بینه القدر و شرف  
 اعنی الامام الهمام الشیخ احمد  
 تالیفه روضه الاذهان جہرا  
 نحی ذوی اللب فی انشاء بدائعہ  
 اعجب بها نسخہ البابا خطفت  
 فاذهب الله حزنی اذ ومقت  
 یہ معلوم ہوتا ہے کہ شہداء ہجری میں بہت شخص موجود تھا

شیخ عبد الغفر

شیخ عبد الغفر بن احمد ولی اسد دہلوی سلطان تعلیم معالی کا اور مالک ازمنہ پانچا  
 ازید مع ثانی اس ناضل بزرگ کی تعریف میں جتنا کہہ سکتا ہوں نہایت کم ہی کہہ سکوں کہ وہ

## تیسرے حصے کی شاعر

سب دیکھو اور عالموں کا بادشاہ تھا تو بجا ہی اگر دیکھو کہ عابد اور متقی اور سب  
اور نیک اور سخی و دروازہ کی چو کھٹ چو منی والی ہو جاتے تھے تو سنا ہی تعیضات  
اس فاضل کی نظیر کی تعداد سی باہرین ایک دیوان عربی اس فاضل کا موجود ہی اکثر لوگوں  
کی پاس شاہجہان آباد میں ہی برسیالی اور سخی کی اغتہا مشہور میں نظم و شعر کا شکار نا  
ہیں کہ کتنے کچھ سوداگر پڑی ہوئی ہیں ایک کتاب تحفہ درود افصح میں اس فاضل کے  
تالیف سی ہی اس کتاب کو فارسی زبان میں اور کتب عربیہ وغیرہ اور انبی یاد و شہرت سی  
کر کی کہ جی جکی جو اب غیبہ لوگ آج تک لکھ رہی ہیں جسکا ارادہ اس کتاب کی دیکھنے  
کا ہو مطالعہ کری بالفعل ملکے میں چہپ ہی کئی ہی ہر غتہ میں دو دفعہ فیہ شکل اور جو  
روسیان دہلی کی کو جو چلو نہیں پڑانی مدرسہ میں دغطا اور نصیحت کیا کر تے تھے بہت فاضل  
ام کی داخل درس ہوتے اور شاہی اور نکات قرآن عظیم کی سنکر فائدہ اٹھاتا  
بہت کتابیں اونہو نے درباب مذہب امام ابو حنیفہ کی تصنیف کی ہیں انشا و عربی ہی  
او کی بہت اچھی ہی ایک خط سید علامہ حسین کو جو لندن میں رہتا تھا اس فاضل  
لی عدیل نے روسیان شاہجہری کی لکھا تھا وہ داخل کتاب عجب العجاہ  
ہی جسکا جی جا ہی دیکھ لی اور سخی یاد کی یہ شعر ہیں چونکہ اونکی شہرت مشہور میں ہے  
بہت کہنے کے کچھ ضرور نہیں ہے

ہشیا ف افسر الله عینی      باخبار اقصی من حسین  
نقی ان عدت الاعیان قالت      لا الا عیان انک عینی  
فذا بقا وہ ملاح برق      واطرب صفی قمری عین

سید غلام علی الزاد

سید نوح حسینی واسطی لکھنوی اور سکس سحان محمدستان اور حسان منہ کہا جا ہی

## میر حسن کی شاعر

اوسکی برابر ہندوستان میں کوئی صاحب تصانیف و بیہ بین گذر کلام اوسکی بہت  
 دوادین قلم اوسکی کی خواہر فنون اور لالی علوم سی پر میں اوسینے ایک تذکرہ عربی  
 تصنیف کیا ہے جسکو سید الرحمان کہتے ہیں۔ اور ایک رسالہ غزلان ہند مشہور بھی  
 غزاردہ قلیخان لکھت خانہ میں یہ رسالہ موجود ہے یہ اشعار اوسکی بہت تاریخ و فائنات  
 کی معلوم ہیں۔

مثل النخیر متروک بر کثیہ	حقت بجا فتنہ من القیامات
و طلبت من ذلک الفناء دعوۃ	نشتنی بجائز الکلمات
فی شتم من المراءى حالۃ	نکافن سقینتی حرمان
بأظنیۃ الرعاء منک ضائع	اھدی الی سواطع النجات
لر تفضیل من المشرق تغیطا	ما منیہ الراحی سوی النظرات
لا تصبرین و تعرضین منیۃ	ان لشعری بتناج الزفات
هل تطیع نراشا عذرا	ان لا تحوم حوالی القیسات
اراد عبد مخلص و جادۃ	صدق المنی من اللہ فالحضرات

## احمد عرب

احمد بن محمد بن علی بن ابراہیم انصاری بنی شروانی سی اوسنی بہت شعر کہی ہیں چنانچہ  
 عجاز اور دین کو ہر نامہ اُسند و سنان میں آیا اس لک کی ہی بہت مشہور و بین پہرا  
 چندہ البیحات اور عجوبی اوسکی بہت کہ مشہور ہوئی ہندوستان کی عربیوں میں داخل ہو کر  
 از بکل ایک کتاب فتح العین سی۔ اور ایک حدیث الافراح اور ایک غزل العجاہ لکھی  
 ۔ اور ایک مناقب حیدر یہ جو سلطان حیدر بادشاہ گھنور کی روح میں لکھی اور قصائد  
 اور خطوط اوسکی بہت مشہور و معروف ہیں اوسکی بہت شعر میں جلال و اللہ غالب ہے

## تیسری صدی شاعر

هَيْجُ الْأَشْوَاقِ لِلصَّبِّ الْكَيْشِ      ذَكَرْ هَنْدِ رَقِيَّةَ الْحَسَنِ الْغَرِيبِ  
 مَنْ تَوَارَتْ فِي حِجَابِ الْعَبْدِ عَنْ      مَتَاهَمِ شَفَاةِ الْوَحْدِ الْمَذْرُوبِ  
 نَاذِرِي يَا هَنْدُ صَبًا دَمْعُهُ      مَذْخَرَتْ الْعَهْدَ يَا عَيْنِي صَبِيبِ  
 هَجْرُكَ الشَّقَاكَ ابْنِي مُقْلَتِي      وَلِجَمَا أَصْحَاكَ مِنْ يَلْحُو الْحَبِيبِ  
 كَيْفَ أَرْضَاكَ الَّذِي أَضَى الْعَهْدَ      إِنَّ هَذَا مِنْكَ يَا رَجِي عَجِيبِ  
 یہ قصیدہ بہت بڑا ہی جو کہ آخر کتاب حدیث الافراح میں جو کہ اوسکی تالیف سی ہی ہے سوچ ہی  
 اور وہ کتاب چھپ نہی چکی سی لہذا اوسکی تمامہ کتب کی کچھ حاجت نہیں جو شخص اوسپر  
 مطلع ہونا چاہی اوس کتاب کو دیکھ ہی دیکھتے ہیں جو میں موجود تھا تاریخ وفات کی  
 معلوم نہیں ہی

## محمد تونسلی

یہ شخص بالفعل درمیان مصر کی محمد علی بادشاہ کی طرف سے کتب طب لکھنے پر مامور ہی تھا  
 کتاب التخصیص و معالجات الامراض بموجب حکم محمد علی بادشاہ والی مصر کی اس شخص نے  
 اب عربی میں لکھ کر چھپوایا ہی ہے اس کتاب کا ترجمہ محمد شافعی افندی نے زبان عربی  
 میں فرانس زبان سی کنایا یہ ترجمہ بموجب حکم محمد علی بادشاہ کی واسطی سے لکھنے علوم  
 وفنون کی پارس میں جو کہ دار السلطنت ملک فرانس کی بھی کیا تھا وہاں جا کر اوسنے  
 علم طب اور فن ڈاکٹری خوب سیکھی جب یہ پیش سیکھ کر اپنی ملک مصر کو مراجعت کی اور  
 اوسکی انعام میں محمد علی پاشا نے اوسکو مدرسہ میں مدرس مقرر کیا چنانچہ بالفعل وہ علم طب  
 مصر میں بڑا ہی اس کتاب کی دو قسمین میں ایک قسم تخصیص امراض میں اور ایک قسم  
 معالجات امراض میں ہی — محمد تونسلی مذکور کتاب ہی کہ جب محمد علی پاشا کا حکم واسطی اور کتاب  
 چھپوانی کا مواہب اوسکی مترجم کی ساتھ اصل کتاب فرانس سے یہ مقابلہ کر کے اوسکو صحیح کیا



اور چند ماہرین اوس فن کو خوب دکھلا کر صبح کی بروز چار شنبہ فیروز ماہ رمضان ۱۰۵۹  
ہجری کو تالیف اس کتاب کی پوری ہوئی تھی جب وہ کتاب چھپ کر طیارہ می محمد ثانی  
نے یہ تاریخ طبع کئے اس کتاب کا ترجمہ اردو میں مثنی کیا ہی ہے

انظم کتابا قد حوی	حسنا بدیعاً یسبی
معناه سهل سائق	کا السلسل المنصب
ولفظه کلؤل	یزیل زین القلب
یعتقه ناظره	کحشقه للحت
قد جاز من فن الشفا	أحن ما فی الطب
وهو یسع الداری	فیہ شفاء اللب
وکان من قبل بنا	یستقم غطیر الخطب
ازاله الله به	وکل امر صعب
لا سیما لما نلدا	هذا کتاب المنی
تالیف شاب ماجد	مہذب مرئی
بالنافعی قد دعی	وباسم خیر العرب
مذقر طبعاً قلت فی	التاریخ بیتا یسبی
الداودی امره	یحیی زفاة الطب

تحریر ۱۲۵۹

ابوالسعود

اسی مصنف ابو جبر حکم محمد علی ہاشمی ایک تاریخ فرانس اور مصر کا تصنیف کی ہے اور سلطان  
بن نظام الملک فی الملوک میں حکم و اسباب من الملوک دکھائی یہ شعر او سکی محمد علی ہاشمی کی

وتبدل الادبار بلا قبول  
فی مصرنا غلخت من الجهال  
من جهلها هذا لا صیر العالی  
وهو العلی علی الامثال  
من بعد انکانت من الاطلال  
نالت حیزل الفجر ولا احوال  
بحر و من سهل و فوق جبال  
من رامها اقصى مدا و مثال  
وسیاسة و ریاسة و کمال  
فرهت و کانت قبل فی اضحلال  
او ما قراء طیب الاشبال  
بجابه و مهابة و جلال  
و اباد صندیدا من الاطلال  
من عدله فی حینه و ظلال  
و یدیمهم لا ناله الا مال  
حصن الوری من طائر الاحوال

ضخمت تغور العز ولا اقبال  
و بدت ریاض العلم یا نفع الجنا  
قد قیفن الرحمان انقا ذالها  
و دعاة یا سم محمد لصفاته  
و بعزمه مصر تبدت حینه  
و بها بلاد المسلمین جمیعها  
نسعی الیها حیشه الجرار فی  
حتی له انقادت و قد کانت علی  
و عزمه من ذاک حسن تمدن  
قوی یا بته العلوم دیارنا  
لیت لسطوته الخطوب راحل  
لا سیما الضرغام قانده حینه  
ناط المافح البلاء عزمه  
فی البلاد الشام صارت مامة  
فان الله یحفظهم و ینقی ملکهم  
فالدهر منهم باسم و وجودهم

ابو السعد و دیگر کور و قاعد و فندی مدرس اول مدرس مصر کا شاگرد ہی وہ کتاب منی ہی دیکھی  
میں مختصر اور اچھی کتاب تاریخ من اوسینے جمع کی ہی وہ درمیان شدہ لاہوری کی بولا قیصر  
درمیان ماہرین الاخر کی چپ کر مصنف کی روبرو صحیح ہو کر طیار ہو کر طیار ہو کر البعل

# تیسویں صدی کی شاعر

۳۹۶  
ایک نسخہ دہلی میں موجود ہے

## آزروہ صدر اعلیٰ

شعیرا دروستا فنا و دنیا در شدنا و ماکنا مفتی محمد عبدالدین خان بیاد القادری  
الیوم الدین گنجینہ علم و دان علم و بحر خاغن لطف و جود عطا لبیدہ و ران حشان  
منہ ہستان عالم کامل فاضل اجل فقیہ بی مثل حاکم دہر صدیق این شعر  
شیخ جہان پناہ کہ از روی مکرمت بر سروران عالم حقیقی سرور است  
دلرانی ملک لطف و کرم بادی ام کا و صاف ذات پاکش از اندیشہ برتر است  
اس عالم با عل اور فاضل اجل کی طرح میں جو کہوں سو کم ہی — کیونکہ وہ ایسا عالم  
ہی سہماں اور شان اور لبیدہ او تہنی اور امر القیس بیہ نام بہت کتا یونین مثل لفظ  
مفتا لکے ہوئے دیکھ بر آج ملک کوئی صدیق ان الفاظ کا — پایا جب بہت کس  
کیا تو اوس ذات گرامی کو کئی رتہ اولیٰ بڑا ہوا پایا — بیندگان مذکورہ مذاک  
دہلی اس فاضل بی بدل کی کوئی تشیل دیکر سہماں چاہے مگر افسوس کہ نظیر اسکا نہ مل  
ہی اب مناسب یوں ہی کہ یہ کہوں کہ کوئی فاضل ہماری زمانہ میں اوس ذات گرامی  
کی سامنی دکا اور ذہن اور عالی طبیعت اور فکر اور تجربہ میں رتبہ نہیں رکھتا یہ پب ہی

بہتر ہے

انکہ راشد در شرف اوصاف ذکاوت بخش برتر از درک خرد بالا تر از دہم دگان  
نقد اخلاق اور روح قدسی در پناہ جو ہر انفاس او با عقل کلی توانان  
بالفعل ہماری زمانہ میں کہ شہداء عیوی میں عہدہ صدر الصدوری شاہماں آباد  
نیک بنیاد پر امور میں با وجہ دیکہ کاری سرکاری سبب اور کوفرت بہت کم ہوتی  
ہی مگر ہر سبب اسکی طبیعت فیض رسان اشاعت علم کی خواہان رکھتے ہیں

اسکا

## تیسرون صد کی شاعر

اسکی اوس کم فرہستی میں ہے طلباء اطراف واقطار کو جو اوکلی گہر پر پڑے رہتے ہیں  
 بڑھاتے ہیں بہت فاضل میری زمانے کے اوکلی شاگردوں میں میں کوئی علم یا ہنر  
 ایسا نہیں ہے کہ اوسکی موجودی سے زیادہ نہ جانتے ہوں کتابیں اوکلی پائس  
 ہر طرح کی اور سرفن کی موجود ہیں۔ سننے میں آیا ہے کہ یہ حضرت میان علی صاحب  
 رادکرہاں مولوی شاہ عبدالغفری صاحب کے شاگردوں میں گورسیان علوم نقلیہ  
 کے ہیں جبکہ ایک ترجمہ اردو قرآن شریف لکھی دفعہ چپ چکا ہی اور ہندوستان میں  
 مشہور ہے۔ شاہ عبدالغفری صاحب سی ہی اوہوں نے علم تحصیل کیا ہی  
 جو کہ علامہ زمان گدیری میں مولوی فضل امام صاحب سی علوم عقلیہ مثل منطق و منطقہ  
 کی اوہوں نے تحصیل کی ہیں۔ مقدمہ کو ایسی پہنچتے ہیں کہ حقیقت حال  
 اوسکی آئینہ دار کہول لیتے ہیں بات یہ ہے کہ اس عہدہ فی اوتے زینت باہی اور  
 وہ بھی اسی عہدہ کی لائق ہے شاعران آباد میں جو کہ کہاں فضلا کی ہی ایسا ہی  
 عالم لائق اس عہدہ صدر الصدوری کی تھا پس امر میں کچھ مبالغہ نہیں میں درست  
 رہت اور کا حقہ بیان کرنا ہوں کہ یہ عہدہ اوس شخص کی ہی واسطے زیبا تھا  
 اور واقع میں ہر ایک مقدمہ کی وہ ایسی تحقیق کرتے ہیں کہ یقیناً کوئی فیصلہ اوکلی  
 عالی حق سے نہیں تو ماحق دار کو حق پہچاتے ہیں اسلئے اب میں یہ کہتا ہوں کہ جب  
 تاقیام قیامت اس شخص کو اس عہدہ پر قائم رکھتے تاکہ ظلم جہان سے یکدم موقوف  
 ہو۔ اوکلی تصنیفات سے ایک حاشیہ فاضل مبارک کی ہے اگر وہ امام طالب علمی کے  
 شاید تصنیف سی ہی کہو کہ ایسا ہی اوکلی زبانی سننے میں آیا ہی اور لکھنؤ سے  
 اور فتویٰ اوکلی تصنیف سی ہیں اور ہر روز جو مسائل لکھی جاتی ہیں اوکلی کچھ  
 شمار نہیں۔ ایک کتاب صنایع اور بدایع میں اوہوں نے تصنیف کر کے

## بہترین حدیث کی شاعر

شروع کی ہے مگر معلوم نہیں کہ تمام نبوی یا نہیں اگر یہ کتاب تمام ہو کہ حسب حاجی کی تو کیا  
خاص اور عام کو فائدہ کثیر حاصل ہو گا فارسی میں وہ شعر کہے ہیں کہ سعدی کی کہ حدیث  
نہیں اور دوسری ہی اور کئی اخباریت میں سے یہ مذکور نہ دو میں مستخرج کی میں عربی میں  
عبارات شر اور نظم ایسی لکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں دوسری سے دلیبی نبوی معلوم  
عرض کہ یہ صفات موصوف میں مدد دینے سے یہ کتاب مستند اہل علم طبع میں آئے ہوئے ہوا  
تہا لیکن اور کئی شعر کے سائے سب تہوں کا ہوا جو کہ میں دیکھ کر حیران ہوا وہ سب بیان  
کر دیتے تھے اور وہ وقیح اور بر کر کے سب ماحشوں کو بخود رس کر ڈالتی تھے  
اور سوقت ایسی آب تقریر صاف مثل سلسلہ سونوں کی فرا کر شفی فراموشی تھے۔ یہ ہر زمانہ  
اور عام ہے میں اور یہی ہر حال اور کتاب میں ہیں یا اور ایسی ایسی کتابیں  
جو انتہائی فصیلت کی ہیں اور کئی سائے ایسی ہیں جیسی یاد نامہ یا خالق یا ریائی  
بڑی فاضل کے سائے ہوں ہر چند کہ او صاف اسر حاصل ہے بدل کی بہت ہیں  
اور یہ کتاب مختصر محمل اسکی نہیں ہو سکے لہذا اب یہ مناسب ہے کہ کچھ کلام یا عبارت  
اسر حاصل عمل کی لکھ کر مردوں کے شمعوں میں جان ڈال دوں

و لو سألنا أبا القفرق والنووي علي سقمي وما لذاب ليهيها

أشد حجير النار ابرد موقع علي كبدتي من نارين أصيها

إن أحسن ما دسني به اليراع نازدي ببر و دوشيت بالدر و فاعجب ما تزيت

به الطروس نازهي علي حديقته فمما لا أطراف والظور و لا فم افتت من

نواظر المهورات و اهلتي من ضرب رصاب البهكنات و الذمقن اللبي و لذر الحداد

و ألق من حيف الخصور و شني القدود و ثناء أركي من النشرفي ادراج القوي

العصيد الزاعم و ابهج من حديقته حاريتها العاقر اهديتها اليها الفت اليه

و ابهج من حديقته حاريتها العاقر اهديتها اليها الفت اليه

## تبروين صديكي شاعر

٣٩٩

العلوم مقاليدها وملاك من التحقيقات الفكرية طارها وتليدها بلغ من  
 البلاغة ما لم ينله ابن المراجعة قد خطي من الفضل رتبة دونها مناط الترياق  
 الكون بوجوده فاصبح ضليح الحيا صارم فيها ماتباً وجراد علمه في ميدان  
 النقائس مكبا فارص ميدان البيان وفخر العلماء الذين شخ بهم  
 انق الزمان جليل القدر والحل سارت بدايته في سائر  
 الاقطار سير المثل جمع من بضائع الادب ماراق صنعا وحسنه لروقة  
 تسير ود صنعا هو العين المحذرة ولوجه المكارم عمرة ولقلب الدهر  
 قرة ومصرع اوحد البلاغ العظام واجل من تقوى بالنتار والعظام عيين  
 الزمان ويمينه لو حلف الدهر ليا تين بمثله حثت يمينه ان ذكر فضيلة  
 فما ابوانوا من او حدة ذكائه فما اياس ابواب غنمه فما قد امه وليد او ادبه فما  
 سلم الوليد وبعد فلا يخف على الولي الرفيع الخباب لاز الغيث  
 افادته على المستفيدين متوالى الامساك ان قد سبق اليكم كتاب وفيه  
 ما يغني عن اعادة الخطاب بطي مكتوب صنوك المحترم سامي الاضمر  
 الالقاء فما شئت من تلقاء سماء المكارم برق الجواب فلما ادركه ما جرى  
 متى يوجب الصدود عني والعجب كل العجب ان مثلك انتها المصدع الجيد  
 يصن بما يشفي عليل صدر العميد فارفق بصيت لا يزال مكراد ذكره بالمدح  
 الاثني لسانه هذا ولقد عاق عن ارسال المراسلات الاشتغال بما سره وجمعت  
 على المستهام الذي لا تمر عليه ساعة الا تذكر محاسن خلقك فان  
 تعرف فن فضلك وان تواخذ فحقك والسؤل من الملك الخلاق جيل  
 للتناي مداد يدعيها ايام التلاق ان يطوى شقة البين ويقطع دار الفراق

## شیرین صدیقی

والماحول من افضل الکرام لا تقطع  
المراسلة فانها تنوب عن المراسلة  
والسلام خير ختام نفعه العبد المستكين محمد عبد الله الذي نهار التاسع عشر  
من شهر شوال سنة ١٢٣١ هجری

والله اعلم

دکنا کلمتی بانه تہا لقا  
علی دوحۃ حتی استطاعا واسعا  
یفینہما صدح الحام مرتجا  
ولقیہما کاس السحاب مرقا  
سلمین من خطب الزمان اذا  
خلین من قول الحود اذا سعا  
نفاذنی من غیر ذنب جنیح  
والقی قبلی حرقہ وقوحا  
عفا اللہ عنہ ما حباہ فاشی  
حفظت لہ العہد القدیر متعا

## فاضل رشید

مولوی محمد رشید الدین خان فاضل کامل اور عالم باعمل گدیری ہیں وہ مدرس اول مدرس  
علی کی تھے اور انہوں نے مولوی شاہ عبد الغفر قدس سرہی تعلیم پائی اور  
ہر ایک علم پر بہت قادر تھے خصوصاً علم ریاضی میں بڑی دست قدرت تھے  
اور مقولات کے امام تھے اور کئی تالیفات سے کئی کتابیں میں لڑا محمد ایک  
شرح تفسیر الاطلاق کی علم ہیہ اور انہوں کے بے بندہ نے بے عیب اور سلی  
کی معلوم ہو باجی کہ یہ شرح خلاصہ شرح مولوی عصمت سہارن پوری کا ہی جو بہت بڑی  
ایک شرح ہی بعد تطبیق عبارت ہی معلوم ہو کہ یہ شرح عصمت سہارن فاضل محمد کی  
ہی نہ اور ایک رد و اقص علم کلام میں مولوی دلداری کی اور گنبدہ النور جواب میر  
اور انہوں نے لکھے ہی جو تفسیر کی جواب میں اعلیٰ رشید نے جواب لکھے میں اس کتاب  
میں اصل میں تفسیر کاغذہ اور کئی اعتراضات کی لکھ کر اپنی جوابات ثبت کی ہیں

تیسرون صد کی شاعر  
 ایک روستہ میں کتاب تصنیف کی تھی جبکہ نام صولہ کہلای یہ کتاب مولوی بک  
 علی مدرس اول حال مدرسہ حسینی کی پاس خاطر سی تصنیف کی تھی اور سوادت  
 او کی بہت ہیں اور ان کی ہاتھ کی کتابیں بھی بہت کھیں مگر میں اسجای آدی کی عقل  
 حیران ہوئی تھی کہ باوجود اس کثرت علم اور شغل مدرس اور تدریس اور تصنیف و تالیف  
 کی کتابیں سب سے انہوں نے لکھیں بہت سے دہن وہ ارادہ حج کعبہ اندک  
 رکھتے تھے مگر افسوس کہ نصیب نہوا جب جانے لگے او کو بیماری تنگ عارض  
 ہوئی و پڑھنے پھینا بیمار رہے بیس برس کا عمر گذرنا ہی کہ اس جان فانی سے  
 رحلت کی درمیان میں اس کی او کی تصنیف سے ایک خط عربی زبان کا  
 میری ہاتھ آیا ہی جو کہ انہوں نے مفتی صد الدین خان بہادر صدر الصد درویش کو  
 لکھا تھا بطور یادداشت کی لکھا ہوں وہ یہ ہے

اسرب القطاھل من بعیر جاباھ

لعلی الی من قدھویت اظیرو

من جوئی اوقدہ المبعذ و شجی اکملہ الوجد الی جانب الحیب الذی  
 نزلہ قدحہ المجلی عن القدح والنیب الذی استوعبہ صنوف  
 المدح الذی اذا نظم نخل قلاید القلاید و اذا انشعبط فرائد الفرائد  
 ذو خلق عظیم و طبع کثیر و بھیمہ مرئیہ علیہ ثمان من علم الاصاب  
 مشکلاتہ و ثمان من فن الاغصاف فی بحار تحقیقاتہ اما الذی قد  
 شہد اذ کانہ و اما الفقہ فقد ابرم بیاتہ و اما المعقول  
 فتنہ والیہ و مشول ارباب الصناعۃ الیہ دخر الفضائل فی الامثال  
 صدر الافاضل ذی الحافل مولانا مولوی محمد صدیق الدین لا زال



## تیر وین صد کی شاعر

ظیل افاضتہ علی یومین المستغنیین اما بعد اهداء هذا السلام  
 واداء مناسک الاحترام ولا یخطا من فیہی ورد مشرقہ مشرقہ شب  
 عند فتحها بنا قرصہ و تحلیت کلمات بمنقش الوجہ الالوانها  
 و درتہ فقبلتها مناراً و قابلتها بالاحلال واک شاداً و استنقشت  
 منها یوایح سحیق الصدق و نظرت الی معانیها فاذا هی لا لی اربطہ  
 و ما سواها من المعانی جندل و ما ما فیها من الالفاظ فھن انوار  
 من غرات الالفاظ جندل اقر ما اصف من شدائد الزمان  
 مذ اصطلحت نیران الجھران و الذی حبا بالحبیب و جعلنا من  
 صفتہ احتیاج الی مذاہب حق ما اطمئت تطیق بالانوم و بالاقلام علی عرش  
 یسر لنا اللہ لقیاک و یسرک للحنی و ذریاک و السلام بالوف الالکوام

## مولوی ملک العلی

مولانا و اولاد استادنا و ما دینا و شیخنا جناب مولوی ملک العلی عالم الحق و الجلی  
 مدرس اول مدرسہ دینی و ملی و ملی قانونہ کی قدوہ متاخرین امام متبحرین متقدمین اوس  
 ذات حمیدہ صفات کا شہ سائیدہ حال ہی کہ الیہ فاضل کامل و زام و عابد پابند  
 شریف و متبوی بہت کم دیکھنے میں آیا ہی نظیر او کا خطہ ہندی مقفود ہے  
 ہر فن و علم کا سا بان او سکی پاس ہر وقت موجود۔ او سکی فیض عام سی عقل  
 فیاض زلزلہ را۔ جسکی ہر سبیل تعلیم ہے روشن ہے ہنرین یا یادہ عقل اور  
 بصیرت میں نامیا۔ گہرا و سکا محط رجال اطفال مدرسہ او سکا مجمع علماء و فضلاء  
 مذہب شاگرد اوس ذات بابرکات سی فیض او شہا کر اطراف اقطار ہندو  
 میں فاضل ہو کر گئے درمیان اکثر بلاد اقصاستان کی اور ہندوستان کے

## تیسروں صدی کی شاعر

۲۰۳

۱۵۱

ابن نام بید اگر گئی افضل عمدہ اول دہری اول عربی مدرسہ دہلی میں مامور میں سوار درسا  
 طلباء مدرسہ کی اپنی گھر پر بھی لوگوں کو ہر ایک علم کی کتابیں پڑھاتے ہیں تمام علوم  
 مدرسہ متاخرین و متقدمین پر وہ عبور ہی۔ کہ عقل اول بھی او کی فیض سانی کے  
 مقابلہ میں عبور ہی۔ تمام افواج گرامی او کی تعلیم طلباء میں نصف شب تک  
 منقسم ہیں طلبہ او کا یہ ہے کہ نہستی پیشانی خندہ رو عید ریش صورت نورانی  
 مثل عالمون ربانی کی چارے زمانہ میں او کی ذات سے ہندوستان میں علم نے  
 ترقی اور رفت پائی ہے اس قول کاشفی کا صدق وہی ہے سے آن حاصل زمانہ  
 کہ ازین درس است ہم عقل در ترغ ہم علم در کمال متواضع او حلیم اور بر بار اور  
 صاف اور مفکر اور مدبر اور دانشمند میں عرضہ جہتی تعریف اور جتنے او صاف عطا  
 کیے تلافی تمام بیدار گئی جا میں او میں سب موجود ہیں مواضع کو جا ہی کہ دو چار گہری او کی  
 خدمت میں بہتہ کران او صاف کو ملاحظہ کری او سوخت میری قول کی تصدیق سچے سچے  
 اور کہنگا کہ سچ ہی بی مانند اور قطع قطع تعریف کی امر واقعی اس شخص نے بیان کیا کہ  
 تمام عمر میں باوجود کسی کثرت علم اور فضل کی وعظ عام نہیں کیا اور تصانیف کتب پر  
 ایل نہیں جوئی باعث او کا یہ ہے کہ جو کہ او کی خدمت میں صد طالب علم اطراف  
 و جوانب میں واسطے تعلیم بانی علوم کے حاضر ہوتے ہیں اور او کی حسن اخلاق  
 سے بہرہ مند ہی کہ کسی طالب علم کی خاطر تحریک کریں پھر اس صورت میں فرصت و سہولت  
 تصانیف کی جو یہ معلوم لہذا انہا سب کو لرا کیا دل شکنی کسی کی مستور نہ کی مگر ان  
 ایک کتاب تحریر اقلیدس کا جو عربی زبان ہے بموجب حکم پرنسپل مدرسہ دہلی کے  
 ۱۸۴۴ء عیسوی ترجمہ اردو زبان میں کر کے پائے کر دیا اور بہت اچھی طرح ہی ہر ایک  
 شکل کو حل کیا ہی یہ ترجمہ ۱۸۴۴ء عیسوی میں دو دفعہ چھپ چکا ہے۔ یہی باعث مذکورہ

## تیروں صد کی شاعر

بالا نہ منظر کم کرے انکارا ت شہر کا ہی اور سوار اسکی بیٹھی کہ شہر کو ہی پیشہ عالم کارا نہیں  
 بلکہ پانچ تین کو سفر ہی۔ مگر ایک سوڑہ عمل خط کا جو سستی فرزند بادشاہ زاد ہی کو  
 انہوں نے ایام طالب علمی میں ہی حفظ کیا تھا وہ سوڑہ یا سہون تینا و ستر کا اپنی کتاب لکھا ہوا  
 وہ یہ ہے —

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله المحمود المالك الودود الواحد السرمه الملك القميد

سلك صبح السماء ولا دعام وكل ما سواه هالك وله الدوام

اذا نكته كما هو محال ما اذنك اهل الحال ولا علم اهل الكمال

سلك سئل كل سالك عدله سلك لكل حالك اميرة امير و

حكمة اجكر وحلا لا جلال دعوته محترم مطرودة مردود

ومود وده مسعود همتا اعدتها وسرودا وحكمه حصل حبرا

وحدودا لا اتمد دامه ولا زاد لا يحكامه ما بعد الاستغناء

وما ردد الا مردودة اكرم الشعراء وعلو العظام مرادة معل

ومعوله حاصل لا خذل الاماء حكمة ولا سناحل عالم الاسرار مالک الاحرار

مستقر الاسعار محصل الاوطار ممالك الامصاات مكنى الاصال

ولا سناحل ما امثله مؤثر لا واصل ماموله وسال سال الا سناحل اخر

مشو له الاثر اكرم محل محمد المودود اسمه احمد ومنشاه محمد

مادحه عند روح لكل واحد ومجود لا محجود كل حامد على تقياك وبقيا

لولا ان طوبى سمنار وطبره عطاه حامل لواء الحمد وقالك مالک

الاكرام سالک مالک العدل وممودها لا لا لاف واجر الالک

ورهظه الكلام داوداء الشعاء اسلموا الله واطاعوا رسوله للوثة  
 وسند ولا سلام ودموراهل الصندود هواهم دواء كحل داء و  
 دهم محصل كل مراد واهواء لجمهم الله وروح ارواحهم ذ  
 اكرمهم واعلا اسمائهم وصل طرس مسطور ام دوح بمسوق  
 سواده علا السك العطر وسطورة عطل سخط التلوة وسلك الدار  
 مطلعها مرفاح لروح مزاج كاسر اله موم كراح رجواح ملى  
 مفرج الكلام كالمخ للطعام تملك الكامل للخال العالم العامل سماء  
 العلم والعل العلم للمعلم الاقل كرم لاعد لا اله سيج  
 لاخذ لقطائهم كلامه وكلام الضاحك الاعلان كالهطل والهام  
 او المندى والعلوم كوله وكلام الملوك ملوك الكلام ملك عطاء  
 مطروها مرسما سائر كلامه حلو وسلامه سلكو لله  
 ذك ما احلا كلامك ورحمك الله ما اعلا اعلمك صد تر  
 امرك الحكم لا سطر الطرس عا طلاك كبره موك الاكرم  
 وها امك العصر امك كاهول امر واحذر لك الحال كاهول امر  
 الامام اهل الكمال حال مملوك حال مسرور لا اود لسدا دة  
 والحمد للمالك الامور وصالح حال اهله واولاده ورهظه  
 وسواده امك حاصل وسودة كامل حادة حصيدة واعد او مكدوا  
 لا هو خير وكوله ملك مملوك ودرهم لوسم وذك ملوك الا وساء  
 لقدم وصالك النشار وساء لاهراك المروج للروح والكا سحر المحو  
 الامار ادعوك امين اوصلا واسال لك علوا وكالا

## شیرین صدیقی شاعر

۲۰۶

اطاخ الله عبادك وسدد عبادك ومنادى عمارك وطوله وانعطا افرادك  
وحمله منادى زعد وسا وسطربها ومارك وكدك وورد زمارك  
والدثر من اول حاله ماحل ساك كسر مؤكرو دهمهم مند لهر  
رحم لسن حاله الاسود ولاجر والكد الذهب كدا وهو ادرج  
وامر والخال سدد اودكا ومعد هما وشك كدا والجر د  
امر والخال سدد الشوق دهم المكرم الاسعد عادل الاحوال  
سالم الاوصال وانج لاسر ان كل ماك فطال المطال مرامل  
اوصل له سلام الملك الهمام وهو اتحاد السلام مع الاكرام  
ودعا لعل كمالك ولهم اعلام حكك سلك الله واوصالك  
مدى الكمال واعلا السالام مع الابرار كرام  
اسر لافظ رقع كے کہنے نیے اور اس فاصل کی ایام طالب علمی کی جو شمع طبع پر  
حال استعدا و خوب طرح بروز اشع ہوئی یہ گائی کہ کسی سال دس ویں طالب  
اور شوق اور لب میں گذر گئی سوئے اب حال ہی کے یہ قیاس کر لیا جائے صفا

## فصل حق

مولوی فضل حق فرزند ارجمند مولوی فضل امام صاحب کے جنکی تصنیف ہی حیدر سالہ اور  
عالم شوق میں مشہور و معروف واصل تحصیل میں مولانا فضل امام بڑی فاصل کامل الحق  
موفق کہری ہیں اوکی تصانیف اور بین کی نام سے مشہور ہیں چنانچہ ایک حاشیہ  
میرزا بدر سالہ پر بنام حاشیہ مولوی فضل امام و شاعر راہ حلالیہ پر ہی کسی نام سے مشہور  
ہی اول میں وہ صدر الصند و شاعران آیا دکی ہے جنکی جائی پر مولوی صدیق الدین

## تیر وین صد کی شاعر

بہادر بافضل رونق افروز ہیں او کی شہار اور عبارات عربی بہت ہیں اور بڑی فاضل تھے  
 اوہوں نے درمیان ۱۲۳۳ ہجری کی وفات پائی جس کی تاریخ میں میرزا نوشہ غالب ہے  
 یہ چند شعر کہے ہیں سے

ای دینا قہ وہ از باب فضل      کرد سوئی جنت الماد و خرام  
 کار اگاہی رپر کار او فشا و      کشت دار الملک معنی نظام  
 چون ارادت از کی کب شرف      جنت سال فوت آن عالی مقام  
 چہ ہستی خراشیدم تخت      تابانی سحر جگر و دستار  
 کفتم اندر سایہ لطف تو      باد را مشک فیض الہام

جو کہ کلام اس فاضل کے میری ہاتھ پہن آئی لہذا وہ نکا ذکر چھڑ کر او کی فرزند لہند  
 مولوی فضل حق صاحب کا بیان کرتا ہوں واضح ہو کہ یہ فاضل اعلیٰ بڑا عالم  
 ہندوستان میں ہی اویسی صدائے لوگوں کو فیض ہوا اور صدائے فاضل او سنی شاگردوں  
 میں میں علوم عربیہ میں اس شخص کو بڑا رتبہ حاصل ہی خصوصاً علم منطق اور فلسفہ اور  
 حدیث و تفسیر و کلام و تاریخ و جغرافیہ و طب و فرائض و احکام و شریعت و فہم و طاقت کے اور  
 تعریف لکھوں یا کچھ کہوں وہ شاگرد رشید اپنی والد کی میں اور ہر مولوی صدر الدین  
 خان بہادر جسے کمال ربط و اتحاد رکھتے ہیں مولوی عبد اللہ صاحب اور شاہ  
 عبد الغفر صاحب سے بڑا ہی قضایہ او کی زبان عربی اور فارسی کے مشہور و  
 معروف ہیں شہادت اس طرح کی لکھتے ہیں کہ اچھے عرب کو او کی مقابلہ کی طاقت نہیں  
 او کی تصنیف ہی ایک حاشیہ قاضی مبارک کا ہی یہ حاشیہ میں نے ہی مولوی  
 نور الحق صاحب کی پس دیکھا تھا بہت اچھا ہی تفصیل اور تطویر بہت ہی باعث  
 اسکا تھو اور ملک اور مستعد و مصنف مذکور کا ہی یہ ایک رتبہ او کا میری ہاتھ آیا

# تسعون صديكي شاعر

جو مفتي محمد صدر الدخان ہوا مددگار ہوا تہادہ یہی

بسم الله الرحمن الرحيم

اقتل ارضاً حصاً جاد برہ الطاح الا فلاک وجہنا ہا تباخ فی انکلا  
 وینشر باہا ولا کثرت عطر الطین ویسجد علیہا جاہ الامانہ  
 ولا شاطین بنیدی الجحد الجحد العبرید العبرید الا ذینک لرب  
 الحیب النیب الحیی الذی لا یفنی ماثرہ وان یحیی صمی الطوار  
 ولا یتفقی فاخرہ وان یتفقی رمال الدہنا الذی الذی  
 فتح بین التکیک واهل التحقیق من الا باضل - الحی الذی  
 فتح ابواب الا لطاف والاعطاف والفضائل - اللایق الذی لا یلہ  
 فی الاماق الشفیق الذی لیس لہ دشتاۃ من اشتاق - جامع  
 ضرور الا نصال التي لا یجد بها قیاس - نتیجہ الا کارم الذی لا  
 یسم مناقبہ فی القرطاس - الباقین صغراھا وکبراھا - الجامع  
 من المعالی بنی اعلاھا وادناھا - تالی حایف اللطایف التي لا یلہا  
 احد قلہا - المقدم فی فرسان الفرائد الذی ما من عالم الا ویبغ خلق  
 - الذی کل ادیب الی ما رب ادبہ مفتقر - وكل عالم اثر قد مرہ  
 مفتقر - مقدم العالمین فی العالمین - مولانا محمد صدر الدخان  
 حافدہ ولاحد جاہدہ - ولتسعد سلام الذین ظلم الحیث  
 داخل من شکری الصبیحہ

لہا افراد ی باتیاج صبا  
 نافت علی انفاس زہرا زبا  
 نافت لیل الصبا  
 اریحها طاب وانفاسها

الله قد بلغت الى الشير كتابين متكافئين يثبت بهما اتفاق  
 جنين متكافئين - ولا يضاهايه احتشاد الزهرين في برج وانتفا  
 الدين في درج - ويباهي بهما قوق زهرين من كروم حبق نورين في كمر  
 فاد قول الصباح في حلالها - ولح الملاح من كللها يا عجب من التفافهما  
 وما لم الدر في سناها وبهاها - ولح الدراري في سناءها وزيادها  
 - باسرها وابهي من احتفافهما - وما الفرق بلحاها والشرق بلعاته  
 - بالبح والبح من مضاميهما التي تلح من ستور السطور - بل هو نورين  
 شاطي الوادي الايمن حين تجلي المومي في الطور - فلا لفرج الزراب  
 ودرج النواظر ما تن من سوادها وبهاها ولا التنازلة بالازراب و  
 الملاعبة بالانواب اروق من سرج طرف الطرف في رياضها -  
 ادمجت فيهما اشارات يحددها اشارات الهيف من ومن من الحجب  
 - وادرجت فيهما اشارات البيض بمقلوب حلقهن وخر في اللعب  
 - وما اصف ما في النشور والاشعار من الاشعار - لعلوا الكعب  
 وطول الباع وجولان جواد الحمدة في ذلك المضمار - فابدعت حجة  
 الحريري والبيديع - لما ابدعت فيهما من صنایع - فارسلت  
 جوابه وعسى الله ان يبلغه اليك - وارتجلت ذية باسعار ونشور  
 ولكني لا انتفس في البلاغة لديك - وانا اعلم ان الرخيص ليس  
 كالثمين - ولا الغث كالسمين - ولا الشقير كالصالح - وان يوش  
 سجالك صوب الحديد البارد وقدح الزناد الشحاح - وراكب البغلة  
 الايسن راكب السمكة ولا يستوي حال الصبر وحالب الفتنة



## تیسویں صدی کی شاعر

یا مولانا! ارسال جوابِ حذو الرقیہ - وداوہا لکم کلمہ القلوب السقیمہ  
 - لیکن لی عذرتی من سطوات الدھر - وخذتہ من تسلطات القہر  
 واما حدیث الشوق فلا رویہ وانا مثلی کمثل طائر قصص خلیجہ لا یستطیع  
 ولا یقدر علی الطيران - فقال للہ زمان العباد والمجران - والسلام واخر  
 دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ط

## عالم رفیع

مولوی رفیع الدین فرزند ارجمند مولوی شیخ عبد الرحیم بہائی مولوی شاہ عبد العزیز صاحب  
 ہند شخص بہت فہم رسا اور طاقت ور تھے اور ادب میں بی انتہا رکھتا تھا ہر عالم گدہ داری  
 اور ہونے کے اکثر قصیدہ اور غزلیں اور سہ س عربی میں کہے جن ایک ترجمہ قرآن شریف  
 بھی اور کچھ ہی فائدہ اور سبکی بہت شہور میں اس فاضل نے اپنی اوقات اکثر کار بار دنیا  
 اور عبادت اور درس و تدریس میں تقسیم کر رکھی تھے تمام بہائیوں ان فاضل کی بہت شکر  
 گزار اور اسکی تھے علم بھی اور سکو بہت تھا اکثر قصایدہ شیخ عبد الرحیم کی خوش اس فاضل نے  
 کہی جن چنانچہ یہ ایک غمہ اسی فاضل کا کیا ہوا ہی اور اس قصیدہ پر جو شیخ عبد الرحیم نے  
 شیخ ابو علی سینا کی قصیدہ کی جواب میں لکھا ہی شیخ ابو علی سینا نے ایک قصیدہ  
 اس باب میں لکھا کہ نفس کیا شئی ہی اسکی حقیقت کیا ہی اس فاضل نے اسکا جواب اپنی  
 مولوی محمد رفیع الدین صاحب نے اسکا غمہ کیاری وہ غمہ یہ ہی ہے

سأل الحکیم عن النقص الترفع  
 وقت فطارت لمرغز بالمطع  
 ناحت اکشف سرها عن شمع  
 هبط الوجود من المحل الارتفاع  
 متلہ تاج تجسس و تنوع

## تبرير صيد كمي شاعر

٣١١

تدجل في اطلاق غيب هوية عن وصمة التقصد في انب

حتى اكتسب من نسبة علمية لومت حقايق اولا تحقيقه

قصوى كمال الزوج عند الأربع

فهناك كل كان اسما ساميا عن كسوة الخياط اعاريا

لغشوف اثار التمثل حاويا فراكست تلك الحقايق ثانيا

بحقايق الاعراض كالمتقنع

في اللوح قد ظلت تظل لجملة مما استكن بوزها في وحدة

مركب كل معنى تقنيا وصورة فراكست كاهانوية

فيها تشخصت الشين بمجم

اوت لها الناسوت حدا صبرا وتجر الانار فلاحاضرا

ما قد حوته وافرا او قاصرا مستكرا تلك الحقايق ظاهرا

متوحدا عند اللبيل في وع

فيدورامر واحد في دورته بشهادة اوبرنخ او غيبه

وقيام عين او تلاحق هيئة والنفس عقد جامع لمشتة

والنفس باطون حبة المتجم

وكالها الشخصى يوفى سبه دنيا وقت اوحشرا اوجبه

وترى له نوعا وصفا وسعة اتظنها ايت الإقامة برهه

فراكست بالديار البلقع

اوقاتنا امر ترقص امه اترى الحكايم البرسوق بومه

كلافان الوهم نكس راسه اتظن ان الشئ يكره بقفه

# مختصر و جدید کی شاعر

## ہیوات ذالک من الحال

قریب اٹھارہ سو پینس برس کی سوچی کہ اس چہان ہی کوچ فرما کر حبت للاداکوٹ رفیع الیہ  
شکری اوس قادر مثال کا جس کے اعانت اور عنایت سی یہ تہ ذکرہ تاریخ  
مبین چون مسئلہ اعیوی کو تمام ہوا الحمد للہ علی ذلک حد اکثر اکثر ا - و ا  
ہو کہ بعد اس کتاب کی اب یہ لرا وہ کہ ایک فہرست مشتمل اسما و معنی مند  
کتاب نہ الی طیار کر کے اس کتاب کی بھی کلاون تاکہ ہر ایک شخص کو باسانی  
تمام حال ہ ایک کا جو اس میں مندرج ہی جلد مل سکے اور جو شاعر یا معنی کا اسکا  
حال پہل گیا ہوں یا الہ یا اور کتاب سی پاؤں اوسی فہرست میں اسکو مندرج کر کے  
مختصر تمام حال اسکا لکھ کر اس کتاب کے بھی کلاون تاکہ وہ فہرست مصداق نمک  
بھی ہو یہ امید مطالعہ اور ملاحظہ فرمائی والوں کتاب سی یہ ہی کہ اس تہ کہ ترین  
الہین کی کوشش پر ملاحظہ کر کے معین ہو و اعتنا خیال فرماوین کیو کہ جس زبان میں ایک کتاب

نئی طیار ہوتے ہے تو ہر شک و سہم کچھ غرض زلال واقع

ہر اگر فی میں مگر دیکھی بار ایک تہ ذکرہ جابج کر یہ

کتاب سی طویل ہو جاوے دہر و دریا اور

طیار کر گیا و علی الدہر

ویدہ ازہر الخشخ

حیوان

## رفاعہ

رفاعہ احمدی ایک مولوی درمیان مصر کی ہی یہ شخص مدرس اول مدرسہ محمد علی باشا  
 کا ہی ایسے بہت کثرت میں اکثر فنون کی جو زبان فرنجی سے زبان عرب میں ترجمہ ہو کر چھٹی  
 صیغہ کی ہیں اور چند خطی بطور امتحان اویسینہ محمد علی باشا کی مع میں جو ہیں اوسکی حال کے  
 میں لکھی ہیں یہ شخص بہت مستعد عالم ہی ایک گیت جو زبان فرنجی میں بہت شہور ہی اور  
 اوسکو اکثر لوگ بہت شوق سے گاتے ہیں اوسکا ترجمہ اس شخص نے عربی و لغت میں  
 کیا ہی اوس گیت میں دشوین کر لوس بادشاہ فرنجی کا حال ہی جو تابع قوانین نہیں تھا  
 اور جس پر رعایا نے لبیب اوسکی باقی قوفی کے خروج کر کے حملہ کیا تھا جو کہ وہ تمام  
 قابل کہنے کے ہی اس واسطی سب کہتا ہوں وہ وہ قصیدہ ہی میں ایک قصیدہ کا نام بارسیہ  
 ہی دوسری کو مرسلہ کہتے ہیں

قصیدہ بارسیہ یہ ہے

یا اہل فرانسا العرا

یا شیعنا ایشیا متکو

عشتم فی الرق وورطہ

والآن خذوا حریتکم

بتوا تفکر فی کلماتکم

النصر حلیف شجاعتکم

ما احسن یوم فساد کو

کروا کرا للظفر بھر

للدولة تطلب رقمتی

وثر ورم ذهاب بملالتکم

قولوا انا نحن باجمعنا

جند بيشرو و بجواء تکر

بارين لان لقد وجدت

ما ثور الفخر بهت تکر

هيا اقموا صف الاعداء

نيرانهم ومدافعهم

كروا كرا اللظفر بهم

هيا الخمس اتباعا و تکر

وليهدى كل فتي تکر

هيا اقموا صف الاعداء

نيرانهم ومدافعهم

واعزوا فيهم بلباس التکر

لا يتقدح من منوا تکر

النصر حليف شجاع تکر

هيا التحدا والجواب تکر

فبكا اهل المدينت تکر

واعزوا فيهم بلباس التکر

لا يتقدح من منوا تکر

كروا كرا اللظفر بهم

النصر حليف شجاع تکر

ما احسن يوم خوار تکر

بتوافقكم في كلمت تکر

ان قيل لكر علم من ذا

قولود وراس مشتعل

فله فضل اذا عتق اهد

ما احسن يوم خوار تکر

بشر في الفار تدايت تکر

شيبا لقيت عصا تکر

ل جميع الارض لبطون تکر

بتوافقكم في كلمت تکر

كروا كرا اللظفر بهم

النصر حليف شجاع تکر

فلذات مدافعهم سعت  
 ينأزاد عديدهم  
 وبشدتها يبدو لكم  
 في الحرب شيخ تجربة

لكن لا تضعف قوتكم  
 وبها تقوي فتيتكم  
 امراء الغزو ببلدكم  
 وهر شبان بدايتكم

ما احسن يوم فخاركم  
 بتوافقكم في كلمتكم  
 كروا كرا للظفر بهم  
 النصر حليف شجاعتكم

ومثلثة الالوان بدت  
 وعود النصر له شمم  
 يا قوس قزح حريتنا

علما نشرت لحمايتكم  
 فادى بلان مقاتلتكم  
 اذ كان شعار سعادتكم

ما احسن يوم فخاركم  
 بتوافقكم في كلمتكم  
 كروا كرا للظفر بهم  
 النصر حليف شجاعتكم

وطول الحزن لو اطرب  
 وتواييت الاموات بها  
 وهياكل اعظمهم شهرة  
 هي ماوي العجيد كرسنا

وتزف جنازة ميتكم  
 ازهار النصر علا منتكم  
 بيت العهد ابقا فتكم  
 ومقام عظام اجلتكم

ما احسن يوم فخاركم

بتوافقكم في كلمتكم

كروا كما للظفر بهم

النصر حليف شجاعتكم

كوزاحيا بسيرتكم

شهداء شهداء بغايتكم

يا من سددت أمارتكم

سروا نهدي بهديا بكم

واعزوا فيهم ببياتكم

لا تنقدهم من صولاتكم

يا أمواتا في رموسهم

انتم شهداء بفخاركم

يا منظر ما بياكرنا

يا ذا العلم العربي ومن

هيا اقتحموا صف الأعدا

ببيرانهم ومدافعهم

ما احسن يوم فخاركم

بتوافقكم في كلمتكم

كروا كما للظفر بهم

النصر حليف شجاعتكم

يا من فزنا بضايتكم

بد ما نكروا في غارتكم

وكما هو قد ما عانوا بكم

واعزوا فيهم ببياتكم

افليب الحدود ونقته

ووماء الحرب ثبا امتحنت

يا جاني الفخر اصدق طرا

هيا اقتحموا صف الأعدا

ببيرانهم ومدافعهم

لا تنقدهم من صولاتكم

كروا كما للظفر بهم

انصر حليف شيعة عتكم

ببر قصيده تمام جواب دوسرا قصيدہ برتليہ لکھتا ہوں وہ یہی  
قصيده برتليہ

وقت فخار کم لکم تھیا  
و سنوا غاتہ الھيجا ملیا

تھیا یا بنی لاوطار تھیا  
ایتموا الراية العظمی سویا

علیکم بالسلاح ایا اھالی  
ونظرو صنفو فکرم مثل اللالی  
و خوضوا فی دماء اولی الوبالی  
فھم اعداءکم فی کل حال  
و جوہر غدا فیکر جلیا  
بنا خوضوا دماء اولی الوبالی

کو حش قاطع البیداء کاسر  
ذبیح بنیکر نبطا البواتر

اما تصعون اصوات العاکر  
و خبت طویة الفرق الفوجر

ولا یبقون فیکر قطحیا

ونظرو صنفو فکرم مثل اللالی  
فھم اعداءکم فی کل حال  
بنا خوضوا دماء اولی الوبالی

علیکم بالسلاح ایا اھالی  
و خوضوا فی دماء اولی الوبالی  
و جوہر غدا فیکر جلیا

فما ذالشی من الیوم

وھرھج و اھلا طعیہ

کذا اھل الذیانتع الوعد



كذا اهل الحياة لكاد  
وظلمهم لتدبج الثريا

عليكم بالسلاح ابا اما لي  
وخوضوا في ماء اولى الوال  
وبجورهم عذا فيكم حليا

احلوا الحرف نحر كراما  
دخلوا العدل عند كراما  
وفتقنكم لموطنكم زما  
به تجزون ذكوا وانتقاما  
وتكتبون عند القوم غيا

عليكم بالسلاح ابا اما لي  
وخوضوا في دماء اولى الوال  
وبجورهم عذا فيكم حليا

فما كرتد تسكرت افعالي  
وساوت كلوا نحو القتال  
لتعجم الممالك لاتبالي  
اذا ما مات ليث في القفال  
قلدا رصنا شيا صبيا

عليكم بالسلاح ابا اما لي  
وخوضوا في دماء اولى الوال

ونظم صفو فكر مثل اللاني  
فهر اعداؤكم في كل حال

بناخوضوا في ماء اولي الوبال

وجوزهم عذابكم جليا

صغير القوم منا والكبير  
بحسب قتالكم في جايطين  
تخار بكم وليس لكم نصير  
وليس لهم بها اصلا نظير  
وحاش فخر لنا يلقون عيا

ونظم صفوفكم مثل اللالي  
فهم اعداؤكم في كل حال  
بناخوضوا في ماء اولي الوبال

عليكم بالسلاح اياها لي  
وجوزهم في ماء اولي الوبال  
وجوزهم عذابكم جليا

لنا وطرب هذا عذابا  
به تقوي عزائنا دوا  
نمانع ونخشى ان يصيبنا  
وناخذ تارة ممن نغاي  
وجاز وان يكن ملكا عتيا

ونظم صفوفكم مثل اللالي  
فهم اعداؤكم في كل حال  
بناخوضوا في ماء اولي الوبال

عليكم بالسلاح اياها لي  
وجوزهم في ماء اولي الوبال  
وجوزهم عذابكم جليا

لثأريه في الكون تسمى  
تزيد او الحروب تذهب وتبقى  
يافع عن يديها ما يهر

بها غرات نصر تهر تر

على نهر للثالي والحيا

ونظير صفوفكم مثل اللادي

فيهم اعداءكم في كل حال

بنا خوضوا دماء اولي الوبال

عليكم بالسلاح اياها لي

وخوضوا في دماء اولي الوبال

وبجورهم عذابيكم جلليا

توت عذابتها توشنعا

اذا ما البصر واغرا منيعا

يخون حمايتها مجد ارفيعا

فويل للذي يبغي الرجوعا

لرق يكتسى خطا ذغيا

ونظير صفوفكم مثل اللادي

فيهم اعداءكم في كل حال

بنا خوضوا دماء اولي الوبال

عليكم بالسلاح اياها لي

وخوضوا في دماء اولي الوبال

وبجورهم عذابيكم جلليا

سند خلسك ارباب الحجاد

كاسلافهم لول لا يادي

وتخونهم في كل فا

وتقفوا نضلهم في كل ناد

وبلغ فضاهم شاقا قصيا

ونظير صفوفكم مثل اللادي

فيهم اعداءكم في كل حال

بنا خوضوا دماء اولي الوبال

عليكم بالسلاح اياها لي

وخوضوا في دماء اولي الوبال

وبجورهم عذابيكم جلليا

يودهم عنا فيكم حلياً

بناخوضوا دماء اولي الوبال

فويل ان نكوز لهم فداء  
وكل فتى نفجر النفس باء  
ولن لا بعد لهم نبقى مساء  
اذا لم نستقم لهم العدا  
فياخذنا هم من كان حيا

ونظروهم صفوفكم مثل اللذي  
فهم اعداؤكم في كل حال  
بناخوضوا دماء اولي الوبال

عليكم بالسلاح اياها لي  
وعوضوا في دماء اولي الوبال  
يودهم عنا فيكم حلياً

تم القصيدة  
للرفاعة

# فهرست تذکره فرایده مهر

## باب الف

نام	صفحه	نام	صفحه
امیر القیس ابن الحجج الکندی	۴	ابو العباس	۱۲۸
امیر ابن ابی الصلت	۱۹	العبادی ابو بکر احمد	۱۳۱
امیر بنت عبد المطلب	۲۱	ابراهیم ابوالحاق الصبائی	۱۶۹
ابو بکر النعمانی	۲۹	ابو احمد قرطبی	۱۶۷
ابن الاطاب	۳۲	ابو الحسن احمد بن فارس	۱۶۵
ام سلم	۵۲	ابو الطیب احمد بنی	۱۶۹
امراة ابن عبد القیس	۵۵	ابو العباس احمد نامی	۱۶۴
امیر ابن قیس بن معمر	۵۵	ابو الفضل احمد بن یعقوب الزمان	۱۶۵
ابو عیسیٰ الخیمری	۵۸	احمد الشریف الحسینی	۱۶۹
ابو شریح	۵۹	ابو حامد احمد	۱۶۷
ابو نوایس الحکمی	۶۷	ابو سلمان احمد بن محمد	۱۶۶
ابو دلامه بن الجون	۸۱	ابو الحسن سری	۱۶۳
ابراهیم ابن عباس الصولی	۱۱۸	ابو الفرج العمالی	۱۶۳
ابراهیم بن المهدی	۱۲۶	ابو الوفا المازنی	۱۰۵

۲۶۵	ابو اسحاق غزنی	۲۰۵	ابن بابا
۲۶۶	ابو الفضل سید ابی طالبان	۲۰۷	احمد ابن محمد
۲۶۷	ابو بکر احمد	۲۰۹	ابو علی بن شبل بنه ادی
۲۶۸	ابو الحسن احمد ابن شیز	۲۱۰	ابو سعید
۲۶۹	قاضی رشید احمد	۲۱۱	ابن البیاض الاصفهانی
۲۷۰	ابو سعید ابو الفضل بن الفزری	۲۱۲	ابو نعیم
۲۷۱	ابن مسلم ابو الفسایم	۲۱۳	احمد بن کلب
۲۷۲	ابو محمد بن مظفر ابو دودی	۲۱۴	احمد بن عبد الملك بن ابو بن محمد
۲۷۳	ابو حسیب بن شبل	۲۱۵	ابو اسحاق ابو اسیم معروف ابن مبرا
۲۷۴	اسعد ابن عاتق مشهور فندب	۲۱۶	ابو اسحاق ابو اسیم حصری قزوینی علی
۲۷۵	الکلب ابو اسعد الاسعد بن یحیی	۲۱۷	ابو العلا احمد بن عبد الله
۲۷۶	ابو العباس احمد بن محمد بن یحیی	۲۱۸	ابو عامر احمد بن مروان عبد الملك
۲۷۷	امیر الدین ابو عثمان	۲۱۹	ابو عمر احمد بن محمد
۲۷۸	ابو الفضل ابن ابو الوفا	۲۲۰	ابو الولید احمد بن عبد الصمد
۲۷۹	ابن مساق ابن احمد	۲۲۱	ابو جعفر احمد
۲۸۰	ابو طیب ابن رضی الدین	۲۲۲	ابو نصر احمد بن یوسف
۲۸۱	احمد ابن شاهین	۲۲۳	ابو القاسم ابن طباطبا
۲۸۲	شیخ احمد دلی اسیرین شیخ عبد الرحیم دلو	۲۲۴	ابو الخطاب الجلی
۲۸۳	آرتو و سراج الدین علیخان	۲۲۵	ابو الفضل ابن ابو محمد بن زحری
۲۸۴	انشاء احمد خان	۲۲۶	ابو الحسن بصری اسد میر
۲۸۵	موسوی ابی بخش	۲۲۷	ابو اسحاق ابو اسیم ابن ابی الفتح

۳۴۴	خدیجه ابن ابی طالب	۳۸۴	مروانی کبر شاه کابلی
۳۴۵	ابو حمزه جریبرین عطیه	۳۸۸	مفتی امیر صدر خان
۳۴۹	جمال الدین	۳۹۱	سید غلام علی آزاد
۳۵۱	جمال الدین ابوالحسن دی	۳۹۲	احمد عرب
۳۵۲	باب الحار	۳۹۴	ابو السعد
۳۵۳	نام	۳۹۶	آزاده مفتی صدر الدین بیابانی
۳۵۴	الحارث بن حطره الشکری	۳۹۷	باب الب
۳۵۵	الحارث ابن همام	۳۹۸	مفتی الحارث بن عدی کندی
۳۵۶	حاتم طائی	۳۹۹	مفتی حسیل
۳۵۷	حسان ابن ثابت انصار	۴۰۰	البطین عبدالصمد ابن مقدر
۳۵۸	حابس بن سعد الطائی	۴۰۱	البدر یوسف ابن لولو
۳۵۹	حجاج ابن عزیة الانصار	۴۰۲	بدر الدین محمد بن خطیب
۳۶۰	حسین ابن علی بن ابیطالب	۴۰۳	بهاء الدین آملی
۳۶۱	حجاج ابن یوسف	۴۰۴	باب الت
۳۶۲	ابوالفتح حماد بن ابی یحیی	۴۰۵	ابو علی شمیم بن مضر
۳۶۳	حسین ابن زکریه	۴۰۶	تفتاب ابو الفرج
۳۶۴	ابو تمام حبیب ابن اوس	۴۰۷	شیراز اج الدین
۳۶۵	ابو علی الحسین بن صفح الحلیج	۴۰۸	مفتی الدین ابن محمد بن محمد
۳۶۶	حسین ابن علی بن الحسن وزیر مغربی	۴۰۹	باب الج
۳۶۷	ابو ذر اسحق حارث بن ابی العلاء	۴۱۰	ابو حمزہ بن عبد الله
۳۶۸	ابو محمد الحسن بن علی بن احمد	۴۱۱	جلد ابن الایم
۳۶۹		۴۱۲	
۳۷۰		۴۱۳	

۱۸۹ ابو عبد الله حسن بن احمد  
 ۱۸۹ ابو محمد حسن بن الحسين  
 ۲۰۹ الحسين بن الحسن خطیبی  
 ۲۱۰ حمزه ابو طالب بن عامره  
 ۲۳۵ ابو علی الحسین بن رشید  
 ۲۳۶ الشیخ المجید ابو علی حسن  
 ۲۳۷ ابو الجواز حسن بن علی  
 ۲۴۵ حسین ابن عبد الله  
 ۲۴۵ ابو علی حسن بن سعید  
 ۲۴۵ ابو عبد الله حسن بن ابراهیم  
 ۲۴۵ المیدغزانی ابو اسماعیل حسین بن  
 ۳۴۶ حسن ابن ابی اسیر  
 ۳۴۵ حسین ابن عقیق  
 ۳۴۵ خربن شیخ محمد حبیبی  
 ۳۴۹ مولوی حسین احمد کهنوی  
**باب الدال**  
 نام  
 ۱۲۵ دیک الحسن عبد السلام بن عیاض  
 ۱۳۶ دعل ابو علی ابن علی بن زین  
 ۲۱۹ غاک ناصر ذؤودین منظم  
**باب الالف**  
 نام

۲۰۹ دو کفایت عمر  
**باب الزاء**  
 نام  
 ۲۰۹ زبیه ابن ثابت اسد رقی غادر  
 ۱۰۴ ابن میاده رباع  
 ۲۲۸ ذائع ابن الحسین  
 ۲۴۵ مولوی محمد رشید الدیخانی  
 ۲۴۵ مولوی رفیع الدین صاحب  
 ۳۱۳ زفاحه افندی  
**باب الراء**  
 نام  
 ۲۴۵ زبیر ابن سلمی المزی  
 ۲۴۵ زبیر ابن حباب بن میل  
 ۲۴۹ زبیر ابن العوام  
 ۱۱ زبیر ابن جریج بن علی بن  
 ۳۴۳ زبیر ابن محمد  
 ۳۴۳ ابو الفضل زبیر بن محمد  
**باب الیاء**  
 نام  
 ۲۴۵ سندیت  
 ۲۴۵ سنان ابن النس النحوی



۳۴۰	نوحی محمد بن حسن	۸۵	سید سلیمان بن نجاح
۳۴۱	شهاب ابو الفضل	۹۰	سکس الحاسد
۳۴۲	شهاب مجازی	۱۲۱	ابو حاتم سهل ابن محمد
۳۴۰	شهاب الدین احمد اقدی	۲۴۲	سعد ابن یث
باب الصا و		۲۴۴	ابو الفراس سعد بن محمد شمر
نام			بنام بنیض بنیض
۱۸۳	شهاب ابن عباد	۲۴۹	ابو المعالی سعد بن علی
۳۵۰	صلاح الدین خلیل	۲۸۸	ابو محمد سعید بن مبارک
باب الطار		۳۲۱	سیف الدین ابن سید ابی کبیر
نام		۳۲۹	سعدی شیرازی
۱۹	طوف بن احمد البکی	۳۴۸	سلیمان ابن معروف خیف
۳۲۸	ابو طیب طبری ابن عبد	۳۸۴	ابن الحارط سلمان بن عبد
۳۸۰	ابو الفارح طلائع بن یزید	باب الشین العجب	
۳۲۵	طیغار حادیه	نام	
۳۲۶	ابن حبیب طاهر بن حسین	۱۴۲	شهاب احمد قرانی
باب الطار العجب		۱۵۱	شین
نام		۲۱۹	شکر احمد
۲۸۱	ابو منصور ظاهر بن قاسم	۲۹۲	شهاب الدین سهروردی
باب العین		۳۲۲	شهاب الدین محمد
نام		۳۲۳	شهاب الدین محمد بن طیب
عز و بن کلثوم التعلی		۳۲۶	نام شمس اعظم منهاج

[illegible]

٢٥٣	ابو نصر عبد العزيز	٣١١	ابو محمد عبد الجبار بن ابي بكر
٢٥٢	ابو القاسم عبد الصمد	٣١٥	ابن السكاك علي بن محمد
٢٥٥	ابو الحسن بن محمد تميمي	٣١٦	ابو حفص عمر بن قارص
٢٥٥	ابو محمد علي بن احمد	٣١٦	شيخ شرف الدين عبد العزيز
٢٥٦	ابو الحسن بن عبد الواحد	٣١٧	ابن بديع علي بن محمد
٢٥٦	ابو منصور علي بن الحسن بن محمد	٣٢٨	ملك فضل علي يعني نور الدين
٢٥٨	ابو الفرج عبد الرحمن بن محمد بن النعمان		ابن سلطان صلاح الدين
٢٥٩	الشراف عبد الصمد	٣٢٠	ابو علي عبد الرحمن بن قاسم شافعي
٢٦٠	ابو عبد الصمد بن الحياض	٣٢١	عوف بن محمد شيباني
٢٦١	جمال الملك علي بن فليح	٣٢٢	عبد الحكم بن ابي اسحاق
٢٦٣	عماد الكاتب	٣٢٨	ابو يحيى علي
٢٦٤	علي ابن عبيد	٣٢٦	ابو الحسن علي
٢٨٢	ابو محمد عبد الصمد	٣٢٢	علاء الدين محمد بن خطيب
٢٨٣	ابو محمد عبد الصمد بن محمد	٣٢٤	جعفر بن علي بن محمد
٢٨٢	ابو الحكم عبيد بن مظفر	٣٢٤	القهر عبد الرحمن بن الزرق
٢٨٦	ابو الفرج عبد الرحمن بن ابو الحسن	٣٢٨	عمر بن عيسى
٢٨٤	ابو القاسم عيسى بن خطيب	٣٥٠	ابن مقطف علي ابن احمد
٣٠٨	ابو الحسن بن ابو الوفا	٣٥٣	علي ابن محمد بن علي
٣٠٨	ابو محمد عماره ابن ابو الحسن	٣٥٢	ابن الادمي علي بن محمد
٣١٠	ابن الوادي ابو الفرج علاء الدين	٣٥٢	عبد القادر بن محمد
٣١٠	نجم الدين ابو منصور عيسى بن محمد	٣٥٥	عبد الرحمن بن عماد الدين

۳۵۸	خرم جی موسیٰ علی بن حسن	۳۵۸	فتاح
۳۵۸	علی ابن عمر ابن عبدالغفر	۳۵۸	ابو فراسی روق بنام
۳۶۰	حبیب بن مسلم بن ابن محمد	۳۶۰	ابو الغضنی فضل بن منصور
۳۶۱	عمر ابن عبدالسراج	۳۶۱	ابو نصر الفتح بن محمد بن عبدالمص
۳۶۱	عمر ابن اسحاق اساج	۳۶۱	قیان بن علی
۳۶۲	عیسیٰ ابن حجاج	۳۶۲	فضل بن عبدالرحمن
۳۶۲	العصر علی ابن محمد	۳۶۲	فضل بن عبدالرحمن
۳۶۳	عبدالصمد بن محمد	۳۶۳	مولوی فضل حق
۳۶۴	غرمحمد بن احمد کروز	۳۶۴	باب القاف
۳۶۵	ابن علی بن علی ابن محمد	۳۶۵	نام
۳۶۶	عبدالصمد ابن عبدالسراج	۳۶۶	قیان بن نصر بن حارث
۳۶۶	علی ابن ابی بیک فیضیاب	۳۶۶	قاسم نصر خانی
۳۶۷	عبد الرحمن جانی	۳۶۷	قاسم
۳۶۹	علی ابن محمد بن منصور حسینی	۳۶۹	ابو محمد قاسم جری
۳۶۹	ابن شاد عبدالغنی ابن احمد	۳۶۹	باب
۳۷۰	مولوی شیخ شاد عبدالغفر	۳۷۰	نام
۳۷۰	باب الفین المعجم	۳۷۰	لسید ابن ربیع العامر
۳۷۰	نام	۳۷۰	باب
۳۷۰	ابو الحارث غیلان ذوالکرم	۳۷۰	نام
۳۷۰	باب القاف	۳۷۰	حرب
۳۷۰	نام	۳۷۰	سید الکتاب

۲۱۳	مہیار	۳۱	مستقیم ابن الزمر
۲۱۴	محسن الصدیقی	۳۲	المغافر
۲۳۴	الوزیر ابو السعادات محمد بن جعفر	۳۹	مندیس جویران بن عبدالمسیح
۲۴۵	محمد ابن الجراح بکرے	۴۵	معاویہ ابن ابوسفیان
۲۴۵	محمد ابن احمد	۴۶	میسون بنت یحذل
۲۴۴	ابو الحسن محمد بن طاہر شریف	۵۹	مرقال
۲۴۷	محمد ابن عمار اندلسی	۶۵	مروان ابن الحکم
۲۴۸	ابو الفقیان محمد بن سلطان	۱۰۵	منصور بن میری بن ابن رفا
۲۵۰	ابو الحسن بن علی مشرد ابو الصقر	۱۰۷	مفتح الخراسانی
۲۵۱	ابو القاسم محمد ابن معتقد بامد	۱۴۷	محمد ظاہری ابو بکر
۲۵۱	ابو جعفر مسعود البیاضی	۱۴۹	محمد ابو عبد الرحمن عبتی
۲۶۰	محمد الرقا ابن غالب	۱۵۴	محمد ابو بکر ابن السراج
۲۶۲	محمد ابن عبد الصمد الخراسانی	۱۵۵	محمد ابو الحسن ابن ابانی
۲۶۲	ابو عبد محمد بن یحییٰ بن مروان	۱۶۱	محمد ابو الحسن بن عبد الصمد
۲۷۱	ابو المیون مبارک ابن علی	۱۶۱	محمد ابو بکر ابن التوطیہ ابن عمر
۲۷۱	ابن التوادین ابو الفتح محمد بن عبد	۱۶۳	محمد بن الحسن بن درید
۲۹۱	ابن ابی ہریرہ شریف ابو علی محمد بن محمد	۱۶۵	محمد بن علی کنیت ابن معتمد
۲۹۲	ابن قیس ابو علی محمد بن نصر	۱۹۵	محمد بن حسن الزبیدی
۲۹۴	ابن کثیرانی ابو عبد محمد ابن ابراہیم	۱۹۷	محمد بن عباس ابو بکر الخوارزمی
۲۹۶	ابو عبد الصمد محمد بن یوسف	۲۰۷	سوفی ابن خلیل
۲۹۷	ابو السعید المومنین محمد	۲۱۱	محمد ابو العلاء بن علی

۲۰۵ ابن سکرة ابو الحسن محمد  
 ۲۰۶ ابو الحسن محمد بن نصر  
 ۲۲۰ نجم الدين محمد بن سوار  
 ۲۲۵ ابو الفخر مظفر بن ابراهيم  
 ۲۲۱ جمال القزويني ابو الفضل محمد  
 ۲۲۵ ابن جليل محمد بن محمد  
 ۲۲۹ مطرزي شاعر مشهور  
 ۲۵۲ قاضي مجيب الدين ابو الوليد  
 ۲۵۹ ابن خطيب راي محمد ابن محمد  
 ۲۶۴ محمد ابو طاهر صاحب قماركس  
 ۲۹۳ محمد تويني  
 ۴۰۲ مولوي ملوک العلي تاتوي  
**پایان** التوفيق  
 ۵۶ تافيه ذيبانے  
 ۲۰۸ ناصر ابن مسدد  
 ۲۹۸ ابو حنیف نصر بن منصور  
 ۲۹۹ قاضي اعظم ناصر ابن مخلوق  
 ۳۳۵ نصر احمد ابن بنه (مرد)  
 ۳۵۱ هنر مسمی نور الدين علی ابن محمد  
**پایان** التوفيق  
 ۵۶ وليد ابن عبد الملک

67

۱۰۹ وليد ابن يزيد ابن عبد الملک  
 ۱۵۰ وليد ابن عبد المجيد بن حمز  
 ۱۳۸ وجيه الدين ابو المطالع ذو القدر  
 ۳۸۶ مولوي وحيد الدين ناگراوی  
**پایان** التوفيق  
 ۲۰۱ ابو الحسن بنه اصغر ابن الح  
 ۲۰۰ الیدیع الاسطرلابی بنه احمد بن  
 ۳۰۱ ابن القفطان ابو القاسم بنه ابدر بن الفضل  
 ۳۳۱ ابن سبا ابو القاسم بنه اصغر بن حجر  
**پایان** التوفيق  
 ۴۰۴ يزيد ابن معاوية ابن ابی سفیان  
 ۴۰۴ يزيد ابن عبد الملک  
 ۸۹ ابو معاوية بنه ابن برد  
 ۱۱۵ يزيد ابن عسکریه  
 ۲۰۹ یحییٰ ابو الفضل بن نصر  
 ۲۵۲ ابو عمر يوسف رماوی  
 ۳۰۲ ابن خطيب تبریزی ابو ذکریا یحییٰ  
 ۳۰۴ ابو یحییٰ یحییٰ  
 ۳۰۴ ابو الفضل یحییٰ  
 ۳۳۲ ابو دریا قوت  
 ۳۳۲ ابو يوسف یعقوب ابن مبارک  
 ۳۳۶ ابو الحسن يوسف بن علی

تمت